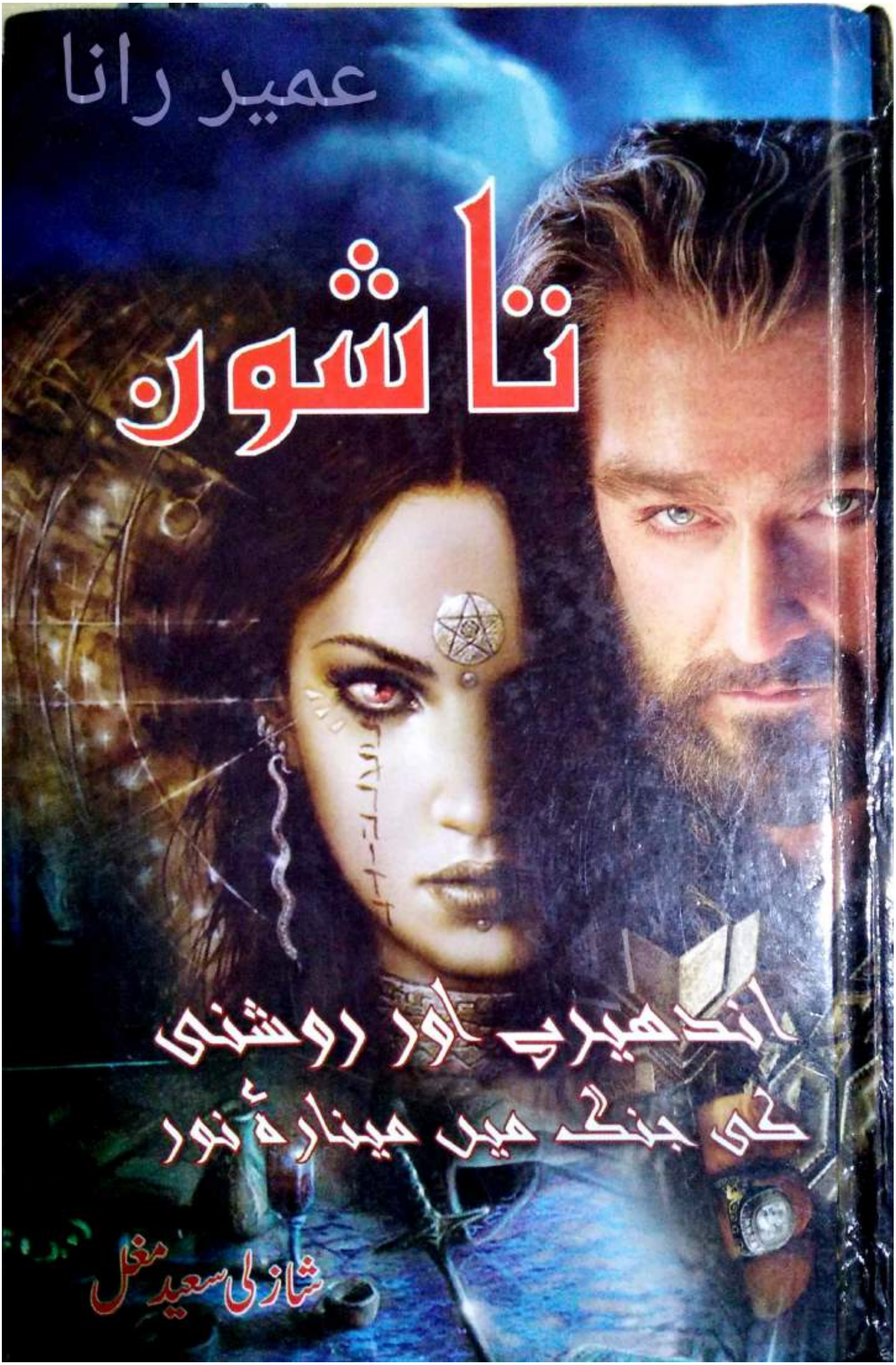

Scanned by CamScanner

تاشون

عبیر رانا

تحریر: شازلی سعید مغل

اوراق پبلشرز اینڈ پرنٹرز
ابراہیم مارکیٹ، پی آئی بی کالونی، کراچی

Scanned by CamScanner

پیش لفظ

دکھا دوں گا جہاں کو جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے
تجھے بھی صورت آئینہ حیراں کر کے چھوڑوں گا

یہ دنیا ایک عجائب خانہ ہے اور اس سے بھی زیادہ عجیب، حیراں کن عقل سے ماورا ہمارے ساتھ ساتھ چلتی ہمارے آس پاس بستی وہ دنیائیں جن کا ایک عام انسان احساس تک نہیں کر پاتا۔

کائنات کے ذرّے ذرّے میں ہزار ہا راز پنہاں ہیں، ایک راز کھولو تو کئی اور راز طشت از بام ہونے کے لیے سر جھکائے کھڑے ہوتے ہیں، پوری کائنات اپنے ان سمجھے اور نہ سمجھنے والے عقل و شعور کی حد سے پرے وقت کی قید سے آزاد، رازوں کے ساتھ منتظر رہتی ہے اپنے کسی مسخر کی کہ وہ آئے اور کائنات کے ان رازوں سے پردہ اُٹھائے۔

''تا شون ''(حضرت کاش البرنیؒ) ایک ایسے ہی مسخر کائنات کے درجے پر فائز، وارث انبیاء کی روحانیت، عاملیت و کاملیت، محبت تصوف اور دوسری دنیاؤں کے ان گنت اسرار بھرے تجربات و مشاہدات کے نت نئے راز کھولتا ناول ہے۔

تاشون ۲۶ ماہ تک مقامی ماہ نامہ 'سچی کہانیاں' میں قسط وار شائع ہوتی رہی ہے اور پسندیدگی کے اعلیٰ مدارج طے کرتی رہی ہے۔ ناول کی شکل میں بہت سی اضافی ترمیمات کی ہیں لیکن علم وہ پیاس ہے جو مہد سے لحد تک نہیں بجھ سکتی اس لیے بے حد کوشش کے باوجود بھی جتنا تاشون میں علم و آگہی کے حوالے سے مفید اور انمول اضافے کیے گئے ہیں وہ اب بھی علم کے سمندر سے حاصل کیے چند قطروں کے برابر ہی ہیں۔ میری پوری کوشش رہی ہے کہ تاشون ایک بہت انوکھا پُر تحیر و تجسس سے بھرپور ناول ثابت ہو۔

آپ کی آراء کی منتظر
شازلی سعید مغل

Scanned by CamScanner

عبیر رانا

دور مغربی پہاڑیوں کی اُوٹ میں سورج اپنے دھکتے وجود کو چھپانے کی کوشش کر رہا تھا، سورج کی اس کوشش نے آسماں کے کناروں کو ایک الوداعی رنگ سے رنگ دیا تھا...... ایک الوداعی لالی کا رنگ جیسے کسی حسینہ کی متوالی آنکھیں اپنے محبوب سے الوداعی ملاقات کے وقت ضبطِ گریہ سے سرخ ہوگئی ہوں...... زرد نارنجی رنگوں کی شوخ دھنک کے پرتو نے دریائے نیل کے نیلگوں پانیوں کو بھی اپنے شوخ رنگ میں رنگ دیا تھا۔

بحیرۂ روم کی جانب سے آنے والی ہواؤں میں شام کی کومل سلونی نرماہٹ اور سلونی سی مستی شامل ہوگئی تھی۔

پنکھ پکھیرو چہچہاتے شور مچاتے پنکھ پسارے اپنے اپنے رین بسیروں کی جانب اُڑے جا رہے تھے...... سرخ پتھروں کے امتزاج سے تعمیر شدہ ایک قدیم اور وسیع و عریض خوب صورت مکان دریائے نیل کے مشرقی کنارے ایستادہ تھا...... اس گھر کی بالائی منزل کے ایک خوب صورت آئیوی کی بیلوں سے ڈھکے دریچے میں کھڑا وہ ڈوبتے سورج کا نظارہ کر رہا تھا...... شفق کے شرارتی شوخ معدوم ہوتے رنگوں اور شام کے سرمئی نشیلے انگڑائی توڑتے سایوں کو رات کے مدہوش پُرفسوں گہرے دامن میں مدغم ہونے کا یہ منظر اُسے بہت بھاتا تھا...... وہ ہمیشہ رات کی پُر پیچ زلفوں کے کھلنے کے اس حسین منظر میں کھو جایا سا کرتا تھا...... مگر آج اس نظارے میں اسے وہ بات نہیں دکھائی دے رہی تھی جو ہمیشہ اسکا دل موہ لیتی تھی وہ بہت بے چین سا تھا...... اس کی نظریں ملول مضطرب تھیں، چہرے کا پُروقار شانت اور سکون جو کہ اس کی شخصیت کا ایک خاصہ تھا آج اس سکون میں اضطراب کا رنگ شامل تھا۔

Scanned by CamScanner

آسمان کی سحر انگیز نیلی جھیل میں آج رات کا پورا چاند اپنی آب وتاب کے ساتھ ہلکورے لے رہا تھا جوں جوں ماہِ کامل کا سفر آگے بڑھ رہا تھا اس کی بے چینی کو بھی اپنے ساتھ بڑھا رہا تھا اس کے اضطراب کی شوریدہ سر لہریں اس کے وجود سے سر ٹکرا ٹکرا کر اس کے اندر ہی گم ہو رہی تھیں...... جب اضطراب کی ان شوریدہ سر لہروں کی تندی میں نا قابل برداشت تیزی آئی تو وہ اپنے اس پسندیدہ منظر کا تا دیر نظارہ نہ کر سکا اور اپنی بے قراری اور اضطراری کو سمیٹ کر دریچے سے ہٹ گیا اور اپنی مخصوص منقش آبنوسی کرسی پر آکر براجمان ہو گیا...... سوچ کی گہری پرچھائیاں اس کے چہرے پر رقصاں تھیں...... بلوریں فانوس میں ہلکورے لیتی کافوری شمعوں کی روشنی بھی اس کا اضطراب کم نہ کر سکیں جو ابھی ابھی اس کا سیاہ فام خادم روشن کر گیا تھا...... اس نے اپنی نگاہیں اُٹھائیں اور اپنی روشن درخشانی آنکھیں کچھ دیر کے لئے ان شمعوں کی انگڑائیاں بھرتی لو پر جما دیں...... شام سے رات کے ملن کے منظر کے بعد اس بلوریں فانوس میں ہلکورے لیتی شمعوں کی انگڑائیاں بھرتی جھلملاہٹ کے ساتھ اپنی اس پسندیدہ آبنوسی کرسی پر شام کی چائے پینا اس کے پسندیدہ معمولات میں شامل تھا...... دن بھر کی عرق ریز تھکان کے بعد یہ مناظر اُسے تازہ دم سا کرتے تھے...... لیکن آج شمعوں کی جھلملاہٹ بھی مدہم معلوم دیتی تھی دریچے سے جھانکتا ماہِ کامل ٹھہر سا گیا تھا جیسے...... سوچ میں گم اس نے اپنے داہنے ہاتھ سے بے اختیار اپنی عرق آلود پیشانی کو پونچھا تو اس کے داہنے ہاتھ کی تیسری انگلی میں موجود الماس جگمگا اُٹھا جس کی ضیاء پاش شعاعوں نے...... ''تاشون'' کے پُر وقار چہرے کو جگمگا دیا۔

تاشون کی اس پریشانی کا سبب گزشتہ ہفتے سے آنے والی وہ ٹیلی فون کالز تھیں جو پاکستان اس کے مادرِ وطن میں موجود اس کے عزیز جگری دوست ذوالفقار صہبائی کی تھیں...... جس میں ذوالفقار نے تاشون سے پاکستان آنے کی شدید التجا کی تھی...... تاشون شدید شش و پنج میں مبتلا تھا کہ آج ایک نہایت تفصیلانہ مکتوب ذوالفقار کی طرف سے اُسے موصول ہوا تھا...... جسے پڑھ کر اور معاملے کی سنگینی کا احساس کر کے تاشون شدید پریشانی کا شکار تھا...... اس کا دوست اس قدر کرب ناک صورت حال سے نبرد آزما تھا یہ تو اس نے سوچا ہی نہ تھا...... میرا ایک واحد جگری یار اس قدر سنگین بلکہ دہشت ناک صورتحال کا شکار ہے اور میں یہاں کوسوں دُور بیٹھا اس کے حالات کی سنگینی سے بے خبر...... تاشون کو خود پر غصہ آنے لگا اور ساتھ زلفی پر بھی کہ اتنا سب کچھ اتنے دنوں سے برداشت کرتے رہنے کے بعد اس نے اب اسے خبر دی...... بہر حال جو کچھ زلفی نے اکیلے برداشت کیا اب بالکل نہیں۔

Scanned by CamScanner

''زلفی تم اکیلے نہیں...... میں تمہارے ساتھ ہوں، آرہا ہوں میں......'' تاشون زیرِ لب خود سے گویا ہوا اور ایک عزم کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوا۔

ابھی اس نے اپنی خواب گاہ کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے کہ اس کے اردگرد وہی مخصوص مسحور کن مہک پھیلی اور پھر پھیلتی ہی چلی گئی...... تاشون کے قدم بلا ارادہ رک گئے اس نے خوشبو کے تعاقب میں سر اُٹھایا اور ایک خاص نقطے پر نگاہ مرکوز کردی...... وہ وہی کافرادا تھی...... مجسم حسن و جمال اور عجیب سی ہوشربائی تھی اس میں...... لیکن وہ تاشون تھا...... ایک عرصے سے اس کی اس ہوش ربائی کو اس نے اپنے دائرے کے باہر تک محدود کر رکھا تھا...... اور آنے والا بھی عجیب عاشق تھا ساری خوبو تھی اس میں ایک پرستار کی، ایک جان نثار کی...... تاشون یہ بات مانتا تھا کہ وہ اس کی حد بندی سے آگے نہ بڑھی تھی...... لیکن آج اس کی نیم باز سیاہ سوگوار آنکھوں میں کرب کی انجانی کیفیت موجزن تھی...... اس کی سیاہ گھنیری زلفیں آج کچھ زیادہ ہی پریشاں تھیں...... حسن و معصومیت کے اس پیکر کی آمد تاشون کے لئے کوئی نئی بات نہ تھی...... وہ اکثر اسی طرح ایک لمبے عرصے سے تاشون کی راہ میں حائل تھی۔

''تم پھر آگئیں......'' تاشون کے لہجے میں ترشی ہی ترشی تھی وہ اسے گھور رہا تھا۔

تاشون کے اتنے اجنبی اور سخت لہجے پر وہ تصویرِ غم بن جاتی تھی اس کی رنگت زرد ہو جاتی اور ابھی تاشون کی اس کرختگی سے اس کی سیاہ نیم باز آنکھوں میں اس کا درد سمٹ آیا...... مژ گاں پرستارے سے چمک اُٹھے اور پھر نیر بن کر رخساروں کو بھگو گئے اس نے شدید کرب کی حالت میں اپنا چہرہ چھپالیا...... تاشون اس کی اس خستہ حالی سے بے خبر نہ تھا لیکن اس کی حقیقت جانتے ہوئے وہ اس کو کسی حد سے بڑھنے دینا نہ چاہتا تھا...... اُسے اس سے ہمدردی ضرور تھی لیکن وہ اس کے بھی اظہار سے گریزاں تھا...... وہ چار ہزار سال سے بھٹک رہی تھی...... وہ قیدی تھی صدیوں کی...... اسے چار ہزار سال بیشتر اس کی کسی غلطی پہ اس کے محبوب نے محبت کے طلسم میں قید کردیا تھا اور وہ خود ناگہانی موت کا شکار ہو کر دنیا سے چلا گیا تھا...... وہ بھٹکتی رہ گئی...... وہ وادیِ نیل کی ایک معصوم دوشیزہ ''راشانیہ'' تھی عہدِ فرعون سے تھی...... وہ بار بار اس کے سامنے آتی، روتی، سسکتی تھی لیکن تاشون دل میں اس کا درد محسوس کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ کرسکتا تھا لیکن یہ ضرور تھا کہ اس کے اس طرح آنے اور جانے سسکنے، تڑپنے کے بعد تاشون کی روح کے اندر تک سوگواری کی عجیب سی کیفیت ضرور طاری ہوتی تھی اور آج وہ اُس وقت آئی جب تاشون اپنے دوست ذوالفقار (زلفی) کے ساتھ پیش آنے والے

Scanned by CamScanner

واقعات و مسائل سے نمٹنے کے بارے میں سوچ و بچار میں مشغول تھا ایسے وقت اس کا آنا، رونا، سسکنا اس کو ایک آنکھ نہ بھایا...... خلاف معمول وہ تاشون کی حد سے زیادہ بے رخی زیادہ دیر برداشت نہ کر سکی اور باد صبا کے سوگوار جھونکے میں تبدیل ہو کر چلی گئی۔

رات دھیرے دھیرے بھیگ رہی تھی تاشون، راشانیہ کے جانے کے بعد بھی ایک لمحے سو نہ پایا تھا...... زلفی کا مسئلہ پوری رات اس کے ذہن پر حاوی تھا وہ اپنی خواب گاہ میں مسلسل ٹہل رہا تھا اس کی تمام ذہنی قوتیں اس وقت صرف اور صرف زلفی کی پریشانی کو سلجھانے میں مصروف تھیں...... رفتہ رفتہ سیاہ رات کے نقاب کو سرکا کر صبح کے الوہی اُجالے نے منہ نکالا اور مشرق سے اُگنے والے سورج کی کرنوں نے وادیٔ نیل کو اپنے نورانی حصار میں لے لیا اگر اس وقت اس کے خادم نے آ کر دروازہ نہ بجایا ہوتا تو وہ خیالات کی آماجگاہ سے باہر نہ آتا۔

عمیر رانا

"سر کیا ارادہ ہے؟...... گاڑی تیار ہے؟"

"ہاں...... زیدی تم چلو میں آتا ہوں۔"

"جی سر......" زیدی نے مودب انداز میں سر کو تسلیم خم کیا۔

ٹھیک پندرہ منٹ بعد تاشون اپنی شاندار ہسپانو کار کے پاس کھڑا تھا...... زیدی یہاں مصر میں اس گھر میں تاشون کا دست راست تھا...... جو اس کے ماں باپ کے پاکستان سے مصر آنے کے بعد اور ماں باپ دونوں کے اس دنیا سے جانے کے بعد بھی قدم قدم پر تاشون کے ساتھ تھا...... بوڑھا مالی اور مصری خادمہ بھی اس کو الوداع کہنے گھر کے دروازے پر آ کھڑے ہوئے تھے، اس نے پام کے درختوں سے گھرے اپنے خوبصورت گھر پر ایک نظر ڈالی اور مسٹر زیدی کو گھر سے متعلق مخصوص ہدایات دے کر گاڑی میں بیٹھ گیا...... اسی اثناء میں وہ مسحور کن خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی اور پھر قاہرہ ائیر پورٹ تک مسلسل اس کے ساتھ رہی...... فلائٹ کا ٹائم ہو چکا تھا ایک دم مہک کا احساس بہت شدت سے ہوا...... تاشون اب جہاز میں سوار ہو چکا تھا...... رات بھر کا جاگا ہوا تھا نہ جانے کب آنکھیں بند ہو گئیں...... اور جب بیدار ہوا تو جہاز کراچی ائیر پورٹ پر اُترنے کی تیاری کر رہا تھا...... ہر چند کہ تاشون مصر میں پیدا ہوا، پلا بڑھا اس کی تہذیب میں رچ بس گیا لیکن تھا تو وہ ایک پاکستانی ہی، پاکستانی والدین کی اولاد...... چنانچہ اپنے مادرِ وطن پاکستان، اپنے اصل کی طرف لوٹنے پر اس کے دل میں ایک خوشگوار سا احساس کروٹیں لے رہا تھا۔

Scanned by CamScanner

کراچی ائیر پورٹ پر تاشون کا استقبال اس کے دوست ذوالفقار صہبائی نے خود کیا جس کے ساتھ اس کا بزنس پارٹنر عمر سومرو بھی موجود تھا...... زلفی جو بڑی بے صبری سے تاشون کا انتظار کر رہا تھا اس کو باہر آتا دیکھ کر بے صبری سے آگے بڑھا، اس کے گلے لگ گیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

تاشون نے بڑی مشکل سے اس کو خود سے علیحدہ کیا اُسے سنبھالا، وہ زلفی کی حالت کو اچھی طرح سمجھ رہا تھا...... وہ پاکستان آتا رہتا تھا مگر اس مرتبہ وہ تقریباً چھ سال بعد آیا...... وہ بھی زلفی کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کے سبب اس مرتبہ اس کا قیام پاکستان میں طویل ہونے والا تھا۔

''بس کرو زلفی باقی آنسو میری رخصتی کے لئے بھی بچالو یار......'' تاشون نے ماحول کی اُداسی دور کرنے کے لئے زلفی کو چھیڑا۔

زلفی رونے دھونے کے باوجود تاشون کے اس مذاق پر بے ساختہ ہنس پڑا۔

''اب آپ لوگ اجازت دیں تو چلیں؟......'' عمر سومرو نے اپنی موجودگی کا احساس دلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ! میں بھول ہی گیا''...... زلفی کو ایک دم اپنی بھول کا احساس ہوا......''ان سے ملو یہ عمر سومرو ہے میرا بزنس پارٹنر۔''

تاشون اور عمر سومرو نے ایک دوسرے سے نہایت گرم جوشی سے ہاتھ ملایا۔

''پچھلی بار جب تم آئے تھے تو یہ بروناکی گیا ہوا تھا بزنس کے سلسلے میں چنانچہ تم سے ملاقات نہ ہوسکی اور تمہارا اُس وقت میرے پاس ٹرپ بھی چھوٹا تھا تم زیادہ وقت کے لئے نہیں آئے تھے......عمر کو بھی تم سے ملنے کا بہت ہی زیادہ اشتیاق تھا۔''

ذوالفقار صہبائی ڈرائیور کے ساتھ مل کر اس کا سامان رکھتا جار ہا تھا اور کہتا جار ہا تھا...... پھر وہ عمر سومرو کی لینڈ کروزر میں بیٹھ کر زلفی کے گھر کے لئے روانہ ہوگئے۔

کراچی ائیر پورٹ سے نکل کر گاڑی مختلف راستوں سے ہوتی اب سپر ہائی وے پر سفر کر رہی تھی ایک طویل سفر تھا یہ...... تاشون ٦ سال بعد پاکستان آیا تھا لیکن زلفی کا پہلا گھر کہاں تھا وہ اچھی طرح جانتا تھا تاہم یہ علاقہ، سفر اُسے اجنبی محسوس ہوا۔

''زلفی تم تو نشتر پارک کے علاقے میں رہتے تھے ناں؟'' تاشون نے زلفی سے سوال کیا۔

''ہاں......!'' زلفی بولا۔

Scanned by CamScanner

''تو پھر یہ رستہ وہ تو نہیں ـــــ'' تاشون نے استفسار کیا۔

''ہاں کیونکہ اب میں گلشنِ معمار شفٹ ہو چکا ہوں'' ـــــ ''چھوڑ دیا نشتر پارک'' ـــــ زلفی نے جواب دیا۔

لینڈ کروزر ایک طویل فاصلہ طے کرنے کے بعد گلشن معمار کے علاقے میں داخل ہوئی، علاقہ کافی پُرسکون اور سرسبز تھا لیکن ابھی غیر آباد تھا کافی حد تک ـــــ دور دور کچھ مکانات وغیرہ بنے ہوئے تھے ان میں بھی زیادہ تر غیر آبادی تھے اور کہیں تو ابھی جنگل کا سا ہی سماں تھا کیونکہ آج سے بیس بائیس سال پہلے کا گلشن معمار تقریباً جنگل نظیر علاقہ تھا۔

''تم یہاں کہاں جنگل میں آباد ہو گئے زلفی...... '' تاشون نے نہایت حیرت کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا ـــــ ''نہایت گنجان اور آباد علاقے نشتر پارک میں رہنے کے بعد یہاں کیسے رہتے ہو؟''

''بس یہ عمر سومرو کی ہی مہربانی ہے اس کی وجہ سے ہم یہاں اُٹھ آئے ـــــ'' زلفی نے عمر سومرو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''یہاں عمر سومرو کے فارم ہاؤس آگے نوری آباد سے تھوڑے فاصلے پر ہیں جبکہ اس کا اپنا گھر حیدرآباد میں ہے اس وجہ سے مجھے یہاں گلشنِ معمار آنا پڑا ـــــ'' زلفی نے تھوڑا تفصیل میں جا کر تاشون کی تسلی کی۔

ورنہ اسے تو یہ بات کھل رہی تھی کہ ایسے جنگل نظیر علاقے میں وہ کیسے رہتا ہے جبکہ بزنس کے سلسلے میں اُسے باہر بھی آنا جانا پڑتا ہے اس کی بیوی تنہا ایک چھوٹی سی بچی کے ساتھ کس طرح رہتی ہے بہرحال اب گاڑی ایک خوبصورت سے بنگلے میں داخل ہوئی...... بنگلو جدید طرزِ تعمیر کا نمونہ تھا، باہر سے اچھا خاصہ خوبصورت تھا لیکن اندر داخل ہوتے ہی ایک بے نام اُداسی اور اُجاڑ کیفیت نے خوبصورتی کی جگہ لے لی تھی...... پورے گھر پر ایک ویرانی ایک پُراسرار سرد سناٹا چھایا ہوا تھا...... لان میں لگے درخت اور پودے بھی جیسے سہمے سہمے کھڑے تھے خزاں جن کا نمایاں وصف معلوم دے رہی تھی...... جا بجا زرد پتے چرمرا رہے تھے...... تاشون نے یہ شدت سے نوٹ کیا کہ گڑبڑ کچھ نہیں...... بہت کچھ ہے۔

عمر سومرو نے دوپہر کے کھانے کے وعدے کے ساتھ باہر سے ہی رخصت لے لی تھی۔

''پہلے تم مجھے بھابھی سے ملوا دو زلفی...... '' تاشون نے پُرسوچ لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں تمہارا کمرہ دکھاتا ہوں، تم پہلے فریش ہو جاؤ......'' زلفی نے سنی ان سنی کرتے ہوئے دبے دبے لہجے میں کہا۔

''نہیں تم پہلے بھابھی کے پاس لے چلو یا انہیں یہاں بلالو......'' تاشون نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے چلو......'' زلفی نے کہا اور لاؤنج سے گزر کر مکان کی نچلی منزل پر بنے ایک کمرے کے ہینڈل پر ہلکا سا دباؤ ڈالا اور دروازہ ہلکی سی چر چراہٹ کے ساتھ کھل گیا...... سامنے ایک مسہری پر ذوالفقار صہبائی کی بیوی رانیہ سو رہی تھی۔

''رات بھر سوتی نہیں ہے اس وقت دواؤں کے زیر اثر ہے۔''

''ہر رات ایسا ہوتا ہے یا کبھی کبھی......'' تاشون نے سوئی ہوئی رانیہ پر پُر سوچ نظریں ڈالیں اور چہرے کو غور سے دیکھا۔

''پہلے کبھی کبھی تھا...... اب کچھ دنوں سے تقریباً روز ہونے لگا بس جس رات یہ سو جائے......'' زلفی نے اپنی بیوی پر ایک بے چارگی سے محبت بھری نظر ڈال کر کہا۔

تاشون اب کمرے کا جائزہ لے رہا تھا مسہری سے کچھ دور پرانی طرز کا صوفہ رکھا ہوا تھا جو کہ اب دوبارہ رائج الوقت تھا لکڑی کی خوبصورت دیوار گیر الماری کو دو حصوں میں تقسیم کر کے درمیان میں ڈریسنگ ٹیبل کی جگہ نکالی گئی تھی...... کمرے میں مشرقی سمت دو کھڑکیاں موجود تھیں جن پر دبیز پردے پڑے ہوئے تھے اور ساتھ ہی دیوار پر ایک پنڈولم والی دیوار گیر گھڑی موجود تھی۔

''اس پنڈولم کو یہاں سے ہٹاؤ...... سادہ گھڑی لگاؤ دیوار پر......'' تاشون نے انگلی سے گھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا......''ابھی اُتار دو اسے۔''

زلفی نے تاشون کی ہدایات پر روبوٹ کی طرح عمل کیا...... دوسرے لمحے پنڈولم والی دیوار گیر گھڑی زلفی کے ہاتھ میں تھی۔

''کیا کروں؟......'' زلفی نے منتظر نگاہوں سے تاشون کی جانب دیکھا۔

''پھینک دو اسے باہر......'' تاشون نے کہا۔

''اب چلیں...... دوپہر کے کھانے پر ملتے ہیں'' ...... تاشون نے زلفی کو چلنے کا اشارہ کیا۔

زلفی نے ایک نظر رانیہ پر ڈالی اور آہستگی سے دروازہ بند کر دیا......''میں نے تمہارے لئے

Scanned by CamScanner

بالائی منزل کا کمرہ سیٹ کر دیا ہے جیسے تم نے کہا تھا۔''

زلفی تاشون کو اپنی رہنمائی میں لیکر اُوپر کی منزل پر آ گیا۔

''یہ رہا تمہارا کمرہ......'' زلفی نے ایک کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

''دو گھنٹے بعد ملتے ہیں لنچ پر ٹھیک ہے......'' تاشون نے کہا اور دروازہ بند کر لیا۔

کمرہ تاشون کی مرضی کے عین مطابق ضروری سامان سے آراستہ تھا، ایک چھوٹی سی رسدگاہ کا منظر پیش کر رہا تھا...... کمرے کے وسط میں چھت کی طرف جھکی ایک طاقتور دوربین نصب تھی اور دوسرا تمام سامان قرینے سے لگا ہوا تھا...... دیوار گیر بک شیلفس پر مختلف موضوعات اور علم فلکیات و قبالہ علوم کی ضخیم کتابیں قرینے سے رکھی ہوئی تھیں کچھ تاشون نے آنے سے پہلے بجھوائی تھیں اور وہ کچھ ساتھ لایا تھا...... اس نے اپنی ساتھ لائی ہوئی کتب بھی شیلف میں رکھیں اور کچھ رسدگاہ سے ملحقہ اس خواب گاہ میں لے آیا جو زلفی نے اس کے لئے منتخب کی تھی۔

تاشون جس مقصد کے لئے یہاں زلفی کے بلانے پر آیا تھا اس مقصد میں کتابیں ہتھیار کا کام دیتی ہیں...... علم کا خزانہ سنبھالے تاشون صرف کوئی معمولی ستارہ شناس نہ تھا بلکہ پُراسرار علوم کی دنیا میں تاشون کے مقام کو خود اس نے پوشیدہ ہی رکھا ہوا تھا...... پُراسرار دنیاؤں کے راز روز بہ روز اس پر منکشف ہونے کو تیار تھے وہ ایک ماہر ستارہ شناس ہی نہ تھا بلکہ انسان کے ساتھ ساتھ چلتی دوسری دنیاؤں کے رازوں کا امین...... پُراسرار علوم میں یکتائے روزگار اور روحانیت کی اعلیٰ ترین منازل طے کرتا ہوا ایک مینارۂ نور تھا۔

وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارشوں میں بھیگ رہا تھا...... وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی فہرست میں اپنا نام شامل کرا چکا تھا...... زلفی جو اس کا بچپن کا جگری یار تھا اس کو بھی اب تک تاشون کے اصل مقام و رتبے کا ٹھیک طور پر اندازہ نہ ہو سکا تھا...... تاشون شاعرِ مشرق حضرت علامہ اقبال کے ''پُراسرار بندوں'' کی تشبیہ کی ایک جاگتی صورت تھا۔

اس وقت وہ اپنی لائی کتب میں سے ضروری کتب کو الگ کر کے رکھ رہا تھا...... کافی دیر مطالعہ کرنے کے بعد اس نے کچھ ضروری چیزیں الگ کی تھیں کہ اچانک دروازہ پر دستک ہوئی...... تاشون کا انہماک ٹوٹ سا گیا...... دروازے پر زلفی تھا۔

''سوری یار تھوڑا لیٹ ہو گیا...... چلو آؤ تمہیں بھوک لگ رہی ہو گی۔''

Scanned by CamScanner

..تــــاشــــون..

''کیوں کیا ٹائم ہوا ہے.....'' تاشون نے گھڑی کی طرف دیکھا۔

''تین بجے کا عمل ہو رہا ہے۔''

''اوہ تین بج گئے مجھے معلوم ہی نہیں ہوا.....'' تاشون نے کہا۔

''ہاں چلو یار آؤ میں تمہارے ساتھ کچھ لے لوں گا..... سچ جب سے رانیہ کی یہ حالت ہے کھانے پینے کا کیا سمجھو کسی چیز کا کوئی ہوش نہیں..... تمہیں دیکھ کر روح میں سکون اُتر تا محسوس ہوا ہے اور آج مجھے بھوک بھی ستا رہی ہے''..... زلفی بس اپنی کہے جا رہا تھا تاشون کو دیکھ کر اس میں واقعی ایک جان سی پڑ گئی تھی اسے اللہ تعالیٰ کے بعد تاشون پر پورا بھروسہ تھا۔

کھانے پر عمر سومرو بھی موجود تھا..... اچھا معقول بندہ تھا..... عمر ۴۰ کے لگ بھگ تھی لیکن لگتا عمر سے کم ہی تھا، سندھ کے ایک اثر ورسوخ والے خاندان سے تعلق رکھتا تھا اس کا آبائی پیشہ وہی روایتی زمینداری جاگیرداری تھا..... لیکن وہ خود ایک آکسفورڈ گریجویٹ تھا واپس تو آ گیا تھا کیونکہ اپنے باپ دادا کا اکلوتا وارث جو ٹھہرا تھا لیکن زمینداری کرنا وہ بھی روایتی انداز میں اس کے بس کا روگ نہ تھا سیاست سے بھی خاص کوئی لگاؤ نہ تھا چنانچہ وہ ذوالفقار صہبائی کے ساتھ مل کر اب ایک کامیاب بزنس کر رہا تھا عمر سومرو کو پارٹنر کی ضرورت نہیں تھی لیکن زلفی کو پارٹنر کی ضرورت تھی..... عمر کو ایک تجربہ کار ساتھی چاہیے تھا اور زلفی کو سرمایہ، چھوٹا موٹا بزنس مین تو وہ بہت عرصے سے تھا اصل میں تو وہ ایک پیدائشی بزنس مین تھا..... خداداد صلاحیت تھی اس میں کاروباری سوجھ بوجھ کی مگر سرمایہ نہ تھا..... عمر سومرو روایتی زمینداروں جاگیرداروں کے برعکس ایک سیدھا سادھا سا بندہ تھا چنانچہ دونوں ایک دوسرے کی ضرورت بن گئے..... اب زلفی کی زندگی میں تاشون اور اس کی دوستی کے بعد عمر سومرو ہی وہ واحد شخص تھا جو اہم مقام رکھتا تھا تاشون چونکہ مصر میں رہتا تھا چنانچہ عمر کی شکل میں تاشون کی غیر حاضری میں اللہ تعالیٰ نے اس مشکل گھمبیر صورت حال میں زلفی کو ایک بڑا جذباتی سہارا مہیا کیا تھا چنانچہ وہ بھی اس وقت موجود تھا۔

لنچ پر تاشون، عمر سومرو اور زلفی موجود تھے رانیہ سو رہی تھی..... زلفی نے بتایا تھا کہ پانچ چھ بجے سے پہلے نہیں اُٹھنے والی اور زلفی کی بیٹی بھی اپنے نانا، نانی کے گھر تھی جسے وہ شام کو لانے والا تھا..... زلفی نے تاشون کی پسندیدہ سبزیوں کی ڈشز تیار کروائیں تھیں اُسے معلوم تھا کہ تاشون سبزیوں کی ڈشز ہی بہت زیادہ شوق سے کھاتا ہے..... اور لنچ میں تو صرف سبزیوں سے بنی ڈشز ہی اسے مرغوب

Scanned by CamScanner

تھیں اور ساتھ بگھارے ہوئے چاول...... سو تاشون نے اپنے پسندیدہ کھانے سے انصاف کیا اسے بے حد پسند آیا کھانا...... لنچ سے فارغ ہونے کے بعد تینوں ٹی وی لاؤنج میں آ گئے...... زلفی نے کچن کا کام سنبھالتی بکیا سے چائے لانے کا کہا اور واپس آ کر تاشون کے عین سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

''ہاں اب بتاؤ تفصیل سے کیا ہوا تھا؟'' تاشون نے براہ راست زلفی سے پوچھا...... عمر سومرو کو ساری کہانی معلوم تھی لیکن وہ ہمہ تن گوش تھا۔

''بلکہ مجھے پہلے یہ بتاؤ کہ اس علاقے میں کب شفٹ ہوئے......؟'' تاشون نے زلفی سے سوال کیا۔

''یار ابھی بہ مشکل ڈیڑھ سال ہی ہوا ہے...... عمر کی رہائش ادھر حیدر آباد میں تھی اور اس کا فارم ہاؤس یہاں سے کچھ فاصلے پر میں ادھر آتا رہتا تھا علاقہ پرسکون لگا رانیہ کو ساتھ لایا تو اُسے بھی بہت پسند آیا یہ پُرسکون علاقہ...... بس پھر میں شفٹ ہو گیا۔''

''ٹھیک ہے اور بھابھی کی حالت کب سے ایسی ہے؟''

''یہی کوئی چھ، سات مہینے ہونے والے ہیں شفٹ ہونے سے پہلے ایک بزرگ عالم دین کو میں نے یہ گھر دکھایا تھا اُنہوں نے اسے ٹھیک بتایا......'' زلفی نے گھر کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''نہیں یہ بنگلو تمہارا گھر بالکل ٹھیک ہے ایسی کوئی خاص بات نہیں......'' تاشون پُرسوچ لہجے میں گویا ہوا۔

''مگر......!''

''مگر کیا؟......'' زلفی بے چین ہو اُٹھا۔

''رانیہ کے ساتھ بہت گڑبڑ ہے......'' تاشون نے بات مکمل کی۔

''اس لیے...... اس لیے تو میں نے تم کو اتنی دور سے یہاں بلایا ہے میرے دوست مجھے اللہ کے بعد کسی پر بھروسہ ہے تو وہ تم ہو...... مجھے پتہ ہے کہ تم ہمیں اس شیطانی چکر سے ضرور نکالو گے مجھے برباد ہونے سے بچا لو میرے دوست......'' زلفی کہتے کہتے روہانسا ہو گیا...... آنکھیں بھیگ گئیں اس کی۔

''ان شاء اللہ زلفی ایسا ہی ہو گا...... اللہ پر بھروسہ رکھو اور مجھے میری صلاحیتیں اور علم جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے استعمال کرنے دو۔''

Scanned by CamScanner

"یار تم بتا کیوں نہیں دیتے کہ تمہارے اس تمام معاملے کے پیچھے راحت چچا ہیں......" پہلی مرتبہ عمر سومرو بولا...... لیکن انکشاف دھماکہ خیز تھا۔

"کیا کہہ رہا ہے تو عمر؟ کیا مطلب؟"

تاشون زلفی کی طرف مڑا...... "دیکھو مجھے صاف صاف ایک ایک بات بتاؤ چھپانا نہیں...... یہ عمر کیا کہہ رہا ہے تمہارے چچا؟ کیا مطلب؟"

"ٹھہرو میں تفصیل سے بتاتا ہوں...... ہاں یہ ٹھیک ہے ہم سب کے لئے...... یہ تقریباً چھ سات مہینے پہلے کی بات ہے جب رانیہ نے پہلی مرتبہ مجھے یہ بات بتائی تھی...... دسمبر کی یخ بستہ راتیں تھیں تمام کھڑکیاں دروازے بند تھے تقریباً دو بجے کا عمل تھا...... رانیہ ایک دم اُٹھ بیٹھی اور زور زور سے چیخیں مار مار کر رونے لگی...... میں اس کی چیخیں سن کر اُٹھ گیا تھا ربیعہ بھی اُٹھ کر رونے لگی تھی وہ اپنی ماں کی حالت دیکھ کر سہم گئی تھی...... میں نے رانیہ کو چپ کرایا ربیعہ کو سنبھالا...... بہت دیر بعد جب رانیہ سنبھلی تو اس نے مجھے عجیب سی باتیں بتائیں کہ۔"

"کہ کیا؟ آگے بولو......" تاشون زلفی کی چند لمحوں کی خاموشی پر بے چینی سے بولا۔

"یہ کہ اس کی روح اس کے جسم سے نکل گئی تھی اور وہ پورے کمرے میں تیر رہی تھی کمرے میں ہر چیز سے ٹکرا رہی تھی جیسے باہر جانے کا راستہ ڈھونڈ رہی ہو لیکن رستہ نہیں مل رہا تھا اور پھر اچانک کیا ہوا...... کہ ملک ایک دم دوبارہ اس کی طرف واپس آئی جیسے کوئی کسی گڑھے میں کوئی چیز پھینکتا ہو بالکل ایک دھڑام کی سی آواز کے ساتھ اپنے جسم میں واپس آئی...... اور اسی دھچکے اور خوف سے وہ زور زور سے رونے لگی...... رانیہ نے جب مجھے یہ سب بتایا تو میں سمجھا کہ وہ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ کر رہ گئی ہے میں نے اسے سمجھا بجھا کر سلا دیا...... ربیعہ بھی ڈر گئی تھی ماں کی حالت دیکھ کر وہ مجھ سے لپٹ کر سوگئی اور پھر دوسرے دن سب نارمل تھا...... روٹین لائف چل رہی تھی پھر وہی کیفیت ہوئی رانیہ کی لیکن پندرہ دن بعد...... وہی چیخنا، اٹھنا، رونا اور بتانا کہ روح میرے جسم سے نکل گئی کمرے میں چکراتی رہی...... میں اسے پھر اس کے خوابوں کی خرافات سمجھا...... لیکن جب مسلسل پندرہ، بیس دن کے وقفے سے یہی کیفیت ہوتی رہی تو میں نے رانیہ کو سائیکاٹرسٹ کو دکھانے کی سوچی اور ایک بہترین سائیکاٹرسٹ کے پاس لے گیا...... انہوں نے سکون آور دوائیں تجویز کیں لیکن سلسلہ نہ رکا...... وہ شدید گہری نیند میں بھی چیخ مار کر اٹھ جاتی اور وہی ایک بات کہ روح جسم سے نکل گئی تھی میرا گھر، سکون، بزنس میری

بچ سب کچھ ڈسٹرب ہو کر رہ گیا اگر اس دوران میں عمر میرا ساتھ نہ دیتا تو پتہ نہیں میں کیا کرتا کیسے سب سنبھالتا......" زلفی اتنا کہہ کر رُکا۔

"پھر کیا ہوا؟......" تاشون نے پوچھا۔

"پھر گھر میں عجیب وغریب چیزیں ہونے لگی...... یہ باغ دیکھ رہے ہو میرا؟" زلفی نے باہر باغ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا......"یہ ایسا نہ تھا...... رانیہ نے مالی کے ساتھ مل کر بہت خوبصورت پھولوں اور پھولدار بیلوں سے سجایا تھا اپنا باغ......لیکن بیلیں سوکھ گئیں پھول مرجھاتے ہیں کئی کئی دن کلیاں لگیں رہتیں ہیں مگر کھلے بغیر سوکھ کر جھڑ جاتی ہیں پودے عجیب انداز میں جلے ہوئے ملتے ہیں اگر تم اب بھی باغ میں چلو تو تمہیں جلے ہوئے پودوں کے آثار ملیں گے میں تو فوراً مالی سے جلے ہوئے پھول پودے باہر نکلوا دیتا ہوں...... ہے نا تاشون حیرت ناک بات......اسی طرح میرے ہاں میٹھا پانی آتا ہے بورنگ کا نہیں لیکن اکثر ایسا ہوتا کہ نلکوں سے میٹھا پانی آنے کے بجائے نہایت کڑوا کھارا پانی آنے لگا کچن میں برتن رکھے رکھے ٹوٹ جاتے دھلے ہوئے کپڑے الگنی سے اتر کر دوبارہ میلے کپڑوں میں چلے جاتے یا میلے کپڑے الماری میں ہینگ ملتے......ایک بار تو سارے کپڑے ہی الماری سے غائب ہو گئے اور پھر خود بہ خود آ گئے ......گھر میں اکثر بالو ریت جا بجا ڈھیری ہوئی ملتی ......کچن سے تازہ پکا ہوا کھانا غائب ہونا روز کا معمول بن گیا تھا......دوسرے نوکر یہ سب دیکھ کر پہلی فرصت میں بھاگ کھڑے ہوئے......ایک یہ صرف مکیا ہے جو ابھی تک موجود ہے...... میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں مہربانی ہے اس کی......" زلفی نے کچن میں کام کرتی مکیا کی طرف دیکھا پھر بولا۔

"میں تو رانیہ کے جسم سے روح نکلنے والی بات کو خوابوں (پریشان کن شیطانی خوابوں کی) کی ہی کارروائیاں سمجھتا اگر گھر میں یہ سب واقعات نہ ہوتے......عمر اپنے کسی جاننے والے بزرگ کو لایا تھا لیکن انہوں نے سب جائزہ لے کر صاف کہہ دیا کہ یہ ان کے بس کا کام نہیں ہے تب میں نے سوچا کہ جب تم ہو میرے یار تو پھر مجھے دھکے کھانے کی کیا ضرورت ہے...... میں نے عمر سومرو کو بھی تمہارے متعلق بتایا تفصیل جاننے کے بعد اس کو بھی تم سے ملنے کا بہت اشتیاق ہو رہا تھا......علم فلکیات اور کچھ پُراسرار علوم سے طالب علمی کے دور میں اس کی بھی دلچسپی رہی ہے اس کو تمہارا مجھ سے زیادہ انتظار تھا......" زلفی نے عمر کی طرف دیکھ کر کہا اسی اثناء میں مکیا ان لوگوں کو چائے سرو کر کے جا چکی

تھی۔

''یہ رسد گاہ جو تم نے دیکھی ہے تمہارے لئے بنانے میں عمر کا بڑا تعاون رہا ہے اب چونکہ تم لمبے عرصے میرے ساتھ رہو گے تو جس طرح تم نے ہدایات دی تھیں مجھ سے زیادہ عمر کی سمجھ میں آرہی تھیں۔''

''اوہ''......زلفی چونکا بات پھر کہاں سے کہاں نکل گئی......ہاں تو جب رانیہ کی یہ کیفیات بڑھنے لگیں وہ سب سے ملنا چھوڑ چکی تھی......راتوں کو جاگتی تھی......دہشت اور خوف سے بُرا حال تھا اسے لگتا وہ سوئی اور اس کی روح نکلی اور بات سچ تھی، رات کو ہی سوتے ہوئے یہ واقعہ ہوتا تھا......رانیہ پوری رات جاگتی کچھ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس کی صحت تیزی سے گرنے لگی تم نے اس کو اب دیکھا نا؟ کیا پہلے جیسی رہی؟......''زلفی کے لہجے میں رانیہ کے لئے محبت بول رہی تھی۔

''تاشون! جس دن سے میں نے تمہیں فونز پہ فونز کرنے شروع کیے تھے اس سے پہلی والی رات بھی یہی کچھ ہوا تھا......اس رات بے چاری بہت دنوں بعد سوئی تھی اُسے محسوس ہوا جب روح کمرے میں تیر رہی تھی چیزوں سے ٹکرا رہی تھی اس وقت ٹکراتے ٹکراتے کھڑکی کے پردوں کے ٹوٹے ہوئے ہک اس کے ہاتھ پر......داہنے ہاتھ پر لگے اور جتنی تیزی سے وہ ٹکرا رہی تھی اس کے ہاتھ پر خراش آگئیں تھیں''......زلفی بتاتے بتاتے خوف سے زرد پڑتا جا رہا تھا......شاید وہ تصور کی آنکھ سے اس وقت دوبارہ دیکھ رہا تھا......''تاشون میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا......خراشیں بہت گہری تھیں اور پردے کے ٹوٹے ہوئے ہک پر رانیہ کا خون بھی لگا ہوا تھا اور اب تم یہ حالت دیکھ رہے ہو ......وہ رات بھر سوتی نہیں......دن میں بھی ہائی ڈوز دواؤں کے زیر اثر سوتی ہے''......زلفی خاموش ہو گیا اور خاموش نگاہوں سے تاشون کی طرف دیکھنے لگا اور تاشون نے یہ سب سن کر ایک گہری سانس لی۔

عمر سومرو نے کہا......''تاشون صاحب میں آپ سے ایک بات جاننا چاہتا ہوں۔''

''اوہ پلیز! آپ مجھے صاحب نہ کہیے۔''

''پلیز صرف تاشون کہیں زلفی کی طرح''......تاشون نے محبت سے عمر کو ٹوکا......''میرے لئے آپ زلفی کی طرح ہیں۔''

''اوہ شکریہ تاشون۔''

''میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ یہ سب کچھ جو رانیہ بہن کے ساتھ ہو رہا ہے آپ کا خیال ہے اثرات ہیں؟ جادوٹونا ــــ یا آسیب وغیرہ ــــ یا کوئی جن ہے...... جو یہ سب کاروائی کر رہا ہے۔''

''آپ کا کیا خیال ہے۔''

''آپ دلچسپی رکھتے ہیں نا ان معاملات میں؟......'' تاشون زیرلب مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔

''میں سمجھتا ہوں یہ جنات کا اثر ہے ــــ'' عمر نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

''مگر اصل حقیقت کچھ اور ہی ہے ــــ'' تاشون نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''یہ جو ہم جنات کو بدنام کرتے ہیں ایسا نہیں ہے، جنات کبھی کسی انسان کی جان نہیں لیتے نہ جان لیوا حملہ کرتے ہیں وہ صرف تنگ کرتے ہیں اگر انہیں تنگ کیا جائے، جو رانیہ کے ساتھ ہوا ہے وہ جنات کی کارستانی نہیں ...... اور نہ ہی شیاطین عفاریت کے مسلط کیے جانے یا مسلط ہونے کی وجہ سے ہے''...... اتنا کہہ کر تاشون نے عمر اور زلفی دونوں کی طرف دیکھا۔

''آپ لوگ سوچ رہے ہونگے عفاریت وغیرہ کیا ہے۔''

''رانیہ کے بارے میں تو تم بتاؤ گے ہی لیکن واقعی ہمارے ذہنوں میں ''جنات'' کے بارے میں بہت غلط تصورات موجود ہیں اور اب میں تو ''عفاریت'' سن رہا ہوں پہلے نہیں سنا میں تو ضرور جاننا چاہوں گا...... میں تو ویسے بھی دیہی کلچر سے تعلق رکھتا ہوں...... جہاں ہر چیز (بری چیز) ہر مسئلے کو صرف اور صرف جنات یا تعویذات سے نتھی کر دیا جاتا ہے''...... عمر سومرو نے تاسف سے کہا۔

''ہاں مگر کچھ واقعات یا کیسیز درست بھی ہوتے ہیں...... ہم نہیں کہہ سکتے کہ دیہی کلچر سے تعلق رکھنے والے لوگ ہر مسئلے کو جو جنات کی طرف جوڑتے ہیں وہ غلط ہے...... لیکن یہ بھی درست ہے کہ ٹھیک نہیں کہ ہر بیماری ہر مسئلے کو بغیر جانے بوجھے جنات کی کارستانی سمجھا جائے''...... تاشون نے رسانیت کے ساتھ کہا۔

''پھر کیسے جانا جائے، سمجھا جائے......'' عمر نے تذبذب کے ساتھ کہا۔

''علم! صرف علم کی روشنی میں ہی ہم جہالت کے اندھیروں سے باہر نکل سکتے ہیں بہت ساری نشانیاں ہیں......'' تاشون نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

''جس طرح جسمانی بیماریوں کی تشخیص کے لئے ڈاکٹرز مختلف ٹیسٹ، ایکسریز، الٹرا ساؤنڈ اور وہ سب کچھ کراتے ہیں جن سے وہ بیماریوں کی اصل وجہ تک پہنچے تا کہ مریض کا علاج ٹھیک طرح

ہے کرپاتیں...... بالکل اسی طرح ''روح'' ہے اور روح کے روگ یعنی بیماریاں بھی موجود ہیں ایک بہترین عامل یعنی روحانی معالج ایک کیمیا گر ہوتا ہے جس کی ایک نظر بھانپ لیتی ہے یعنی مریض کا ایکسرے اتار لیتی ہے کہ اس کو کیا روگ یعنی مرض لاحق ہے...... مگر افسوس فی زمانہ آپ کو ایک بہترین جسمانی معالج تو مل جائے گا مگر ایک سچا اور قابل روحانی معالج کا ملنا تو بس ایک معجزہ ہی ہو کر رہ گیا ہے بہرحال بات دوسری طرف کو نہ نکل جائے میں عمر کے سوال سے جوڑ کر شروع کرتا ہوں کہ کیا نشانیاں ہیں کہ انسان کسی واقعہ یا مسئلے کو جنات یا شیاطین کے تصرفات میں سے سمجھے۔''

''جنوں کے انسان پر تصرف سے چند صورتیں پیدا ہوتی ہیں...... مصروع یعنی مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے...... مقرون جس پر ہمزاد کا اثر ہو یعنی اس جن کا اثر جو اس کے ساتھ پیدا ہوا ہو۔''

''ہمزاد کا اثر......'' عمر حیرت زدہ سا رہ گیا۔

''جی...... ہمزاد یعنی انسان کا قرین جو اس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ عاملین ہمزاد کو قرین بھی کہتے ہیں یعنی ساتھی...... نیک انسان کا نیک اور جو کافر و شرک میں مبتلا ہے اس کا ہمزاد کافر مشرک اور شیطان صفت ہوگا...... عاملین اپنے علم کے ذریعے ہمزاد کو فرمانبرداری اور مطیع بھی بنا لیتے ہیں۔''

قرآن کریم فرقان حمید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یکن الشیطن له قرینا فساء قرینا

سورہ نساء ۔ آیت: ۳۸

ترجمہ: ''یعنی اور جس کا ہم نشین اور ساتھی شیطان ہو''

یہاں قرین کو شیطان کہا گیا ہے۔

''ان آیات سے ثابت ہے کہ قرین اور شیطان ایک ہی ہے جو ہر آدمی، عورت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے اسی کو جن بھی کہا گیا ہے چونکہ یہ ہمہ وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے اس لئے اس کو ہمزاد قرین یعنی ساتھی کہا گیا ہے مگر یہ دیگر جنات سے الگ اور اہم مقام رکھتا ہے۔''

عمر سومرو کے علاوہ درخشی بھی حیرت کے اتھاہ سمندر میں غوطہ زن تھا۔

''یہ ہے علم......!'' درخشی نے ٹھنڈا سانس بھرا۔

''دنیا بھر کی ڈگریاں جمع کر لیتے ہیں ہم لوگ مگر قرآن شریف کو ترجمہ کے ساتھ ایک سال بھی

Scanned by CamScanner

دل جمی سے پڑھ لیں تو پوری دنیا کے علم کے خزانے بلکہ دو جہاں کے علم کے خزانے نظر آنے لگیں اور ہم کتنے جاہل ہیں۔"

"واقعی یار......" عمر بھی شدید شرمندگی کی تصویر تھا اس وقت۔

"ٹھیک ہے......" تاشون نے کہا...... "جب آنکھ کھلی سمجھو سویرا......ابھی بھی وقت ہے تم لوگ نور و روشنی کی طرف آسکتے ہو......آگے دیکھو......" تاشون نے پھر سے ٹاپک کی طرف آتے ہوئے کہا ......"تیسری صورت جنات کے تصرف کی یہ ہے کہ شدید دیوانگی یعنی مجنوں پن خلاف عقل یا زائد قوت بشری باتیں کرنے والے کو اچھے بُرے کی تمیز نہیں رہتی، گالیاں بکتا، آوارہ گردی کرتا اور بعض دیوانے تو دوسری زبانوں میں ماہرانہ گفتگو بھی کرتے ہیں۔"

"کنز الاسرار میں لکھا ہے کہ جنوں کی ایک قسم وہ ہے جو مردوں اور عورتوں کو مصروع کر دیتی ہے ان کے لاکھوں قبیلے ہیں اگر آسماں سے سوئی پھینکی جائے تو ان پر ہی پڑے گی ان میں عفاریت چشموں اور کنوؤں میں رہتے ہیں ......شیاطین آبادیوں اور انسانی قبرستانوں میں رہتے ہیں...... "طواغیت" یہ بھی شیاطین کی ایک قسم ہے یہ اس جگہ رہتے ہیں جہاں خون پڑا رہتا ہے......"زوابعہ" ہوا میں اور "کباز" شیاطین آتش خانوں میں......"تواقیف" اور "عفاریت" جو عورتوں کی شکل میں ہیں وہ بڑے بڑے درختوں اور باغوں میں رہتے ہیں "سیاسب" پہاڑوں اور ویرانوں میں رہتے ہیں ——عفاریت شیاطین اکثر انسانی عورتوں سے تعلق پیدا کر لیتے ہیں انسانی پیدائش کے مقام کو بگاڑ دیتے ہیں۔"

"شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے "قول الجمیل" میں ایک آیت کے حوالے سے لکھا ہے کہ جس کسی کو شیطان نے خبطی یعنی پاگل، دیوانہ، مجنوں کر دیا ہو اس کے کان میں سات بار پڑھی جائے تو اس عمل سے فائدہ ہوگا......یعنی یہاں میرے بتانے کا مقصد ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب بھی اکثر انسان کے ایک مخصوص انداز میں خبطی ہو جانے کو شیاطین جنات کا اثر تسلیم کرتے ہیں۔"

عمر نہایت انہماک سے اپنی معلومات میں اضافہ کر رہا تھا اسی اثناء میں زلفی دو مرتبہ اُٹھ کر رانیہ کے کمرے میں گیا اور وہ ابھی تک سو رہی تھی۔

"ہمارے گاؤں میں......میں نے اپنے بچپن میں ایک برے حال دیوانے کو دیکھا تھا......وہ پاگل کپڑے پھاڑے گلیوں میں واہی تباہی بکتا پھرتا تھا ہم بچوں نے اسے ستایا بھی تھا اکثر بزرگ

کہتے تھے اس پر آسیب ہے یہ اسی وجہ سے دیوانہ ہے بیماری سے نہیں۔"

عمر نے کہا...... "کیا یہ ٹھیک ہے تاشون۔"

"ہاں ٹھیک ہے! ہمارے بزرگوں کی باتوں میں کہیں نہ کہیں سچائی ضرور ہوتی ہے مگر افسوس ہم بزرگوں کی باتوں کو جہالت یا ان کے طریقوں کو بیک ورڈ میتھڈ کہہ کر بالائے طاق پر رکھ دیا کرتے ہیں......" تاشون نے افسوس سے کہا۔

سنن ابوداؤد شریف میں رسول اللہ ﷺ کی ایک دعا منقول ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"میں اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ مرتے وقت شیطان مجھے خبطی کر دے۔"

"تفسیر ابن کثیر میں درج ہے کہ...... سردارانِ قریش نے آنحضرت ﷺ کے پاس عتبہ بن ربیعہ کو بھیجا اور کہا...... کہ آپ ﷺ کو کوئی جن وغیرہ کا اثر ہے تو ہم اپنا مال خرچ کر کے بہتر سے بہتر طبیب اور جھاڑ پھونک والے مہیا کر کے آپ کا علاج کراتے ہیں۔"

حضور ﷺ نے فرمایا: "الحمد للہ مجھے کوئی دماغی عارضہ یا خلل آسیب نہیں ہے۔"

"اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کی آمد سے قبل بھی لوگ کسی پر جن آنا یا قرین کا تابع ہونا مانتے تھے اس لئے کفار انبیاء اللہ کو ساحر یا مسحور کاہن یا مجنوں کہتے تھے۔"

"میرے پاس ایسے چند کیسیز آئے جن میں دماغی عارضہ یا پاگل پن بیماری کے سبب نہ تھا بلکہ بات آسیب زدگی کی تھی یا کچھ ایسے تھے جن پر دشمنی میں شیاطین مسلط کر دیئے گئے تھے یعنی "مسحور"۔"

"ایک عورت تھی جس کا علاج یہاں کراچی میں ہی میں نے کیا تھا جب میں ۶ سال پہلے آیا تھا......" تاشون نے کہا۔

"اس کا کہنا تھا اُسے جنات مارتے ہیں اور اس نے مجھے نشانات بھی دکھائے تھے اس کے بازوؤں اور کمر پر ہنٹر کے نشانات تھے اور واقعی وہ سچ کہتی تھی رات اس کی چار پائی اُٹھا کر لے جاتے اور صحن میں پھینک دیتے تھے......اس کے گھر والے بہت پریشان تھے خاص کر اُس کا شوہر کیونکہ اب جنات اُس کے شوہر کو بھی تنگ کرنے لگے تھے (شیاطین جن)...... میں نے جب اس کو فلیتے بنا کر دیئے تو اس نے بعد کے واقعات میں بتایا کہ آج فلاں آیا فلاں آیا جب دروازے میں داخل ہوئے تو لمبے چوڑے تھے۔"

Scanned by CamScanner

''جب فلیتے کی طرف دیکھتے تو ان کے قد کم ہونے شروع ہو جاتے لو پر پہنچتے تو ایک انگلی برابر رہ جاتے اور جل جاتے فلیتے کی طرف نظر کرنا ان کے لئے عذاب ہو جاتا تھا وہ خود بخود کھینچتے ہوئے وہاں پہنچتے اور جل جاتے......عورت آسیب زدہ تھی یعنی شیطان جن خود مسلط ہوئے تھے......جبکہ مسحور وہ ہوتا ہے جس کا کوئی عامل یا جادوگر اپنے عمل والفاظ ''تنتر منتر'' سے کوئی شیطان مسلط کر دیتا ہے چونکہ یہ شیطان عامل شیطان کے پجاری ہوتے ہیں اور ''سفلی مسلک'' سے تعلق رکھتے ہیں ان میں بعض سحر ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں یہ ''ماہر سفلیات'' ارواح ارضیہ سے مدد مانگتے ہیں جیسے ہندوؤں میں ہنومان، راون، لکشمی دیوی، وغیرہ وغیرہ......لوگ دشمنی میں ایسے سفلی یعنی کالے جادو کرنے والے عاملوں سے رابطہ کرتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر یا حسد کی آگ میں جل کر کسی معصوم انسان پر شیطان جنات کو مسلط کرا دیتے ہیں جس سے مسحور کو جسمانی بیماری لگ جاتی ہے جو اس کو قبر میں لے جاکے چھوڑتی ہے یا کاروبار تباہ ہو جاتا ہے، گھر میں لڑائی جھگڑا، بے برکتی، میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈلوانا شیطان کا سب سے پسندیدہ کام ہے......بس لوگ چندروزہ زندگی میں حسد و جلن و نفرت کی آگ میں بھسم ہو کر اپنے لئے دوزخ کی آگ یہیں دنیا میں تیار کر لیتے ہیں اور آگے اللہ تعالیٰ کے ہاں آگ کا اکاؤنٹ کھلوا لیتے ہیں۔''

عمر سومرو کو جیسے ایک جھرجھری سی آئی۔

''کتنا خوفناک ہے یہ گاؤں کی زندگی میں......تو لوگ ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے سے دشمنی پالتے ہیں اور جادو گنڈے ٹونہ تعویذ کے ذریعے دشمنیاں نکال لینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔''

''افسوس صد افسوس ہے......'' عمر نے تاشون کی بات سن کر شدید رنجیدگی کا اظہار کیا۔

''کاش گاؤں دیہات یا ہمارے شہروں کے ہی پڑھے لکھے جاہل لوگوں کو لے لو......کاش ان کی سمجھ میں اتنا نکتہ آجائے کہ چندروزہ زندگی خوشی کی خاطر وہ آخرت کو برباد کر رہے ہیں، آگ کے اکاؤنٹ یا اکاؤنٹ کھلوا رہے ہیں تو شاید نہیں......یقیناً راہ راست پر آنے والے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے......یہی تو وہ شیطان ہے جو انسان کے ساتھ پیدا کیا گیا......'' تاشون نے کہا۔

''اچھا ہاں انسان کے ہمزاد یعنی قرین کا کیا سلسلہ ہے......'' زلفی درمیان میں بول اٹھا۔

''جنات شیاطین کے علاوہ اور بھی صورتیں ہیں جن کے افعال کے بارے میں انسان کو جاننا بے حد ضروری ہے زلفی ڈیئر۔''

Scanned by CamScanner

''قرین یا ہمزاد جو انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے وہ انسان کو خبریں بھی دیتا ہے چونکہ نیک انسان کا نیک ہوتا ہے اور بدکار بدطینیت انسان کا سرکش وشیطان ......اسے تابع کرنے کی کوشش کریں اور وہ سرکش ہو تو زندگی اجیرن کر دیتا ہے...... یہ انسان کے ساتھ مرتا نہیں ہے بلکہ قبر پر موجود رہتا ہے......جس شخص پر قرین کا اثر ہوتا ہے اسے مقرون کہتے ہیں......اگر کوئی بچہ نو ماہ سے پہلے اسقاط ہو جائے یا پیدا ہو کر چند دنوں بعد مرجائے تو اُسے مسان کہتے ہیں یہ بھی قرین کا ہی اثر ہوتا ہے ......اولاد کا پیدا ہو کر مر جانا بعض اوقات مرض نہیں ہوتا بلکہ بگڑے ہوئے قرین کا اثر ہوتا ہے اور روحانی علاج کے ذریعے دور ہوتا ہے...... بہر حال موضوع طویل اور دلچسپ ہے ہر شخص کو علم ہونا چاہیے کیونکہ جنات وشیاطین کے تصرفات اوران کی تکلیف کا واسطہ انسان سے ہی ہے۔''

تاشون نے بات سمیٹتے ہوئے کہا۔

تاشون نے عمر اور زلفی کو اپنی جانب سے اس حد تک مطمئن کر دیا تھا کہ وہ جنات اور شیاطین کے فرق کو جان سکیں۔

''چلو یہ بات تو میرے دل ودماغ میں کلئیر ہوگئی ورنہ ہمارے ہاں تو ہر بری حالت کا ذمہ دار بے چارے جنات کو ہی ٹھہرایا جاتا ہے......'' عمر کو جناتوں سے ہمدردی ہو رہی تھی۔

''واقعی جنات جو نیک طبقے سے تعلق رکھتے ہیں وہ تو الٹا جن لوگوں کے گھروں میں رہتے ہیں ان کو سہولتیں بھی دیتے ہیں آمدن کا انتظام بھی کرتے ہیں مسائل حل کراتے ہیں......'' عمر نے جناتوں کی باقاعدہ وکالت کی......زلفی زیرلب مسکرا رہا تھا۔

''کیوں کیا غلط ہے......!'' عمر نے زلفی کو مسکراتے دیکھ کر تاشون سے تصدیق چاہی۔

''نہیں بالکل بھی نہیں......تم واقعی سچائی بیان کر رہے ہو......اگر ہمارے گرد کوئی نیک جن موجود ہو گا تو وہ ہمارے خیالات جان کر بہت خوش ہو گا جناتوں کو ہم انسانوں سے سب سے بڑی شکایت ہے بھی یہی۔''

تاشون نے سنجیدگی کے ساتھ کہا......''کہ ہم ان کو بہت غلط سمجھتے ہیں......ہم علم ہی نہیں رکھتے کہ وہ بھی اللہ کی بنائی مخلوق ہے اوران میں بھی ہماری طرح اچھے برے لوگ موجود ہیں ہم سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکتے ہیں۔''

باتوں میں پتہ ہی نہیں چلا کہ گھڑی کی سوئیاں تیزی سے پانچ بجا کر آگے سرک چکی تھیں۔

Scanned by CamScanner

"رانیہ اُٹھ چکی ہے......" زلفی نے اطلاع دی۔

"ٹھیک ہے میں ملنا چاہتا ہوں بھابھی سے......" تاشون نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یہاں بلوا لو یا اندر چلوں میں......عمر سے پردہ تو نہیں......" تاشون نے زلفی سے پوچھا۔

"عمر نے رانیہ کو بہن بنایا ہوا ہے اور سگے بھائیوں سے بڑھ کر ساتھ رہا ہے تمام حالات میں اس سے کیسا پردہ......؟"

"چلو ٹھیک ہے بلا لاؤ بھابھی کو......" تاشون نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد زلفی، رانیہ کو لیکر آ گیا۔

تاشون کو ایک بہت دکھ بھری حیرت ہوئی کہ آج سے آٹھ سال پہلے کی رانیہ اور اب کی رانیہ میں زمین آسمان کا فرق تھا عجیب و غریب حالات وواقعات نے رانیہ کی صورت ہی بدل دی تھی...... نچوڑ کر رکھ دیا تھا...... چہرہ سرسوں کے پھول کی طرح زرد سراپا بید مجنوں کی طرح لرز رہا تھا......ایک انجانے خوف نے رانیہ کی نس نس کو اپنے شکنجے میں لے رکھا تھا اور جس کی اذیت چہرے پر بہ خوبی عیاں تھی اور تاشون اس خوف، دکھ، درد کو بہ خوبی محسوس کر رہا تھا۔

"آیئے بھابھی کیسی ہیں آپ؟"

تاشون نے رانیہ کا حال ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا......لیکن رانیہ کی تو جیسے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہو...... تاشون کو دیکھ کر اور حال جاننے کے انداز پر وہ بے ساختہ پھپک پھپک کر رو پڑی......زلفی اُسے سنبھالنے کے لئے آگے بڑھا لیکن تاشون نے اشارے سے اُسے منع کر دیا۔

"رونے دو زلفی......" تاشون نے سرگوشی کی۔

"یہ غبار دل سے نکل جانے دو۔"

رانیہ جب دل کھول کر رو چکی تو کافی بہتر نظر آ رہی تھی......اس نے تاشون سے معذرت کی کہ بہ حیثیت میزبان اس کا احوال دریافت کرنے کے بجائے اس کا استقبال رانیہ نے اپنے دکھ درد میں ڈوبے وجود سے کیا۔

"نہیں بھابھی میں تو آیا ہی بہ نفس نفیس آپ ہی کے لئے ہوں آپ مجھے اپنی تکالیف نہیں بتائیں گی تو میرا آنا بے معنی ہے نا؟......آپ شرمندہ نہ ہوں......ریلیکس ہو کر مجھے بتایئے کہ آپ کیا محسوس کرتی ہیں؟......" تاشون نے رانیہ کا حوصلہ بندھاتے ہوئے کہا۔

Scanned by CamScanner

••تاشو••

رانیہ نے زلفی کا لایا ہوا پانی پیا خود کو سنبھالا...... پھر کم و بیش وہی باتیں دہرائیں جن کی تفصیل زلفی تاشون کو دے چکا تھا۔

"سب ٹھیک ہو جائیگا بھابھی...... یونو بٹ ہری اللہ پر بھروسہ رکھیں، بس یاد رکھیں کہ دنیا کے تمام خبیث بھی مل کر آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے...... جب تک اللہ آپ کے ساتھ ہے یہ بھی یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ تو ہمیشہ سے ہی ہمارے ساتھ ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب...... بس ہم ہی دور ہو جاتے ہیں اور تمام مصائب یہیں سے شروع ہوتے ہیں......" تاشون ایک جذب کے عالم میں بولتا چلا گیا اس کے لفظوں میں ایمان کی قوت موجود تھی...... جو رانیہ کی سماعتوں کے راستے اندر تک اترتی چلی گئی اُسے بے حد سکون ملا...... وہ تاشون سے مل کر کافی بہتر اور پُر اُمید نظر آ رہی تھی...... اب مغرب کا وقت ہو چلا تھا، تاشون نماز کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"زلفی تم کچھ کہنا چاہتے ہو؟......" تاشون نے زلفی کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"ہاں...... بات یہ ہے کہ آج جو رصدگاہ میں میٹنگ ہوگی وہاں ذوہائی بھی آنا چاہتی ہے۔"

"کون ذوہائی......؟"

"دوست ہے عمر کی...... انڈین ہے انگلینڈ میں عمر سومرو کی دوستی ہوئی...... آجکل پاکستان آئی ہوئی ہے علم فلکیات اور Natal Chart سے بہت شغف رکھتی ہے عمر نے تمہاری آمد کا بتایا تو وہ تم سے ملنے آنا چاہ رہی ہے اگر تم کہو۔"

زلفی تھوڑا اٹک کر بولا۔

"اچھا......" تاشون نے اچھا کو لمبا کھینچا...... "کیوں نہیں ضرور بلا لو۔"

"ٹھیک ہے میں چلوں؟......" ذوہائی کے ساتھ دوبارہ آؤں گا وہ میرا انتظار کر رہی ہوگی۔

"او کے پھر خدا حافظ......" عمر سب کو ہاتھ ہلاتا ہوا رخصت ہوا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

عمبر رانا

رات دس بجے کے بعد رصد گاہ میں تاشون کے ہمراہ ذوالفقار صہبائی (زلفی) عمر، اور اس کی انڈین دوست ذوہانی موجود تھی...... وہ سب تاشون کے ہمراہ ایک وسیع گول میز کے گرد جمع تھے عمر نے ذوہانی کا تعارف تاشون سے کرایا...... ذوہانی متناسب قد کی خوب صورت نقوش رکھنے والی لڑکی تھی...... لیکن اس کی گہری سیاہ بھورا آنکھوں میں ایک سوگواری کیفیت تھی یا جیسے انتظار کا کوئی لمحہ تڑپ کر ساکت ہوگیا ہو مگر ماتم ابھی سسک رہا تھا...... ان بھورا سی اُداس آنکھوں میں...... تاشون کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے ذوہانی کے پورے وجود میں ایک خاموشی اور سلگتی سی آگ بھری ہوئی ہے تاشون کو دیکھ کر ذوہانی کی منتظر نگاہوں کی سلگتی آنچ لمحہ بھر کو بھڑکی پھر جامد ہوگئی۔

''نائیس ٹو میٹ یو مسٹر تاشون......'' ذوہانی نے کہا۔

''Me Too......'' تاشون نے کہا۔

''اب چلیں آپ لوگ اپنی نشستیں سنبھال لیں......'' اس نے گول میز کے گرد اپنی نشست سنبھالتے ہوئے کہا۔

اب وہ سب اس ٹیبل کے گرد درجمع تھے جس پر ایک Natal Chart پھیلا ہوا تھا...... یہ رانیہ کا پیدائشی زائچہ تھا...... جس میں تاشون نے ان ستاروں کا اجتماع ان کی پوزیشن دکھائی تھی جو کہ رانیہ کے پیدائش کے وقت اس کی قسمت بنا رہے تھے۔

''ایک منٹ تاشون رانیہ کے کیس میں اس کے پیدائشی زائچہ کا کیا تعلق؟''

''ہاں ٹھہرو بتاتا ہوں......'' تاشون نے Chart پر کچھ نشانات لگاتے ہوئے کہا۔

''یہ بتاؤ زلفی رانیہ جن حالات سے گزر رہی ہے اس کو پہلے تم لوگوں نے کیا خیال کیا؟''

''نفسیاتی مرض......'' زلفی نے کہا۔

Scanned by CamScanner

''ٹھیک ہے پھر واقعات آگے بڑھے عمر سومرو بزرگ لے کر آئے تم نے جادو ٹونہ، جنات کی کارستانی سمجھا، یہی نا؟......'' تاشون نے حاضرین پر ایک نظر ڈالی۔

''ہاں بالکل ایسا ہی تھا۔''

''عام لوگ صرف اسی حد تک رہتے ہیں، جادو ہو گیا کسی نے جادو کروا دیا...... جنات عاشق ہو گئے اور بس لیکن...... کیا تم جانتے ہو ماورائی علوم، پُراسرار قوتیں یہ ٹاپک جتنا پرانا ہے اتنا ہی وسیع، جتنا جانتے چلے جاتے ہیں محسوس ہوتا ہے یہ بھی کم تھا اور پھر تشنگی بڑھتی چلی جاتی ہے...... پُراسرار قوتوں سے کیا کیا کام لیے جاسکتے ہیں عام آدمی نہیں سمجھ سکتا حالانکہ ہر شخص اپنے اندر خود ایک پُراسرار خزانہ ہے......'' تاشون نے نہایت گہرے لہجے میں کہا۔

''میری سمجھ میں نہیں آرہا آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں......'' ذوہانی سیدھی ہو کر بیٹھی۔

''جانتا تھا آپ یہ سوال ضرور کریں گی...... آپ ان علوم کا شغف رکھتی ہیں۔''

''جی ہاں لیکن صرف شغف رکھتی ہوں ابھی۔''

''ذرا وضاحت کریں گے کہ انسان پُراسرار خزانہ کیسے ہوا......؟'' عمر نے سوال کیا۔

''ارادہ، خیال، روحانی قوتیں، ہمارے حواس، روشنیاں بہت کچھ چھپا کر بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے مٹی کی اس مورت میں......'' تاشون نے اپنے جسم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نہایت پُراسرار انداز میں کہا۔

''انسان پُراسرار قوتوں کا خزانہ ہمہ وقت اپنے اندر اُٹھائے پھرتا ہے ایسے ایسے حواس اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر بیدار کیے ہیں کہ ہماری تھوڑی سی توجہ ریاضت ان حواسوں کو ہمارا ''پاور ہاؤس'' بنا سکتی ہے...... ارتکاز توجہ صرف ''ارتکاز توجہ'' انسانی پراسرار قوتوں کا بند دروازہ ہے...... دنیا کے ہر جسم حتیٰ کہ تمام ذرات تک میں ایک قسم کی قوتِ مقناطیسی ہوتی ہے جو دوسری چیزوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے یا ہٹاتی ہے جب ہم ارتکاز کے ذریعے اپنی روحانی قوتوں کو بڑھاتے ہیں تو ہماری کشش بھی قوی تر ہو کر دوسری چیزوں اور تمام مزاحمتوں پر غالب آجاتی ہے...... اندر کی پُراسرار قوتوں کو ایک نکتے پر قائم کرنا اصل راز ہے جس طرح سورج کی شعاعیں آتشی شیشہ میں ایک مرکز پر جمع ہو کر آگ لگا دیتی ہیں ویسے کچھ نہیں کر سکتیں۔''

''جیسے عمل تنویم، ہپناٹزم...... یہ بھی تو ارادہ کی قوت کا ہی نام ہے......'' ذوہانی درمیان میں

Scanned by CamScanner

''بالکل درست......'' تاشون نے توصیفی نظروں سے ذوہانی کو دیکھا۔

''یہ انسانی ارادہ کی قوت کا ادنیٰ چھوٹا سا کرشمہ ہے......ارتکاز توجہ اور تھوڑی سی ریاضت سے ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔''

''وہ سب ٹھیک ہے درست ہے کہ انسان کے اندر قوتوں کے خزانے چھپے ہوئے ہیں لیکن ہم ان سے بے خبر ہیں اور ارتکاز توجہ ان پُر اسرار قوتوں کا دروازہ ہے ٹھیک ہے مگر یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے......ان قوتوں کو استعمال کرنا......'' عمر نے بڑے پتے کی بات کی۔

''بات جب انسانی قوتوں کی چل نکلی ہے تو پھر ذرا تفصیل میں جایا جائے تو میرا خیال ہے ہمارے آئندہ آنے والے حالات و واقعات میں بہت مدد ملے گی ہمیں......'' تاشون نے اپنی نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں تو عمر تم نے کہا کہ ان قوتوں کا استعمال......کیسے ممکن ہے یا ان کو Activate کرنا؟''

''بالکل۔''

''جواب ہے انسانی قلب......سب کچھ قلبی دنیا میں برپا ہوتا ہے ڈیئر۔''

تاشون نے عمر کی جانب ہلکا سا سر کو خم کرتے ہوئے کہا۔

''مگر یہ دل ایسا چنچل ہے کہ اس کا کنٹرول بہت مشکل ہے اس کی مثال پارہ کی سی ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ قائم ہو جائے تو اکسیر بن جاتا ہے......قلبِ انسانی روحانی اعلیٰ مقام سے خاص تعلق رکھتا ہے اس کی قوتیں بے انتہا ہیں چشم ذدن میں ہزاروں کوس جا کے واپس آنا (تصور میں) برسوں کی دیکھی ہوئی چیز کا نقشہ ہو بہو بیان کر دینا اس کا کام ہے......مگر اس کی توجہ ہمیشہ ہر ایک ناڑی اور ہر حصہ جسم میں چاروں طرف کھینچتی رہتی ہے اس لئے اس کی قوت منتشر رہتی ہے اسی توجہ کو ہر ایک سے روک کر ایک نقطہ پر قائم کرنا ارتکاز ہے یعنی دوسرے لفظوں میں قلب میں ہجوم خیالات بند کر دینا ......ہمت اور ریاضت سے کچھ ہی دنوں میں ارتکاز توجہ (قوت کا ایک نقطہ نظر پر قائم ہونا) ہوتا جاتا ہے......جسم انسانی کے اندر اللہ تعالیٰ نے چند روحانی مراکز ایسے رکھے ہیں جن کے صاف رکھنے سے یا خیال جمانے سے روحانی حواس بیدار ہو کر اپنا کام شروع کر دیتے ہیں اور عجیب غیبی اسرار کا انکشاف کرتے ہیں یا ایسے کام کر دکھاتے ہیں جو معمولی حواس خمسہ کی قوت سے باہر ہیں......یہ تمام مراکز

Scanned by CamScanner

ریڑھ کی ہڈی و دماغ میں ہیں اور صرف ذرا سی توجہ دینے سے ہی یہ اس طرح کام کرنے لگتے ہیں جس طرح تار کے کھینچنے سے پتلیاں ناچتی ہیں...... ریڑھ کی ہڈی میں جو حرام مغز بھرا ہے اس کے بیچوں بیچ ایک بال کے برابر رگ دماغ سے لیکر نیچے تک چلی گئی ہے جس کو Canal of Stilling کہتے ہیں...... یہ رگ نور سے بھری ہوئی ہے اور یہی جگہ قیامِ قوت اور زندگی ہے...... انسانی جسم میں جن مقامات پر گڑھے ہیں، ان میں اعصابی مراکز واقع ہیں، ان کے مقام کی ٹھیک پہچان یہ ہے کہ اس جگہ کے مقابل جسم کے سامنے کے حصہ میں جہاں گڑھا ہے اس کے مقابل ریڑھ کی ہڈی میں "مقام" ہوتا ہے مثلاً ناف کا گڑھا، سینے کا گڑھا...... اسی طرح سات گڑھے اور سات ہی مقام ہیں۔"

"میرے خیال میں...... میں نے کافی کلیر کر دیا ہے آپ لوگوں کے ذہنوں میں کہ انسان قوتوں کا پُراسرار خزانہ کیسے ہے......؟"

"مجھے تو حیرت ہے بہت زیادہ کہ ہم اپنے اندر کیا کیا قوتیں چھپائے پھر رہے ہوتے ہیں اللہ تعالٰی نے ہمیں کن کن نعمتوں سے نوازا ہے مگر خود شناسی میں ہم اسقدر لاپرواہ ہیں کہ اگر ہم ذرا توجہ دیں اور معمولات کو ترتیب دے لیں تو بہت سے مسائل ہمارے ہم خود حل کر سکتے ہیں...... مگر ہم تو دنیا ہی کو سب کچھ سمجھتے ہوئے اس میں اُلجھتے اور پھنستے ہی چلے جاتے ہیں اِدھر اُدھر اپنی مصیبتوں، مسائل اور تکلیفوں کا حل تلاش کرتے ہیں، دھوکے بازوں کے بھی ہتھے چڑھ جاتے ہیں ایکسیڈنٹ بھی ہوتے ہیں اور مزید تباہی کو دعوت دے جاتے ہیں......" زلفی نے بڑی عاملانہ کاملانہ بات کی تھی پہلی مرتبہ اب تک...... تاشون نے تحسین آمیز نظروں سے زلفی کی جانب دیکھا۔

"بہت خوب زلفی...... میں نہیں سمجھتا تھا کہ میرا یار اسقدر گہرا سوچ سکتا ہے۔"

زلفی نے اپنی اس تعریف کو بھی اُداسی سے لیا اور بولا......"یار بس پتہ نہیں ہم لوگ دنیا میں آ کے کس طرف چل پڑتے ہیں کبھی اپنے آپ سے ملاقات کی کوئی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے۔"

"جب ہی تو ہم اپنے دشمن آپ ہی بن جاتے ہیں......" عمر نے زلفی کی اس گہری اور فلسفیانہ بات پر اپنا استدلال پیش کیا......"جبکہ ہم اپنے دوست بھی بن سکتے ہیں کیوں......؟"

"بالکل......" تاشون نے کہا۔

"تم نے سنا...... میں نے انسانی قوتوں کی روحانی پاورز کی جو بات ابھی ابھی کی ہے...... ان کو استعمال کرنے سے ان سے روشناس ہونے سے ہم اپنے خود کے بہترین دوست بھی بن سکتے ہیں

میرے دوست...... ہمیں اللہ تعالیٰ نے بے یارومددگار پیدا نہیں کیا ہے...... بلکہ خیروشر کی اس دنیا میں شر کی قوتوں کے خلاف ہتھیار بند کیا ہے......اور ''ارادہ'' ہمارا سب سے موثر اور مہلک ہتھیار ہے۔''

''ارادہ......کیا ہے؟''

''انسانی رویہ پر خوشی اور تکلیف طرح طرح کے لباس میں اثر ڈالتی ہیں جو خواہش سب سے آخری اور سب سے قوی ہوتی ہے وہی ارادہ بن جاتی ہے...... یا یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ ارادہ ایک ایسے لوہے کی مانند ہے جس کے چاروں طرف خواہشات کے مقناطیس رکھے ہوئے ہیں اب جس مقناطیس میں زیادہ قوت ہوگی وہی اس لوہے کو کھینچ لے گا......لیکن نیک اور پاکیزہ نفوس (انسان) کا ارادہ اُس کی جائز و ناجائز خواہشات کا محکوم نہیں ہوتا بلکہ نیک انسان کا ارادہ اتنا قوی ہوتا ہے کہ خواہشات اس کی محکوم ہوتی ہیں جبکہ ایک وحشی، بد باطن، بدخصلت انسان کا ارادہ اس کی جائز و ناجائز خواہشات کا غلام ہوتا ہے چنانچہ جب ایک بدخصلت انسان اپنے دشمن کو مارنے یا نقصان پہنچانے کا خیال کریگا تو فوراً اس پر عمل کرڈالے گا......اُسے مارڈالے گا...... جادوٹونہ، سحر، ساحری یہ سب ہی ارادہ کی اُسی پُراسرار قوت ہی کا نام ہے۔''

''میں تو جتنا اس جادوٹونے تعویذ گنڈوں کو خرافات اور ہم جیسے دیہی کلچر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی صرف توہم سے زیادہ اہمیت نہ دیتا تھا اتنا ہی مجھے میری زندگی میں اتنا نزدیک سے یہ سب جاننے اور اس کی حقیقت کو پہنچاننے کا یوں موقع ملے گا......سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔''

عمر نے کرسی کی پشت سے کمر ٹکاتے ہوئے گہری سانس بھری۔

''نہیں عمر ایک تم ہی نہیں ہو جو جادو کو برحق نہیں مانتے اور بہت سے ہیں جو اس حقیقت سے انکاری ہیں ورنہ...... پوری دنیا، مشرق، مغرب کے لوگ شیطان کے وجود اور جادو کو مانتے ہیں بلکہ یورپ کے ترقی یافتہ ومغربی مہذب معاشرے میں تو باقاعدہ سائنسی علوم کا درجہ دینے کی سفارشات بھی کی جاتی رہی ہیں بلکہ اگر تم جادو سحر ساحری اس کی تھوڑی بھی تاریخ جاننے کی کوشش کرتے تو تمہیں معلوم ہوتا یورپ کے پادری تو سیاسی وجوہات کے لئے بھی جادو (سحر) کا استعمال کرتے تھے۔''

''اس کا اہم ثبوت فرانس کے مشہور جادوگر رابرٹ ہوٹون (جو ۱۸۵۶ء میں برسراقتدار تھا) سے ملتا ہے......حکومت فرانس نے ہوٹون کو الجیریا کی حالت دیکھنے کے لئے بھیجا...... جب سے فرانس نے الجیریا پر فتح کر کے وہاں قبضہ کیا تھا......الجیریا باشندے شور مچانے میں مصروف تھے الجیریا

کے باشندوں کی ان جادوگر پادریوں نے حوصلہ افزائی کی اور کہا کہ جلد ہی جادو کی مدد سے فرانس کو اپنے ملک سے نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے...... حکومت فرانس نے ہوڈن جادوگر کو یہ ثابت کرنے کے لئے الجیریا بھیجا کہ فرانسیسی صرف طاقتور فوجیں وغیرہ نہیں رکھتے بلکہ جادو میں بھی ان سے زیادہ ماہر ہیں...... الجیریا میں اس نے بہت سی کرامات (شعبدے) دکھائیں، ہوڈن کا وہاں بطور سفیر جادوگر کے جانا بہت کامیاب رہا جب وہاں کے جادوگر اس کی ہمسری نہ کر سکے تو انہوں نے جدوجہد ترک کر دی۔''

''اسی طرح ہندوستان کی قدیم جادوئی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ پراچین زمانہ سے غیر ممالک ہندوستان کو جادو اور اعجازی کرشمات کی سرزمین تصور کرتے ہیں جو رشیوں، منیوں اور فقیروں سے آباد تھی اور ایسی کرامات دکھا سکتے تھے جو انسانی طاقت سے باہر تھیں...... ان کا عقیدہ ہے کہ اندر دیوتا کے دربار میں جادو کا استعمال کیا جاتا تھا اس لئے اسے ''اندر جل'' بھی کہتے ہیں اور روایت یہ بھی ہے کہ راجا بھوج اس فنِ جادوگری میں بہت مہارت رکھتا تھا اس لئے اُسے بھوج بازی یا بھوج ودیا بھی کہتے ہیں...... رجہ بھوج کی دانا اور ہوشیار لڑکی بھان متی بھی جادوگری میں یکتائے فن تھی اسی لئے جادو کو بھان متی کا کھیل بھی کہتے ہیں۔''

''بھان متی یا بھانا متی ایک نہایت طاقتور پُر اسرار جادو ہے...... تمہیں یہ جان کر نہایت ہی حیرت ہوگی کہ یہ جادو جنوبی بھارت بالخصوص حیدر آباد دکن میں رائج رہا ہے اور اب بھی موجود ہے...... میرے پاس اس کے دو کیسیز آئے تھے......'' تاشون نے ذرا رک کر کہا۔

''عمر تم جادو کی حقیقت سے انکاری تھے نا اب تک......؟'' تاشون نے عمر کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

''یقیناً آج کی نشست کے بعد تمہارے خیالات یکسر بدل ہی چکے ہونگے...... تمہارے لئے یہ نہایت شاکنگ ہوگا کہ......'' تاشون رُکا۔

''کہ کیا؟''

''کہ ایک زمانے میں حیدر آباد دکن میں اس جادو کا اتنا زور تھا کہ ریاستی پولیس میں ''اینٹی بھانا متی اسٹاف'' مقرر کرنا پڑا۔''

''واٹ......'' زلفی بے ساختہ بولا۔

Scanned by CamScanner

''اسقدر زور ہو سکتا ہے کسی جادو کا کہ اس کے لئے با قاعدہ ایٹی اسٹاف مقرر کیا جائے۔''

''جی جینے آگے......اسٹاف مقرر کرنے کا حکم انگریز ڈائریکٹر جنرل پولیس اے۔بی جیکن نے دیا تھا......اس کے پہلے سربراہ مسٹر لچھمن راؤ انسپکٹر تھے ان کے ساتھ انسپکٹر سرمست حسین کو اس عہدے پر مامور کیا گیا......دونوں جادو کی ودیا میں ماہر تھے...... جب کبھی بھانامتی کی واردات کی اطلاع ملتی انہیں جائے وقوع پر بھیج دیا جاتا اور یہ منتروں کے ذریعے اس کا توڑ کرتے......اور پھر یہ سب تو چھوٹی چھوٹی مثالیں ہیں جادو کی حقیقت ثابت کرنے کی......کیونکہ عمر تمہاری طرح بہت سے لوگ ہیں جن کو یہ معلوم ہونا بہت ضروری ہے کہ ''جادو برحق'' ہے۔''

''بہ حیثیت مسلمان یہ کیوں ضروری ہے......؟''

''تم دیکھو سب کو چھوڑو......ہمارے مذہب میں خود قرآن مجید فرقان حمید میں فرمان الٰہی ہے کہ جادو برحق ہے......کیونکہ خود ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ پر جادو کرایا گیا تھا جب ''سورہ الناس'' ''سورہ الفلق'' نازل ہوئیں یہ پورا واقعہ قرآن شریف میں بیان کیا گیا ہے اس جادو کے اثر سے ہمارے آقا پیارے نبی اکرم ﷺ بیمار ہو گئے تھے تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ کو بھیجا وہ اس کنویں میں اُترے جس میں جادو کر کے پھینکا گیا تھا......اور حضرت جبرائیل ''سورہ الناس'' اور ''سورہ الفلق'' کی تلاوت کرتے جاتے اور جادو کے گنڈے کھولتے جاتے......ٹھیک ہے نا......؟''

''ہم سب نے بچپن سے سورہ الفلق اور سورہ الناس کے بارے میں اپنے اساتذہ سے تشریح کے ساتھ علم حاصل کر رکھا ہے......کیا تمہیں یاد آرہا ہے عمر......'' تاشون نے عمر سے براہ راست سوال کیا۔

''عمر بہت شرمندہ سا نظر آ رہا تھا...... مجھے یاد ہے......سب یاد ہے۔''

بس پھر اب جادو کے برحق ہونے نہ ہونے پر کوئی بحث کی گنجائش ہی کہاں نکلتی ہے؟ ہم سب مسلمان ہیں جو فرما دیا اللہ تعالیٰ نے اُسے مانتے ہیں......تحقیق کرنا ان کا کام ہے جو مانتے نہیں......یعنی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو......ماننے کے بعد تحقیق گمراہ کر دیتی ہے دوست......'' تاشون نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''ہم جیسے کتنوں کو جہالت کے اندھیروں نے یوں ہی نگل لیا ہوگا اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلا......'' عمر اپنی کم عقلی اور خود ساختہ جہالت پر ماتم ہی کر سکتا تھا۔

Scanned by CamScanner

"چلو اب تو تم روشنی میں آ گئے ہو...... وقت رہتے...... اس کی خوشی بھی محسوس کرو...... انسانی

اسراریت کا خزانہ بہت بھرا ہوا ہے...... ابھی تو تم نے صرف ارادے کی قوت کے بارے میں جانا

ہے خیال کی قوتوں کا تو تم اندازہ ہی نہیں لگا سکتے...... جہاں ہم اپنے مسائل کا ایک انبار اٹھائے

پھرتے ہیں وہاں ان کے حل بھی ہماری قوتوں کے خزانے میں موجود ہوتے ہیں...... اگر تم سے کوئی یہ

کہے کہ تم اپنی بہت سی ناکامیوں اور بیماریوں کا علاج خود کر سکتے ہو تو تمہیں کیسا لگے گا؟"

تاشون نے اپنے سامنے بیٹھی اُلجھی ہوئی ذوہائی کو باری باری دیکھا...... "کیسا لگے گا......؟"

ذوہائی کے منہ سے بے ساختہ نکلا...... "میں انتظار میں تھی کہ آپ اس طرف کب آتے ہیں۔"

"خیال کی قوت" یا ہم اس کو شاید "آٹو سجیشن" کا بھی نام دے سکتے ہیں۔"

"بہت خوب...... آپ تو بہت کچھ جانتی ہیں...... کچھ عرصے انگلینڈ میں، میں نے مائنڈ

سائنسز کی کچھ کلاسز اٹینڈ کی تھیں...... بس میں کلاسز کو جاری نہ رکھ سکی۔"

تاشون نے دیکھا ذوہائی اضطراری سے انداز میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں

پھنسا رہی تھی...... "انگلینڈ اور دنیا کے دیگر ممالک میں مائنڈ سائنس پر مبنی ورکشاپس اور کورسز ترتیب

دیے جا رہے ہیں اور خود شناسی و خود آگاہی کے سلسلے میں کافی اچھا کام ہو رہا ہے جبکہ ابھی ہمارے

ہاں اس کے جاننے والے بہت کم ہیں...... ابھی یہاں اس سلسلے میں کافی کام ہونا ہے کچھ

Awareness تو ہوئی ہے۔"

بہر حال تاشون نے کہا...... "بات خیال کی قوت کی ہو رہی تھی...... ہاں تم کہہ رہے تھے

بیماریوں کے علاج خود کر سکتے ہیں۔"

"ہاں ارادے کی طاقتور پُراسرار قوت کے بعد خیال کی قوت ہمارے اندر ایک طاقتور بجلی کے

ڈائنامو" کی طرح ہے...... انسانی نفس کی دو اقسام ہیں شعوری، تحت الشعوری...... تحت الشعوری

(Sub-conscious) نفس بہت بہت طاقتور ہے اور از حد خطرناک بھی...... کیونکہ تمام طاقتور

چیزیں خطرناک ہوا کرتی ہیں...... جیسے بجلی، آگ، پانی وغیرہ۔"

"تحت الشعوری نفس کی طاقت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں جب صبح جاگنا ہو تو اپنے

ہمزاد کو کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں فلاں وقت جگا دینا اور ٹھیک اُسی وقت آپ کی آنکھ کھل جاتی ہے کیونکہ

تحت الشعوری نفس اور ہمزاد ایک ہی چیز کے دو نام ہیں...... خطرناک اس ضمن میں بھی ہے شعوری

نفس کے برعکس تحت الشعوری نفس کو جو جیسا کہہ دیا جائے اُسے بلا سوچے سمجھے قبول کر لیتا ہے اور از حد اصرار کرتا رہتا ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔''

''ممکن ہے اب آپ کے ذہنوں میں سوال اُٹھا ہو کہ ایسا کیوں ہے......؟ بلا سوچے سمجھے کیوں یقین و عمل کر ڈالتا ہے......؟'' تاشون نے تینوں کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا...... پھر خود ہی گویا ہوا......

''اس کیلئے دماغ کو زیادہ تھکانے کی ضرورت نہیں......؟''

''آپ لوگوں کے ذہنوں میں اس تحت الشعوری نفس کو لے کر جو سوال اُٹھا ہے تو اس کا جواب ہے کہ سائنس میں'' کیوں؟'' کا جواب نہیں ہے...... بجلی تانبے سے'' کیوں'' گزرتی ہے......؟ اور لکڑی میں سے'' کیوں'' نہیں گزرتی...... اس کا جواب ایڈیسن کے پاس بھی نہیں تھا۔''

''اس کا جواب صرف یہی ہے کہ یہ بجلی کی خاصیت ہے...... زمین میں کشش'' کیوں'' ہے؟ پانی ٹھنڈا اور گرم'' کیوں'' ہے اس کا...... اس کیوں کا جواب نہیں دیا جا سکتا...... یہ ان چیزوں کی خاصیتیں ہیں اُسی پر بس یقین کر لیں کہ Sub-conscious کی یہ خاصیت ہے کہ اس سے اچھا، بُرا جو کچھ کہہ دیا جاتا ہے وہ اسے قبول کر لیتا ہے...... دوسرے جو کہیں وہ بھی اور اگر ہم خود بھی اس کو کچھ کہہ دیتے ہیں تو وہ اس کو بھی بالکل اُسی طرح قبول کر لیتا ہے جس طرح دوسروں کے کہنے کو کیوں کہ یہ بھی اس کی خاصیت ہے۔''

''تو پھر نفسیات کا گہرا مطالعہ کرنے والوں نے بڑی عرق ریز تحقیق کے بعد طے کیا کہ کیوں نہ اس طاقتور بجلی کے ڈائنا موسے اپنی ترقی کرنے میں مدد لیں تحت الشعوری نفس سے اگر ہم خود کوئی بات کہیں تو اس کو ہی سائنٹیفک زبان میں آٹو سجیشن یا خود کو مشورہ دینا کہتے ہیں...... فرانس کے مشہور و معروف ماہر نفسیات موسیو کو نے تقریباً اپنی تمام زندگی اس تحت الشعوری نفس کی تحقیقات میں گزار دی...... نہایت عرق ریزی کے بعد انہوں نے نہایت کامیاب تجربات کئے اور یہ نتائج اخذ کیے کہ اگر بیس مرتبہ صبح اور شام کے وقت ہم توجہ کو یکسو کر کے اس فارمولے کا خود کو مشورہ دیا کریں تو ہماری موجودہ حالت خواہ بیماری ہو یا افلاس زدہ زندگی یا غم و فکر...... تبدیل ہو کر خوشی اور خرمی کا باعث ہو جائیگی...... فارمولا یہ ہے ہر روز ہر حیثیت سے میری حالت بہتر ہوتی جا رہی ہے۔''

موسیو کو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اس فارمولے کو بلا ناغہ اپنے تحت الشعوری نفس سے کہا جائے، لیکن ہم چونکہ مسلمان ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ بغیر خدا کے حکم کے کچھ نہیں ہو سکتا...... اس لئے

اس فارمولے کے شروع میں...... میں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے "خدا کے فضل سے" اب فارمولا یہ ہوا"

"خدا کے فضل سے ہر روز ہر حیثیت سے میری حالت بہتر ہوتی جا رہی ہے۔"

"گھڑی گھڑی خود کو یہ مشورہ دیتے رہنے سے تحت الشعوری نفس Sub-conscious اس کو بھرپور طریقے سے قبول کرلے گا...... ہمارے اندر قوت پیدا ہوتی چلی جائیگی اور روز بروز صحت اچھی ہوتی چلی جائیگی یا افلاس زدہ زندگی سے چھٹکارہ ملتا چلا جائیگا بعض کم عقل لوگ جو مریض کی عیادت کو جاتے ہیں اور یہ کہہ دیتے ہیں تمہاری حالت تو بہت بُری ہو رہی ہے بہت کمزور نظر آرہے ہو یا مرض لاعلاج ہوگیا ہے تو یہ بہت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ مریض کا تحت الشعوری نفس یہ کمزور اور خطرناک مشورہ قبول کرلیتا ہے اور بلآخر بہت جلد افسوسناک نتیجے ظاہر ہوجاتے ہیں...... یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ پرانے زمانے سے ہی بزرگ کہتے آئے ہیں کہ ڈاکٹر اچھا ہو تو مریض کا آدھا مرض ڈاکٹر سے صرف ملاقات کرنے سے ہی دور ہوجاتا ہے یعنی ایک اچھا معالج چاہے مرض اور مریض کی نوعیت کیسی ہی کیوں نہ ہو مگر مریض سے خوش اخلاقی حوصلہ افزائی کے ساتھ باتیں کرتا ہے اُسے یقین دلاتا ہے کہ وہ جلد اچھا ہوجائیگا فکر کی بات نہیں...... اور مریض کا تحت الشعوری نفس معالج کی ان باتوں اور ایک طرح کی سجیشن کو فوراً قبول کرلیتا ہے اور پھر دوا سے زیادہ معالج کی پُراُمید باتوں سے مریض جلد ہی اپنے مرض پر قابو پانے کے قابل ہوجاتا ہے...... "موسیو کیو" اپنے بہت سے مریضوں کا علاج اسی طریقہ کار پر کرچکے ہیں اور سب کامیابی سے ہمکنار ہوئے ہیں...... جب آپ پریشان ہوں...... علیل ہوں تو صرف بیس مرتبہ صبح شام یکسو ہوکر خود اپنے آپ کو مشورہ دیں اپنے آپ کو باور کرائیں کہ آپ پہلے سے بہت بہتر ہیں اور اللہ کا فضل و کرم آپ کے ساتھ ہے چند دنوں میں اس کے اتنے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں کہ آپ خود حیران رہ جائیں گے...... دوا کے ساتھ ساتھ اس طرح خود کو مشورہ دینا کسی بھی علاج کو اسقدر موثر بنادیتا ہے جیسے پیدل فوج کو لادی ٹینک مل گیا ہو۔"

رصدگاہ میں ایک گہرا سکوت طاری تھا...... جسے دروازے پر ہونے والی ہلکی سی دستک نے توڑا۔

زلفی نے تاشون کے اشارے پر دروازہ کھولا...... مکیا چائے کی ٹرے بمعہ لوازمات سجائے

Scanned by CamScanner

دروازے پر کھڑی تھی۔

زلفی کو خوشگوار سی حیرت ہوئی...... "تاشون صاحب نے مجھے کہہ دیا تھا کہ میں کچھ دیر بعد چائے لیکر آجاؤں......" مکیا نے زلفی کی حیرت کو ختم کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! تھینکس مکیا......" زلفی نے ٹرے لے کر دروازہ بند کر دیا۔

"مجھے تو یاد ہی نہ رہا......" زلفی شرمندہ سا تھا۔

"چلو کوئی نہیں مجھے اب لمبے عرصے یہاں رہنا ہے تو میں نے ذرا پریکٹس کی ہے مکیا پر آرڈر چلانے کی۔"

تاشون ایک خوبصورت تبسم کے ساتھ بولا۔

اس کی بات پر سب ہی ہنس پڑے ماحول بے حد خوشگوار ہو گیا تھا......اسی خوشگواریت میں اُنہوں نے چائے اور دیگر لوازمات سے انصاف کرنا شروع کر دیا۔

"آج تک ہم کس قدر بے خبر تھے کہ قدرت نے انسان کو کیسے بیش بہا خزانے نوازے ہیں اور ان خزانوں کا استعمال (مثبت) انسان کو واقعی ہر مخلوق سے افضل ترین بناتا ہے......" عمر نے چائے کا آخری گھونٹ اپنے گلے سے اُتارتے ہوئے کہا۔

"لیکن بات اب رانیہ بھابھی کی ہے آپ لوگ جان ہی چکے ہوں گے کہ وہ شیطانی قوتوں کے زیر اثر ہیں۔"

"لیکن تاشون، رانیہ کو تو اپنے جسم سے روح نکلتی محسوس ہوتی ہے......" زلفی نے کہا!

"ہاں شیطانی قوتیں اپنے سفلی مقاصد کی تکمیل کے لئے کسی زندہ انسان کی روح سے بھی کام لینا جانتے ہیں۔ دیکھو زلفی تم بہت خوش قسمت ہو......اگر کھڑکیاں بند نہ ہوتیں اور ایک دفعہ رانیہ بھابھی کی روح گھر سے باہر بھی جاتی تو وہ کبھی بھی دوبارہ جسم میں داخل نہ ہو پاتی......ڈاکٹر موت ڈکلیئر کر دیتا اور میں نہایت دکھ اور افسوس سے کہہ رہا ہوں کہ تم لوگ اب تک دفن بھی کر چکے ہوتے۔"

"اوہ!......یہ سب کتنا بھیانک ہے؟" ذوہانی نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا......تھوڑی دیر اس محفل میں سرد سکوت چھایا رہا جس کو تاشون نے توڑا۔

"اچھا دیکھو بات کہاں تھی، کہاں نکل آئی تاشون نے Natal Chart پر جھکتے ہوئے کہا۔"

Scanned by CamScanner

''لیکن میرے لئے تو یہ معلومات بہت دلچسپ اور اہم ہیں......'' عمر سومرو نے کہا۔

''بے شک'' ذوہانی نے تائید کی...... ''ہاں تو اب یہ بتاؤ اس زائچے کو کیوں بنایا؟ اس بے حد ضخیم کتاب میں کیا ہے؟''

زلفی نے Natal Chart کے ساتھ کھلی پڑی ایک بوسیدہ سی کتاب کی طرف اشارہ کیا جس کے ہر صفحہ پر رمزیہ، اشارے، علامات، نشانات بنے ہوئے تھے اور کچھ علامتی ستارے 5،7 اور بارہ کونوں والے تانبے کی دھات کے رکھے تھے...... کتاب کی جلد پر تانبے کی نرم چادر چڑھی ہوئی تھی اور اس پر بھی ایک پانچ کونوں والے ستارے کے نقوش کھدے ہوئے تھے......''اب آپ لوگ پہلے یہاں پر دیکھئے۔''

تاشون نے ایک چارٹ پر مختلف سمت میں لائنز Draw کر کے بارہ خانے بنائے ہوئے تھے...... ہر خانے پر نمبرز کے حساب سے 1st، 2nd اور 3rd House لکھا ہوا تھا۔

''اب دیکھو یہاں...... تاشون نے 1st ہاؤس پر یعنی بارہ خانوں میں سے پہلے خانے یعنی پہلے گھر پر انگلی رکھی...... اس کو طالع کہتے ہیں یہ پیدائشی ٹائم اور پیدائشی تاریخ سے نکالا جاتا ہے۔ یہ اس شخص کا کوکبی زائچہ کہلاتا ہے۔''

عمیر رانا

''یہ کوکبی زائچہ کیا ہے؟''

''رانیہ تو ثور ہے 24 اپریل تاریخ پیدائش ہے......'' زلفی نے کہا!

''ہاں لیکن یہ اس کا شمسی برج ہے۔ ہر شخص کے دو برج ہوتے ہیں، ایک شمسی دوسرا کوکبی...... شمسی برج تاریخ پیدائش سے نکالا جاتا ہے جبکہ کوکبی برج وقت پیدائش سے نکالا جاتا ہے جس وقت وہ شخص پیدا ہوا ہو...... ہر شخص کی پیدائش کے وقت ستاروں کی پوزیشنز اس کا طالع برج طے کرتی ہے اور اس وقت جو برج طلوع ہو رہا ہو وہی اس شخص کا کوکبی برج یا طالع ہوگا...... انسانی تقدیر پر اس طالع برج کے اثرات گہرے ہوتے ہیں جبکہ شمسی برج اُس کی قسمت سے زیادہ اُس کی شخصیت پر اثر ڈالتا ہے...... خصوصیات اس کی بھی ہوتی ہیں لیکن عمل دخل اس کوکبی برج یا طالع کا ہی ہوتا ہے۔''

''اوہ...... امیزنگ حیرت انگیز ہے یہ......'' ذوہانی بے ساختہ بولی۔

''رانیہ کوکبی وقت کے حساب سے میزان یعنی Libra ہے اور اس کا حاکم ستارہ ''زہرہ'' ہے۔ ہر برج کا ایک حاکم ستارہ بھی ہوتا ہے۔ میزان کا حاکم زہرہ ہے۔''

Scanned by CamScanner

''صرف صحت پر......'' زلفی بیچ میں بول اُٹھا!...... ''کیا رانیہ کی صحت بھی اس وجہ سے......؟''

''نہیں......!'' تاشون نے کہا پہلے میری پوری بات سنو۔

''صرف صحت پر نہیں، زحل کے نحس اثرات صرف ایک نہیں بلکہ ہر ایک کے ساتھ مختلف لیکن نتائج میں سب ایک جیسے تباہ کن...... کیونکہ زحل نحس اکبر ہے۔''

''علمِ نجوم میں نحس اصغر اور نحس اکبر کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہیں۔''

''نحس اصغر کم نقصان دہ...... نحس اکبر مکمل طور پر تباہ کن...... زحل چونکہ نحس اکبر ہے اس کے ساڑھے سات سالہ دور میں انسان پر وہ وقت آتا ہے کہ سخت محنت کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ کام بن بن کے بگڑتے ہیں اگرچہ تمام کاموں کے بظاہر ذرائع مکمل ہوتے ہیں۔ اُمید بھی پوری ہوتی ہے کہ کام بن جائے گا...... لیکن آخر میں بالکل اچانک ساری اُمیدیں ختم ہو جاتی ہیں، ذرائع آمدن کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ بعض حالتوں میں دماغی حالت بھی بہتر نہیں رہتی...... مقروض بھی ہو جاتے ہیں، جو کام کرتے ہیں اس کا اجر نہیں ملتا یا بہت بعد میں ملتا ہے...... کوئی آدمی فائدہ نہیں دیتا حتیٰ کہ اس دوران گھر والوں کی ناراضگی اور بے عزتی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔''

''اُف اس قدر ظالم ہے اور خطرناک ہے یہ زحل......؟'' عمر بے ساختہ بول پڑا۔

''ہاں لیکن...... ہر شخص پر ساڑھ ستی الگ الگ انداز میں وارد ہوتی ہے۔ کہیں زیادہ نقصان کہیں کم نقصان اور یہ دیگر دوسرے ستاروں کی پوزیشنز کی وجہ سے ہوتا ہے جو کہ ہر شخص کے پیدائشی زائچے میں الگ الگ پوزیشنز پر ہوتے ہیں......'' تاشون نے مزید وضاحت کی۔

''لیکن یہ زحل اتنا سنگدل اور ظالم کیوں ہے؟''

عمر سومرو کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی...... جواباً تاشون نے کہا!

''زحل ایک عمر رسیدہ بوڑھا ستارہ ہے نہایت بیک ورڈ آہستہ آہستہ سفر کرتا ہے...... آہستگی پسند ہے...... ہر کام میں ناخوشی اور دیری لاتا ہے۔''

''اور حیرت انگیز بات تمہیں بتاؤں......؟'' تاشون نے کہا!

''وہ کیا......؟''

زلفی نے ستاروں کی سحر انگیز دنیا میں کھوئے ہوئے کہا۔

''وہ یہ کہ ہر چیز پر زحل نحس اکبر ہے۔ سختیاں پابندیاں، ناکامیاں اپنے دامن میں بھر کر لاتا

Scanned by CamScanner

ہے لیکن اگر اس سخت اور بُرے دور میں انسان صبر و استقامت کا ساتھ نہ چھوڑے اور محنت سے جی نہ چرائے، صبر اختیار کرے اللہ پر بھروسہ کرے تو یہ زحل جس کو تم لوگ بے رحم اور ظالم کہہ رہے ہو...... جاتے جاتے ان کو انعام سے بھی نوازتا ہے یعنی ان کی محنت کا پھل دیکر جاتا ہے۔"

"اکثر لوگوں کی زندگیاں بدل جاتی ہیں...... کامیابیوں کے لازوال سفر شروع ہو جاتے ہیں اور وقت کی گرد سے نکل کر یا یوں کہہ لو کہ گردش ایام کی بھٹی سے نکل کر صابر اور محنتی آدمی واقعتاً کندن بن جاتا ہے۔"

"حیرت انگیز واقعی بہت دلچسپ دنیا ہے یہ......" عمر کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"ویسے تاشون کیا یہ ساڑھ ستی ایک مرتبہ ہی آتی ہے......؟"

"نہیں...... تقریباً تین مرتبہ ہر شخص کی زندگی میں......!"

"لیکن یہ بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی شخص ۸۰،۹۰ سال کی عمر کو پہنچے اور ساڑھ ستی کے دور کو پائے کیونکہ ہمارے ہاں انسان کی اوسطاً عمر ۶۰، ۶۵،۷۰ ہی ہے۔ لیکن اگر کوئی انسان ۸۰،۹۰ سال کا ہوا ہے اور اس دور نحس کو پاتا ہے تو یہ نحس اکبر اس کا کچھ نہیں بگاڑتا چونکہ زحل بوڑھا ستارہ ہے...... سبق سکھانے والا......!"

"لیکن جب ایک انسان کو اس کی زندگی سبق سکھا چکی ہوتی ہے اور وہ انسان خود وقت کی کثیف دھول میں اتنا اَٹ جاتا ہے کہ اس کے خدوخال ہی گم ہو جاتے ہیں...... تو یہ بوڑھا ستارہ انہیں کیا سبق سکھائے گا؟"

تیسرے دور زحل میں ایک ۸۰ یا ۹۰ سالہ شخص کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا اور وہ زحل کے بُرے اثرات سے محفوظ بھی رہتا ہے...... بڑی ہی پُراسرار دنیا ہے یہ۔"

ذوہانی نے یہ کہہ کر ایک گہرا سانس لیا۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں میڈم! ابھی آپ جان پائیں گی کہ ہماری اس کائنات میں کس قدر راز پنہاں ہیں۔"

تاشون نے براہِ راست ذوہانی کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"آپ ایک راز سے پردہ اُٹھائیں گی، ہزار ہا راز خود بخود طشت از بام ہو جائیں گے۔"

"ٹھیک ہے ساڑھ ستی اور زحل نحسِ اکبر کی تباہ کاریاں تو سمجھ میں آ گئیں لیکن رانیہ کے کیس میں

Scanned by CamScanner

اس کا کیا تعلق...... کیوں پڑھا یہ زائچہ؟ کیا کوئی خطرے والی بات معلوم ہوئی......؟''

زلفی نے بے چینی سے پہلو بدل کر سوال کیا تھا۔

''ارے نہیں میرے دوست...... دیکھو جس طرح ہر ڈاکٹر کا طریقہ علاج مختلف ہوتا ہے لیکن مطمع نظر مریض کی صحت ہوتی ہے۔اسی طرح روحانیت میں بھی کچھ طریقے رائج ہیں چونکہ میں ایک ستارہ شناس بھی ہوں تو علاج کروں گا لیکن اپنی تسلی کرنے کے بعد یوں سمجھ لو کہ یہ Natal Chart رانیہ کی کیس ہسٹری ہے۔ایک طرح کی جس میں، میں زحل کی حالت دیکھنا چاہ رہا تھا اور جس بات کا ڈر تھا وہ ہے زحل کی خراب حالت جو رانیہ کی تقدیر پر چل رہی ہیں۔''

''یہی نحسِ اکبر شیطانی قوتوں کے لئے بہترین Channal بن گیا...... وہ رانیہ کو ہر طرح سے Chanalize کریں گی اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے۔''

''پھر اب کیا ہوگا؟......'' زلفی تفکر بھرے لہجے میں بولا۔

''کچھ نہیں ہوگا میرے دوست، تم بے فکر رہو......'' تاشون نے تسلی دی۔

''اللہ ہمارے ساتھ ہے اور تمہارا دوست اس کے بھروسے پر...... یہ جنگ حق و باطل جیت جائیگا۔''

تاشون نے یقین اور عزم سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''کیا کریں گے......؟''

''ان شیطانوں کے چنگل سے رانیہ کو کسی نہ کسی طرح بچانا ہے ان کے ارادے بہت خطرناک ہیں۔وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس کے پیچھے ان کا یقیناً کوئی بڑا مقصد پوشیدہ ہے۔''

''ہاں میں بھی یہی سمجھتا ہوں کہ راحت چچا جو کچھ کر رہے ہیں۔اس میں وہ اکیلے نہیں، ہاں یاد آیا تم نے بتایا تھا کہ تمہارے چچا جادو ٹونہ سیکھنے کے لیے در در کی خاک چھانتے رہتے ہیں۔''

''لیکن کیا یہ راحت چچا اکیلے ہیں؟ زلفی ذرا تم اپنے راحت چچا کی فیملی کے بارے میں تو بتاؤ ان کے بیوی بچے وغیرہ؟......'' تاشون نے سوال کیا۔

''بیوی بچے......'' زلفی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''چچا نے پوری زندگی چچی اور بچوں کو تنگ کر رکھا تھا۔انہیں اپنے جادو ٹونوں اور چلوں سے ہی فرصت نہ تھی کہ وہ گھر کی طرف دیکھتے، نہ کمانے کے تھے نہ کھانے کے...... در بدر خاک چھانتے

پھرتے تھے۔ ہاتھ پیروں کی محنت کے بجائے جادو ٹونوں کے ذریعے اپنی قسمت چمکانا چاہتے تھے...... ماں باپ نے پکڑ کر چچی سے شادی کروادی وہی پرانا فلسفہ ماں باپ کا کہ...... بگڑا بچہ شادی کے بعد ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن چچا نے کیا ٹھیک ہونا تھا۔ مزید اپنے ساتھ ایک اور انسان یعنی چچی کی قسمت خراب کر دی اور پھر بچوں کی بھی۔''

''چچی نے بچوں کو کس کس طرح پالا اُن کا ہی حوصلہ ہے ورنہ تو چچا نے اُن کو بھکاری بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی اور اب جب بُرا وقت گزر گیا۔ بچے قابل ہو گئے تو چچا کو خاک منہ نہیں لگاتے اور چچی ظاہر ہے بچوں کے ساتھ تھیں اور ہیں...... ویسے بھی چچا کی دنیا لگ ہے اب تو سالوں بعد چہرہ دکھاتے ہیں اپنا...... ٹھکانہ بدلتے رہتے ہیں ویسے ایسے لوگوں کے ایک ٹھکانے تھوڑی ہوتے ہیں۔''

''تمہیں راحت چچا پہ شک ہے یا یقین؟''

''مجھے یقین ہے تاشون......'' زلفی نے قطعیت سے کہا۔

''کیونکہ گھر شفٹ کرنے کے بعد ایک دن وہ میری غیر موجودگی میں آ گئے تھے...... رانیہ نے اطلاعاً ان کی آؤ بھگت کی تھی...... پھر وہ اکثر آنے لگے لیکن میری غیر موجودگی میں۔''

''شروع شروع میں...... میں نے اس بات کا نوٹس نہیں لیا لیکن ان کی حرکتیں جانتا تھا...... کوئی خاندان والا نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس کے گھر جائیں حالانکہ راحت چچا کے ٹھاٹ باٹ اب تو بہت ہی نرالے ہیں...... نہ جانے کہاں سے ان کے پاس بڑی دولت آ گئی ہے؟''

''اتفاق سے ان کی حرکتوں کا ایک عینی گواہ بھی موجود ہے۔'' عمر نے بات درمیان سے کاٹی۔

''وہ کون......؟'' تاشون نے سوال کیا۔

''بذاتِ خود میں......'' عمر سومرو نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

''ایک دن میں زلفی کے گھر آیا تھا دیکھا کہ...... راحت چچا گھر کے اندرونی دروازے کے سامنے باغ سے تھوڑا ہٹ کر مٹی میں کچھ نشانات لگا رہے تھے...... میں پہلے تو حیران ہوا کہ چچا دھوپ میں بیٹھے یہ کیا کر رہے ہیں لیکن پھر میں ان کی پوری کاروائی دیکھنے کی خاطر درختوں کی آڑ میں ہو گیا...... انہوں نے زمین پر بنے نشانات پر پہلے لال لال راکھ سی چھڑکی پھر سفید راکھ......!''

''وہ شاید سیندور اور مرگھٹ کی راکھ تھی......'' ذوہانی بولی۔

''بالکل صحیح کہہ رہی ہو تم......'' تاشون نے ذوہانی کی بات کی تائید کی۔

Scanned by CamScanner

''کیا ایسا ہی تھا زلفی......؟''

''ہاں تاشون!......میں اور عمر بعد میں اس جگہ سے جہاں چچا نے یہ حرکت کی تھی کچھ مٹی اٹھا کر ایک مولانا صاحب کے پاس لے کر گئے تھے......انہوں نے بھی تصدیق کی تھی کہ یہ راکھ مرگھٹ کی ہے جس میں ایندھن ملا ہوا ہے۔''

''اب دیکھو ہماری تمام تر سائنسی ترقی کے باوجود انسان کے اتنے ترقی کر جانے کے باوجود آج بھی تاریکی وظلمت کی شیطانی طاقت ایک زندہ حقیقت ہے، ایک قوت ہے......آج بھی یہ ذلیل اور مسخ شدہ نظریات کے ایسے لوگ موجود ہیں، جو اپنے ناپاک مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ابلیس کی پوجا کرتے ہیں۔''

تاشون نے تاسف سے کہا۔

''اب کیا کریں گے؟......'' عمر نے سوال کیا۔

''پہلے کچھ احتیاطی تدابیر پھر باقاعدہ چچا کی انکوائری اور مقابلہ اینڈ دیٹس آل۔''

''اس سلسلے میں پہلی احتیاطی تدابیر تو یہ ہے کہ رانیہ بھابھی کے لیے میں نے یہ تعویذ بنایا ہے''......یہ کہتے ہوئے تاشون نے میز پر اپنے دائیں جانب رکھا نیلا مخملیں ڈبہ اپنی جانب سرکایا اور پھر میز پر پڑے ستاروں کی جانب اشارہ کیا......''یہ تانبے کی دھات کے بنے ہوتے ہیں لیکن جو میں نے رانیہ بھابھی کے لئے بنایا ہے وہ تھوڑا مختلف ہے''......یہ کہتے ہوئے تاشون نے وہ نیلا مخملیں بکس کھول دیا۔

بکس کے کھولتے ہی روشنی کی شعاعیں اس پر پڑی اور جب واپس منعکس ہوئی تھیں تو حاضرینِ محفل نے دیکھا کہ ستارہ کی جواہر نگاری قابل دید تھی۔ وہ تینوں سحر زدہ اس ستارہ نما تعویذ کو دیکھتے چلے جا رہے تھے......وہ ایک پانچ کونوں والا چھوٹا سا ستارہ نما تعویذ تھا جس پر جا بجا ننھے ننھے جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ روشنی کی شعاعیں جب ان ننھے مرصع جواہرات سے ٹکرا کر واپس پلٹتی تو عجب سحر انگیزی کا مظاہرہ کرتیں......ستارہ پر اعلیٰ علم حساب، علم الجفر کے کچھ خاص نقوش کھدے ہوئے تھے۔

''یہ کیسا تعویذ ہے......؟'' زلفی نے پوچھا۔

''کیا ہے یہ......؟'' ذوہانی اور عمر بھی اسی سوال کے ساتھ اشتیاق سے اس انوکھے تعویذ کو دیکھ

Scanned by CamScanner

رہے تھے۔

''یہ پانچ کونوں والا ستارہ بنی نوع انسان یا حضرت آدمؑ کی علامت تسلیم کیا جاتا ہے۔ اگر اس ستارے کی اُوپر کی نوک نمایاں ہو تو۔''

تاشون نے ستارہ نما تعویذ ہاتھ میں اُٹھا کر اس کی نوک کی طرف اشارہ کیا۔

''یہ نوک اگر نمایاں ہو تو اس کو نیکی، بدی، روحانیت، تخلیقی صلاحیتوں کا حامل ستارہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اگر تمام نوکیں برابر ہوں تو اسے حفاظت کرنے والے حصار یا تعویذ کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ میرے ہاتھ میں اس جواہرات جڑے تعویذ کو دیکھ رہے ہیں جس کی تمام نوکیں برابر ہیں۔''

تاشون نے ایک بار پھر اس دمکتے ستارے کو چھوا۔

''اس کو تمام مذاہب میں ستارہ شناس اپنے مذہب کے مطابق اور روحانیت کے ماہرین استعمال کرتے ہیں۔''

''ہاں میں نے کہیں پڑھا ہے کہ قدیم تہذیبوں میں حاضرات ارواح اور جنات کے لئے پانچ کونوں والے ستارے کا حصار بنایا جاتا تھا۔''

ذوہانی نے اپنی یادداشت پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب ذوہانی تم کافی معلومات رکھتی ہو۔''

تاشون نے ذوہانی کو توصیفی نگاہوں سے دیکھا۔

ذوہانی کو تاشون سے اتنی اچانک اور برملا تعریف کی توقع نہ تھی وہ پہلے گڑبڑا کر سمٹ گئی اور ایک شرمگیں مسکراہٹ نے اس کے چہرے کو درخشاں کر دیا تھا۔

''تم صحیح کہہ رہی ہو اس پانچ کونوں والے ستارے کو قدیم تہذیبوں میں حاضرات ارواح اور جنات کے لئے حصار کی حیثیت سے استعمال کیا جاتا رہا ہے اور آج بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ ستارے کالے اور سفید دونوں اقسام کے جادو میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ خصوصاً حصار بنانے کے لئے، اس کے علاوہ بھی اس کے بے شمار استعمالات ہیں۔ مختلف طریقوں سے اس کو بنانے سے اس کے معنوں میں تبدیلی آجاتی ہے...... ویسے یہ تسلیم شدہ ہے کہ اگر یہ ستارہ الٹا بنا ہو یعنی اس کی ایک نوک بالکل نیچے کی جانب ہو تو لامحالہ یہ شیطانی عمل اور کالے جادو کے استعمال کی دلالت کرتا ہے۔''

Scanned by CamScanner

تاشون اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا...... ذرا دیر کی خاموشی کے بعد اس نے پھر بات شروع کی۔

"اب آپ لوگ یقیناً سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ کس قدر اہمیت کا حامل ہے...... صورت شکل وہی رہتی ہے لیکن ہر مذہب کا آدمی اپنے علم اور مذہب کے اعتبار اور اپنی نیکی اور بدی کی قوتوں کو بروئے کار لانے میں استعمال کرتا ہے...... میں نے اپنے علم اور روحانیت کے بل پر اس پر جو کام کیا ہے انشاء اللہ یہ ستارہ نما تعویذ جب تک راہیہ بھابھی کی گردن میں رہے گا اس کی نورانی قوت ان کے گرد حصار بنائے گی اور زمین، ہوا، آگ، پانی کی کوئی مخلوق ان کو نقصان نہیں پہنچا پائے گی۔"

"یار یہ سب تو ٹھیک ہے پر راہیہ یہ تعویذ پہننے کے بعد ٹھیک ہو جائے گی؟"

ذکی شکستہ لہجے میں بولا...... ہزار ہا بے بسیاں اس کے لہجے میں بول رہی تھیں۔

ذکی کے اس سوال پر تاشون ذرا دیر تک اسے خاموشی سے دیکھتا رہا تھا...... پھر ایک گہری سانس لے کر بولا۔

"ذکی تم نے یہ سب سوچ کر...... کہہ کر...... میری محنت اور میرا اللہ پر جو بھروسہ ہے اس پر پانی پھیرنے کی پوری کوشش کر ڈالی ہے۔"

"میرے دوست! اگر اللہ پر بھروسہ نہیں رکھو گے تو میں تو کیا پوری دنیا مل کر بھی تمہارا اور راہیہ بھابھی کا مسئلہ حل نہیں کر سکتی۔"

"نہیں...... نہیں! پلیز تاشون۔"

"میرا مطلب یہ نہیں تھا، میں تمہارا دل دکھانا نہیں چاہتا تھا...... میں تو...... میں تو......" تاشون نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور نہایت خلوص سے بولا۔

"ذکی میں تمہاری حالت اچھی طرح جانتا ہوں لیکن میرے دوست یہی تو وہ وقت ہے جب اللہ اپنے اوپر ہم جیسے کمزور انسانوں کے بھروسے اور ایمان کو پرکھتا ہے کہ ہم اس پر کتنا اعتماد کرتے ہیں...... دوست یہ امتحان ہے امتحان...... اور امتحان جتنا سخت ہوتا ہے اتنا اہم بھی اور جو سخت امتحان کی اہمیت جانتے ہوئے اس کو اپنی ہمت اور اللہ کے بھروسے پر کلیئر کر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اتنا بڑا انعام بھی عنایت کرتے ہیں، اجر عظیم دیتے ہیں...... بس ہر حالت میں اللہ پر بھروسہ بنائے رکھو شیطان ایسے ہی مواقع تلاشتا ہے اور تاک میں رہتا ہے کہ کب ہم اپنی زندگی کے اندھیروں اور دکھوں میں گھبرا کر اپنے اللہ اور اس کے فضل کو پس پشت ڈال دیں اور برباد ہو جائیں...... دیکھو میرے دوست

Scanned by CamScanner

تم اس وقت ایسے ہی امتحان ایسے ہی اندھیروں میں بھٹک رہے ہو...... رانیہ بھابھی کی حالت کی وجہ سے تمہیں کچھ بھائی نہیں دے رہا اور تم اللہ پر بھروسہ رکھنے کے بجائے ڈگمگا رہے ہو اور شیطان اسی وقت کے انتظار میں ہوتا ہے کہ کب قدم ڈگمگائیں اور وہ ہمیں اپنے ابلیسیت کے چنگل میں اُچک لے، پھانس لے اور یہی وقت ہے کہ جب اگر ہم سرخرو ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور رحمتیں ہم پر سایہ فگن ہو جائیں گی لہٰذا بھروسہ رکھو۔''

یہ تمام باتیں سن کر زلفی کی آنکھیں بھیگ گئیں وہ بے اختیار بول اُٹھا...... ''یا اللہ! مجھے معاف کر دے...... یا اللہ! مجھے معاف کر دے۔''

''بس زلفی تم اتنا جان لو اور پھر اس کو یاد رکھو کہ یہ دنیا عالمِ اسباب ہے بس سعی کوشش دوڑ دھوپ، خرچ اخراجات، علم عملیات، سفارش اور امداد...... غرض یہ کہ اس قسم کی تمام کوششیں ماتحت اسباب ہیں۔ حقیقتاً ''فاعل'' خدا ہی ہے اور جو سچی نیت سے اس کے دروازے پر آیا وہ محروم نہیں گیا...... اس لئے میں نے اس تعویذ کے ذریعے جو عمل رانیہ بھابھی کے لئے کیا ہے اس کا سنگِ بنیاد ''اعتقاد'' ہے یہ ہی تمام عملیات کا سنگِ بنیاد ہوتا ہے...... اعتقاد اور یقین وہ قوتیں ہیں کہ اگر عمل کرتے وقت کامل یقین ہو کہ میں ایسے ''احکم الحاکمین'' کے در پر حاضر ہوں جہاں سے نامراد واپس آنا ناممکن ہے اگر آپ ایسا سوچتے ہیں تو یقین کرو کہ کامیابی اور ہمارے درمیان کوئی فاصلہ نہیں...... میں نے ایسے ہی کامل یقین اور اعتقاد سے کام لیا ہے۔''

''میرے دوست گھبراؤ نہیں یقین رکھو اللہ پر کہ وہ ہمارے اس بھروسے کو جو ہمیں اس ذاتِ باری تعالیٰ پر ہے توڑے گا نہیں...... کبھی نہیں توڑے گا کیونکہ وہ خود کہتا ہے کہ ''میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان کرتا ہے میں ویسا ہی ہوں''...... وہ بہت مہربان نہایت رحیم و کریم ہے۔''

''بے شک...... بے شک......'' عمر سومرو اور ذوہانی جو نہایت انہماک سے تاشون کی ایمان افروز باتیں سن رہے تھے، بول اُٹھے۔

''کیا میں اسے دیکھ سکتی ہوں......؟''

ذوہانی نے اچانک ہی تعویذ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔

''یقیناً دیکھ سکتی ہو بلکہ آپ سب لوگ ہی دیکھ سکتے ہیں......'' تاشون نے نیلا مخملیں بکس ذوہانی کی طرف بڑھایا۔

Scanned by CamScanner

ذوہانی تجسس سے بکس کو اپنے داہنے ہاتھ میں تھام کر بولی۔

''یہ مناسب رہے گا کہ میں اس کو اپنے ہاتھ میں نکال کر دیکھ لوں؟''

دوسرے لفظوں میں ذوہانی نے پُر اشتیاق نظروں سے تاشون سے اجازت چاہی۔

''جی بالکل ذوہانی...... آپ اسے نکال کر دیکھ سکتی ہیں۔''

تاشون کی اجازت پاتے ہی ذوہانی نے نہایت نرمی سے ستارہ نما تعویذ مخملیں بکس سے علیحدہ کر کے اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا۔

اب وہ ستارہ ذوہانی کی گلابی ہتھیلی پر چمک رہا تھا۔

ذوہانی کچھ دیر اس ستارہ کو دیکھتی رہی پھر رصد گاہ میں اس کی مترنم آواز گونجی...... ''ایسا ہی تعویذ میں نے ہندوستان میں دیکھا تھا'' کیرالہ'' میں جب میں 9th کلاس میں پڑھتی تھی...... کیرالہ میں میری دادی رہتی تھیں اور میں چھٹیاں گزارنے ان کے گھر جایا کرتی تھی...... تب وہیں میں نے اپنی دادی کی ایک دوست کاویری آنٹی کے گلے میں ایسا ہی تعویذ دیکھا تھا۔''

''ہاں مجھے یاد آرہا ہے۔''

ذوہانی نے اپنے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔

تاشون زیرِ لب مسکرایا۔

'' کچھ اور بھی یاد کریں؟ اور کیا دیکھا تھا آپ نے ایسے تعویذ میں؟''

تاشون نے مسکراتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی کی۔

''ہاں یاد آیا کہ یہاں اس ستارے کے درمیان سواستیکا بنا ہوا تھا۔''

ذوہانی نے ستارے کے درمیان اپنی مخروطی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''سواستیکا؟'' عمر سومرو سراپا سوال ہوا۔

''جی سواستیکا......'' ذوہانی بولی۔

''لیکن یہ نشان تو ہٹلر کے دورِ حکومت میں نازی جرمنی نے اپنے قومی پرچم کے لئے منتخب کیا تھا ...... میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں؟'' عمر سومرو نے سوالیہ نظروں سے تاشون کی جانب دیکھا۔

''نہیں عمر تم...... اور آپ سب لوگ یہ نظریہ درست کر لیں۔''

تاشون نے بیک وقت تینوں کی طرف دیکھا۔

Scanned by CamScanner

''کہ یہ نشان نازی جرمنی یا ہٹلر کی ملکیت ہے...... یہ غلط ہے......سواستیکا کسی قوم کی ملکیت نہیں ہٹلر یا نازی جرمنی کی بلکہ یہ سواستیکا ستارہ کی ایک شکل ہے...... یہ بھی تمام تہذیبوں میں کسی نہ کسی صورت پائے جاتے ہیں......جن میں چین، جاپان، عرب، ہندوستان، یورپ اور امریکہ شامل ہیں اور سواستیکا کے نشان کو دیکھ کر گردش کا احساس ضرور جاگتا ہے۔''

''وہ کیسے......؟'' ذوہانی نے اپنی سوالیہ نگاہیں اٹھائیں۔

''آپ سب دیکھیں......'' تاشون نے کاغذ لے کر قلم سے سواستیکا کے نشانات بنانے شروع کیے۔

''گھڑی چال کی سمت چلنے والا سواستیکا کا نشان مذکر اور شمسی قوت کا علمبردار ہے...... جبکہ گھڑی کی مخالف بنے والا مونث اور قمری قوت کی عکاس ہے، شمسی اور مذکر میں تخلیقی قوت، حرکت، خوش قسمتی، کامل نمو نے اعلیٰ درجہ کی لیاقت اور بے ترتیب تباہ کن مادے کی حالت سمجھی جاتی ہے۔''

''تباہ کن مادے کی حالت......؟'' عمر سومرو نے دلچسپی لیتے ہوئے سوال کیا۔

''ہاں تباہ کن مادے کی حالت......'' تاشون نے بات بڑھائی۔

''وہ پہلی شکل مادے کی جو دنیا کے قائم ہونے سے پہلے تھی......جبکہ گھڑی کی چال کے مخالف بنے والا سواستیکا تعمیری مونث قوت کا عکاس ہے......قمری اور مونث کی علامت نسوانی پیدائشی صلاحیت، روحانی اور وجدانی قوت اطاعت فرمانبرداری اور کبھی کبھار یہ اطاعت گزاری کے عالم میں علم حاصل کرنے کے رجحان کے طور پر مانا جاتا ہے......نازی جرمنی نے اس نشان کی افادیت کی وجہ سے ہی اسے اپنا قومی نشان بنایا تھا......اب یقیناً نازی جرمنی کے اس سواستیکا کو اپنا قومی نشان بنانے کا نظریہ تمہارے ذہن میں کلئیر ہو گیا ہو گا میرے دوست۔''

تاشون نے عمر سے تائید چاہی۔

''ہاں بالکل......میں تو آج تک یہ سمجھتا تھا کہ اس پر نازی کی ہی اجارہ داری ہے۔''

عمر نے شگفتہ لہجے میں کہا......''اور ہاں اب جو آپ کی دادی کی دوست کا ویری آنٹی کے گلے میں ستارہ تعویذ کے درمیان بننے والے سواستیکا کی بات ہے اس کی Logic سمجھ میں آئی؟''

تاشون نے ذوہانی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

''جی بالکل......!'' ذوہانی نے بے ساختہ کہا۔

Scanned by CamScanner

"آپ لوگ ایک اور بات اپنے ذہن میں صاف کر لیں کہ قدیم کوئیوں کے پاس Rune (رون) میں اس علامت کو شمسی توانائی انقلاب قلب...... ماہیت کی تبدیلی اور اپنی مرضی سے چلائی قوتوں کے حصول کی علامت کے طور پر لیا جاتا ہے اور ان ہی پانسوں میں یہ سواستیکا تین پانسوں کے ساتھ بنا ہوا ملتا ہے۔ یہ انسانی ذہن کی تین پرتوں یعنی شعور، لاشعور اور تحت الشعور کے ملاپ سے حاصل ہونے والی لازوال ماورائی قوت کی نمائندگی بھی کرتا ہے...... نیز آفاقی طاقتوں کی مدد سے جادوئی قوت کی صلاحیت حاصل کرنے کی علامت بھی گردانا جاتا ہے۔"

"اس لیے ہر مذہب کے اپنے اصولوں کے مطابق استعمال ہوتا ہے لیکن چونکہ الحمدللہ ہم مسلمان ہیں، ہمیں اس نشان کے استعمال کی کوئی ضرورت نہیں...... ہمیں اپنی روحانی صلاحیتوں کے اظہار اور اس کے لئے صرف اللہ کی تائید و نصرت اس کی رضا مندی اس کا کرم رحم اور خوشنودی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کو ہم بندوں سے صرف اور صرف شان بندگی چاہیے...... شان بندگی یعنی ہم اپنے مقام کو پہچان جائیں...... کامل بندے بن جائیں...... اس حوالے سے شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے۔

"مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ"

"بس اس ایک نقطے میں ایک کامل بندے اور مومن کی ساری خصوصیات آ گئیں ہیں مومن کی آنکھ کا ایک اشارہ چاہیے اور یہ کائنات مسخر...... اس لیے اس ستارہ تعویذ کے درمیان آپ کو سواستیکا نظر نہیں آیا۔"

تاشون نے ذوہانی کے ہاتھ سے تعویذ کا مخملیں ڈبہ واپس لیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ دیگر 6،7 کونوں والے ستارے؟"

عمر سومرو نے تانبے کی دھات والے دیگر علامتی ستاروں اور نشانات کے بارے میں سوال کیا......؟

"اوہ......!" تاشون نے عمر سومرو کے ہاتھ سے چھ کونوں والے ستارے کو لیتے ہوئے کہا۔

"ان کے بارے میں جاننا چاہیں گے......؟"

"ضرور جانیے......!" تاشون گویا ہوا۔

"یہ چھ کونوں والا ستارہ حضرت داؤد علیہ السلام سے منسوب ہے اور آج کل اس کو یہودی اپنے قومی نشان کے طور پر اپنا یا قدیم کتب میں اس ستارے کو آتش و آب کے متعدل ملاپ کو دکھانے کے

Scanned by CamScanner

لیے استعمال کیا جاتا تھا..... اکثر روایتوں میں اسے انسانی فطرت اور تخلیقی قوتوں کے توازن کی علامت کے طور پر بھی لیا گیا ہے..... کئی جگہ اسے متحرک اور ساکن قوت کا ملاپ کہا گیا ہے جو توازن ظاہر کرتا ہے..... اسے اعلیٰ روحانی شعور اور نچلے طبعی یا حیوانی شعور کے توازن کو ظاہر کرنے کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے..... انسان میں یہ دونوں قوتیں ہر وقت باہم متصادم رہتی ہیں اور ایک دوسرے کو زیر کرنے کی کوششوں میں مصروف عمل رہتی ہیں۔ لہٰذا اس ستارے کا لاکٹ یا طلسم گلے میں ڈالنے سے ان دونوں قوتوں میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔"

"یورپ میں یہ ستارہ ہارٹ (Heart) چکر اور مادی قوت کے باہمی ملاپ کے نشان کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے..... 7 کونوں والے ستارہ تمام مذاہب میں حضرت سلیمانؑ کی مہر یا نشان بھی جانی جاتی ہے..... کیرو کے مطابق اس ستارے میں 1 تا 9 تمام بنیادی اعداد موجود ہیں جو اس ستارے میں زبردست قوت پیدا کرتے ہیں..... گھڑی کی سوئیوں کی چال کے جانب اگر گنتی شروع کریں تو پہلی نوک شمس اور مریخ کی علامت ہے جس کے 9 عدد ہیں..... اس کے بعد مشتری جس کے 3 ہیں، اس کے بعد زحل جس کے 8 عدد ہیں، پھر قمر جس کے اعداد 2 اور 7 ہیں، پھر عطارد کے 5 عدد، زہرہ کے 6 اور آخر میں شمس ہے جو کہ 1 اور 4 عدد پر حکمراں ہے۔"

"یہ لکیر سات زاویہ پر تقسیم ہو کر شمس، قمر، مریخ، مشتری، زہرہ اور زحل کی علامت بنتی ہے..... سات کونوں والا ستارہ زندگی کے سات ادوار کی بھی علامت ہے۔"

"آثار قدیمہ کے ماہر پروفیسر ثام اسمتھ نارتھ ویلز (انگلینڈ) میں Moel ty Uchaf کے مقام پر سات کونوں والی عمارت کی باقیات تلاش کی ہیں یہ عمارت مکمل طور پر جیومیٹریکل حساب کتاب پر مبنی ہوئی ہے اندازہ ہے کہ اسے فلکیاتی مشاہدے کے لئے استعمال کیا جاتا ہوگا یا مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لئے بنایا گیا ہو۔ اس کے علاوہ کئی ایسی قدیم عمارتیں دریافت کی گئی ہیں کہ جو 7 کونوں والے ستاروں کی اشکال پر مبنی ہوئیں ہیں۔"

"اسکے علاوہ X ضرب کا نشان ہے جس کو مکمل پختگی اور کاملیت کا نشان مانا جاتا ہے اور اسی وجہ سے سینٹ اینڈریو اسکاٹ لینڈ اور سینٹ پیٹرکس آئرلینڈ چرچ نے اسے مقدس مذہبی نشان کے طور پر اپنایا ہے۔ رومن حروف تہجی میں اس کو دس کے لیے استعمال کیا ہے جو بذات خود کامل عدد کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کو شہادت اور خدا کی راہ میں تکلیفیں برداشت کرنے کی علامت کے طور پر بھی

Scanned by CamScanner

استعمال کیا جاتا ہے۔''

Rune (رون) کی پیشین گوئیوں میں اس نشان کا مطلب تحفہ وصول کرنا اور شراکت داری سے فائدہ کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔ٹی کراس (T) اسے زندگی یا حیات اور شجر کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔خوابیدہ صلاحیتوں اور پوشیدہ عقل ودانش کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔اسکینڈے نیون قوم میں اسے تھور Thor دیوتا (گرج چمک کا دیوتا) کے ہتھوڑے کی علامت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔جب اس نشان کے دونوں بازؤں کو ذرا نیچے گرادیا جائے تو یہ تیر کا نشان بن جاتا ہے۔Rune کے پانسے میں اسے جنگجو کی علامت کہتے ہیں،اسے رہبری یا سمت نما کی علامت بھی سمجھا جاتا ہے ......ان کا نشان ♀ یہ نشان ٹی کراس کے اوپر بیضوی دائرے اضافے سے بنتا ہے۔اسے عام طور پر زندگی کی کنجی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔قدیم مصری اسے زندگی کی علامت قرار دیتے ہیں......اسے اونچے درجے کے پادری اور نن دونوں آرائشی زیور کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں......عام عیسائی بھی اسے کیوریفلکس کے متبادل طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔''

''بدھ مت اور ہندو گول چکر (منڈل) میں آٹھ پتوں والی جیومیٹریکل شکل بناتے ہیں۔جس کے اندر گلاب،نرگس یا بیلے کے ۱۲،۱۳ پتوں والا پھول بناتے ہیں......وہ لوگ اس نشان کو تحفظ کے طلسم کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔اس منڈل کو مختلف طریقے سے بنانے سے مخفی صلاحیتیں اُجاگر ہوتی ہیں۔منڈل کے درمیانی پھول کو ہوا کی خوشبو کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔ایسا ہی ایک منڈل اور بنایا جاتا ہے جس کے درمیان چار پتوں کی جیومیٹریکل شکل بنائی جاتی ہے۔اس کے درمیان گلاب کا پھول بھی بنتا ہے اس کے معنی پُراسراریت اور خاموشی کے ہیں......چار پتیاں چار عناصر اور افلاک کی نمائندگی کرتا ہے اور گلاب کا پھول سکون وراحت کا اظہار کرتا ہے مجموعی طور پر سکون کی علامت ہے۔''

''کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ جن نشانات کو ہم بالکل معمولی خیال کرتے ہیں درحقیقت وہ کتنی اہم اور پُراسرار وجود رکھتیں ہیں۔''زلفی نے ایک گہرے سانس کو باہر نکالتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

..تاشور..

عمبر رانا

رات کا پُرفسوں سفر اپنی مستانی چال سے جاری تھا رات کی تاریکیوں کا پُر اسرار سحر عجب طلسمی کیفیت سے دوچار کر دیتا ہے۔ ماحول کی یہ سحر انگیز طلسمی تاریکیاں جہاں گناہوں اور برائیوں کو جنم دے سکتی ہیں۔ وہاں یہ تاریکیاں ان گناہوں برائیوں کو اپنے سحر انگیز طلسمی آنچل میں چھپا بھی لیتی ہیں، رات کی پُرفسوں سیاہی میں گناہوں اور برائیوں کی سیاہی اس طرح ہم آغوش ہوتی ہے جیسے صدیوں کے دو بچھڑے یار ملیں۔

ساحل سمندر پر آبادی سے تھوڑا پرے تاریکی میں ڈوبے ایک مکان کے کمرے میں مدہم زرد سی روشنی، عجیب دلگیر منظر پیش کر رہی تھی...... دُور دو چھوٹی سڑکیں گزرتی تھیں، جن کے اطراف قدیم و جدید امتزاج سے ہم آہنگ مکانات بنے ہوئے تھے......رات کی طلسماتی تاریکی میں ہر مکان سرگوشی کرتے درختوں کی پُر اسرار خاموشی میں ڈوبا نظر آ رہا تھا...... زرد روشنی والے مکان کی بالائی منزل مکمل طور پر تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی سوائے دل گیر زرد روشنی کے جو بالائی منزل کے آخری ایک کمرے میں نوحہ کناں محسوس ہوتی تھی...... یہ مکان قدیم و جدید طرز تعمیر کا عمدہ نمونہ تھا...... پورے مکان پر ایک وحشت ناک ابلیسیت کا سایہ محسوس ہو رہا تھا...... حالانکہ مکان پھول دار جھاڑیوں اور درختوں میں گھرا ہوا تھا لیکن یہ پھول دار جھاڑیاں اور درخت بھی اس مکان کی نحوست کے آگے بے بس نظر آ رہے تھے اور پھر اچانک کوئی چیز کھڑکی کے ٹوٹے شیشے سے نکل کر اُڑی اور طلسماتی تاریکی میں گم ہو گئی تھی۔

زرد روشنی والے کمرے کے وسط میں ایک پانچ پہلوؤں والا ستارہ جو کہ دو دائروں میں محصور تھا اور جس پر طرح طرح کے نقش بنے ہوئے تھے، صاف چمکدار فرش پر کم روشنی میں بھی خوب نمایاں تھا...... کمرے میں جا بجا پیتل کے شمع دان رکھے ہوئے تھے ہر شمع دان میں 9 عدد موم بتیاں روشن تھیں

Scanned by CamScanner

......اور وہ فرش پر بنے پانچ پہلوؤں والے ستارے کے بالکل وسط میں بیٹھی نامعلوم زبان کے منتروں کا گردان کر رہی تھی۔

اس کے اردگرد ابلیس پرستوں کے سیاہ علم کے خزانوں پر مشتمل سارا سامان موجود تھا جن میں ایک سونے کے فریم میں جڑا آئینہ، کچھ خنجر جن کے دستوں پر عجیب نقش کھدے ہوئے تھے......اور قریب ہی محلولات سے بھری ان گنت بلوری شیشیاں پڑی ہوئی تھیں۔

اس نے اپنا جاپ مکمل کیا......محلولات کی ایک شیشی سے کوئی محلول نکالا......اپنے ہاتھ اور منہ پر چھڑکا اور پھر پانچ پہلوؤں والے ستارے سے باہر نکل آئی۔

وہ ایک جاذب نظر عورت تھی عمر کے پچاس ویں سال کے گزر رہی ہوگی لیکن پینتیس سال سے زیادہ کی ہرگز دکھائی نہیں دیتی تھی لیکن اس کی یہ جاذبیت حقیقتاً ایک شیطانی استعارہ تھی......خباثتوں سے لبریز ایک دھوکہ تھی......اور وہ اس دھوکے اور شیطانی استعارے کا نام سیلشیا تھا......وہ اپنا کام ختم کر کے اٹھی......کمرہ لاک کیا اور راہداری میں آ گئی......اس کے پیچھے راحت چچا ہاتھ باندھے سر جھکائے چل رہے تھے۔ راہداری کے اختتام پر ایک نشست گاہ تھی......وہ اس میں داخل ہو گئی اور اپنے پیچھے موجود راحت چچا کو اشارہ کیا تو وہ بھی نشست گاہ میں داخل ہو گئے۔

''ہاں کہو راحت! کیا بات ہے......؟'' سیلشیا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

سیلشیا کے بیٹھتے ہی ایک سیاہ بلی تیزی سے نمودار ہوئی اور اس کی گود میں جا بیٹھی تھی۔

''ناشون آ گیا ہے......'' راحت چچا بولے۔

''اچھا ہے جو آ گیا......بڑا انتظار کرایا اس نے مجھے۔''

سیلشیا کہیں کھوتے ہوئے بولی۔

''ایک بات پوچھوں مادام......؟''

''ہاں پوچھو۔''

وہ آج عام حالت کے برعکس بہت اچھے موڈ میں نظر آ رہی تھی......ورنہ سیلشیا راحت چچا کے اس طرز تخاطب پر برہم بھی ہو سکتی تھی......اسی بات کا فائدہ راحت چچا نے اٹھایا تھا۔

''یہ آپ کو ناشون کا اتنا انتظار کیوں تھا مادام؟''

''اچھا راحت تم بھی کیا یاد رکھو گے میں تمہیں بتائے دیتی ہوں۔''

Scanned by CamScanner

''مجھے اس کا اتنا انتظار کیوں تھا؟ کیوں ہے؟......ایک جواب چاہیے مجھے اس سے بہت پرانا''......وہ زیرِ لب بڑبڑائی!

ابھی وہ اور بہت کچھ کہنے جا رہی تھی کہ اس کی گود میں بیٹھی سیاہ بلی نے ایک لمبی چھلانگ راحت چچا پر لگا دی تھی......جیسے اسے مسٹر راحت کی یہ جسارت جو انہوں نے ناشون کے بارے میں پوچھ کر کی تھی

......پلیز اندر آ جاؤ۔

راحت چچا نے اپنے آپ کو بچانے کی پوری کوشش کی تھی لیکن پھر بھی بلی کا تیز پنجہ راحت چچا کے سیاہ رخساروں پر لال نشان ڈالتا چلا گیا تھا......بلی کی اس حرکت سے جیسے سیلشیا کو ہوش آ گیا تھا......بلی اب کمرے کے دروازے پر کھڑی اپنا وار خالی جانے اور راحت چچا کے یوں بچ جانے پر انہیں خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی اور پھر راحت چچا اپنا ہاتھ اپنے زخمی گال پر رکھے بلی کو سبق سکھانے کی غرض سے آگے بڑھے ہی تھے کہ سیلشیا چلا اٹھی۔

''رک جاؤ راحت......ایک قدم اور آگے مت بڑھانا۔''

سیل شیا کے اس ہذیانی آرڈر پر راحت چچا جہاں تھے وہیں رک گئے اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے کبھی بلی کو اور کبھی سیلشیا کو دیکھنے لگے۔

سیلشیا اب مسٹر راحت کو خونی نظروں سے گھور رہی تھی......وہ تیزی سے آگے بڑھی اور بلی کو گود میں اُٹھا لیا اور پھر بلی بھی اپنی ساری خونخواری چھوڑ کر سیلشیا سے یوں لپٹ گئی تھی......جیسے کوئی رُوٹھا رُوٹھا سا بچہ اپنی ماں سے چپک جاتا ہے، جب وہ اُس کو مناتی ہے۔

''اب تم جاؤ یہاں سے......'' سیلشیا نے برہم لہجے میں حکم دیا۔

راحت چچا جیسے تنویمی کیفیت سے باہر نکل آئے تھے۔

''ٹھیک ہے مادام......'' وہ مرے مرے لہجے میں بولے اور ڈھیلی چال سے چلتے ہوئے اُوپری منزل سے نیچے آئے......اور پھر گیٹ پار کر کے اندھیرے کا حصہ بن گئے۔

سیلشیا بہت محبت اور پیار سے بلی کو چمکارنے میں مصروف تھی لیکن اس پیار بھرے انداز میں عجیب عزت و احترام بھی تھا بالکل عجیب و غریب تقدس......پھر سیلشیا تیز تیز قدموں سے چلتی اپنی خواب گاہ میں آئی......ایک خوبصورت سنگھاسن پر پڑے لال کپڑے کو ہٹا کر بلی کو اس پر بٹھا دیا اور اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بیٹھ گئی۔

Scanned by CamScanner

"مجھے معاف کر دو...... میں معافی چاہتی ہوں "میو" ایسی حرکت دوبارہ نہیں ہوگی۔ دراصل حقیقت نہیں جانتا ورنہ ایسا کبھی نہ کرتا...... میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ تکلیف نہیں اٹھانی پڑے گی۔"

وہ ہاتھ باندھے بلی کے آگے مودبانہ انداز میں معافی کی خواستگار تھی اور "میو" نہایت بے نیازی کے سے انداز میں کسی ملکہ کی طرح سنگھاسن پر براجمان تھی۔

"میو" کون تھی؟

سیلشیا سے اس کا کیا تعلق تھا؟...... یا سیلشیا تاشون کا اتنی شدت سے انتظار کیوں کر رہی تھی؟ کوئی بھی سیلشیا کے اس انداز پرستانہ کو دیکھتا تو یہ سوالات اس کے ذہن میں اٹھتے ہی تھے۔

☆☆☆☆☆

عمبر رانا

Scanned by CamScanner

ابلیس پرستوں کا کوئی مذہب کوئی ضابطہ حیات نہیں ہوتا، کوئی رشتہ کوئی ناتا نہیں ہوتا......ان کا اگر رشتہ ہوتا ہے تو وہ صرف اور صرف ابلیسیت سے کیونکہ اندھیری راہوں کے مسافروں کا رشتہ صرف اور صرف ظلمات سے ہوتا ہے اور اتنا گہرا ہوتا ہے کہ وہ خود مجسم ظلمت ہو جاتے ہیں۔ سیلشیا بھی مجسم ظلمت تھی......وہ ابلیسیت کے سفلی مسلک سے تعلق رکھتی تھی......تاشون کی طرح اس کی جڑیں دور کہیں مصری تہذیب سے جا ملتی تھیں......اس کی ماں ایک ہندو عورت اور باپ مصری تھا......سیلشیا کا باپ قدیم مصری قبائل سے ایک قبیلہ ''بوباست'' سے تعلق رکھتا تھا......جو بلیوں کو پوجتا تھا......جادو گری ساحری ان کا آبائی پیشہ تھا......قدیم سامانی قبائل بابلی مصری تہذیب میں بلی کو دیوتا مانا جاتا تھا اور ان کے باقاعدہ مندر بنائے جاتے تھے......انہیں ہمیشہ مذہب اور جادو کا علمبردار سمجھا جاتا رہا ہے۔

سیلشیا بھی قدیم مصری قبیلہ بوباست سے تعلق رکھتی تھی......دریائے نیل کے ساحلی علاقوں میں موسم بہار کی آمد کی خوشی میں مصری اب بھی بلی دیوی کا تہوار بڑے جوش وخروش اور تزک واحتشام سے مناتے ہیں۔

''بلی دیوی'' کے مندر سے لے کر نیل کے ساحل تک یاتری بڑے بڑے ڈھول تاشوں اور نقاروں میں مذہبی موسیقی کے ہمراہ اکثر رقص کرتے ہوئے جاتے ہیں اور وہاں پر میلے کا اہتمام کرتے ہیں......عظیم بلی کا تہوار تقریباً ۲ ہزار سال قبل مسیح سے اپنی شناخت برقرار رکھنے میں کامیاب ہے......بوباست قبائل میں ہر سال تقریباً دس ہزار بلیاں ممی کی صورت میں بڑے تزک واحتشام کے ساتھ دفنائی جاتی ہیں......ان کا عقیدہ ہے کہ اس طرح بلی کو دفنانے سے ان کی خوش قسمتی اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے......علاقہ کے تمام مکتبہ فکر کو اس کا سال بھر انتظار رہتا ہے......سیلشیا کا پورا خاندان اسی طبقہ فکر سے تعلق رکھتا تھا......جس کی بناء پر وہ بلی کے سامنے ہاتھ جوڑے بیٹھی تھی۔

Scanned by CamScanner

وہ ''میو'' دیوی کی قدیم پجارن تھی...... اس کا خاندان عرصہ دراز سے مصری سورج دیوتا ''راع'' کے مندر کے رکھوالے تھے۔ مصری سورج دیوتا ''راع'' کے مندر میں شیر کا مجسمہ ایستادہ ہے ...... روایت ہے کہ اس کی زندگی میں اصل شیر دربار میں موجود تھا اور شیر بھی بلی کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے...... اس کے علاوہ بلی کو مصری زبان میں ''میو'' بھی کہا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے سیلشیا نے بلی کو میو کہا تھا...... جاوا کے قدیم باشندے بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بلی دیوی اور بارش کے دیوتا میں بڑی دوستی ہے...... چنانچہ وہ خشک سالی کے موسم میں ایک مذہبی رسوم میں ایک نر اور مادہ بلی کے جوڑے کو پانی سے غسل دیتے ہیں تاکہ بارش کا دیوتا خوش ہو کر بارش برسادے...... اسی طرح بلی کو چاند سے بھی منسوب کیا جاتا ہے لہٰذا کئی تہذیبوں میں بلی کو عورت سے بھی منسوب کیا جاتا ہے...... مثلاً آئسس دیوی کی تصویروں کے ساتھ بلی کی تصویر بھی موجود ہوتی ہے۔

یورپ ترقی یافتہ معاشروں میں شمار ہوتا ہے لیکن دنیا کی دیگر تہذیبوں کی طرح یورپ کے تاریک دور میں اگر کوئی عورت بلی پال لیتی تو اُسے جادوگر سمجھا جاتا تھا اور افواہ پر اُسے زندہ جلا دیا جاتا تھا...... لہٰذا کالی بلی کا وہ خوف آج بھی انگریزوں کے ذہن میں موجود ہے، جسے بآسانی دیکھا جاسکتا ہے چونکہ بلیوں کو چاند اور تاریکی سے بھی نسبت ہے لہٰذا کئی اقوام اسے شیطان کا ایجنٹ قرار دیتے ہیں ...... قدیم عیسائی، حضرت عیسیٰ کی تاریخ پیدائش والے روز عوامی تہوار پر زندہ بلی کو آگ میں جلا دیا کرتے تھے...... یہ کراہیت انگیز دردانگیز منظر 1700ء کے اوائل میں بڑے مذہبی جوش و خروش اور جذبے سے منایا جاتا تھا...... یہ اس جانور کے ساتھ سلوک تھا جو مصری تہذیب میں انتہائی متبرک اور پراسرار قوتوں کا امین سمجھا جاتا تھا...... لیکن یورپ کے اس وقت کے دورِ جہالت میں ہر وہ چیز جو پُراسرار معلوم ہو یا جس سے خوف محسوس ہو، اسے وہ لوگ انتقام یا حالتِ خوف میں زندہ نذرِ آتش کر دیا کرتے تھے۔ اسی طرح چین کے لوگ کالی بلی کو عزت افلاس بیماری کی علامت سمجھتے تھے اور سمجھتے ہیں۔ ہندوستان میں کالی بلی کے راستے میں آ جانا بدشگونی سمجھی جاتی ہے لیکن دیگر اقوام کے برعکس اسکینڈے نیوین مصریوں کی طرح بلی سے محبت و احترام کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اسے اچھے شگون میں لیتے ہیں...... ان کے مطابق فریجہ نامی محبت کی دیوی جس رتھ پر سواری کرتی تھی اس میں بڑی بڑی کالی بلیاں جتی ہوتی تھیں اور اس کے نام پر فرائیڈے (Friday) کا نام ہے جو کہ محبت کا دن بھی کہلاتا ہے...... محبت کی دیوی کے بارے میں روایت ہے کہ وہ غصے میں جنگلی بلی کی طرح ہو جاتی

Scanned by CamScanner

ہے۔

اس کے علاوہ بابلی تہذیب میں بلیوں کو اس لئے متبرک سمجھا جاتا تھا کیونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ جب انسان روحانی طور پر متبرک ہو جاتا ہے یعنی فوت ہو جاتا ہے تو اس کی روح کو عالم برزخ کی بھول بھلیوں میں گم ہونے کے امکانات ہوتے ہیں...... آج برما، لاؤس، تھائی کے کئی قبائل میں یہی عقیدہ پایا جاتا ہے کہ خوبصورت بلی مرنے والے کی روح کو اس کے مقام تک پہنچاتی ہے...... جزائر سایا مر میں مشہور زمانہ سیامی بلی کا مندر ہے۔ اس مندر میں ان خوب صورت بلیوں کو نہایت آرام دہ پنجرہ میں رکھا جاتا ہے اور احتیاط سے ان کی نسل تیار کی جاتی ہے۔ ہر بلی کی دم پر اس کی ذات اور نسل کا نشان لگایا جاتا ہے۔ انیسویں صدی کے اوائل تک یہ بلیاں بنکاک کے شاہی شہر سے باہر نہ نکلتی تھیں...... لگ بھگ ۱۹۱۰ء کو ایک برطانوی کونسلر کی بیوی اپنی خواہش کا اظہار کر کے دو عدد بلیاں انگلستان لیکر گئی اور وہاں سے ان کی نسل تمام دنیا میں پھیل گئی...... بلی وہ واحد مخلوق ہے جو آج بھی اپنے اردگرد طلسم اور تجسس کا ایک حصار رکھنے میں کامیاب ہے۔

وہ ''میو'' بلی کے سامنے اب ہاتھ باندھے پرستارانہ انداز میں چند منٹ سر جھکائے بیٹھی تھی کہ اچانک ایک کربناک انسانی چیخ فضا میں گونجی...... سیلشیا نے فوراً ہی لپک کر بلی کو اپنی گود میں بھر لیا...... اور پھر اپنی نگاہ چھت کی جانب کر کے نجانے کیا بڑبڑاتی رہی...... جیسے اَن دیکھی چیخ کو جواب دے رہی ہو۔

ذرا دیر بعد وہ آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی اور بلی کو خود سے جدا کر کے ایک لمبی اطمینان بھری سانس یوں لی جیسے اس کے سر سے کوئی بہت بڑا خطرہ ٹل گیا ہو۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

عمبر رانا

دوسرے دن وہ جواہرات سے تیار کیا گیا ستارہ نما تعویذ رانیہ کے گلے میں پہنا دیا گیا۔
گرمیوں کا آغاز ہو چکا تھا۔ کراچی کے اپنے موسم کا تو خیر کوئی اعتبار نہیں......اور یہ صحیح بھی ہے کراچی کا اپنا کوئی موسم نہیں ہوتا...... یہ دوسرے موسم اپنے اندر سموتا ہے جیسے کہ سردیوں میں قندھاری یا سائبیرین ہوائیں اُدھار لے لیتا ہے اور پھر یہ اُدھاری وقفہ وقفہ سے چلتی ہے اور کراچی کو برفانی ہوائیں اپنی چھب دکھلاتی ہیں...... یہاں کے موسم کے بارے میں تو مشہور ہے کہ محبوب کا مزاج اور کراچی کا موسم دونوں ایک جیسے ہوتے ہیں۔ پل میں تولہ پل میں ماشہ...... چند گھنٹوں میں کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے......صبح تیز دھوپ ہے تو شام سرمئی ابر کے مذاق پر سوار...... رات کو خنکی، ٹھنڈی سمندری ہوائیں......ایسا ہی ہے کراچی کا نخریلا موسم!

وہ ایک تیز چمکیلی صبح تھی......رانیہ کو تعویذ پہنے ہفتہ ہونے کو آ رہا تھا......اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی طبیعت میں بہتری کے آثار نظر آ رہے تھے......رات میں سو بھی پا رہی تھی......اور دھیرے دھیرے ایک نارمل روٹین کی طرف آ رہی تھی۔

ذلفی کا روم روم اللہ کے بعد تاشون کا شکر گزار رہتا تھا......ذلفی کے اس شکر گزارانہ انداز اور پرستارانہ انداز پر تاشون اس کو پیار سے سرزنش بھی کرتا لیکن اس وقت ذلفی کی کیفیت رانیہ کی طبیعت کے سدھار کو لیکر ایسی ہی ہو رہی تھی جیسا کہ اس بچے کی ہوتی ہے جس کا کھویا ہوا من پسند کھلونا اچانک مل جائے اور وہ اُسے دوبارہ صحیح سلامت پا کر آسمانوں میں اُڑتا پھرے۔ بس ویسی ہی حالت ذلفی کی اس وقت ہو رہی تھی......رانیہ کو نارمل زندگی، نارمل روٹین کی طرف آتے دیکھ کر وہ پھولے نہیں سما رہا تھا......تاشون کو آئے خاصے دن ہو رہے تھے، اس روز وہ ذلفی کے ساتھ عمر سومرو کے فارم ہاؤس پر انوائیٹڈ تھے۔ چنانچہ اس تیز چمکیلی صبح کو تاشون، ذلفی کے ہمراہ عمر کے فارم ہاؤس کے لئے نکل گیا۔ اب

Scanned by CamScanner

گھر میں صرف رانیہ اس کی بچی ربیعہ اور گھر میں کام کرنے والی ملکیا رہ گئے تھے......اس وقت ملکیا دوسرے کام نپٹا کر چھت پر کپڑے سکھانے گئی تھی......رانیہ ڈائنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی سبزی کاٹ رہی تھی اور ساتھ ہی ربیعہ کا ہوم ورک مکمل کروا رہی تھی۔ اچانک گھر کا دروازہ بجا......ایسا لگا کہ کوئی اطلاعی دستک دے رہا ہو، رانیہ نے زینے کی طرف دیکھا، ملکیا کپڑے چھت سے واپس لا رہی تھی جو اس نے کل سکھانے ڈالے تھے اس کی نظریں بھی اس وقت دروازے کی طرف لگی ہوئی تھیں۔

''اس وقت کون آ گیا رانیہ باجی......؟'' ملکیا دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولی......اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتی دروازہ بری طرح لرزنے لگا......ساتھ لاؤنج کی ساری کھڑکیاں بھی لرزنے لگیں......رانیہ نے فوراً چھری میز پر پٹخی اور ربیعہ کی طرف لپکی اور روتی سہمی بیٹی کو گود میں بھر لیا......ملکیا کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں وہ بھی رانیہ سے چپک گئی......دروازے اور کھڑکیاں، کھڑکیوں کے شیشے سب بری طرح لرز رہے تھے بج رہے تھے......یکبارگی زور و شور سے لرز اُٹھتے اور دھیمے ہوتے پھر اچانک ایک بھونچال آ جاتا رانیہ، ربیعہ کو سینے سے لگا کر دیوار سے چپکی کھڑی تھی۔

''ملکیا زلفی کو فون کرو۔''

رانیہ ہذیانی انداز میں چیخی تھی۔

ملکیا گرتے پڑتے ٹیلی فون تک پہنچنے میں کامیاب ہو ہی گئی۔

عمر سومرو کے فارم ہاؤس کا نمبر ملانا شروع کیا لیکن رابطہ تھا کہ قائم ہی نہیں ہو پا رہا تھا......ملکیا پاگلوں کی طرح رانیہ کی ہدایات پر کبھی عمر سومرو کا نمبر ملاتی اور کبھی اپنے پڑوسیوں کا لیکن رابطہ قائم نہیں ہو پا رہا تھا......شور بڑھتا جا رہا تھا......رانیہ نے با آواز بلند قرآنی آیتوں بالخصوص سورہ بقرہ کے آخری رکوع کی تلاوت شروع کر دی۔ ملکیا نے بھی حتیٰ المقدور رانیہ کے ساتھ آواز ملا کر پڑھنا شروع کیا۔

پچھلے کئی ماہ سے رانیہ جن سنگین حالات سے نبرد آزما تھی اس کے باوجود اس وقت وہ مضبوط اعصابی کا مظاہرہ کر رہی تھی اور پھر بالکل اچانک ہی کھڑکیوں کے شیشوں پر پانی کی بوندیں چمکنے لگی تھیں......جیسا کہ بارش ختم ہونے کے بعد شیشوں پر پانی کی بوندیں ڈھلکنے لگتی ہیں......اس کے ساتھ ہی رانیہ کو ایک دم ہی اپنے چہرے پر ایک سرد نہایت یخ بستہ ہوا کا جھونکا محسوس ہوا اور پھر لاؤنج میں دسمبر کی ٹھٹھرتی سردی کا ایک نہایت گہرا احساس جاگزیں ہو گیا۔

بہت سرد احساس تھا وہ بالکل بے جان اور سرد، صرف ایک لہر جو خون کو منجمد کر رہی تھی......رانیہ

Scanned by CamScanner

کو یوں محسوس ہوا کہ وہ سخت سردی کے عالم میں ننگے سر اور ننگے پیر کسی دشت یا صحرا میں آ کھڑی ہوئی ہو۔ وہ چند سیکنڈ کی ایک سرد لہر تھی جس کی بھر پور کوشش رہی کہ اپنے شکار کے حواس معطل کر دے لیکن وہ اللہ کی رحمت بے پایاں کے سائے میں تھی۔

رانیہ شیطان کے اس وار سے بھی بچ گئی...... رفتہ رفتہ دروازوں کا لرزنا بجنا بھی کم ہوتا چلا گیا...... بارش کی بوندوں جیسا پانی اب کھڑکیوں کے شیشوں سے ڈھلک ڈھلک کر نیچے گر رہا تھا۔

اب فون رنگ پڑ چکا تھا...... مکیا بدحواسی کے عالم میں چیخ چیخ کر گھر میں ہونے والے واقعہ کی روداد سنا رہی تھی۔

رانیہ نے جھپٹ کر مکیا کے ہاتھ سے فون لے لیا۔

''ہاں رانیہ کیا ہوا......؟'' اُدھر سے زلفی پوچھ رہا تھا۔

''تم پریشان ہو...... کیا بات ہے؟''

''زلفی تم فوراً گھر آ جاؤ۔''

رانیہ نے کچھ اس طرح کہا کہ زلفی نے اس سے کوئی اور سوال کرنا مناسب نہ سمجھا...... وہ سمجھ گیا تھا کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔

''ٹھیک ہے ہم آ رہے ہیں، تم پریشان مت ہو......'' یہ کہہ کر زلفی نے فون بند کر دیا۔

''کیا بات ہے زلفی......؟''

عمر سومرو کے فارم ہاؤس پر موجود تاشون نے زلفی سے سوال کیا۔

''پتہ نہیں یار! جلدی گھر چلو...... رانیہ بہت پریشان لگ رہی تھی ......لگتا ہے وہاں کچھ ہوا ہے......'' زلفی بے حد پریشانی میں بولا۔

''چلو ہم چل رہے ہیں تم فکر مت کرو انشاءاللہ سب ٹھیک ہوگا۔''

تاشون نے زلفی کا حوصلہ بڑھایا تھا۔

عمر سومرو بھی یہ باتیں سن کر پریشان ہو گیا تھا وہ دونوں عجلت میں عمر سومرو سے اجازت لیکر گھر کی طرف روانہ ہوئے، تقریباً کوئی آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں گیٹ پر تھے۔

رانیہ کو گاڑی رکنے اور پھر ہارن کی آواز آئی...... رانیہ اُٹھ کر بھاگی اور گیٹ کھول کر انتظار کرنے کے بجائے گیٹ سے باہر ہی نکل گئی۔

Scanned by CamScanner

...٭...

زلفی اور تاشون گیٹ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

زلفی۔۔۔ رانیہ کو گیٹ سے باہر دیکھ کر لپک کر اس کے نزدیک پہنچا۔

"رانیہ۔۔۔ خیریت ہے؟"

"ہاں خیریت ہی ہے۔۔۔ کیا میں تمہیں زندہ نظر نہیں آ رہی۔"

رانیہ نے عجیب سے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بات تو بتاؤ ہوا کیا ہے۔۔۔؟" زلفی نے رانیہ کا بازو تھامتے ہوئے پوچھا۔

"آپ لوگ اندر تو چلیں پھر بتاتی ہوں۔"

رانیہ نے تاشون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

زلفی نے مین گیٹ بند کیا اور پھر وہ تینوں ایک ساتھ گھر میں داخل ہوئے۔

"ربیعہ کہاں ہے۔۔۔؟" زلفی نے گھر میں چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔

"وہ مکیا کے ساتھ بیڈ روم میں ہے۔ بہت ڈر گئی تھی۔۔۔ بہت مشکل سے سلایا ہے میں نے۔"

"کیوں ڈر گئی تھی۔۔۔ کیا ہوا تھا پلیز رانیہ اب بتا بھی دو۔"

زلفی کی بے چینی عروج پر تھی۔

تاشون اسی اثناء میں گھر کا پورا چکر لگا کر واپس لاؤنج میں پہنچ چکا تھا۔

"زلفی تم بیٹھ جاؤ اور بھابھی آپ بھی۔"

تاشون نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ "میں بتاتا ہوں کیا ہوا ہے؟ ابلیست کا ایک اور مظاہرہ کرنے کی کوشش ہوئی ہے۔"

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟ بھابھی؟" تاشون نے رانیہ سے پوچھا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی صاحب!" اور پھر رانیہ نے تفصیل سے ساری روداد سنا دی۔

"یہ سب کیا تھا تاشون۔۔۔؟" زلفی کے سوال نے تاشون کا انہماک توڑ ڈالا تھا۔

تاشون نے ایک لمبا سانس کھینچا اور باہر نکال دیا۔۔۔ "کچھ نہیں میرے دوست یہ ایک شیطانی مظاہرہ تھا اور کچھ نہیں وہ ایک مرتبہ پھر اپنی قوت آزما رہی ہے۔"

"آزما رہی ہے۔۔۔۔؟"

"کوئی عورت ہے وہ۔۔۔؟" زلفی نے حیرت کا اظہار کیا۔

Scanned by CamScanner

''ہاں لیکن ابھی تم یہ سب چھوڑو وقت آنے پر سب بتاؤں گا...... فکر نہیں کرو اللہ تعالیٰ کا صد شکر ادا کرو کہ بھابھی، تمہاری بچی اور تمہارا گھر محفوظ رہا شکر الحمد اللہ...... وہ اب ایسے کتنے ہی مظاہرے کرے...... اللہ نے چاہا تو منہ کی کھائے گی۔''

''آمین......!'' زلفی نے نہایت یقین و جذب کے عالم میں کہا۔

''ماشاءاللہ بھابھی! آپ نہایت بہادر ہیں اور مجھے آپ سے یہی اُمید تھی اور جب تک آپ اسی طرح تعاون کرتی رہیں گی میرا کام آسان ہوتا چلا جائیگا...... یقین رکھیے حق و باطل کی اس جنگ میں فتح حق کی ہوگی۔''

''بے شک بے شک......'' رانیہ اور زلفی دونوں نے ایک زبان ہو کر کہا۔

''اب آپ لوگ آرام کرلیں...... میں شام کو ملتا ہوں۔''

''زلفی تم عمر کو بھی بلالو...... عشاء کے بعد تم مجھے رصدگاہ میں ملو۔''

''ٹھیک ہے تاشون میں عمر کو بھی بلا لیتا ہوں۔''

زلفی نے ٹیلی فون اسٹینڈ سے فون اُٹھا کر عمر کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

عمبر رانا

محبت کیا ہے؟ محبت کے بارے میں شاعروں، ادیبوں، مصوروں نے اپنی اپنی جانب سے نہایت حسین و جمیل نظریات پیش کیے ہیں اور پھر سب اس نظریے پر بھی متفق نظر آتے ہیں کہ محبت اپنی تمام تر خوبصورتی، نرماہٹ و دل کشی، سبک روی کے باوجود ایک دل خراش پہلو بھی رکھتی ہے کہ جو لوگ باغِ محبت کی طلسمی فضاؤں میں خوشہ چینی کرتے ہیں۔ جن کی روحوں میں یہ نور بن کر دوڑتی ہے جن کی روحوں کو یہ لافانی لذتوں سے روشناس کراتی ہے...... جن کی روحوں کو یہ سیراب کرتی ہے...... جن کے انگ انگ میں سرور بن کر دوڑتی ہے اور جن کو ساتوں آسمانوں کی سیر کراتی ہے جن کے بال و پر سنوارتی ہے...... وہیں یہ محبت اچانک بالکل اچانک ہی ان کے سنہری بال و پر نوچ ڈالنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے انگ انگ میں سرور بن کر دوڑنے والی یہ محبت زہر بن جاتی ہے جو سانس کے ایک ایک تار کو سموم، زہر باد کر ڈالتی ہے...... ساتوں آسمانوں کی سیر کراتے کراتے اس بے دردی سے عرش سے فرش پر لا پٹختی ہے کہ انسان ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے...... اس کے سارے حواس معطل ہو جاتے ہیں...... پھر جن روحوں کو اس محبت نے گلِ گلزار بنایا تھا جن کو پھولوں کی پوشاک پہنائی تھی۔ انہیں یہ محبت یک لخت اندر تک بنجر کر ڈالتی ہے جہاں پر کوئی شگوفہ، کوئی پھول، کوئی کلی نہیں مہکتی۔

بس تا حدِ نظر ریت ہی ریت نظر آتی ہے، گرم تپتی ریت اور ان کے اُٹھتے بگولے...... اور محبت کرنے والے ان بگولوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کہیں دفن ہو جاتے ہیں...... اور پھر ان نام گمنام مقابر پر کوئی بھی سرِ شام دیا جلانے نہیں آتا۔

ذوہائی...... وہ پرکشش سی دھان پان سی ایک لڑکی جس کی آنکھوں میں تا شون کو انتظار کا کوئی لمحہ تڑپ کر ساکت ہوتا دکھائی دیتا تھا...... آج اپنے بند کمرے کے ٹھنڈے فرش پر زانوں میں سر دیئے بیٹھی تھی یادوں کی سنگ باری جاری تھی اور یادوں کے سنگریزے اس کے نازک وجود کو چھلنی کیے دے

Scanned by CamScanner

رہے تھے اس کی روح کے تار ادھیڑ رہے تھے کسی کی بے اعتنائی کا زہر ہی تھا جو اس کے سارے وجود میں اُتر گیا تھا کسی درخت سے لپٹی امر بیل کی طرح کسی کی بے وفائی نے اس کی روح کے شجر کو بے جاں کر دیا تھا۔

اس کا آئینہ دل کچھ اس طرح ٹوٹا تھا کہ اس کی ہر کرچی اس کی روح میں پیوست ہو گئی تھی۔ ایک ظالم شخص جس کی محبت اس کی متاع حیات تھی اب جفا کے تیروں سے اس کو چھلنی کیے ہوئے تھی۔

آہ...... محبت جس میں انسان ہجر و وصل سے تو اُلجھتا ہی ہے مگر جب بے وفائی کی تیز بارشوں میں بھیگتا رہتا ہے تو زندگی کسی تپتے صحرا پہ دن رات جھلتی ہے۔

وہ کسی خزاں رسیدہ پتے کی طرح لرز رہی تھی بے بسی اور وحشتوں نے اس کے وجود کو بادلوں کی طرح ڈھانپ رکھا تھا کرب سے جنگ اور جفا کا عذاب دونوں ہی اپنی جان ناتواں پہ جھیل رہی تھی...... اس کی زندگی تو ایک سلگتی ہوئی چتا بن گئی تھی نہ شعلہ بنتی تھی نہ بجھ کر دھواں دیتی تھی ... سو سے لڑ رہی تھی وہ آج پھر کیونکہ ماضی کی شکستہ دیواروں کو جب بھی کھرچتی اس کی [illegible] کے پیچھے اس کا اور اس کے محبوب کا نام نکل آتا اور اپنے زخموں کو تازہ کر کے ایک بار پھر خود سے نفرت کرنے لگتی...... کیا وہ اسی قابل تھی کہ کوئی اُسے جفا کے تیروں سے چھلنی کر کے بے وفائی کے صحرا میں بلکتا چھوڑ جائے؟ جفا کی سلگتی موم اس کے وجود پر گرتی رہتی...... کبھی کبھی اپنے ان زخموں کو دیکھ وہ خود ہی ہنس پڑتی دیوار سے ٹیک لگائے اپنے سر کو جھکائے ہچکیوں کا آنچل تھامے تاریک کمرے میں خود کو قید کیے رکھتی اور اس قید میں ان گنت سوالوں کی تلخی میں خود کو ڈبوئے رکھتی...... ایسی جو اس کے رگ و پے میں آگ بھڑکائے رکھتی اور اس آگ میں جل جل کر اسے محبت کے نام سے وحشت سی ہونے لگی...... اس کی نگاہوں کے سامنے اس کی محبت کا جنازہ ایسے اُٹھا کہ اس کی تمام خواہشات ارمان محبت کی لحد میں دفن ہو گئے اور اب اس مرقدِ محبت پر اس کی ناکام چاہتوں کا دیپ شام ڈھلے نوحہ کناں رہتا ہے۔

اس کے جلتے ہوئے خوابوں میں اس کا ہرجائی محبوب جب اس کے سامنے آ جاتا ہے وہ دیوانوں کے پیچھے بھاگتی ہے، چیختی ہے، چلاتی ہے، منتیں کرتی ہے، اپنا قصور پوچھتی ہے...... مگر وہ مڑ کر بھی ہے اور اندھیروں میں گم ہو جاتا ہے...... اور پھر ذو بانی اپنی محبت کا بے جان لاشہ اپنے شانوں پہ اٹھائے شاہراہ زیست پر گھسیٹتی ہی چلی جاتی ہے...... بارشیں اس کے کومل من کو جھلسا کرنے

٠٠ــــاشــور٠٠

اذیت سے ہم کنار کر دیتیں۔ اس کے من کی ندی روز سوکھتی روز بھرتی...... بہار آتی چلی جاتی...... اس کے دروازے پر بھی نئی بہاروں اور نئی رتوں نے دستک دی مگر وہ محبت کی ماری وہ سوختہ جاں اس ان دیکھی آگ میں جل رہی تھی، پگھل رہی تھی...... محبت کے سارے اسرار و رموز کھل چکے تھے۔

دھیرے دھیرے یہ اسرار کھلے
محبت تو فقط
اک خواب ہوتی ہے
خالصِ دلوں کا عذاب ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

عبیر رانا

عشاء کی نماز کے بعد تاشون کی رصدگاہ میں ایک مرتبہ پھر وہ سب جمع تھے لیکن ان میں ذوہانی موجود نہ تھی...... تاشون نے اس کی کمی محسوس کرتے ہوئے عمر سومرو سے سوال کیا۔

''مس ذوہانی کے بارے میں پوچھ سکتا ہوں آپ سے؟''

ذوہانی کی طبیعت تھوڑی ناساز ہے......'' عمر سومرو نے اُداس لہجے میں کہا۔

''وہ کیوں؟ خیریت......؟''

تاشون نے عجیب سے انداز میں سوال کیا۔

''ہاں عمر کیا ہوا ہے ذوہانی کو؟ تم سے فون پر بات ہوئی تھی تو تم نے کہا تھا ملنے پر بتاؤ گے؟......کیا اس کی طبیعت بہت زیادہ ناساز ہے؟''

زلفی کو بھی ذوہانی کی غیر حاضری بری طرح کھل رہی تھی......وہ بھی اس کے بارے میں جاننا چاہ رہا تھا۔

''بس کیا بتاؤں بہت دکھی ہے وہ بہت تنہا اکیلی۔''

عمر کے لہجے میں ایک سچے مخلص دوست کا کرب چھپا تھا۔

''مجھے بتاؤ......میں شاید تمہاری کچھ مدد کر سکوں......'' تاشون نے بڑے خلوص سے کہا۔

''ہاں میں تمہیں بتانا چاہ رہا تھا......تم ہی اس سلسلے میں مدد کر سکو گے۔''

''ذوہانی مجھے پہلی مرتبہ لندن سے دس میل دور ایک دیہی سے علاقے میں ملی تھی۔ جہاں میں اپنے دوستوں کے ہمراہ ویک اینڈ پر جا نکلا تھا...... ذوہانی کی آنٹی کا چھوٹا سا ریسٹورنٹ اس دیہی علاقے کی پہچان تھا...... ذوہانی سے وہیں میری ملاقات اور دوستی ہوئی تھی......اس وقت وہ تیرہ چودہ برس کی چھوٹی معصوم سی لڑکی تھی اور میں آکسفورڈ سے گریجویٹ کر رہا تھا لیکن دوستی عمر کہاں دیکھتی ہے

میرے دوست...... اسی لیے آج تک ہماری دوستی کامیابی سے چل رہی ہے۔"

"ذوہانی کی زندگی کا ہر پہلو میرے سامنے ہے لیکن جو میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں وہ بہت زیادہ افسوسناک اور دل گیر ہے اس کا دل بری طرح ٹوٹا ہے وہ اُسے چھوڑ گیا ہے جس کو ذوہانی نے اپنی روح کی تمام تر گہرائیوں سے چاہا تھا...... اس کی پہلی محبت، چاہت، زندگی سب کچھ تھا...... وہ گیا تو ذوہانی اس کی بےوفائی برداشت نہ کر سکی...... اور بکھر کر رہ گئی اس سے آخری بار مل کے ذوہانی واپس ہی نہیں آئی۔ اپنے محبوب کے بس آس پاس بکھر گئی ہو جیسے جو ذوہانی آئی وہ بس خالی مکان کی طرح تھی...... اور جس ذوہانی سے تم مل چکے ہو تاشون وہ بھی بس جسدِ خاکی ہی ہے...... خالی بالکل سناٹا ہے اس کے اندر...... کہ اس کی روح اپنے چاہنے والے کے انتظار میں کہیں دور ہی نکل گئی ہے...... ایسا کیوں ہوتا ہے تاشون کہ ہم جسے چاہتے ہیں...... جو انسان ہماری زندگی کا حاصل بن جاتا ہے جس کی چاہت ہماری سانس کی ایک ایک تار سے اُلجھ جائے اور پھر وہی انسان جس پر ہمیں کامل یقین مان اور بھرم ہوتا ہے کہ بس وہ ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ ہمارا ہے اور پھر معصوم آنکھوں میں خواب سج جاتے ہیں اور دل اس "ایک" کی لے پر دھڑکنے لگتا ہے...... بس ایک ہی پل میں صرف ایک ہی پل میں سب ختم ہو جاتا ہے...... وہ "ایک" صرف "ایک" ہمارے لیے دنیا کا انجان ترین شخص بن جاتا ہے...... وہ "ایک" شخص جو کہتا تھا تم اور میں یعنی "ہم" دائم ہیں اور باقی سب کچھ فانی ہے...... بس ایک لمحہ میں باقی سب لوگ اور دنیا کی ہر شے رہ جاتی ہے وہ "ایک" تم اور "میں" کو ہم کرنے والا انجان رستوں کی جانب نکل جاتا ہے۔"

"ایسا کیوں ہوتا ہے میرے دوست......؟" عمر سومرو کے لہجے میں دکھ ہی دکھ بول رہا تھا۔

"پریم کتھا کا انت نہ کوئی...... کتنی بار اسے دہرائیں......" تاشون نے ایک گہری سانس لیکر فیض احمد فیض...... کا ایک مصرعہ کہا۔

"تو یہ وجہ ہے جو ذوہانی یہاں نہیں۔"

"ہاں پچھلے دنوں اس کی طبیعت بہت خراب رہی، اُس ظالم انسان کی یادوں کی سنگ باری جب جب اس پر ہوتی ہے وہ یوں بھی ہلکان ہو جاتی ہے...... دریدہ دل دریدۂ داماں۔"

"یہ کب ہوا......؟"

"چھ سال پہلے مرتے مرتے بچی تھی بے چاری اب بھی بظاہر ہنستی مسکراتی نظر آتی ہے

Scanned by CamScanner

لیکن جب جب یادوں کے سنگریزے اس پر برستے ہیں، وہ بکھر جاتی ہے وہ ظالم انسان بے وفائی کا زہر ذوہانی کے رگ و جاں میں انڈیل کر چلا گیا......تو اس سے یہ صدمہ برداشت نہ ہوسکا اور وہ مائنر ہارٹ اٹیک کا شکار ہوگئی تھی۔"

زلفی جو نہایت غور سے یہ تمام روداد سن رہا تھا، ایک دم چونک پڑا......"اتنی چھوٹی سی عمر میں ہارٹ اٹیک اور صرف کسی ہرجائی کی بے وفائی پر۔"

زلفی سراپا سوال تھا۔

"ہاں ایسا ممکن ہے زلفی۔"

تاشون نے ایک گہری سانس لیکر کہا۔

"یہ جو محبت نامی شے ہے نا یہ بڑی ہی ظالم ہوتی ہے......اگر یہ ہمارے سروں پر کسی کی چاہت کا تاج رکھتی ہے تو ساتھ زندہ درگور بھی کردینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جہاں یہ ہماری روح کا ہار سنگھار بنتی ہے اس کو شاداب گل گلزار بناتی ہے وہیں اس روح میں بسے نخلستان کو سبزہ زار کو گرم ریت کے جلتے اُبلتے صحرا میں بھی ڈھال دیتی ہے اور اس ریت میں ہمارے خدوخال مٹانے کی بھرپور طاقت ہوتی ہے اور دیکھو دوست......لوگ محبت کے اس اصل فلسفے کو بڑی دیر اور مشکل سے سمجھ پاتے ہیں وہ اس کی راہ کی مصیبتوں، کٹھنائیوں اُونچے نیچے خارزار استوں سے بہت جلد گھبرا جاتے ہیں۔ دل چھوڑ بیٹھتے ہیں انہیں اس بات کا ادراک ہی نہیں ہو پاتا کہ محبت میں صرف عیش جس کی تلاش ہوتی ہے، بہت بعد میں آتا ہے...... پہلے تو یہ ہمیں آزماتی ہے اپنے ہر حربے ہر گڑے سے کہ آیا ہم اس کے قابل بھی ہیں یا نہیں؟ ہم کیا سمجھتے ہیں؟......محبت جو ایک آفاقی، الوہی جذبہ ہے جو دلوں پر وحی کی طرح نازل ہوتا ہے جو عشق حقیقی تک جانے کی پہلی سیڑھی بنتا ہے وہ ایسے ہی بس ایسے ہی......ہمیں اپنے رنگ نور کی خوشبوؤں کی دنیا میں پناہ دے دیگا؟"

"نہیں......! عرفانِ ذات کے درجے پر فائز کردینے والا ایک معمولی مٹی کے انسان کو انسانیت کی معراج پر پہنچانے والا جذبہ آزمائشیں بھی کڑی کرتا ہے......اس جوہر لطیف کو دریافت کرنے کے لئے جو ہمارے اندر ہے کچھ تو ہر امتحان میں سربلند ہوکر اس "جوہر لطیف" کو پا جاتے ہیں اور زیادہ تر تو اس کیمیا گری کے پروسیس میں جانوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں......اور کچھ یوں راہ میں رُل جاتے ہیں جیسا کہ ذوہانی۔"

Scanned by CamScanner

..تـــــاشـــور..

عمراور زلفی ایک ٹک تاشون کو دیکھتے چلے گئے۔

ان کے اس طرح دیکھنے پر تاشون چونک پڑا۔

''اوہ!......شاید میں نے محبت کے بارے میں کچھ زیادہ ہی کہہ دیا۔''

تاشون نے اپنی ازلی شگفتگی کے ساتھ کہا۔

''ویسے تاشون......لگتا ہے تم بھی شاید اس جذبے کے اسیر ہو......کیا ایسا ہی ہے؟''

عمر سومرو کے پوچھنے پر تاشون کے چہرے پر ایک لمحہ کے ہزار ہا انوار جگمگا اُٹھے۔

''تاشون ایسا بہت کم سنا ہے کہ کسی کی بے وفائی بے اعتنائی سے یوں کسی کو ہارٹ اسٹروک ہو......ورنہ محبت میں دل ٹوٹنا ایک عام سی بات سمجھی جاتی ہے کیونکہ اکثر محبتوں کے نصیب میں صرف ہجر ہوتا ہے......صرف ہجر......'' زلفی نے بھی محبت کا تھوڑا سا فلسفہ جھاڑنے کی کوشش کی......''کیا تمہارے علمِ نجوم قدیم وجدید سب کچھ کہتے ہیں؟''

''اب تم نے یہ سوال چھیڑ ہی دیا ہے تو سنو۔''

''اس بارے میں صرف علمِ نجوم ہی نہیں بلکہ آج کی جدید تھیوری بھی یہ ثابت کرتی ہے کہ دل کا توڑنا یا دل کا ٹوٹنا محض ایک محاورہ نہیں بلکہ حقیقت ہے......یونیورسٹی آف ایمسٹرڈیم اور ہالینڈ کی لیڈن یونیورسٹی کے جائزے میں بتایا گیا ہے کہ......درد یا تکلیف جسمانی ہو یا ذہنی، اس میں دماغ کا ایک مخصوص حصہ ہی فعال ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر خوشگوار تعلقات میں کوئی رخنہ پیدا ہو جائے تو اس سے صرف ذہن ہی متاثر نہیں ہوتا بلکہ جسم کو بھی اتھل پتھل کا شکار کر دیتا ہے۔ وہاں کے ریسرچرز نے اس حقیقت کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ اگر کسی کا دل ٹوٹ جائے تو پورے جسم کا اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعلقات ٹوٹنے کے بعد متاثرہ افراد کی بھوک اور نیند اُڑ جاتی ہے اور جو شخص جتنا دل سے دکھی ہوتا ہے اس کی دھڑکن کی رفتار اتنی کم ہو جاتی ہے......''سائیکولوجیکل سائنس'' میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر غیر متوقع طور پر کوئی رومانی تعلق منقطع ہو جائے یا رومانی پیش قدمی مسترد کر دی جائے تو اس سے واقعتاً دل ٹوٹ سکتا ہے اور ہارٹ فیل حقیقت کا روپ دھار سکتا ہے جیسا کہ ذوہانی کے ساتھ ہوا۔''

تاشون نے جدید سائنسی ریسرچ کے دلائل کو سمیٹتے ہوئے کہا۔

''اور اب آتے ہیں زلفی کے اس سوال کی جانب کہ اس دل ٹوٹنے اور کسی کی بے اعتنائی کج

Scanned by CamScanner

اوائی کے سبب ہارٹ فیل یا ہارٹ اسٹروک ہونے کے بارے میں علم نجوم کیا کہتا ہے۔"

"میں بھی جاننا پسند کروں گا۔"

عمر سومرو نے فوراً ہی دلچسپی ظاہر کی۔

"یہ ایک اہم اور حیرت انگیز بات ہے کہ قدیم زمانے کا انسان بھی آج نہایت موڈرن سائیکولوجیکل سائنسی ریسرچ کی طرح دل کو جذبات و احساسات کی آماجگاہ تصور کرتا تھا..... علم نجوم کی رو سے دل اور ریڑھ کی ہڈی پر شمس کی حکومت ہوتی ہے۔"

"شمس کی.....؟" زلفی نے تاشون کی بات دہرائی۔

"ہاں لیکن پہلے میں سیارہ شمس کے متعلق دو چار باتیں واضح کر دوں تو میری بات آپ کی سمجھ میں زیادہ بہتر آئے گی۔"

"جس طرح دنیا کے بادشاہ اپنے درباریوں اور مصاحبوں کی مدد سے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں اسی طرح کواکب بھی ایک دنیا ہے پوری..... اور شمس کواکب کی دنیا کا بادشاہ..... قدیم یونانی شمس کو ہیلی اوس کا نام دیتے ہیں، ہیلی اوس کی حیثیت ایک بادشاہ کی سی ہے شمس (سورج کے اردگرد تمام سیارے گھومتے ہیں) کے اردگرد گھومتے سیارے شمس کے درباری کہلاتے ہیں..... قدیم علم نجوم نے شمس کے دربار میں مختلف کواکب کی مختلف درجہ بندی کی ہے اور ان کو مختلف فرائض تفویض کیے ہیں جن میں سب سے اہم عطارد کی پوزیشن ہے، اس کو شمس کا چیف سیکریٹری کہتے ہیں..... علم نجوم کی رو سے شمس ریڑھ کی ہڈی پر حکومت کرتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی کی حقیقت ہے کہ یہ انسانی جسم اور صحت کی بقاء میں ایک ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔ انسانی جسم اور اس کی بقاء کا دارومدار ریڑھ کی ہڈی اور اس کے مہروں کی درستگی پر ہے..... ایک ڈسک بھی اپنی جگہ سے ذرا ہلی، بس انسان معذور ہوا..... قدیم ماہرین نجوم ان اعضاء پر برج اسد کی حکومت تسلیم کرتے ہیں اور اس لئے برج اسد کو شاہی برج کہلاتا ہے اور آج بھی یہ ہی بات تسلیم کی جاتی ہے۔ ہم سب کے دل پر شمس کی حکومت ہے جو کہ برج اسد کا حاکم سیارہ ہے..... چونکہ یہ برج غرور، تکبر، جاہ جلال، خود پسندی سے متعلق ہے۔ انسانی اعضاء میں سے دل اور ریڑھ کی ہڈی پر اس کی حکومت ہے..... باالفاظ دیگر انسانی جذبات و احساسات، ہمت و طاقت پر حکومت کرتا ہے مزید آگے بڑھیں تو جذبات و احساسات پر زہرہ کی بھی حکومت ہے..... کیونکہ دیگر تمام کواکب کے مقابلے میں زہرہ، شمس کے قریب ہے۔"

Scanned by CamScanner

عطارد کے متعلق تو بتایا ہے میں نے کہ علم نجوم کی رو سے شمس کی حکومت میں اسے چیف سیکریٹری کے فرائض دیئے گئے ہیں......اس لیے وہ شمس سے کبھی دور نہیں ہوا۔"

"ارے ہاں ایک نہایت حیرت انگیز بات تمہیں اور بتاؤں؟"

تاشون نے باری، باری زلفی اور عمر کی طرف دیکھا۔

"وہ کیا......؟" زلفی نے کہا۔

"وہ یہ کہ اکثر لوگوں کے Natal Chart میں یعنی زائچے میں شمس جس House میں ہوتا ہے دیکھا گیا ہے کہ عطارد بھی اسی گھر میں اس کے ساتھ موجود ہوتا ہے......یعنی ہیلی اوس بادشاہ اور اس کا چیف سیکریٹری عطارد اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر شمس کی کسی گھر میں موجودگی کے ساتھ اس House میں دیگر اور سیارے بھی موجود ہوں جیسا کہ مثلاً کسی کے 1st, 2nd, 3rd, 4th یا بارہ گھروں میں سے کسی بھی گھر میں شمس موجود ہو اور اس کے ساتھ زہرہ، مشتری، عطارد یا مریخ یا کوئی بھی دوسرا سیارہ شمس کے ساتھ اگر موجود ہو تو شمس کی وجہ سے وہ سیارہ غروب رہتا ہے یعنی اس کی قوت Zero ہوتی ہے آپ کو یوں کہہ لیں کہ شمس ہیلی اوس بادشاہ ہے اس کے ساتھ موجود سیارے اس کے سامنے دم نہیں مار سکتے۔"

"اور اگر کسی کے زائچے کے بارہ گھروں میں سے شمس اکیلا ہی کسی گھر میں موجود ہو تو تب؟"

عمر نے سوال کیا۔

"بہت اچھا سوال ہے......" تاشون گویا ہوا۔

"اگر شمس اکیلا موجود ہو تو اس House کے منسوبات یعنی وہ گھر جس خصوصیات کا حامل ہوگا ان خصوصیات کی قوتیں بڑھ جائیں گی......یا گھٹ جائیں گی......جس گھر میں شمس سعد نظرات کے تحت طاقتور ہوگا۔ اس گھر کے منسوبات کے لحاظ سے اس شخص کو اپنے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسانیاں میسر آئیں گی......بہرحال اپنے محبوب یا شریک زندگی سے جدا ہو یا اس کو کھو دینا دل کو بے انتہا تکلیف پہنچاتا ہے......اس کا پہلا اثر جذبات پر پڑتا ہے اور دوسرا اثر یہ ہوتا ہے کہ ہمارے غرور کو دھچکہ لگتا ہے۔ کسی بھی شخص کی خود پسندی، انا کو ٹھیس پہنچانا، اس کے دل کو توڑ کر رکھ دیتا ہے......لہٰذا اپنی پسندیدہ شے یا فرد کو کھونے سے آپ کے جذبات مجروح ہوتے ہیں لیکن الگ الگ طبیعت کے لوگوں پر الگ الگ اثر ہوتا ہے۔"

Scanned by CamScanner

"بالکل یہی نکتہ نظر کی وضاحت چاہ رہا تھا تاشون......" زلفی بولا!

"تم یہی سوچ رہے تھے نا کہ بہت سے لوگ تو محبوب کی بے وفائی اور کج ادائی آسانی سے برداشت کر جاتے ہیں اور زندہ بھی رہتے ہیں انہیں زیادہ خاص فرق نہیں پڑتا اور کچھ یوں ذوہانی کی طرح ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں۔"

"ہاں بالکل یہی بات......" زلفی نے کہا۔

"ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ......" تاشون نے سلسلہ کلام جوڑتے ہوئے کہا......"الگ الگ طبیعتوں کے مالک لوگوں پر اس کے الگ الگ اثرات مرتب ہوتے ہیں لیکن سب کے ساتھ ایک جیسا معاملہ ہوتا ہے کہ جذباتی چوٹ جسمانی نظام کو بھی اتھل پتھل کر ڈالتی ہے اور تباہ کن ثابت ہوتی ہے......"قوت ارادی" وہ مخصوص اور پُراسرار قوت ہے جس کے بل بوتے پر انسان ایسے بھیانک دھچکوں، حادثوں کے باوجود سنبھل جاتا ہے، دیر یا بدیر چنانچہ کچھ لوگوں میں جن میں "قوت ارادی" Will Power مضبوط ہوتی ہے ان لوگوں میں محبت کی ناکامی جیسے Shocks (صدمات) سے ان کی جسمانی طاقت، ثابت قدمی، کمزور پڑتی ہے لیکن وقت آہستہ آہستہ ان برے اثرات کا اثر دور کر دیتا ہے اور وہ لوگ جلد نارمل روٹین کی طرف آنے لگتے ہیں......لیکن انتہائی حالات میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان بے کار ہو جاتا ہے موت کے منہ میں چلا جاتا ہے......ایسے انسان کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی موت شکستہ دلی کی وجہ سے ہوئی ہے اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ زندہ رہنے کی خواہش ختم ہو جانے کی وجہ سے کسی انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ ذوہانی کے ساتھ دیکھا گیا کہ اسے ہارٹ اسٹروک ہوا......اس کی محبت نے اُسے دھوکا، محبوب کی کج ادائی، بے وفائی نے اسے توڑ کر رکھ دیا، یہاں علمِ نجوم سے اس کا تعلق یہ بنتا ہے کہ چونکہ شمس دل اور ریڑھ کی ہڈی پر حکومت کرتا ہے......عطارد (چیف سیکریٹری) ذہن اور قوت پر حکومت کرتا ہے اور قوتِ ارادی یعنی اچھی Will Power کے بغیر جسم اور دماغ صحیح طور پر کام انجام نہیں دے سکتے، لہٰذا کسی بھی شخص کو جذباتی اور دماغی طور پر نقصان پہنچنے کا مطلب شکستہ دلی ہے جس سے آج ذوہانی دوچار ہے......اس کے اعصاب شکستہ ہوئے، قوتِ ارادی ختم ہوئی تو اسے مائنر ہارٹ اٹیک ہوا جس سے وہ رفتہ رفتہ سنبھل بھی گئی کیونکہ وہ ابھی ینگ ہے لیکن اس کی اعصابی قوت اتنی اسٹرونگ نہیں اور آج بھی وہ زندہ تو ہے لیکن یادوں کے زخم جب بھی کہیں سے کھلتے ہیں تو اس کی سانس کا ایک ایک تار آج بھی بکھر جاتا ہے۔"

Scanned by CamScanner

••تاشون••

تاشون نے نہایت تفصیل سے دل ٹوٹنے کا جدید سائنسی نظریہ اور قدیم و جدید علم نجوم سے اس کا تعلق بیان کر دیا تھا۔

''تاشون تم ٹھیک کہہ رہے ہو......'' عمر نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

''آج ذوہائی کی سانسوں کا ایک ایک تار بکھرا ہوا ہی تو ہے......لیکن میں اس کے لئے کچھ نہیں کر پایا......ایک دوست ہونے کی حیثیت سے ایسا کچھ کر بھی نہیں پایا کہ وہ اس صدمے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باہر آ جائے۔''

عمر کی آواز اُداس اور مضمحل ہو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

عمیر رانا

Scanned by CamScanner

دلوں کا ایک دوسرے کی طرف پھرنا، دلوں کی دنیا میں انقلاب برپا ہونا، چند لمحوں میں کسی اجنبی حسیٰ کے دور دراز کے رہنے والوں کا ایک نظر میں ایک دوسرے کو اس طرح محسوس کر لینا جیسا کہ وہ صدیوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں لازم و ملزوم بن جانا یہ سب صرف اور صرف اس مالک حقیقی مختارِ کل کی ایک نظرِ عنایت کا منتظر ہوتا ہے...... کیونکہ دلوں کو ایک دوسرے کی جانب یا ایک دوسرے کے مخالف پھیرنے کی طاقت و قوت صرف اور صرف اللہ رب العزت کے پاس ہے۔ وہ جس طرح چاہے انہیں پھیر دے...... بالکل اسی طرح دو الگ الگ ملکوں میں رہنے والے تاشون اور آلینا کی فریکوئینسی دریائے نیل کے پرفسوں جلو میں ملی...... تاشون کی خیرہ کن درخشانی، متلاشی نگاہیں جب آلینا کے صبیح چہرے پر پڑیں تو اس کو یوں محسوس ہوا کہ وہ ہی ہے جس کی اُسے ازل سے تلاش تھی۔

تاشون اور آلینا کا دریائے نیل کے کنارے ملنا ان کی روحوں کو ایک کر گیا تھا...... وہی خوبصورت جذبہ جسے محبت کہتے ہیں ان کے درمیان پوری شدت کے ساتھ مہک رہا تھا...... جہاں ذوہانی جفا کا جام تھامے تاریکیوں کو اپنا مسکن بنا چکی تھی وہیں تاشون اور آلینا دست قدرت کے ایک اشارے کے منتظر تھے۔ جب وہ ایک جان و قالب بن جاتے...... ان کے انتظار میں مسرت کی چاشنی گھل چکی تھی...... تاشون نے محبت کی مقدس اور ماورائی دنیا کے وہ ذریں اور اعلیٰ اُصول اپنائے ہوئے تھے جو اپنے اپنانے والوں کو اعلیٰ ترین درجات طے کراتے ہیں...... وہ درجات جو انسان کو عشقِ مجاز سے عشقِ حقیقی کی طرف سفر کراتے ہیں...... اور پھر یہی محبت کے ذریں اور اعلیٰ اُصول ایک مٹی کے انسان کو ایک ماورا ہستی بنا دیتے ہیں پھر جس کا مقدر جنت کی خوشبوؤں میں لپیٹ دیے جانا ہوتا ہے، بخت آور ہونا ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

یہ رانیہ کے ساتھ ہونے والے

دوسرے دن صبح ناشتے پر ملے...... ربیعہ اسکول جا چکی تھی...... رانیہ کے چہرے پر کافی سکون تھا......

زلفی اور رانیہ نے تاشون کو صبح بخیر کہا اور وہ تینوں ناشتے میں مصروف ہو گئے۔

''زلفی اگر آج تمہیں کوئی خاص کام نہیں تو تم گھر پر ہی رک جاؤ۔''

تاشون نے ناشتہ کرتے ہوئے اچانک ہی کہا...... زلفی گھبرا سا گیا۔

''کیوں خیریت تو ہے نا یار؟''

''او ہو زلفی یار بڑی جلدی گھبرا جاتے ہو...... سب خیریت ہے بس کچھ باتیں کرنی تھیں...... تم رک جاتے تو ٹھیک ہے ورنہ کوئی بات نہیں رات میں کر لیں گے۔''

''بھائی صاحب میں بھی زلفی سے کہہ رہی تھی آج گھر پر رک جائیں۔''

رانیہ نے بھی اپنی مرضی ظاہر کی۔

''اچھا جی اگر ہماری ملکہ رانیہ کی بھی یہی مرضی ہے تو بے چاری رعایا کی کیا مجال کہ وہ حکم نہ مانے......'' زلفی نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کچھ ایسے مضحکہ خیز انداز میں کہا کہ تاشون اور رانیہ بے اختیار ہنس پڑے۔

''ویل ڈن...... چلو پھر آؤ...... بھابھی آپ بھی آئیں۔''

تاشون نے رانیہ کو بھی بلایا۔

''جی بھائی صاحب آپ لوگ بیٹھیں میں چائے لے کر آتی ہوں......'' رانیہ ملازمہ کو آواز دیتی کچن میں چلی گئی۔

Scanned by CamScanner

''یار کوئی خاص بات ہے، جو رانیہ کے سامنے ہی بتانی ہے؟''

زلفی تجسس سے بولا۔

''ہاں زلفی خاص بات ہے......'' تاشون نے کہا۔

''کل کے واقعہ کی تفصیل اور اس کا بیک گراؤنڈ اب میں بھابھی کو سمجھانا چاہ رہا ہوں......زلفی وقت آ گیا ہے کہ بھابھی کو اس تفصیل سے آگاہ کیا جائے جو ان کے ساتھ ہو رہا ہے تاکہ جیسے کل ہم لوگ گھر پر نہیں تھے تو آئندہ بھابھی الرٹ رہیں بس یہی بات ہے۔''

''لیجئے بھائی صاحب چائے۔''

رانیہ اسی اثناء میں چائے لے آئی اور تاشون اور زلفی کو دینے کے بعد خود بھی مگ لیکر تاشون کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

''ہاں تاشون کہو رانیہ کے سامنے کیا ڈسکس کرنا چاہ رہے تھے؟''

زلفی نے تجسس آمیز لہجے میں کہا۔

''ہاں بھابھی......!'' تاشون نے بات شروع کی......''سب سے پہلے تو میں آپ کی ہمت کی داد دیتا ہوں کہ ہماری غیر موجودگی میں جس طرح آپ نے ہمت دکھائی آپ واقعی بہادر ہیں۔''

تاشون نے رانیہ کو تجسس آمیز نظروں سے دیکھا۔

تاشون کی اس تعریف سے رانیہ بہت خوش نظر آ رہی تھی۔

زلفی نے بھی اپنی بہادر بیوی کو فخریہ نظروں سے دیکھا، تاشون نے بات شروع کرنے سے پہلے رانیہ کی اس قدر ہمت افزائی حوصلہ افزائی کی تھی کہ جب وہ مسئلے کی سنگینی بیان کرے تو وہ اپ سیٹ نہ ہو، تاشون ایک ماہر نفسیات بھی تھا چنانچہ اس نے رانیہ سے اس مسئلے کو ڈسکس کرنے سے پہلے رانیہ کے گرد ہمت اور تعریف کی ایسی باؤنڈری وال کھینچی کہ رانیہ اب کسی بھی سنگینی کو ہمت کے ساتھ سنے گی......حوصلہ نہیں کھوئے گی۔

اگر ایک معالج چاہے وہ روحانی ہو یا جسمانی......اگر مریض کا علاج کرنے سے پہلے اس کی نفسیات کی جانچ پڑتال کر کے حفاظتی دیوار اس کے اردگرد قائم نہ کرے تو مریض کی رہی سہی Will Power مزید Zero ہو جاتی ہے اسی نفسیاتی حربے کو عرفِ عام میں کہتے ہیں کہ ڈاکٹر اچھا ہے؟

Scanned by CamScanner

آدھا مرض ڈاکٹر کے پاس جانے سے، اس سے بات کرنے سے دور ہو جاتا ہے چنانچہ تاشون نے بھی رانیہ کے کیس میں یہی حربہ استعمال کیا اور نتائج اپنی اُمید کے مطابق پائے۔

''بھابھی آپ جانتی ہیں نا کہ آپ کے ساتھ کیا ہو رہا تھا خصوصاً کل کے واقعے کے بعد؟''

تاشون نے رانیہ سے سوال کیا۔

''ہاں بھائی صاحب اگر آپ یہاں نہ ہوتے تو شاید میں اتنی ہمت اور حوصلہ نہ دکھا پاتی۔''

''نہیں نہیں...... بھابھی! کچھ نہیں...... یوں بولیں کہ اگر اللہ آپ کو یہاں نہ بھیجتے تو...... اللہ تعالیٰ کو شاملِ حال رکھیں ہر حال میں۔''

''اوہ...... بالکل بالکل اگر اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری مدد کے لئے نہ بھیجتے تو؟''

رانیہ شرمندہ سی ہوگئی۔

''پتہ ہے زلفی، ہم اپنی ناکامیوں اور تباہیوں کے بڑے بڑے Reasons ڈھونڈتے ہیں جبکہ ہماری تباہیوں اور ناکامیوں کا ایک ہی بہت بڑا Reason ہے وہ یہ کہ ہم آج بحیثیت مسلمان اپنے کاموں میں اللہ کا نام لینا بھول گئے ہیں...... کامیابی حاصل ہوئی تو سارا کریڈٹ خود لے جاتے ہیں کہ یہ سب ہماری قابلیت کا نتیجہ ہے اور پھر یہ فخر منٹوں میں غرور بن جاتا ہے جو سراسر شیطانی صفت، جبلت ہے اور شیطانی صفت پیدا ہوتے ہی انسان کی بربادی شروع...... اور اگر ناکامی ہوئی تو واویلا شروع کر دیتے ہیں کہ...... اللہ نے ہمارے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ دنیا میں ہم ہی تھے کیا؟ یہ مصیبت ہم پر کیوں نازل ہوئی...... وغیرہ وغیرہ...... بس ایسا بولنا، سوچنا جس کو ہم معمولی لرزش بھی نہیں سمجھتے ہماری بڑی پکڑ بن جاتی ہے۔ اس لئے بھابھی کبھی نہیں سوچنا کہ میں خود سے کچھ کر پاتا...... صرف اور صرف وہ ذات باری تعالیٰ ہے جس نے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ میں انسان کے دکھوں کا کچھ مداوا کر سکوں...... میں کچھ نہیں...... سب کچھ وہی۔''

تاشون بڑے جذبے کے عالم میں بولا۔

''بے شک اس میں کوئی شک نہیں۔''

رانیہ اور زلفی دونوں بیک وقت بولے تھے۔

''آپ لوگ جان چکے ہیں نا کہ ہمیں کس شیطانی غول، کن کالی قوتوں کا سامنا ہے؟''

"جی بھائی صاحب......! جانتی ہوں مجھ پر جادو ٹونہ ہو رہا ہے۔"

رانیہ نے یاسیت سے کہا۔

"اور میں جانتی ہوں کہ یہ سب راحت چچا کا کیا دھرا ہے، زلفی نے مجھے سب بتا دیا ہے۔"

"اچھا لیکن کیا آپ جانتی ہیں کہ یہ صرف جادو نہیں ہے یا اس کا مقصد صرف آپ کو نقصان پہنچانا نہیں؟"

تاشون نے رانیہ سے سوال کیا۔

"نہیں نہیں...... میں نہیں سمجھی جادو نہیں تو پھر کیا ہے؟" وہ پریشان سی ہو اٹھی۔

"نہیں نہیں...... پریشان نہ ہو میں بتاتا ہوں دراصل زلفی کے چچا راحت جن لوگوں کے ساتھ ہیں وہ شیطانی غول ہے جسے دنیا عرفِ عام میں بدی کا مسلک یا سفلی مسلک کے نام سے جانتی ہے۔ راحت چچا اسی بدی کے مسلک کے پیروکار ہیں۔ یہ جادوگر کے آگے کی چیز ہے "شیطانی فرستادہ" ہوتے ہیں یہ لوگ سفلی مذہب یا مسلک کے لوگوں کی باقاعدہ تنظیم ہوتی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ مغربی ممالک ہیں باقاعدہ اس عقیدے اور مذہب کو ایک موڈریٹ شکل دی گئی ہے...... ان کے سالانہ جشنِ شیطانی منعقد ہوتے ہیں ان کے اجتماع میں کم از کم 13 جادوگر کی ایک جماعت شامل ہوتی ہے، یہ شیطانی وحشیانہ رسومات کی ادائیگی کرتے ہیں اور یہ سب ابھی نہیں بلکہ زمانہ قدیم سے ایسے ہی شیطانی، وحشیانہ، نفرت انگیز اجتماع اور ان میں رسومات کی ادائیگی کی جاتی ہے۔"

"زمانہ قدیم میں تو انسان بڑی سادہ زندگی گزارتے تھے...... میں سمجھتا ہوں یہ دھوکہ، مکروفریب، شیطانیت دورِ جدید کے زہریلے امراض ہیں۔"

زلفی نے تشریح چاہی۔

"نہیں یہ غلط ہے شیطان تو انسان کی پیدائش اول سے اس کے ساتھ ہے حضرت آدمؑ اور اماں حواؑ کو جنت سے کس نے نکلوایا؟...... شیطان نے۔"

تاشون نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا۔

"تو زلفی یہ شیطانیت اور اس کا راج زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے، اس کی ایک چھوٹی سی مثال میں تمہیں دوں گا وہ ہے "فونیشین تہذیب" اہل فونیشیا کا وجود 1600 مسیح سے 400 قبل مسیح تک رہا

ہے۔ اہل فونیشیا، اہل کنعان سے ملتے جلتے تھے ان کی زبان بھی عبرانی سے ملتی جلتی تھی اہلِ فونیشیا بے حد زیرک قسم کے تاجر تھے...... وہ بڑے اچھے فن کار بھی تھے لیکن اُنہوں نے ادبی سرگرمی میں کبھی دلچسپی نہ لی تھی لیکن اتنا ضرور ہے کہ انہوں نے حروفِ تہجی ایجاد کئے جو کم وبیش ہم بھی اسی صورت میں آج کل استعمال میں لاتے ہیں کہیں کہیں انہوں نے اس سمت توجہ بھی دی ہے جس کا اثر یہ ہے کہ ہم آج تک ان کی ذہنی صلاحیتوں کے رطب الرسان ہیں...... ابتداء میں انہوں نے صحرا میں بھی ڈیرے ڈالے اور بحرۂ روم اور اوقیانوس کے قرب وجوار میں پھیل گئے...... وہ عمدہ قسم کے ملاح تھے وہ بے حد جری بہادر تھے اس لئے انہوں نے ہر صحرا ہر ساحل چھان مارے اس کے لئے اُنہوں نے جہاز سازی کی صنعت کو ترویج ترقی دی اور اتنے عمدہ قسم کے جہاز راں ثابت ہوئے کہ تمام روئے زمین پر ایرانی دنیا سے ان کے تجارتی روابط استوار ہوگئے تھے حتیٰ کہ مغرب کی سمت سے وہ برطانیہ اور مشرق کی سمت سے ہندوستان آگئے تھے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ان کی نوآبادیاں بحرۂ روم سے تمام دوسرے ممالک میں پھیل گئیں...... اور وہاں پر بھی رومن تہذیب کی علمبرداری قائم رکھی ان میں سے چند قبائل جو بے حد طاقتور ہوگئے تھے انہوں نے اپنی اپنی قوت کے بل بوتے پر علیحدہ علیحدہ حکومتیں قائم کرلیں۔"

"یہ لوگ عمدہ کان کن، جلاہے، راج، صنعت کار، آرٹسٹ، دھات کاری اور شیشہ سازی کے ماہر تھے چنانچہ اہل فونیشیا کے کاریگروں کو دوسری مملکتوں میں اعلیٰ عہدے پر فائز کیا جاتا تھا...... دوسرے بادشاہ ان کی خدمات مستعار لے کر تعمیر وترقی میں فائدہ اُٹھاتے بالخصوص السیریا کے بادشاہ نے انہیں اپنے محل کی تعمیر میں لگایا...... تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے یروشلیم میں عبرانی مندر تعمیر کرانے کے لئے بھی انہی کی خدمات مستعار لیں...... اہل فونیشیا نے جگہ جگہ ترقی یافتہ تہذیب کی داغ بیل ڈالی کہا جاتا ہے کہ موجودہ ترقی یافتہ اقوام انہی پیشرؤں کا ثمرہ ہیں۔"

"لیکن ان کو اس قدر قابلیتوں کے باوجود اپنے خونی عقیدے، عامیانہ خیالات اور وحشیانہ ظالمانہ رسومات کی وجہ سے اہل فونیشیا کو تہذیب کے دامن میں وہ پناہ نہ ملی جو ان کا حق بنتا تھا...... ان کا مذہب آتش پرستی تھا...... یہ اہل مائر اہل مصر کے ہم سایہ تھے۔ اہل فونیشیا میں جن دیوتاؤں کی پوجا ہوتی تھی ان کی تعداد ایک درجن کے لگ بھگ تھی...... ان کے مشہور دیوتا اشورتھ مالوک، مل کارتھ، اڈونائی، ڈے گون اور خونی دیوتا "بعل"...... یہ فونیشیا کا خونی دیوتا بھی کہلاتا ہے اس کا مجسمہ زمین

دیوتا کا مجسمہ جو تاریک ہال کے بیچ میں اونچی جگہ پر نصب تھا جس کا جسم انسانوں کا سا تھا لیکن سر ایک بیل کی مانند ساہ ڈراؤنا اور ہیبت ناک تھا۔ اس بت کے قدموں میں ایک بڑا سا الاؤ دہکایا جاتا تھا جس میں غلام لوہے کی سلاخوں کے ساتھ بڑے بڑے وزنی لکڑیوں کے گٹھے ڈالتے رہتے اور اس الاؤ کو کبھی بجھنے نہیں دیا جاتا تھا...... بت کے سامنے کی جگہ بہت سے اشجار سے ڈھکی ہوئی ہوتی تھی جس پر انواع و اقسام کے پھل لگے ہوتے تھے اس بت کے سامنے قربان گاہ ہمیشہ ٹپکتے ہوئے خون کے قطروں سے گیلی ہوتی تھی دیوتا کا تعلق سراسر تہذیب وادئ نیل سے تھا۔"

"کراہوں کے جاپ، ڈھول کی تھاپ، بانسریوں کی لے، اور کثیف دھوئیں کے مرغولوں کے بیچ ایک نوجوان معصوم دوشیزہ جس کے جسم کو خوشبوؤں میں بسایا گیا ہو جس کے برہنہ جسم پر صرف گلے میں پھولوں کی مالائیں ہوں جس کے سیاہ ریشمی بال موتیوں میں گوندھے گئے ہوں، سر پر ایک بڑا سا رومال جس پر سنہری تاروں سے قیمتی پتھر جڑے گئے ہوں، کی قربانی یوں دی جاتی ہے کہ اسے تیز ڈھول کی تھاپ پر دو سر قسم کے راہب بازوؤں سے پکڑ لاتے اور دیوتا کے قدموں میں دہکتے ہوئے الاؤ میں دھکیل دیتے پھر وہ لڑکی موت کے اندھیروں اور شعلوں کی تپش میں خاکستر ہو جاتی اس کے ساتھ ہی یہ خون آشام تقریب اپنے اختتام کو پہنچتی...... روز ایک نیا جوان معصوم خون اسی طرح سجا بنا کر دیوتا کی بھینٹ چڑھایا جاتا روز شیطانی بربریت کا مظاہرہ ہوتا۔"

تاشون نے زمانہ قدیم کی ایک خونی تہذیب کی ہلکی سی جھلک دکھائی۔

رانیہ اور زنجی نے ایک جھرجھری لی...... "اف...... کتنا ڈراؤنا ہے یہ سب...... واقعی پتھروں کے دور کے انسان پتھر تھے......" رانیہ بولی۔

"جی بھابھی...... لیکن اب کے انسان تو ان سے زیادہ پتھر ہیں ان سب چیزوں کو علم و فن اور عقیدے کا نام دے کر ماڈرنائز کر دیا گیا ہے۔ اب تو زیادہ خطرناک صورتحال ہے زمانہ قدیم میں تو کھلے عام ایسا ہوتا تھا لیکن اب "صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں"...... اپنا بچاؤ اس دور میں مشکل ہو گیا ہے اور پھر یہ ابلیس پرست اپنے لئے جادوگر ساحر کے نام پسند نہیں کرتے بلکہ اس کمال پر پہنچنے کے بعد خود کو خصوصی ماہرین کہتے ہیں۔"

"واہ...... بہت خوب ایک جادوگر کے لئے کتنا معزز لقب ہے یہ۔"

باطنی پوشیدہ پُر اسرار قوت" کے حصول کا نام دیا ہے اور اس کے لئے ہر مذہب اور اس کے اخلاقی اصولوں کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے...... ان ابلیس پرستوں کے نزدیک جادو ایک ایسا معزز علم وفن ہے جو یہ بتاتا ہے کہ اپنے ارادے کی بھرپور قوت طاقت سے کام لے کر اپنی خواہش کے مطابق کسی چیز میں کوئی تبدیلی کیسے پیدا کی جاتی ہے۔"

"آپ سمجھ رہی ہیں نا بھابھی؟"

تاشون نے رانیہ سے براہِ راست پوچھا۔

"جی بھائی صاحب یہ موضوع بہت ہی پیچیدہ اور کچھ دلچسپ بھی ہے...... ہم تو جادو کو...... جادو ہی سمجھتے تھے یہ نہیں جانتے تھے کہ "ان کالے کرتوتوں" کو اتنا مہذبانہ نام دیا گیا ہے...... باطنی پوشیدہ علم وفن۔"

رانیہ نے تاسف سے کہا۔

"جی بھابھی ابھی تو آپ کو اس کے بارے میں زیادہ کچھ معلوم بھی نہیں جیسا جیسا معلوم ہوتا جائے گا حیرت کے سمندر میں ڈوب ڈوب جائیں گی اور یہ سب میں اس لئے آپ کو تفصیل سے بتا رہا ہوں کہ آپ کا سابقہ شیطانی، سفلی مسلک سے پڑا ہے دشمن کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو، کیا طاقتیں رکھتا ہو...... اس کا دین وایمان کیا ہے۔ ہمیں ان سب پر اچھی طرح غور وخوض کر لینا چاہیے تا کہ اس کی ہر چال اچھی طرح سمجھ آ جائے اور اس کے بچاؤ کے ہزار ہا طریقے ہم نکال سکیں۔"

"ٹھیک ہے بھائی صاحب آپ مجھے بتایئے میں ہمہ تن گوش ہوں اور اب میں اپنے دشمنوں کے متعلق سب کچھ گہرائی میں جا کر جانوں گی تا کہ میرے اعصاب ان کے خلاف مقابلے کے لئے ایک اسٹریٹجک پاور کے ساتھ تیار ہو جائیں۔"

"بہت خوب بھابھی......!" تاشون نے ایک بار پھر رانیہ کو سراہا۔

Scanned by CamScanner

"یہی اسپرٹ ہونی چاہیے ایک مریض یا کسی مسئلے سے متاثرہ شخص میں...... بہت خوب۔"

"بیوی کس کی ہے یار......؟" زلفی نے کالر جھاڑا۔

"ہاں بھائی یہ تیری ہی خوش نصیبی ہے۔"

تاشون نے زلفی سے کہا۔

"اب میں آگے بات کرلوں تم بعد میں اکڑ لینا۔"

تاشون زیرلب مسکرایا۔

"اوکے......اوکے......Carry on......" زلفی نے ہلکے ہلکے انداز میں کہا۔

"تو بھابھی میں کہہ رہا تھا۔"

تاشون نے سلسلہ کلام جہاں ٹوٹا تھا......وہیں سے جوڑتے ہوئے کہا۔

"سفلی مسلک والے جادو کو علم وفن جانتے ہیں، انسان پوشیدہ پُراسرار قوتوں کو صحیح وقت پر ڈھنگ سے استعمال کرنا اور منفی ڈائریکشن میں استعمال کرنا ہی جادو ہے...... کیونکہ انسانی ارادے کی پُراسرار طاقت کی ایک مناسب نوعیت ومقدار کو ایک مناسب طریقہ اور مناسب وقت پر استعمال کیا جائے تو کوئی بھی مطلوبہ تبدیلی آسانی سے پیدا کی جاسکتی ہے لیکن کوئی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ عامل اس قابلیت اور صلاحیت کا مالک ہو جوان قوتوں کو استعمال کرسکے لیکن مناسب وقت اور طریقے سے......اس کے علاوہ عامل کو جن حالات میں کام کرنا ہے اس کا بھی پورا پورا اندازہ چاہیے۔"

کہہ کر تاشون نے رانیہ کی طرف دیکھا۔

"آپ کچھ پوچھنا چاہ رہی ہیں بھابھی......؟"

"ہاں میں پوچھنا چاہ رہی تھی کہ جن حالات میں عامل کو کام کرنا ہے اس کا صحیح علم ہو اس کا کیا مطلب؟"

"بھابھی......سوال اچھا کیا آپ نے اگر آپ سوال نہ کرتیں تو بھی آگے چل کر میں خود تفصیل سے بتاتا کیونکہ یہ مسئلہ آپ سے تعلق رکھتا ہے...... عامل کو جن حالات میں کام کرنا ہے اس کا صحیح اندازے کا مطلب یہ ہے کہ ایک ماہر جادوگر جن لوگوں پر اپنا اثر ڈالنا چاہتا ہے......اگر اسے ان

لوگوں یا فرد واحد کی ذہنیت وفطرت کا پورا علم، اندازہ نہیں تو وہ ان لوگوں یا اس فرد واحد جس پر وہ اثر ڈالنا چاہتا ہے ان کے خلاف اپنی قوتوں کو صحیح طور پر استعمال نہیں کر سکے گا اور نتیجہ یہ ہوگا کہ ان پر اس کے عمل کا کوئی خاص اثر نہ ہوگا یعنی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص صرف دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے نہیں بلکہ بحیثیت ایک مسلمان ہماری تعلیم کا مقصد دین کی سمجھ صحیح طریقے پر اور اپنی زندگی کو اسوہ حسنہ ﷺ کے مطابق ڈھالنا بھی ہے...... ہمارے مذہب میں جو رواداری، صبر وتحمل، عفو ودرگزر، تقویٰ، پرہیز گاری ودیگر نورانی شعائر زندگی جو دیے گئے ہیں ان پر عمل کرنا اصل تعلیم ہے...... ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص جس نورانی، اعلیٰ صفات کی ذہنیت، تہذیب کا پروردہ ہوگا، اس کی فطرت اور قوت ایک ایسے شخص کی جو دنیاوی ومذہبی تعلیم سے بے خبر و بے عقل ہوگا، زمین وآسمان کا فرق رکھے گی...... چنانچہ ایک ماہر سفلی علوم کے لئے اس کے ذہن کو قابو کرنا برعکس پہلے شخص کے آساں ہوگا...... اب آپ کا کنفیوژن یقیناً ختم ہوگیا ہوگا...... کہ ایک عامل کو اپنا کام صحیح طور پر سرانجام دینے کے لئے جن حالات کا صحیح علم ہونا ہے وہ کیا ہیں؟ یعنی اس کے معمول کے حالات۔''

''جی میرا کنفیوژن اب دور ہوگیا......'' رانیہ نے کہا۔

''ایک اور اہم بات فنِ جادو کے بارے میں کہ معمول کے حالات کے علاوہ ایک جادوگر یا ساحر کو جو دشواری پیش آتی ہے وہ ہے ''ارتعاشات''۔''

''ارتعاشات......؟'' رانیہ نے حیرانگی سے تاشون کی جانب دیکھا۔

''جی بھابھی......! اسے معمولی خیال مت کیجئے گا Most Important ہے یہ۔''

''وہ کیسے......؟'' زلفی درمیان میں بولا۔

''زلفی تمہیں یاد ہوگا جب اس موضوع پر ہماری پہلے دن رصدگاہ میں بات ہوئی تھی تو انسان کی ان پُراسرار مخفی قوتوں کا بیان ہوا تھا کہ کس طرح ان کو ترقی دے کر وہ ٹیلی پیتھی یا ہپناٹزم جیسے علوم پر دسترس حاصل کرسکتا ہے۔''

''ہاں بالکل بالکل مجھے یاد ہے......'' زلفی بولا۔

''انسانی شخصیت کی پوشیدہ مخفی قوتیں اس کی شخصیت میں سے لہروں یا ارتعاشات کی صورت میں نکلتی رہتی ہیں، عام فہم میں تم ایسا سمجھ لو جیسا کہ کشش اٹریکشن ہم میں سے کچھ شخصیات غیر معمولی

کشش رکھتی ہیں ہم اچانک ان سے متاثر ہو جاتے ہیں......انہیں دیکھتے ہی مرغوب ہو جاتے ہیں اور کچھ شخصیات بالکل بے اثر ہوتی ہیں کوئی اثر پذیری نہیں ہوتی ان میں اور جس حصے پر انسان پیدا ہوتا ہے اس کی لہریں بھی اسی نوعیت کی ہوتی ہیں کچھ لوگوں میں یہ لہریں اور ارتعاشات قدرتی طور پر بڑی زوردار ہوتی ہیں یعنی اثر پزیری کی قوت بہت طاقتور ہوتی ہے اور کسی جادوگر یا ساحر کے لئے یہ بہت مشکل ہوگا کہ اس کو آسانی سے متاثر کر سکے اپنے جادو کا شکار بنا سکے......اور چونکہ تعلیم و تربیت سے تہذیب تشکیل پاتی ہے انسان کی شخصیت اس کی شعور کی نشو و نما ہوتی ہے اس لئے اس کے ارتعاشات زیادہ زوردار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس کو مسحور کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔''

''ایک کنفیوژن اور پیدا ہو رہا ہے......'' رانیہ نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''وہ یہ کہ ہمارے اردگرد ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اچھی تہذیب سے تعلق رکھتی ہیں پھر بھی کبھی وہ جادو کا شکار ہو جاتے ہیں کسی ساحر کا سحر چل جاتا ہے اس کا کیا Reason ہے؟''

''جی آپ نے ایک بہت زیادہ اہم نکتے کی جانب نشاندہی کی شکریہ......'' تاشون نے کہا۔

''اب تک میں نے جو کہا اس کا تعلق عام جادوگروں سے ہے لیکن جو آپ کے ساتھ ہوا بھا بھی یعنی آپ کی روح جو جسم سے نکل جاتی ہے اور باہر جانے کے راستے ڈھونڈتی ہے اور نہ ملنے پر واپس پلٹ کر اپنے جسم کی طرف آ جاتی ہے اس کو آپ معمولی جادوگری سمجھتی ہیں......؟''

''یہ معمولی جادوگری نہیں ہے بلکہ سیاہ علم......عرف عام میں کالے علم سفلیات کے اعلیٰ ترین ماہرین کی کارگزاری ہے ابلیسیت میں سفلی مسلک میں عام سے جادوگر کی رکنیت تک مشکوک سمجھی جاتی ہے......اس مسلک سے تعلق رکھنے والے جادوگر کو استادانِ فن کی حیثیت حاصل ہوتی ہے اس فن جادو کا سب سے بڑا رتبہ انہیں حاصل ہوتا ہے اور ان کی قوت کے سامنے رنگ و نسل اور ارتعاشات کچھ خاص حیثیت نہیں رکھتے......وہ اپنی لامحدود شیطانی قوتوں کی اثر پذیری کا جادو اپنے کسی بھی معمول پر چلا سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اس انسان کی حفاظت کوئی ایسی طاقت نہ کر رہی ہو جو خود اس کی طاقت کے برابر ہو یا اس سے بڑی۔''

''اب کنفیوژن دور ہوا......؟'' تاشون نے رانیہ سے تصدیق چاہی۔

Scanned by CamScanner

''بالکل بھائی صاحب کیسا عجیب گورکھ دھندہ ہے سب کتنا پیچیدہ۔''

رانیہ نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

''بحیثیت مسلمان ہمارے پاس وہ طاقت موجود ہے اس ذات واحد پر ہمارا اٹل ایمان اور حضور اکرم ﷺ کی اسوہ حسنہ کی پیروی، راسخ عقیدہ کہ جو انہوں نے فرمایا وہ اللہ کا حکم کیا ہوا ہے بلا چوں چراماں لینا ہماری وہ ''نورانی قوت'' ہے وہ عظیم طاقت ہے جس سے بڑے سے بڑا شیطانی فرقہ یا جادوگر تھر تھر کانپتا ہے اور ہم خوش نصیب ہیں کہ مکروفریب، شیطانی حربوں کے درمیان ہم مسلمان پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان بالیقین اور نبی کریم ﷺ کی اسوہ حسنہ اور اُن کی ذات اقدس بابرکت کی پیروی ہی ہمارے آگے ایسے کئی سفلی گر، ساحر، جادوگر اور کئی شیطانی عقیدے و مسلک سرنگوں ہو کر مٹی میں مل جاتے ہیں اس لئے کہا گیا ہے کہ ''حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے کے لئے ہے۔''

''بے شک......'' رانیہ اور زلفی نے بیک وقت کہا۔

''اچھا بھابھی آپ جاننا چاہتی ہیں نا کہ آپ ہی کے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟''

''ہاں......'' اس سے پہلے رانیہ بولتی...... زلفی نے کہا۔

''ہم نے راحت چچا کا کیا بگاڑا تھا؟ رانیہ تو ان کی آؤ بھگت کرتی تھی...... حالانکہ خاندان میں کوئی ان سے ملنا پسند نہیں کرتا تھا پھر بھی رانیہ نے ہمیشہ ان کو عزت دی۔''

''نہیں زلفی...... راحت چچا اکیلے نہیں ہیں اور نہ ہی انہوں نے دشمنی نکالی ہے بلکہ یہ اس عورت سیلاشیا کی کارگزاری ہے۔''

''سیلاشیا؟'' دونوں نے حیران ہو کر کہا......''یہ کون ہے تاشون؟''

''سیلاشیا ایک استعارہ ہے شیطانی، ابلیس پرستی کا ایک خاص درجہ رکھتی ہے اور وہ تمہارے راحت چچا جیسے چھوٹے موٹے جادوگر اپنی زنبیل میں رکھتی ہے خاص کمالات شیطانی کی ماہر ہے، ایک خاص مقصد رکھتی ہے جس کی بناء پر وہ بھابھی کی روح کے درپے ہے۔''

''لیکن کیوں میں ہی کیوں......؟'' رانیہ جذباتی ہو اُٹھی۔

''Relax بھابھی Dont Worry پریشان مت ہوں...... یہ سب بتانے کا مقصد آپ

Scanned by CamScanner

کو پریشان کرنا نہیں بلکہ مضبوط کرنا ہے...... آپ مضبوط رہیں گی جب ہی حق و باطل کے اس معرکے میں جیت ہماری ہوگی So don't take tension, relax۔"

"میں بتاتا ہوں کہ اس خبیث عورت نے آپ ہی کو کیوں چنا ہے...... دراصل سیلشیا مصر کے قدیم تہذیب و روایت سے تعلق رکھتی ہے باپ مصری تھا اور ماں ایک ہندو عورت...... مصر کے اس خاندان کا آبائی پیشہ ہی ساحری و جادوگری تھا...... قدیم مصر تو ویسے بھی سحر زدہ تہذیب و تاریخ رکھتی ہے اس کی ہندو ماں بھی کی ساحری رچی تھی چنانچہ ابلیست سیلشیا کے خون میں رچی بسی ہے، اس کا خمیر ہی بدی سے اٹھا ہے ایسا مضبوط شیطانی بیک گراؤنڈ رکھنے والے فرستادے تاریک قوتوں کے امین...... دنیا کے تمام مذاہب و اخلاقیات کو پس پشت ڈال کر اپنے وحشیانہ سفلی مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے من پسند معمول ڈھونڈتے ہیں تا کہ اپنی شیطانی کارگزاری کے لئے ان کو بہترین آلہ کار بنا سکیں...... انہیں خاص خاص وقت کے خاص خاص لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ اپنی منفی قوتوں کو Channelize کر سکیں۔"

"کیا تاشون؟" زلفی نے چونکتے ہوئے کہا...... "خاص خاص وقت کے خاص خاص لوگ ...... کیا مطلب؟"

"ہاں خاص خاص وقت کے خاص لوگ......" تاشون نے زور دیا۔

"جیسا کہ رانیہ بھابھی......!"

"آپ کو پتہ ہے بھابھی کبھی کسی نے بتایا کہ جب آپ پیدا ہوئیں اس دن مکمل سورج گرہن تھا...... سورج کو مکمل گرہن لگ گیا تھا اس دن؟"

"گرہن ہاں میری امی نے ایک مرتبہ بتایا تھا کہ جب میں پیدا ہوئی تو سورج گرہن تھا۔" رانیہ نے کچھ یاد کرتے ہوئے کہا۔

"علم نجوم کی رو سے رانیہ بھابھی، آپ کا طالع برج میزان Libra ہے اور آپ کے طالع یعنی 1st house میں وقت پیدائش شمس اور قمر دونوں تھے دونوں کا قران ہو رہا تھا۔"

"قران یہ کیا ہے......؟" زلفی بولا۔

"قران سے مراد یہ ہے کہ جب کسی کے Natal Chart میں ایک ہی گھر میں دو ستارے

ایک ساتھ ہوں اور ان کے درمیان صفر درجہ ہو ان کو ایک دوسرے سے قران کرنا کہتے ہیں...... شمس اور قمر مکمل گرہن میں تھے...... آپ کے زائچے میں یہ ایک نہایت خراب صورتحال ہے مکمل گرہن کے وقت پیدائش اور پھر اس وقت زحل بھی طالع میں موجود ہے سب نحس...... لیکن یہ وقت شیطانی و سفلی عملیات والوں کے لئے ایک آئیڈیل ٹائم ہے اس وقت منفی قوتیں اپنے عروج پر ہوتی ہیں...... رانیہ بھابھی چونکہ مکمل گرہن کے وقت پیدا ہوئیں اور شمس اور قمر ایک ہی گھر میں گرہن کی حالت میں زحل کی موجودگی ستاروں کی ایسی خاص نحس پوزیشن جب دوبارہ ایک بار پھر آئے گی تو ان نحس اثرات اور خصوصی اجتماع اور گرہن کی منفی قوتوں سے فائدہ اُٹھا کر یہ لوگ رانیہ بھابھی کے ذریعے اپنے خوفناک مقاصد کی تکمیل کر سکتے ہیں وہ اگر چاہتے تو بھابھی، آپ کو اپنے گروہ میں شامل کر سکتے تھے کسی بھی طرح آپ کو اپنے مسلک کا پیروکار بنا سکتے تھے لیکن اُنہوں نے ایسا نہیں کرنا چاہا بلکہ آپ کی روح کو جسم سے نکال کر اس کو Medium بنانا چاہا اس لئے آپ کے ساتھ وہ واقعات پیش آئے لیکن محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے آپ کسی کی دعا کے حصار میں ہیں کہ اب تک اس شیطانی وار سے بچتی چلی آ رہی ہیں ورنہ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔"

"اوہو...... میرے خدایا......" رانیہ نے اپنا سر پکڑ لیا۔

"اب کیا ہوگا؟...... وہ حد درجہ پریشان نظر آنے لگی۔"

"نہیں بھابھی اس طرح بالکل نہیں...... ایسا نہیں کریں گی آپ۔"

تاشون نے رانیہ کو تنبیہ کی۔

"میں نے بارہا کہا ہے کہ یہ سب بتانے کا مقصد آپ کو پریشان کرنا نہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ کے کیس کو پوری جزیات و تشریحات کے ساتھ آپ سے ڈسکس کروں تا کہ جس طرح ہم لوگ گھر پر نہیں تھے اور اس شیطانی قوت نے حرکت کی اس طرح دوبارہ ہو تو آپ الرٹ رہیں اور یقین رکھیے جب تک آپ اللہ پر بھروسہ بنائے رکھیں گی اس وقت تک میرا کام آسان رہے گا...... مجھے آپ کے اعتماد اور یقین کی ضرورت ہے...... ایک معالج کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ متاثرہ شخص کی Will Power اس کا ساتھ نہ دے...... میں نے کئی کیسز میں Analyses کیا ہے کہ معمولی بیماریوں یا مسائل کے حل میں رکاوٹ اکثریت مریض یا متاثرہ شخص کی کمزور Will Power ہوتی ہے اس

Scanned by CamScanner

کی حد سے بڑھی ہوئی فکر ہوتی ہے، انسانی جذبات ہی بیماریوں، پریشانیوں کو بڑھانے کی اصل وجہ ہوتے ہیں اور ان میں سرفہرست فکر ہے اور ہم یہ سب اس وقت ختم کر سکتے ہیں جبکہ اس کی وجہ پتہ ہو۔''

''میں نے یہی کیا...... آپ کو آپ کے ساتھ ہونے والے پُراسرار واقعات کی وجہ بتائی ہے تاکہ آپ کی قوتِ ارادی مضبوط ہو...... آگہی کو قوت بنائیں بھابھی...... کمزوری یا خوف نہیں۔''

''رانیہ......! تاشون ٹھیک کہہ رہا ہے تم یہ سب جان کر فکر مندمت ہو ہمارا ساتھ دو۔''

زلفی نے رانیہ کا حوصلہ بڑھایا۔

رانیہ نے سن کر گہری سانس لی۔

''آپ لوگ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں...... میں اس خوف کو اپنے قریب بھٹکنے نہیں دوں گی...... مجھے اللہ پر کامل بھروسہ اور یقین ہے وہ میرے ساتھ ہے اور میں تنہا نہیں۔''

''ویری گڈ...... یہی قوت درکار ہے ہمیں۔''

تاشون نے سکون سے کہا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

•• تـــــاشـــور ••

یہ شہر کا ایک دور افتادہ علاقہ تھا اس علاقے میں ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر بنگلے بنے
ے تھے اسی جنگل نظیر علاقہ میں سرسراتے درختوں کے درمیان مٹیالی رنگت اور بدہیئت گیٹ والا
سر اُٹھائے کھڑا تھا جس کی دیواروں سے جابجا سوکھی بیلیں یوں چمٹی ہوئیں تھیں جیسا کہ کوئی خون
ام...... بنگلے کے اندر بل کھاتی روش کے دونوں اطراف جابجا سوکھی پیلی مدقوق گھاس، ٹنڈ منڈ
ت اُجڑی ہوئی پھولوں کی کیاریاں، عجیب دل گزار منظر پیش کر رہی تھیں۔ سوکھے پتے اِدھر اُدھر
ر مچاتے پھر رہے تھے۔ جیسے ان سب پر ایک وحشت طاری ہو لیکن حیرت انگیز بات یہ تھی کہ قطع نظر
ں کے کہ بنگلہ اُجاڑ اور خستہ حال نظر آتا تھا...... اندر جنگل میں منگل کا سماں تھا۔ کار پورچ تازہ دھلا
وا نظر آ رہا تھا جہاں ایک بلیک کلر کی شاندار مرسڈیز کھڑی ہوئی تھی...... اس کے ساتھ ایک گاڑی اور
موجود تھی۔

چاروں طرف ایک معنی خیز سناٹا تیر رہا تھا...... گاڑیوں کی موجودگی کے باوجود لگ رہا تھا کہ اندر کوئی ذی روح موجود نہیں...... باہر کے قطع نظر اندر سے یہ بنگلہ قدیم وجدید امتزاج کے فرنیچر سے سجا ہوا نظر آتا تھا...... وہاں اندر بظاہر کوئی موجود نہ تھا پھر بھی یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے بہت سارے لوگ موجود ہوں۔ چاروں طرف پُراسرار سراہٹیں جاری تھیں سب کچھ ناقابلِ فہم تھا...... لیکن ان کے لئے جو اجنبی تھے سیلشیا کے لیے تو یہ اس کا اپنا تھا...... یہ ماحول یہ محفل وہی تو سجاتی تھی۔

اس عالی شان ڈرائنگ روم کے مشرقی دریچے کے پاس ایک اونچی کرسی رکھی ہوئی تھی جس پر طرح طرح کے نقش ونگار بنے ہوئے تھے جن پر سیلشیا براجمان تھی...... سیاہ زلفیں شانوں پر بڑی ادائے بے نیازی سے بکھری ہوئی تھیں، چہرے پر ایک دل فریبانہ تاثر اور آنکھوں میں ایک خاص شیطانی پُراسرار کیفیت...... اس کے سامنے والی نشست پر وہ نہایت عقیدت واحترام سے سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔

Scanned by CamScanner

''مادام...... آپ میری آخری اُمید ہیں......'' یہ شہر کا ایک بڑا کامیاب ہیرے کا سوداگر زوار ملک تھا۔

''آخری......؟'' سیلشیا ایک طرح سے برہمی کا شکار نظر آئی...... ''زوار ملک مجھ سے پہلی اُمید رکھو ورنہ چلے جاؤ یہاں سے...... راحت نے تمہیں بتایا نہیں کہ سیلشیا آخری میں کاؤنٹ کی جانے والی چیز نہیں ہے؟''

''سوری مادام......'' زوار ملک نے راحت چچا کے اشارے پر اپنی غلطی سدھارتے ہوئے کہا۔

''میری پہلی اور آخری اُمید ہیں آپ......'' اس مرتبہ زوار ملک کا لہجہ خوشامد سے شرابور تھا۔

''ہاں...... آئندہ یاد رکھنا کہ سیلشیا پہلی اور آخری اُمید تو ہو سکتی ہے لیکن آخری نہیں۔''

''چلو اب میرے ساتھ......'' سیلشیا کھڑی ہو گئی...... اس کی تقلید میں زوار ملک بھی کھڑا ہو گیا...... سیلشیا اب ڈرائنگ روم سے نکل کر ہال نما کمرے میں آ گئی تھی...... راحت چچا اور زوار ملک دونوں اس کے پیچھے تھے...... یہاں پہنچ کر اس نے اُونچی آواز لگائی ''فسانہ''۔

پُراسرار سرسراہٹوں میں یکا یک ہل چل سی مچی پھر خاموشی چھا گئی اور کہیں سے اچانک ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی سیلشیا کی خدمت میں حاضر ہو گئی...... اس کے مومی ہاتھوں میں سیاہ رنگ کی شمعیں روشن تھیں۔

''فسانہ تیاری مکمل ہے......؟''

''جی مادام! چلیں سب تیار ہے۔''

ہال میں ایک سرد سرسراتی آواز گونجی...... ''چلو راحت تم بھی آ جاؤ۔''

وہ چلتی ہوئی ہال کے مغربی حصے کی طرف بڑھ گئی...... مغربی دیوار پر ایک پانچ پہلوؤں والے ستارے کی شبیہ اُبھری ہوئی تھی...... سیلشیا نے اس کے درمیان انگلی رکھ دی اور جانے کیا منہ میں بدبدائی اور پھر اپنے ہاتھ کا ہلکا سا دباؤ ڈالا تو دباؤ ڈالتے ہی دیوار کا ایک حصہ ایک طرف کو ہٹتا چلا گیا۔

ایک تیز روشنی تھی جو باہر پھوٹی پڑ رہی تھی روشنی اتنی تیز تھی جس نے اس زمین دوز کمرے کو ہی نہیں بلکہ زمین سے کئی فٹ اُونچے اس ہال کو بھی منور کر ڈالا تھا۔ سب سے پہلے دیوار کے سرک جانے سے بننے والے اس راستے کی جانب سیلشیا نے اپنے قدم بڑھائے۔ اس کی قیادت میں زوار ملک اور

Scanned by CamScanner

راہداری بھی آگے بڑھتے دوسری طرف روشنی میں کچھ سیڑھیاں نظر آرہی تھیں ...... سیڑھیاں سے
کبھی تو ان کے سامنے ایک وسیع عریض کمرہ تھا...... تمام کمرے میں اس پُر اسرار روشنی کے علاوہ خوشبو اور دھوئیں کے بادل چھا رہے تھے...... کمرہ ایک بوجھل تیز خوشبو کے زیر اثر تھا...... اچانک ان دیکھی سرسراہٹیں یہاں بھی محسوس کی جا سکتی تھیں، وسیع کمرے میں ایک نہایت بھیانک جگہ موجود تھی ...... وہ تھی ایک قربان گاہ...... اس شیطانی قربان گاہ کو چاروں طرف قندیلوں سے سجایا گیا تھا جو اس وقت روشن تھیں۔ جن میں عجیب سرخ قسم کی روشنی پھوٹ رہی تھی...... یہ روشنی اپنے منبع سے تو سرخ پھوٹتی نظر آتی لیکن قربان گاہ تک پہنچتے پہنچتے یہ دودھیا، سفید اور زردی ہو رہی تھی...... بوجھل خوشبودار دھوئیں کے مرغولے قربان گاہ کے چاروں جانب نمودار ہو رہے تھے اور وقفہ وقفہ سے قربان گاہ کو ڈھانپ رہے تھے...... ان قندیلوں کی عجیب و غریب روشنی میں قربان گاہ کے سرخ پتھر آتشیں خباثت سے چمکتے نظر آ رہے تھے اور قربان گاہ کے بیچوں بیچ ایک سفیدی چیز رکھی ہوئی تھی وہ ایک انسانی جسم تھا کفن میں لپٹا ہوا...... وہ ایک لاش تھی۔

یہ سب دیکھ کر زوار ملک بری طرح چکرا گیا۔ اُسے اندازہ ہوگیا کہ وہ کسی معمولی جادوگر کے پاس نہیں...... ایک لمحے کے لئے اس کے دل میں خیال آیا کہ وہ اس منحوس جگہ سے ایسا بھاگے کہ پیچھے مڑ کے بھی نہ دیکھے لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے ضمیر کو تھپک دیا اور اس دائرے میں بیٹھ گیا جہاں سیلشیا نے ہاتھ سے اشارہ کیا تھا۔

"فسانہ سامان لے آؤ۔"

فسانہ نے قربان گاہ میں رکھی لاش کے سرہانے رکھے خون کے پیالے کو اُٹھایا اور سیلشیا کے آگے رکھ دیا...... سیلشیا نے اس خون بھرے پیالے میں اپنی انگلی ڈبو کر ایک زرد رنگ کے کاغذ پر آڑی ترچھی لکیریں کھینچیں اور کاغذ کو موڑ کر تعویذ کی شکل دے دی۔

"ہاتھ پھیلاؤ۔"

سیلشیا کی آواز قربان گاہ میں گونجی۔

زوار ملک نے بڑے ہی میکانکی انداز میں ہاتھ پھیلا دیا...... سیلشیا نے وہ تعویذ ملک کی پھیلی ہوئی ہتھیلی پر رکھ دیا۔

"لے جاؤ اور جا کر جلا دو...... تمہارا کام ہو جائے گا، اب سیدھے چلے جاؤ...... سیدھا جانا......

Scanned by CamScanner

مڑ کر نہیں دیکھنا...... تم بھی جاؤ راحت۔''

سیلشیا کے حکم پر راحت چچا، زوار ملک کو لے کر اس شیطانی معبد یا قربان گاہ سے باہر نکل گئے...... ان کے جاتے ہی فسانہ دھوئیں کے سرمئی مرغولے میں تحلیل ہوگئی اور دھیرے دھیرے ہوتی ان دیکھی سرسراہٹوں میں تیزی آگئی اور وہ تازہ لاش پر ٹوٹ پڑیں...... لاش دھیرے دھیرے غائب ہو رہی تھی...... لاش کے اعضاء بھیانک طریقے سے دھیرے دھیرے غائب ہو رہے تھے اور سیلشیا کے وحشیانہ قہقہے قربان گاہ میں گونج رہے تھے۔

ذرا دیر میں قربان گاہ کا فرش صاف تھا...... ان دیکھے مہمان اپنی ضیافت اُڑا چکے تھے۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

عمبر رانا

صحرا کا اپنا ہی ایک خاص طلسم ہوتا ہے۔ ریت کے بڑھتے ہوئے ٹیلوں اور چھوٹی بڑی اَن گنت ریت کے سمندر کی لہروں میں بڑا گہرا فسوں ہوتا ہے۔ دنیا کا شاید کوئی اور فسوں اس کا مقابلہ کر پائے...... ہزار ہا داستاں ہزار ہا صدیاں ان میں سوئی ہوئی ہوتی ہیں...... یکا یک اس دم جیسے یہ داستانیں جاگ پڑتیں ہیں جب ہوا کا کوئی آوارہ جھونکا ان کو چھیڑ جائے...... پھر تو یہ بگولوں کی شکل میں اُٹھتی ہیں اور ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتی اور بغل گیر ہوتی رہتی ہیں...... ابھی ان کا یہ کھیل اپنے جوبن پر ہی پہنچتا ہے کہ صحرا کے اس سحر میں ایک اور ہلچل مچ جاتی ہے...... سرمئی شام ان آوارہ بگولوں اور ہوا کے جھونکوں کے اس بے باکانہ کھیل سے خفا سی ہو جاتی ہے اور ان پر اپنی سرمئی ردا ڈال دیتی ہے اور تھوڑی دیر میں جب مدہوش ارغوانی آنچل میں چھپی رات اپنی سیاہ زلفیں کائنات پر بکھراتی ہے تو پھر...... سب یک دم جیسے شانت ہو جاتا ہے...... پر کہیں دور سے جب کسی صحرائی من چلے کی بانسری کی لے ہوا کے دوش پر سوار ہوتی ہے تو صحرا کے اس گہرے جادو کو تھوڑی دیر کے لئے توڑ دیتی ہے۔

یہ صحرا ایک چھوٹی سی صحرائی بستی پر مشتمل تھا بستی بھی کیا تھی کچے گھروں کی طویل قطار تھی جو کہ صحرا میں دور دور تک پھیلی ہوئی تھی جن کو صحرائی جھاڑیوں کی باڑ سے ڈھکا گیا تھا...... بستی کی غربت اور زبوں حالی کی کہانی ہر جھونپڑا اسنا رہا تھا دور کہیں ریت کے اُونچے ایک ٹیلے پر ایک بوسیدہ مزار تھا...... صاحب مزار کا نام تو کوئی نہیں جانتا تھا لیکن سب اس مزار کو "بابا قندیل والا" کا مزار کہتے تھے۔

سرخی مائل زرد اینٹوں سے چنا گیا مزار بہت قدیم تھا...... طویل سیڑھیاں جو اُوپر جا کر ایک بڑے صحن پر ختم ہوتی تھیں بستی کے لوگ یہاں اپنی منتیں مرادیں پانے کی خاطر آتے تھے...... صحن میں سوکھے ہوئے خشک صحرائی پھولوں اور کہیں کہیں گلاب کی خشک پتیاں ہوا کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہی تھیں۔

Scanned by CamScanner

اسی صحرائی بستی کے ایک گھر میں چندوا رہتا تھا۔ اس کا گھر ایک بیوی، چھ بچوں اور چند بکریوں پر مشتمل تھا۔ بیوی دیگر صحرائی عورتوں کی طرح رنگین دھاگوں اور شیشیوں سے گھریلو استعمال کی اشیاء بناتی تھی...... اس کے ہاتھ کے بنائے گئے پراندوں کی دھوم تو پورے صحرا میں مچی ہوئی تھی...... صحرا کے کسی گھر میں شادی ہو اور دلہن نے اس کے ہاتھ کے بنائے پراندے نہ اپنے بالوں میں گوندھے ہوں تو دلہن کے سنگھار کو ادھورا سمجھا جاتا تھا...... چندوا بیوی کے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزیں شہر لے جا کر فروخت کر آتا تھا یا کچھ دن شہر میں چھوٹی موٹی مزدوری کرتا اور پھر بیٹھ کے کھاتا کوئی مستقل ذریعہ معاش نہیں ہوتا ان صحرائی لوگوں کا اور مزاج بھی عجیب صحرائی رکھتے ہیں۔

لیکن چندوا اس لحاظ سے اس صحرائی بستی کے لوگوں سے تھوڑا الگ تھا کہ اس کے ماں باپ نے کچھ اثاثہ چھوڑا تھا جس پر چندوا کے دیگر بہن بھائیوں نے قبضہ کر کے چندوا کو خالی ہاتھ دیس نکالا کر دیا تھا۔

چندوا کہاں جاتا؟...... بیوی بچوں کے ساتھ اسی صحرائی گود میں ایک کچا جھونپڑا تھوپ کر رہنے لگا۔

چندوا کا کچا جھونپڑا چھے بچوں کے ساتھ اس کی زبوں حالی اس کے اپنوں کے ناروا سلوک کی داستاں چیخ چیخ کر سنا رہا تھا...... چندوا زندگی کی گاڑی جیسے تیسے کھینچنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا کہ اس پر ایک مصیبت اور ٹوٹ پڑی کہ اس کے جانوروں نے بیمار ہو کر مرنا شروع کر دیا...... جہاں انسانوں کے زندہ رہنے کا ساماں نہ ہو وہاں بے زبان جانور کتنے دن چندوا کا اس بھوک افلاس میں ساتھ دیتے؟...... جانوروں کا دودھ سوکھ گیا تھا جس پر اس کے بچوں کی بھوک کا دارومدار تھا...... اب آخری بکری اس کے پاس بچی تھی جو ابھی تک چندوا کا ساتھ دے رہی تھی مگر اس کے دودھ پیتے بچوں کا پیٹ بھرنے سے قاصر تھی...... تھوڑے دن پہلے تک چندوا کو قریبی شہر میں مزدوری مل ہی جاتی تھی...... وہ اپنی بیوی جوجی کی ہاتھ کی بنائی چیزوں کو شہر میں فروخت کر دیتا تھا...... کچھ مزدوری خود کرتا تھا یوں زندگی کی گاڑی کو ایندھن فراہم کرنے کی کوشش میں لگا رہتا تھا۔

اب کافی دن ہو چکے تھے چندوا کو کہیں مزدوری نہیں مل رہی تھی...... گھر کا سامان ختم ہو چکا تھا...... جانور بھوک پیاس سے مر رہے تھے...... وہ اپنے بچوں کو کھلائے یا جانوروں کو؟...... اس کی بیوی اور اس نے تو اپنے سینوں پر ہی نہیں بلکہ اپنے پیٹ پر بھی صبر کے پتھر باندھ لئے تھے...... وہ اور

Scanned by CamScanner

اس کی بیوی دو دن کے فاقے سے بھی گزر چکے تھے...... چندوا کا آج کا دن بھی اسی اُدھیڑ بن میں گزر گیا تھا کہ وہ خود اپنی اور اپنے سے وابستہ زندگیوں کی سانسوں کو کس طرح جاری و ساری رکھے...... شام میں عصر کے بعد وہ انہی سوچوں میں گم مزار کے صحن میں آ بیٹھا اور سورج کے ڈھلتے گولے کو دھیرے دھیرے ریت کے ٹیلوں کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھ رہا تھا...... پھر اس نے ایک نظر مزار کے گنبد پر ڈالی اور پھر صحن میں ہوا کے ساتھ ادھر اُدھر بکھرتی خشک پھولوں کی پتیوں کی بے بسی والا چاری پر...... اُسے ایسا لگا کہ اس کی خود کی حالت بھی اس گمنام مزار جیسی ہی ہے بے کسی کا مزار...... جہاں سرِشام ننگے پاؤں کیوں کوئی دیا جلانے آئے گا۔

صحرائی شام دھیرے دھیرے اب ایک شبنمی رات میں ڈھل رہی تھی...... چندوا مزار سے نیچے اُتر آیا اور گھر کی طرف جانے کے بجائے اس کے قدم خود بخود اس ریت کے ٹیلے کی طرف اٹھنے لگے جہاں وہ اکثر بیٹھ کر صحرا کی اسرار بھری راتوں میں اپنے دل کا سارا درد اپنی اکلوتی بانسری کی آواز، اس کی لے کے ذریعے فضا کے دوش پر بکھیر دیتا تھا...... آج بھی وہ بانسری کے ذریعے اپنے دل کا سارا درد زندگی کا المیہ فضا کی لہروں پر لکھ رہا تھا...... رات شبنمی اور ساتھ ہی ماہ کامل بھی تھی چندوا کی بانسری کی لے اور ماہ کامل کی بکھرتی چاندنی دونوں نے آج صحرا میں ایک انوکھا طلسم جگا رکھا تھا...... ابھی چاندنی اور فضا میں بکھرے سروں کا ملن جاری تھا...... اچانک سے یوں محسوس ہوا کہ صحرا کی فضا ساکن ہوگئی ہو، چلتی مدہوش ہوا ٹھٹک کر رہ گئی ہو اور صحرا کا گہرا جادو مزید گہرا ہو گیا ہو...... اُسے یوں لگا جیسے یہ رات اس پر کسی نئے روپ میں کھلنے والی ہے...... چندوا کو نامعلوم سی بے چینی محسوس ہو رہی تھی...... اُس نے آسمان پر سجے ماہ کامل کی طرف دیکھا جو پوری آب و تاب سے اپنی چاندنی لٹا رہا تھا...... چندوا نے بانسری بجانا بند کردی، ٹیلے سے نیچے اُتر آیا اور پھر اچانک وہ ساکت ہوگیا...... اس کا جسم جیسے پتھر کا ہوگیا ہو وہ دو دن کے تقریباً فاقے سے تھا...... اس کی آنکھوں کے سامنے تاریکی سی چھا گئی ...... اس سے پہلے کہ اُسے اپنے جسم پر کوئی اختیار باقی نہ رہتا اور وہ زمین پر لڑھک جاتا...... اسے اس سیاہ لبادے میں ملبوس شخص نے تھام لیا۔

''چندوا سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔''

آواز میں نہ جانے کیا سحر تھا...... چندوا جیسے تنویمی کیفیت میں آ گیا اور سیدھا کھڑا ہو گیا...... اب چندوا نے اس شخص کی طرف دیکھا لیکن بے سود...... اُسے اس سیاہ لبادے والے شخص کی پوری

شکل دکھائی نہ دیتی تھی اس کا آدھا چہرہ صحرا کی چاندنی میں نظر آ رہا تھا...... وہ ایک دمکتا ہوا چہرہ تھا بڑا سا سر، لمبی گردن اور لمبا قد...... وہ ایک مصری وضع قطع کا بوڑھا شخص تھا...... صحرا کے پرفسوں اسراروں میں سے ایک اور اسرار کھلنے والا تھا۔

''چندوا......'' وہ بولا۔

اس کی نرم آواز چندوا کے کانوں میں پڑی۔

''میں تمہاری کیفیت سے خوب واقف ہوں اور جانتا ہوں کہ اس وقت تمہارے ذہن میں کیا برپا ہے خود کو سنبھالو تم پر کائنات کے ان گنت رازوں سے ایک راز عیاں ہونے جا رہا ہے۔''

''مم...... مم......'' میں لفظ گویا چندوا کے حلقوم میں پھنس رہے تھے۔

''تم کچھ نہیں بولو چندوا صرف سنو۔''

مصری بوڑھا شاید مسکرایا تھا۔

''میں کون ہوں؟...... تمہارے بارے میں کیوں جانتا ہوں کیا جانتا ہوں؟...... تم ان سب سوالوں کے قطع نظر صرف میری بات غور سے سنو اور وہ یہ کہ میں تمہیں ایک ایسی چیز سونپ رہا ہوں جو خدائے آمن رع نے مجھے ایک عمر گزارنے کے بعد عطا کیا تھا...... اب سب یوں سمجھ لو کہ میں اسے انسان کو اور وہ بھی تم جیسے انسان کو ہی سونپ سکتا ہوں...... ایک مخصوص مدت کے لئے...... اس کے بعد میں تم سے اپنی امانت لے جاؤ گا۔ تمہیں بس میری اتنی ہی مدد کرنی ہے کہ اسے حفاظت سے رکھنا...... اس کے بدلے یہ تمہاری زندگی تمہاری دنیا ہی بدل دے گا...... اس کے بعد اس نے اپنے سیاہ لبادے میں ہاتھ ڈالا اور ایک سنہری فریم میں جڑا آئینہ نکال کر چندوا کو دیا جس کے سنہری فریم میں ننھے منے بے تحاشہ لاجورد جڑے ہوئے تھے...... یہ رکھو...... چندوا نے ایک سحر کی سی کیفیت میں وہ لاجوردی انوکھا آئینہ لے لیا...... چندوا جیسے ایک دیہاتی صحرائی انسان کے لئے یہ سب کچھ ایک گہرا خواب جیسا ہی تھا...... حیرت انگیز...... سحر انگیز۔''

''ایک بات غور سے سنو......'' پُراسرار مصری شخص نے انکشاف کیا...... ''کہ اس کو تم جہاں رکھو گے بس تم ہی کو معلوم ہوگا تمہارے علاوہ کسی کو نہیں حتیٰ کہ مجھے بھی نہیں...... لو رکھو اپنے مسائل کا حل یہ تمہیں دنیا کے چھپے ہوئے خزانے دکھائے گا لیکن تم اپنے آپے میں ہی رہنا زیادہ لالچ نہ کرنا ورنہ تمہیں بہت نقصان پہنچ سکتا ہے...... جس کا تم ازالہ کرنے کے لئے زندہ نہیں بچو گے۔''

Scanned by CamScanner

مصری بوڑھے شخص نے چندوا کو اچھی طرح سب سمجھا دیا تو پھر چند کلمات سکھائے جو آئینہ کے سامنے ادا کرنے تھے۔

دور اُونٹوں کا کوئی قافلہ گزر رہا تھا جن کے گلے میں پڑی نقرئی گھنٹیوں کی سریلی آوازوں نے صحرا کی پُر فسوں اس رات کا جلوہ کچھ اور گہرا کر دیا تھا...... ہوا کی پُر اسرار سرگوشیاں جاری تھیں...... آسمان پر ماہِ کامل کا سفر اپنی مخصوص چال سے جاری تھا...... چندوا نے آئینہ لباس میں چھپا کر نظر جو اُوپر کی تو اب وہاں کوئی ذی روح موجود نہ تھا...... وہ پُر اسرار شخص غائب ہو چکا تھا...... چندوا کچھ لمحے کے لئے ساکت ہو گیا اور پھر اپنی لڑکھڑاتی چال سے گھر کی طرف روانہ ہو گیا...... گھر کا رستہ بہت لمبا ہو چکا تھا...... چندوا ہانپ رہا تھا اُسے لگا صحرا کی شبنمی ہوا اُسے پیچھے سے گھسیٹ رہی ہے آگے بڑھنے نہیں دے رہی گرتا پڑتا بالآخر وہ اپنے کچے جھونپڑے کے پاس پہنچ ہی گیا اس نے جلدی سے ایک طائرانہ نظر اِدھر اُدھر ڈالی اور اپنے اندھیرے میں ڈوبے جھونپڑے میں داخل ہو گیا۔

بچے سو رہے تھے جبکہ بیوی جاگ رہی تھی، چندوا نے اپنی تیزی اور ہڑبڑاہٹ میں بیوی کی طرف توجہ نہ دی اور اس کچے جھونپڑے کے واحد کچے کمرے میں رکھے ایک ٹین کے صندوق کو کھول کر کھڑا ہو گیا اور اپنے لباس میں چھپے لاجوردی آئینہ کو نکال کر نہایت سرعت سے صندوق میں چھپا دیا...... اس وقت تک چندوا کی بیوی جو.جی اس کے سر پر پہنچ چکی تھی۔

چندوا آئینہ رکھ کر جیسے ہی واپس پلٹا، جو.جی کو کھڑا پایا...... اس سے پہلے کہ جو.جی بولتی، چندوا نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا...... جو.جی آنکھوں میں ہزار ہا سوالات اور چہرے پر حیرت لئے چندوا کو تکنے لگی...... چندوا، جو.جی کا ہاتھ پکڑ کر اس کمرے کے ایک کونے میں رکھی واحد ٹوٹی جھلنگا چارپائی پر بیٹھ گیا...... چارپائی کی ٹوٹی بانیں جو.جی نت نئے طریقے سے روز باندھتی تھی...... غربت اور لاچاری کی زندگی اور چارپائی کی ٹوٹی بانیں دونوں میں ایک قدر مشترک ہے کہ روز صبح نئے سرے سے ان ٹوٹی بانوں کو جوڑنے اور جگہ جگہ جوڑ لگانے کی تگ و دو شروع ہو جاتی ہے...... چندوا، جو.جی کو لے کر چارپائی پر بیٹھ گیا اس کو مختصر الفاظ میں سیاہ لبادے والے عجیب و غریب پُر اسرار شخص کی اور آئینہ کی روداد پھولی سانسوں کے درمیان سنا ڈالی...... جو.جی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں اور پھر صحرا کے اس کچے جھونپڑے میں دنیا کے سربستہ ہزار ہا رازوں میں سے ایک راز طشت از بام ہوا اور چندوا نے جو.جی کے کہنے پر وہ طلسمی لاجوردی آئینہ نکالا...... جو.جی باہر صحن میں جھانک کر آئی، کمرے کا

Scanned by CamScanner

دروازہ بند کیا، چندوا کے ہاتھ میں موجود آئینہ کمرے میں موجود لالٹین کی سوگواری سی روشنی میں بھی جگر جگر کر رہا تھا۔ اس پر لگے ننھے ننھے لاجورد دمک رہے تھے...... چندوا نے آئینہ چہرے کے سامنے کر لیا اور اس پُر اسرار بوڑھے مصری کے کلمات دہرائے...... یکا یک روشنی کے ایک جھماکے نے چندوا کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا اور پھر اس کے سامنے آئینہ نے زمین میں مختلف جگہوں پر گڑے، قدیم خزانوں کے راز اُگلنے شروع کر دیئے تھے...... چندوا بے حال ہوا جا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

آج تاشون کی رصد گاہ میں رونق سی لگی ہوئی تھی، عمر سومرو، زلفی کے علاوہ رانیہ بھی موجود تھی لیکن ذوہانی کی کمی سب نے محسوس کی تھی۔

''آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ میں نے آپ لوگوں کو یہاں کیوں مدعو کیا؟''

تاشون نے حاضرین کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا اور پھر خود ہی اس کا جواب دیا۔

''آج محبت کا ستارہ زہرہ آسمان پر صاف چمکدار دکھائی دے گا لیکن وہ اس کا مشاہدہ ٹیلی اسکوپ سے کرنا اور کرانا چاہتا ہے وہ جو شاعر نے کہا کہ۔

''جو بھی کچھ ہے ، محبت کا پھیلاؤ ہے''

تاشون مسکرایا۔

''حقیقت تو یہی ہے بھائی صاحب ......'' رانیہ بولی۔

''کہ جو بھی کچھ ہے، محبت کا پھیلاؤ ہے...... محبت کی وجہ سے ہے۔''

''ہاں بھابھی ......'' تاشون نے کہا......''اور اسی محبت کے پھیلاؤ کا سبب یہ زہرہ ہے آپ سب لوگ یہ جانتے ہیں کہ زہرہ محبت کا ستارہ ہے۔''

''مجھے اس ستارے سے کوئی خاص لگاؤ نہیں سوائے اس کے کہ میری دادی کا نام زہرہ تھا۔''

عمر سومرو نے تاشون کی بات کاٹ کر کہا اس بات پر تاشون سمیت سب ہنس پڑے تھے۔

''عمر تمہاری دادی کا نام زہرہ تھا خوبصورت......لیکن علم نجوم کی رو سے یہ محبت کا ستارہ ہے یہ آسمان پر نہایت خوبصورت اور روشن نظر آتا ہے اور تقریباً زمین کے برابر ہے۔ 224 دنوں میں سورج کے گرد چکر لگاتا ہے......'' تاشون رکا۔

''کچھ اور بتاؤ یار زہرہ کے بارے میں......'' زلفی بولا۔

Scanned by CamScanner

''ہاں بتا رہا ہوں اس پر بادلوں اور دھند کی وجہ سے معلومات بہت کم حاصل ہوتی ہیں۔ یہ زیادہ تر چھپا رہتا ہے۔ ٹمپریچر بھی اس کا زمین سے زیادہ ہے اور یہ جو کبھی کبھی آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ چاند کے قریب بہت روشن اور خوبصورت ستارہ نمودار ہوتا ہے دیگر ستاروں سے واضح؟''

''ہاں اکثر دیکھا ہے کچھ مختلف، زیادہ واضح اور روشن......'' رانیہ نے کہا۔

''ہاں بھابھی وہ ہی زہرہ ستارہ ہے علم نجوم کے حساب سے ایک مہینہ دکھائی دیتا ہے سورج غروب ہونے کے بعد نمودار ہوتا ہے اور یوں آب وتاب سے طلوع آفتاب سے قبل تک نظر آتا رہتا ہے لیکن ہم اس کو ٹیلی اسکوپ سے بہت بہتر دیکھ سکیں گے۔''

مغرب کے بعد کا وقت تھا، گرمیوں کے دن تھے ابھی پورا اندھیرا نہ ہوا تھا......زہرہ نمودار ہو چکا تھا...... جیسے جیسے رات کی سیاہی پھیلتی ہے اس کی آب وتاب بغیر ٹیلی اسکوپ کے دکھائی دیتی ہے لیکن ابھی رات کی سیاہی اتنی نہیں پھیلی تھی...... چنانچہ تاشون نے ٹیلی اسکوپ کو سیٹ کیا اور سب سے پہلے رانیہ کو زہرہ کا مشاہدہ کرایا......رانیہ ایکسائیٹڈ تھی پھر زلفی نے ٹیلی اسکوپ سے زہرہ کا مشاہدہ کیا جب سب اس حسن وعشق کی دیوی کا مشاہدہ کر چکے اور دوبارہ اپنی نشستیں سنبھال چکے......تو زلفی نے کہا۔

''ہاں اب بتاؤ، تم نے ہمیں یہ مشاہدہ کیوں کرایا؟''

''ہاں تاشون......زہرہ دیوی کے بارے میں سب کچھ بتاؤ۔''

عمر بھی شوخی سے بولا۔

''بتاتا ہوں...... بتاتا ہوں......زہرہ دیوی کے بارے میں آپ لوگ صبر تو کریں۔''

تاشون بھی ہلکے پھلکے انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔

''کیا یہ محبت کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے......؟'' رانیہ نے بھی سوال کر ڈالا۔

''ارے......آپ لوگ زہرہ کے بارے میں اتنا کچھ جاننا چاہتے ہیں مجھے نہیں پتا تھا......بہت خوب۔''

''میں نے پہلے جیسا کہ بتایا زہرہ کو ستاروں کی دنیا میں حسن وعشق کی دیوی کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے......ثور اور میزان کی حاکم زہرہ ہے......اس کے علاوہ جن لوگوں کی تاریخ پیدائش کسی انگریزی ماہ کی 24،15'6 تاریخ کی ہوتی ہے ان کا ستارہ بھی یہی ہوتا ہے۔ زہرہ سے تعلق رکھنے

Scanned by CamScanner

"ہاں بتا رہا ہوں اس پر بادلوں اور دھند کی وجہ سے معلومات بہت کم حاصل ہوتی ہیں۔ یہ زیادہ تر چھپا رہتا ہے۔ ٹمپریچر بھی اس کا زمین سے زیادہ ہے اور یہ جو کبھی کبھی آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ چاند کے قریب بہت روشن اور خوبصورت ستارہ نمودار ہوتا ہے دیگر ستاروں سے واضح؟"

"ہاں اکثر دیکھا ہے کچھ مختلف، زیادہ واضح اور روشن......" رانیہ نے کہا۔

"ہاں بھابھی وہ ہی زہرہ ستارہ ہے علم نجوم کے حساب سے ایک مہینہ دکھائی دیتا ہے سورج غروب ہونے کے بعد نمودار ہوتا ہے اور یوں آب وتاب سے طلوع آفتاب سے قبل تک نظر آتا رہتا ہے لیکن ہم اس کو ٹیلی اسکوپ سے بہت بہتر دیکھ سکیں گے۔"

مغرب کے بعد کا وقت تھا، گرمیوں کے دن تھے ابھی پورا اندھیرا نہ ہوا تھا...... زہرہ نمودار ہو چکا تھا...... جیسے جیسے رات کی سیاہی پھیلتی ہے اس کی آب وتاب بغیر ٹیلی اسکوپ کے دکھائی دیتی ہے لیکن ابھی رات کی سیاہی اتنی نہیں پھیلی تھی...... چنانچہ تاشون نے ٹیلی اسکوپ کو سیٹ کیا اور سب سے پہلے رانیہ کو زہرہ کا مشاہدہ کرایا...... رانیہ ایکسائیٹڈ تھی پھر زلفی نے ٹیلی اسکوپ سے زہرہ کا مشاہدہ کیا جب سب اس حسن و عشق کی دیوی کا مشاہدہ کر چکے اور دوبارہ اپنی نشستیں سنبھال چکے...... تو زلفی نے کہا۔

"ہاں اب بتاؤ، تم نے ہمیں یہ مشاہدہ کیوں کرایا؟"

"ہاں تاشون...... زہرہ دیوی کے بارے میں سب کچھ بتاؤ۔"

عمر بھی شوخی سے بولا۔

"بتاتا ہوں...... بتاتا ہوں...... زہرہ دیوی کے بارے میں آپ لوگ صبر تو کریں۔"

تاشون بھی ہلکے پھلکے انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔

"کیا یہ محبت کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے......؟" رانیہ نے بھی سوال کر ڈالا۔

"ارے...... آپ لوگ زہرہ کے بارے میں اتنا کچھ جاننا چاہتے ہیں مجھے نہیں پتا تھا...... بہت خوب۔"

"میں نے پہلے جیسا کہ بتایا زہرہ کو ستاروں کی دنیا میں حسن و عشق کی دیوی کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے...... ثور اور میزان کی حاکم زہرہ ہے...... اس کے علاوہ جن لوگوں کی تاریخ پیدائش کسی انگریزی ماہ کی 6، 15، 24 تاریخ کی ہوتی ہے ان کا ستارہ بھی یہی ہوتا ہے۔ زہرہ سے تعلق رکھنے

والے بڑے رحم دل اور عاشق مزاج ہوتے ہیں، عشق ومحبت ان کی فطرت ہوتی ہے......موسیقی اور آرٹ کے دلدادہ ہوتے ہیں، چونکہ محبت کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے بہت جلد دوست بنا لیتے ہیں یہ لوگ اپنی زندگی کا راستہ خود بناتے ہیں، بااعتماد ہوتے ہیں، دیانتداری کی وجہ سے صاف صاف معاملہ چاہتے ہیں...... یہ لوگ دوسروں کے لئے امدادی کام کرنے میں بہت دلچسپی لیتے ہیں، خاندان کے سرگرم رکن ہوتے ہیں......ان کو اپنے گھر میں رہ کر زیادہ سکون ملتا ہے۔ بعض اس نمبر کے لوگ اپنی اولاد کے لئے قربانیاں دینے سے دریغ نہیں کرتے...... جب تک کسی معاملہ میں انصاف نہ ہو ان کو تسلی نہیں ہوتی...... یہ امن پسند شہری ہوتے ہیں اگر ان سے غلطی سرزد ہو جائے یا غیر محتاط رویہ رکھیں تو غم زدہ رہتے ہیں۔ میڈیسن کے پیشہ میں ان کی زندگی بنتی ہے جن لوگوں کے ہاں یہ ملازم ہوں وہ بہت خوش بخت لوگ ہوتے ہیں کیوں کہ یہ بہت ایماندار ہوتے ہیں ان لوگوں کو اپنے کام زیادہ تر جمعہ کے دن کرنا چاہیے......سبز مائل پیلا، ہلکا نیلا اور گلابی رنگ زہرہ کے رنگ ہیں......اس کے علاوہ زہرہ کے منسوبات گھروں کے حساب سے الگ ہوتے ہیں یعنی Natal Chart میں جس House میں زہرہ ہوگا اس کے منسوبات کے حساب سے اس کی خصوصیات ظاہر ہوں گی مثلاً اگر کسی کے Natal Chart میں 5th House میں زہرہ ہو تو پانچواں گھر بیت العشق اور اولاد کا مانا جاتا ہے۔ اس کے منسوبات میں بچے، حصولِ مال بذریعہ لاٹری، فلم، تھیٹر، عشق ومحبت میں کامیابی ناکامی، امتحان کا نتیجہ وغیرہ آتے ہیں۔ اب زہرہ اس گھر کے منسوبات پر کیسے اثر ڈالتا ہے وہ اس طرح کہ زہرہ کو چونکہ برج حوت میں شرف حاصل ہوتا ہے اور اگر کسی شخص کا 5th House حوت ہے اور اس میں زہرہ براجمان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ایسے لوگوں کی اولاد نہایت خوبصورت اور کثیر تعداد میں ہو سکتی ہے...... وہ فلم وتھیٹر کی نامور شخصیات بھی بن سکتے ہیں، ایسی شخصیات میں خوبصورتی کا پُراسرار چارم ہوتا ہے اور یہ لاٹری، ریس اور جوا وغیرہ میں بڑی بڑی رقوم حاصل کر سکتے ہیں......عشق ومحبت کے معاملات میں ایسے لوگوں کو بہت کامیابی حاصل ہوتی ہے لوگ ان کی طرف آسانی سے متوجہ ہوتے ہیں...... جاذب نظر لوگ ہوتے ہیں یہ......اسی طرح کسی کا پہلا گھر برج میزان یا برج ثور ہو تو اور اس میں زہرہ جو ثور و میزان کی حاکم ستارہ ہے اس میں براجمان ہو تو ایسے لوگ بہت خوبصورت ہوتے ہیں اور اپنی عمر سے بہت کم عمر نظر آتے ہیں۔''

''اچھا تو شوبز سے تعلق رکھنے والی شخصیات کا تعلق زہرہ دیوی سے ہوتا ہے۔'' عمر نے پوچھا۔

Scanned by CamScanner

''ہاں کیونکہ زہرہ عشق و محبت کا ستارہ تو ہے لیکن یہ آرٹ موسیقی اور فنون لطیفہ سے تعلق رکھتا ہے۔''

''تم محبت کی زندگی میں پڑنے والے اثرات بھی تو بتا رہے تھے ـــــ'' زلفی نے کہا۔

''ہاں لیکن پہلے زہرہ کا تعارف تو ہو جائے ـــــ'' تاشون نے کہا!۔

''بڑا لمبا تعارف ہے ـــــ'' رانیہ بولی۔

''ظاہر ہے بھابھی ـــــ یہ عشق و حسن کی دیوی ہے ـــــ معمولی بات نہیں!'' تاشون مسکرایا۔

''ہاں تو سب سے اہم بات یہ کہ محبت کے سلسلے میں صرف زہرہ ہی اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ کچھ اور ستارے بھی ہیں۔ جو مرد و عورت کے زائچوں میں الگ الگ اثر ڈالتے ہیں۔''

''کیا مطلب ـــــ!'' رانیہ نے کچھ حیرت سے پوچھا۔

''مطلب یہ بھابھی کہ زہرہ آدمی کی زندگی میں عورت کا نشان ہے اور مریخ عورت کی زندگی میں مرد کا نشان، مریخ کی محبت زہرہ سے ہوتی ہے ـــــ علم نجوم کی رو سے مریخ اور زہرہ کے بیٹے کو کیوپڈ کا تیر کہا گیا ہے۔ مریخ یا زہرہ کا قران یا مقابلہ Natal Chart میں صاحب زائچہ کی محبت اور شادی کی زندگی بیان کرتا ہے۔''

''تو کیا یہ محبت کی کامیابی یا ناکامی کے اسباب ہی بیان کرتے ہیں ـــــ'' عمر نے پوچھا۔

''بالکل بالکل کرتے ہیں ـــــ'' تاشون بولا۔

''ستارہ جس برج میں ہوگا اس کی فطرت کے مطابق اثر کرے گا سعد حالت میں ستارے کی قوت انسانی زندگی کو بدل ڈالتی ہے اور نحس حالت میں ستارے کی منفی قوت عمل کرتی ہے ـــــ جس سے زندگی میں طرح طرح کے بگاڑ پیدا ہوتے ہیں اور پھر یہ بدلاؤ تباہی کی طرف ہوتا ہے ـــــ مرد کے زائچے میں کمزور زہرہ مرد کے لئے اور عورت کے زائچے میں کمزور مریخ عورت کے لئے مشکلات کا سبب بنتا ہے، کمزور ستارے اپنی مخالف صنف کے سامنے کمزور طریقے سے اظہار کرتے ہیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ ان کواکب کی بروج میں حالت دیکھیں۔''

''بروج میں حالت ـــــ؟'' زلفی بولا۔

''ہاں بروج میں حالت ـــــ مثلاً مریخ، حمل، عقرب اور جدی میں طاقتور ہوتا ہے جبکہ جدی میں تو اس کو شرف کا درجہ حاصل ہوتا ہے یعنی بادشاہ کا درجہ رکھتا ہے جبکہ حمل اور عقرب مریخ کے اپنے

گھر ہیں مریخ برج حمل اور عقرب کا حاکم سیارہ جو ہے...... یہ تو مریخ کی سعد حالات ہے...... جبکہ مریخ ثور، سرطان اور میزان میں کمزور، سرطان میں مریخ کو 27 درجہ پر ہبوط ہوتا ہے۔

''اسی طرح زہرہ، ثور، میزان اور حوت میں سعد حالت میں ہوتا ہے یعنی اپنی پوری مثبت قوتوں کے ساتھ جبکہ حوت میں تو زہرہ کو 27 درجہ پر شرف ہوتا ہے جبکہ ثور اور میزان اس کے اپنے گھر ہیں...... زہرہ برج حمل، سنبلہ، عقرب میں کمزور منفی طاقتیں رکھتا ہے، عقرب میں زہرہ کو وبال ہوتا ہے سنبلہ میں ہبوط جبکہ حمل میں بھی زہرہ حالت وبال میں ہوتا ہے۔''

''تو کیا ذوہانی کے زائچے میں بھی مریخ ناقص پوزیشن میں ہوگا؟''

عمر نے اچانک سوال کیا۔

تاشون نے عمر کی طرف دیکھا...... '' بہت خوب نکتہ اُٹھایا تم نے۔''

''عمر تم ذوہانی کے بہت مخلص دوست ہو...... تمہیں ذوہانی کی تکلیف کا احساس ہے بہر حال ہوسکتا ہے کہ جس نے ذوہانی سے بے وفائی کی ہے اس شخص کے زائچے میں زہرہ نحس ہو...... اس لئے ذوہانی کے ساتھ اس کے تعلقات نہیں چل پائے چنانچہ میں ذوہانی کے پورے زائچے کو پڑھے بغیر کوئی بھی رائے دینے سے قاصر ہوں۔''

''مرد کی محبت کی ناکامی بھی زہرہ کے اثرات کے تحت ہوگی؟'' زلفی نے پوچھا۔

''ہاں اس کے بہت زیادہ امکانات ہوتے ہیں''...... تاشون نے کہا...... ''اور سب سے اہم بات جو ہے وہ میں اب بتانے لگا ہوں وہ یہ کہ مریخ اور زہرہ مرد اور عورت کی رومان، محبت اور شادی پر تو اثر انداز ہوتے ہیں لیکن اس سے قطع نظر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ان ستاروں کے برے اثرات کے باوجود لوگوں کو ان کی محبتیں ملی ہیں اور شادیاں کامیاب ہوگئی ہیں۔''

''یہ تو اور بھی حیرت انگیز بات ہے نا......؟'' عمر نے کہا۔

''ہاں ہے تو اور ان ستاروں کی دنیا میں ایسی حیرت انگیزیاں ہوتی رہتی ہیں میرے دوست اب مرد کے زائچے میں زہرہ نحس ہوگا لیکن اگر اس کی ملاقات کسی ایسی لڑکی سے ہو جائے جس کے زائچے میں مریخ اور زہرہ دونوں ہی اسٹرونگ پوزیشن رکھتے ہوں تو اس مرد کی محبت کامیاب ہو جائے گی وہ لڑکی اس کو کبھی چھوڑ کر نہیں جائے گی اور شادی شدہ زندگی پُرمسرت گزرے گی۔''

''لیکن اگر ہمیں کسی کی تاریخ پیدائش صحیح معلوم نہ ہو تو بھلا کیسے پتہ چلے گا کہ ان دونوں کے

Scanned by CamScanner

"ستارے سعد ہیں یا نحس......؟" زلفی نے سوال کیا۔

"وہ اس طرح کہ کسی مرد کے زائچے میں زہرہ نحس ہوگا تو اس کی عورتوں سے کبھی نہیں بنی ہوگی ہر بار عورت اس کو چھوڑ دے گی اور خود مرد کا سلوک بھی عورتوں سے خراب ہوگا لیکن اگر اس کی زندگی میں کوئی ایسی عورت آجائے جو کہ ہر اختلاف کے باوجود اس کا ساتھ دیتی چلی جائے...... مرد کے نحس اثرات والے زہرہ کے سامنے ڈٹی رہے یعنی تعلقات برقرار رکھے اور وہ مرد جو اس کا محبوب ہو، شوہر ہو اس سے محبت کرتی رہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس عورت کے زائچے میں زہرہ شرف کی حالت میں ہے یا مریخ...... یا کہ دونوں تب ہی وہ مرد کے نحس اثرات والے زہرہ کے اثرات کا مقابلہ کر رہی ہے اور جیت رہی ہے۔"

"کیا عجیب دنیا ہے ستاروں کی...... بہت ہی انٹرسٹنگ سبجیکٹ ہے...... یکے بعد دیگرے بھید ہی بھید کھلتے چلے جاتے ہیں۔"

رانیہ نے خاص دلچسپی کے ساتھ کہا تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

••ناشہ••

زوار ملک ایک جوہری تھا...... اعلیٰ درجہ کے جواہرات کا سوداگر تھا...... لیکن کچھ عرصے سے جواہرات کی دنیا میں ایک نئے تاجر کی آمد نے ہل چل مچادی تھی...... اور سب سے زیادہ نقصان زوار ملک کا ہو رہا تھا...... وہ حسد کی آگ میں جل رہا تھا۔ جواہرات کی دنیا میں اس سے پہلے ایسا کم ہی ہوا کہ کوئی نیا سوداگر آئے اور سب فتح کرلے...... حیرت کدہ بنا ہوا تھا اس کا ''اسٹون ورلڈ''...... دنیا میں کم یاب قسم کے پتھر ہی اس کے ''اسٹون ورلڈ'' میں دستیاب تھا...... خلقت تھی کہ جوق در جوق اس کی طرف کھنچی چلی آتی تھی...... ''اسٹون ورلڈ'' کی بے مثال کامیابی جواہرات کے دیگر بڑے سوداگروں کے لئے پہلے ہی ناقابل برداشت تھی...... اور جب سے ان کے مستقل گاہک بھی اب ان کو چھوڑ کر ''اسٹون ورلڈ'' کے جواہرات کے اسیر ہوتے جا رہے تھے تو بس جیسے قیامت ہی آگئی اور پھر ان ہی میں سے زوار ملک جیسے حاسدوں نے اس نئے اور انوکھے تاجر کے خلاف صف آراء ہونا شروع کردیا۔

زوار ملک ان سب میں سب سے آگے تھا اسی سلسلے میں وہ سیلشیا سے بھی ملا...... اور اس کو اپنا مدعا من وعن بیان کردیا...... اگلی ملاقات میں وہ ''اسٹون ورلڈ'' سے چرائے گئے چند نایاب ہیرے جواہرات سیلشیا کی خدمت میں پیش کر گیا تھا۔

وہ رات اماوسیہ تھی ایک دل پذیر سیاہی لئے ہوئے بوجھل شکستہ پا اپنے انجام کو پہنچ رہی تھی...... زوار ملک جب سے سیلشیا کو جواہرات دیکر گیا تھا...... سیلشیا کا اپنا حال بے حال سا تھا...... آج بھی وہ اپنے سامنے ایک سیاہ رنگ کے بکس میں رکھے ان نایاب پتھروں کو جگر جگر کرتا دیکھ رہی تھی...... کمرے میں مکمل اندھیرا تھا...... صرف ان ہیروں جواہرات سے پھوٹتی روشنی نے اندھیرے سے لڑنے کا فیصلہ کئے ہوئے تھا...... بکس کے چاروں جانب روشنی کی کرنیں بکھر رہی تھیں...... سیلشیا کچھ

Scanned by CamScanner

دیر آنکھیں بند کر کے کچھ زیر لب پڑھتی رہی ...... اور پھر آنکھیں کھول دیں ...... سیاشیا کا پورا وجود حیرت انگیز سکتے کی کیفیت میں آ چکا تھا ...... وہ بڑی دیر تک ان نایاب پتھروں کو اپنی پھیلی ہوئی آنکھوں سے دیکھتی رہی ...... اور پھر سامنے رکھے بکس کو فیصلہ کن انداز میں بند کر دیا ...... اور اُٹھ کھڑی ہوئی۔

☆☆☆☆☆

عمیر رانا

Scanned by CamScanner

''اسٹون ورلڈ'' کا مالک کوئی اور نہیں چندوا تھا...... لیکن اب وہ صحرائی دیہاتی چندوا نہیں بلکہ شہر کے ایک پوش علاقے میں رہنے والے چندوا جوہری کے نام سے مشہور تھا...... جس کو اب کاروباری دنیا میں C.J کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا...... لاجوردی آئینہ نے چندوا کی قسمت بدل ڈالی تھی اس کی پچھلی زندگی ایک خوفناک خواب کے سوا کچھ نہ تھی...... راتوں رات وہ صحرا سے اس بڑے شہر اُٹھ آیا تھا...... اس کے ماضی کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا...... پورے شہر اور تقریباً ملک کی بڑی بڑی مارکیٹوں میں C.J کے ''اسٹون ورلڈ'' چھائے ہوئے تھے۔ چندوا کے جواہرات کے ٹکر کے جواہرات پورے شہر میں کہیں اور میسر نہ تھے۔

زوار ملک سیلشیا کے پاس چندوا کو سبق سکھانے کی خاطر آیا تھا...... چندوا کی وجہ سے اس کے کاروبار پر بہت خراب اثر پڑا تھا...... سیلشیا نے جب سے چندوا کے ''اسٹون ورلڈ'' سے چرائے گئے جواہر دیکھے تھے وہ پاگل ہوا ٹھی تھی...... وہ تو اس معاملے کو معمولی خیال کر رہی تھی لیکن یہ کیا؟ اس کے سامنے تو ایک چیلنج آ گیا تھا اب زوار ملک کی مدد پس پشت ڈال کر سیلشیا اس لاجوردی آئینے کے حصول کے لئے سرگرداں تھی...... جو اس کے بہت سے مقاصد کے حصول میں مددگار ثابت ہو سکتا تھا...... ابھی صیاد جال بچھانا ہی چاہتے تھے...... ابھی کمال کا رَن پڑنا ہی چاہتا تھا...... ابھی سیلشیا کمر بستہ ہی ہو رہی تھی...... کہ اُوپر سے قسمت کا فیصلہ اچانک ہی آ گیا۔ ساری صف آرائیاں، منصوبہ بندیاں، فلاپ ہو گئی اور اچانک ہی وہ وقت آ گیا جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ۔

''سب ٹھاٹ پڑا رہے جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارہ''

سکندرِ اعظم...... جس نے دنیا فتح کی تھی، وہ بھی اس جہاں سے گیا تو خالی ہاتھ گیا...... دنیا میں آنے اور رہنے کے درمیان کا فلسفہ بس اتنا ہی ہے جیسے لوگ سمجھتے سمجھتے قبر تک جا پہنچتے ہیں لیکن پھر بھی

Scanned by CamScanner

••ناشور••

مقام عبرت نہیں آتا، ہم بنجارے ہی تو ہیں...... پکھی واس...... پکھی بھی شام ڈھلے اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف پرواز کرتے ہیں، ٹھکانہ نہیں بھولتے لیکن حضرت انسان پکھیوں سے بھی سبق حاصل نہیں کرتے اس جائے فنا کو جائے ایماں بنا کر دین دھرم گروی رکھ دیتے ہیں، بنجارے ہو کر مالک بننے کی کوشش کرتے ہیں...... اب جو چیز جہاں کی ہے، اس کی جگہ جہاں ہے وہیں تو اس کی خوبصورتی ہے نا کہ دوسری جگہ...... تو بنجارہ اپنی حقیقی منزل کی طرف جانے کے لئے آیا ہے لیکن وہ بھول جاتا ہے اور مالک بن بیٹھتا ہے کہ اس پکھی واس کی اصل خوبصورتی تو پرواز میں ہے لیکن پھر جب اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو اس وقت تک فضا کی گرد اس کے بال و پرَ پر اس قدر چڑھ چکی ہوتی ہے کہ وہ اُڑان بھرنے سے قاصر ہو جاتا ہے...... وہ اُڑان جو ان کو ان کے اصل ٹھکانے کی طرف پہنچاتی ہے...... خوشبو بھرے درجات کی طرف لے جاتی ہے...... وہ اس قدر زنگ آلود ہو جاتے ہیں کہ ان درجات کی طرف قوت پرواز ہی نہیں رکھ پاتے۔

☆☆☆☆☆

اچھے بھلے چندوا نے بالکل ہی اچانک دنیا سے رخصت لے لی......اس جائے فنا کو خیر باد کہہ دیا تھا اور اپنے اصل کی جانب لوٹ گیا تھا، جہاں زوار ملک اور اس جیسے دوسرے حاسدین کی من کی مراد بر آئی تھی وہیں یہ سیلشیا پیچ و تاب کھا کر رہ گئی......لیکن ہار ماننا سیلشیا کی لغت میں نہیں لکھا تھا...... چنانچہ وہ پہلے سے زیادہ بھیانک عزائم کے ساتھ آج چندوا کی وسیع و عریض کوٹھی پر لوگوں کے اژدھام کے درمیان سیاہ لباس میں ملبوس موجود تھی۔

سیلشیا جس طبقے یا مسلک سے تعلق رکھتی تھی ان کے لئے چونکہ نیکی و بدی کی تمیز بنی ہی نہیں تھی وہ تو صرف اپنی منفی قوتوں کو حد درجہ کمال پر پہنچانا ہی اپنا دین و ایمان سمجھتے تھے اور اپنے آقا ابلیس کو خوش کرنے کے لئے ہر شیطانی، غیر انسانی، وحشیانہ عمل سے گزرنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے تھے۔

سیلشیا جب چندوا کی کوٹھی پر پہنچی تو چندوا کے آخری سفر کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھی......اس کا جسدِ خاکی ایک ایسے کمرے میں رکھا گیا تھا جس کے دونوں طرف دروازے تھے، لوگ باری باری ایک دروازے سے چندوا کا آخری دیدار کرتے اور دوسرے سے نکل جاتے تھے......سیلشیا کے لئے یہ ایک آئیڈیل موقع ثابت ہوا تھا......وہ کمرے میں داخل ہوئی......تھوڑی دیر چندوا کے چہرے کو تکتی رہی پھر اپنا رومال اس کے سرہانے سے زمین پر گرا دیا اور رومال اُٹھانے کے بہانے جھکتے ہوئے چندوا کے دائیں کان میں رکھی ہوئی روئی نکال لی تھی......اور پھر رومال اُٹھاتے ہوئے اس کے کان کے قریب منہ لا کر اس شیطانی استعارے نے وہ الفاظ کہے کہ اگر وہاں موجود کوئی دوسرا شخص سنتا تو اس کی روح تک تھرا اُٹھتی، الفاظ تھے:

"میں آج رات تم سے ملنے آؤنگی......چندوا میرا انتظار کرنا۔"

اچانک تیز ہوائیں چلنے لگیں تھیں، موسم کے تیور بھی سیلشیا کی یہ بات سن کر جیسے برہم سے

ہوگئے تھے......سیلشیا نے نہایت پھرتی سے چندوا کے کانوں میں سے نکالی روئی اپنی مٹھی میں دبائی تھی اور دوسرے دروازے سے باہر نکل گئی......اس کے بعد سیلشیا وہاں رکی نہیں تھی تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں چلی آئی تھی جہاں راحت چچا بطور ڈرائیور سیلشیا کا انتظار کر رہے تھے......اتنے لوگوں اور ایسے موقع پر کسی نے یہ بات محسوس ہی نہیں کہ کون آیا اور کیا قیامت ڈھا گیا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

قبرستان میں گہرا، دبیز سناٹا اپنے راج کے عروج پر تھا...... سیلشیا ایک ایک قدم ناپ تول کر رہی تھی...... آڑی ترچھی قطاروں والی قبروں سے بچتی بچاتی...... ان کو پھلانگتی ہاتھ میں ایک بڑی سی ٹارچ اُٹھائے آگے بڑھی چلی آ رہی تھی...... راحت چچا اس کے ساتھ تھے...... سیلشیا کے قدم غیر معمولی طور پر تیز تیز اُٹھ رہے تھے راحت چچا باوجود پوری کوشش کے سیلشیا کے ساتھ نہیں چل پا رہے تھے۔ ان کو سیلشیا کے ساتھ چلنا دوبھر ہو رہا تھا...... ایک ٹارچ حالانکہ راحت چچا کے ہاتھ میں بھی تھی لیکن ایک ساتھ راستے پر نظر رکھنا اور سیلشیا پر بھی...... یہ ان کے لئے قطعاً ناممکن بنا ہوا تھا مگر وہ گرتے پڑتے سیلشیا کے پیچھے لپک رہے تھے...... کئی دفعہ تو وہ گرتے گرتے بچے وہ خوف زدہ تھے کہ کہیں کسی پرانی ٹوٹی قبر میں نا جا پڑیں...... وہ دل ہی دل میں اس وقت کو بھی کوس رہے تھے کہ وہ سیلشیا کے بلاوے پر کیوں مارے تجسس اس کا ساتھ دینے اس بھیانک اندھیری رات میں اس قبرستان میں بھٹک رہے ہیں مگر کیا کرتے سیلشیا کے ساتھ رہ کر راحت چچا کو عجیب وغریب حالات و تجربات سے گزرنا ہی پڑ رہا تھا اب تک وہ کئی کالے کرتوتوں میں سیلشیا کا ساتھ دے چکے تھے...... ابلیس پرست چونکہ کالے جادو کو ایک قدیم طاقتور فن سمجھتے ہیں اور خود کو اعلیٰ ترین فن کار...... چنانچہ مسٹر راحت جان چکے تھے کہ اس "اعلیٰ ترین فن" کو سمجھنا کوئی معمولی کام نہیں...... اپنی ذات کی نفی کر کے ہی اور بعض اوقات ایسے ایسے کام کر کے کہ انسان کی روح اندر تک سرد ہو جائے...... یہ اعلیٰ ترین قدیم طاقتور فن سیکھ سکتے ہیں۔

اچانک چلتے چلتے راحت چچا کو یوں لگا کہ جیسے سیلشیا قبروں کے درمیان کہیں غائب ہو گئی ہو...... رات بارہ کا عمل، سیاہ کالی رات، قبرستان کا ہولناک روح منجمد کر دینے والا سناٹا، دور تک قبریں...... وہ ایڑی سے چوٹی تک پسینے میں نہا گئے تھے۔

Scanned by CamScanner

''مادام۔''

راحت چچا کی سہمی سہمی آواز قبرستان کے سناٹے میں گونجی تھی۔

''ہاں کیا ہے؟ کیا ہوا تمہیں!''

اچانک ہی کرخت آواز کے ساتھ سیلشیا ایک قبر کے پیچھے سے نکل آئی تھی...... اندھیری رات سفید لبادہ، شانوں پر بکھرے کالے بال چہرے پر ناچتی ازلی شیطانیت...... راحت چچا نے جو اُس کی سمت ٹارچ دکھائی تو ایک ہلکی سی چیخ ان کے حلق سے بلند ہوئی تھی۔

''راحت...... ہوش میں تو ہو...... کیا کر رہے ہو؟''

اس دفعہ سیلشیا مزید سخت لہجے میں اس پر برس پڑی اور پھر جھپٹ کر راحت چچا کی کلائی پکڑ لی...... ''دماغ درست ہے تمہارا راحت؟ کیوں بکھیڑا ڈال رہے ہو...... کام خراب کرو گے تم کیا...... دس سال سے میرے ساتھ ہو ننھے بچے کیوں بن جاتے ہو؟''

راحت چچا تھر تھر کانپ رہے تھے...... ''وہ...... وہ...... مادام...... میں......'' اب ان پر ہیجان سوار ہوئی...... میری سانس پھول رہی تھی۔

''بس بہت ہو گیا ڈرامہ...... چپ چاپ میرے پیچھے چلتے رہو اب منہ سے آواز نہ نکلے۔''

سیلشیا کے لہجے میں سرزنش تھی۔

راحت چچا نے دیکھا، اب جن درختوں کے جھنڈ کے پاس سیلشیا کھڑی تھی، وہاں پر تازہ قبر موجود ہے جس پر ''چندوا جوہری'' کے نام کا کتبہ لگا ہوا ہے...... راحت چچا نے اب کسی حد تک خود کو سنبھال لیا تھا اس سے پہلے کتنی مہمات میں وہ سیلشیا کے ساتھ شریک رہے تھے لیکن آج نہ جانے کیوں اتنی گھبراہٹ طاری تھی...... ابھی وہ اپنے اعصاب سنبھال ہی رہے تھے کہ قبرستان کا کالا بجنگ گورکن اپنے پیلے پیلے دانتوں کی نمائش کرتا اچانک سامنے آ کھڑا ہوا...... راحت چچا کی چیخ ایک بار پھر نکلتے رہ گئی جسے بروقت مسٹر راحت نے خود منہ کو اپنے ہاتھوں سے دبا کر بڑی مشکل سے روکا تھا۔

''ہاں سہراب آ گئے تم......'' سیلشیا درختوں کے جھنڈ سے باہر کو نکلی۔

''جی میڈم آ گیا جی......'' سہراب اپنے پیلے دانتوں کی کچھ زیادہ نمائش پر اتر آیا۔

''اور کھو یہ......'' سیلشیا نے کئی نوٹ گورکن کی طرف بڑھائے...... جسے سہراب گورکن نے فوراً ہی اُچک لئے...... ''بس اب تم دھیان رکھنا کوئی اِدھر آنے نہ پائے...... باقی سب ٹھیک ہے۔''

"آپ بے فکر رہیں جی میڈم صاب کوئی نہیں آئے گا ادھر پھر بھی چکر مارتا رہوں گا سارے جی۔"

سہراب نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"مگر جتنا میں نے بتایا ہے اس سے زیادہ نزدیک مت آنا۔"

"جی میڈم جی مجھے معلوم ہے آپ فکر ہی نہ کرو جی! جیسا آپ نے بولا ویسا ہی ہوگا۔"

"ٹھیک ہے اب تم جاؤ یہاں سے۔"

اور سہراب تیر کی طرح سنسناتا ہوا اندھیرے کا حصہ بن گیا۔

سیلشیا نے چندوا کی قبر کے سرہانے آسن جما لیا اور بولی....."راحت کیا تم وہیں کھڑے رہو گے؟"

"جی مادام جیسا آپ بولیں۔"

"آؤ اور یہاں اس دائرہ میں بیٹھ جاؤ اور پھر تماشہ دیکھو، اب دیکھنا تم سیلشیا کیا چیز ہے۔"

سیلشیا جیسے زیرِ لب بڑبڑائی، راحت چچا بڑے مودبانہ انداز میں سیلشیا کے بنائے دائرے میں ... گئے تھے۔

سیلشیا نے اپنا کام شروع کیا.....اس نے اپنے ساتھ لائے ہوئے بیگ سے ایک سرخ رنگ ... بوتل نکالی اور ایک روغن جیسا محلول اپنے چہرے اور ہاتھوں پر ملا، یہ ایک شیطانی روغن تھا جو کسی ... شدہ تازہ انسانی لاش کی چربی کو پگھلا کر بنایا گیا تھا..... بربریت آمیز شیطانی رسومات ہوں یا ... ابیت آمیز شیطانی افعال، شیطانی روغن ان کے اثرات کو دوچند کر دیا کرتا تھا..... چنانچہ سیلشیا نے ... پنے عمل کو بھرپور کامیابی سے ہم کنار کرنے کے لئے اس روغن کا استعمال کیا.....سارے انتظامات ... رنے کے بعد سیلشیا نے چندوا کے کان سے چرائی گئی روئی نکالی اور زیرِ لب کچھ کلمات ادا کئے...... ... ستان کی خوفناک خاموشی میں ایک سرد لہر اُترتی محسوس ہوئی یوں لگا جیسے کائنات کی گردش تھم چکی ... درختوں کے پتوں سے لے کر ہوائیں تک ساکت ہوگئی ہوں ...... جیسے کچھ بہت ہی خوفناک ... نے والا ہو......راحت چچا پہلے بھی ایسے کئی اسائنمنٹ میں سیلشیا کے ساتھ شامل ہو چکے تھے لیکن یہ ... لا موقع تھا جب ان کی روح اندر تک تھرا رہی تھی پھر یکا یک یوں لگا جیسے کائنات نے ایک رکا ہوا ... نس باہر نکالا ہو......گہرا سانس۔"

Scanned by CamScanner

••تماشہ••

"چندوا اپنی قبر کی پائنتی پر کھڑا تھا ——آؤ، آؤ چندوا —— رک کیوں گئے —— میں نے کہا تھا کہ تم سے —— کہ میں تم سے ملنے آؤں گی —— دیکھو میں آ گئی ہوں —— آؤ میرے پاس آؤ، وہاں کیوں کھڑے ہو؟"

سیلشیا نے اپنے بائیں ہاتھ میں چندوا کے کان سے نکالی گئی روئی پکڑ رکھی تھی اور ہاتھ فضا میں بلند تھا جبکہ دوسرے ہاتھ کے اشارے سے وہ چندوا کو بلا رہی تھی۔

یہ انوکھا منظر دیکھ کر راحت چچا کی گھگھی بندھ گئی لیکن خوف کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے آواز نکالنی بھی چاہی تو آواز نہ نکال پائی، قوتِ گویائی جو سلب کی جا چکی تھی۔

"چندوا آگے بڑھا اور بولا —— سیلشیا میری امانت واپس کرو۔"

"آؤ —— آگے آؤ —— سیلشیا نے جواباً پھر اُسے اُکسایا کہ وہ اپنی قبر کی پائنتی چھوڑ کر سیلشیا کے بنائے حصار میں آ جائے اور پھر وہی ہوا جو شیطان عورت نے چاہا تھا...... چندوا اپنے کان سے نکالی گئی روئی کے لئے بے چین تھا وہ حصار میں آ گیا لیکن یہ بات تو صرف سیلشیا جانتی تھی کہ —— کہ مرے ہوئے چندوا کا یہ ہمزاد ہے۔

☆☆☆☆☆

عاملین ہمزاد کو قرین بھی کہتے ہیں یعنی ساتھی......اس کی خاص اہمیت اور اہلیت جنات کے طبقے سے الگ ہوتی ہے اس لئے کہ یہ انسان کے ہمہ وقت ساتھ رہتا ہے۔ جو آدمی نیک ہو اس کا ہمزاد نیک ہوتا ہے اور جو آدمی کفر و شرک میں مستغرق ہو اس کا ہمزاد بھی کافر، مشرک اور شیطان صفت ہوگا......مرد انسان کے ساتھ جن اور عورت کے ساتھ جنیہ پیدا ہوتی ہے اور اسی ہمزاد کو ہی عاملین اپنے اعمال کے ذریعے اپنا مطیع اور فرمانبردار بنا لیتے ہیں اور عندالضرورت اس سے کام لیتے ہیں لیکن یہ جادو میں نہیں آتا......قرآن شریف فرقان حمید میں ہے:

ومن یکن الشیطن له قرینا فساء قرینا

(سورہ نساء: آیت ۳۸)

ترجمہ: ''یعنی اور جس کا ہم نشین اور ساتھی شیطان ہو''

ان آیاتِ مبارکہ سے ثابت ہو رہا ہے......قرین و شیطان ایک ہی ہے جو کہ آدمی کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے اس کو جن بھی کہا گیا ہے......احادیث مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہوا ہے اور چونکہ یہ ہمہ وقت انسان کے ساتھ اس کے پاس رہتا ہے اس لئے اس کو ساتھی قرین یا ہمزاد کہا گیا ہے......یہ دیگر جنات سے ایک الگ اور اہم مقام رکھتا ہے انسان کا ہمزاد بالکل اس کے ہی ہم شکل ہوتا ہے بالکل اس جیسا پیدا ہوتا ہے۔ جو انسان کا نام ہو وہی اس کا نام ہوتا ہے......ظاہری وضع و قطع باطنی طبیعت میں انسان کے ہم مثل ہوتا ہے۔ اس کے برابر ہوتا ہے نیک انسان کا نیک، بد انسان کا بد ہمزاد ہوتا ہے......ہمزاد کو قابو کئے بغیر بھی وہ ہماری کئی کاموں میں مدد کرتا ہے اور وقت پر اُٹھا دیتا ہے ایسا تجربہ کئی لوگ کر چکے ہونگے اور اس کو نہایت کامیاب پایا ہوگا مثلاً اگر کوئی سوتے وقت اپنا خود کا نام لے کر کہے کہ مجھے فلاں ٹائم پر جگا دینا تو یہ کام قرین یعنی ہمزاد کر دیتا ہے بالکل ٹائم پر اُٹھا دیتا ہے اس کے

Scanned by CamScanner

علاوہ چھٹی حس جسے کہا گیا ہے وہ بھی انسان کے اپنے ہمزاد کی کارستانی ہے کسی واقعے کے بارے میں دل میں کھٹکا ہونا...... کسی جگہ جانے سے دل گھبرانا، کسی بات کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں یقین ہونا، بلا سبب کچھ کہہ دینا اور اس کا پورا ہو جانا، یہ سب قرین یا ہمزاد کے فعال ہونے سے ہے۔

سائنس کی زبان میں اسی ہمزاد کو جسم کے گرد روشنیوں کا ہالہ کہا گیا ہے Human Aura تصوف میں نسمہ اور جسم مثالی بھی کہا جاتا ہے یہ ہر ذی روح یا غیر ذی روح (جبکہ کوئی وجود بغیر روح کے نہیں ہوتا ہے) کے اُوپر ایک ایک روشنیوں کا غلاف ہوتا ہے اور اس غلاف میں جسم کی طرح پورے خدوخال بھی ہوتے ہیں اور یہ زندگی کی حرکت میں انرجی دوڑانے کا ذمہ دار ہے یہ مادی جسم یعنی گوشت پوست کے بنے جسم سے آٹھ، نو انچ اُوپر ہوتا ہے لیکن جس شخص کی جتنی روحانیت ہوگی یا جو شخص جتنی پاکیزہ زندگی گزارے گا اور جتنا نیک ہوگا۔ اس کا Aura ہالا یا ہمزاد اتنا ہی نیک ہوگا اور مادی جسم سے آٹھ نو انچ سے زیادہ لمبا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ اس کی نیکی و بدی کی قوت پر منحصر ہے چونکہ یہ روشنیوں پر مبنی جسم ہے...... پاکیزہ اور نیک انسان کے Aura میں سفید رنگ نمایاں ہوتا ہے...... Aura میں سفید شیڈ کی زیادتی رکھنے والے افراد منتقل کرنے والے...... بہترین واسطے (Medium) ہوتے ہیں...... اس لیے یہ بآسانی روحیت یا روحانیت میں مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ انتقال خیال یعنی ٹیلی پیتھی کے بھی زبردست قابل ہوتے ہیں بآسانی شفاگری کے استاد بن سکتے ہیں اس کے علاوہ وہ عام زندگی میں بھی سفید رنگ کے غیر معمولی ارتعاش خارج کرنے کی وجہ سے لوگ ان کی حکم عدولی نہیں کر پاتے اور ان کا کام نہیں رکتا اور لوگ ان کی عزت کرتے ہیں...... لہٰذا اچھے سرجن، روحانی عالم، معالجین، مختلف میدانوں کے اچھے استاد کے پیکر مثالی Aura ہمزاد میں سفید رنگ بکثرت پایا جاتا ہے جبکہ بدطینیت اور بد انسان کے Aura میں جامنی رنگ با کثرت پایا جاتا ہے جبکہ مکمل طور پر سیاہ رنگ نہایت قوی منفی اثرات پیدا کرتا ہے مکمل طور پر سیاہ پیکر مثالی ناپید ہے یا ماہرین کی نظروں سے ابھی تک نہیں گزرا لیکن سیاہ رنگ کسی دوسرے رنگ کے ہمراہ موجود ہوتا ہے اور اس رنگ کے مثبت خواص کو کم کرتا ہے نیز شخصیت کے منفی پہلو کو اُجاگر کرتا ہے...... سرخ رنگ کے ہمراہ سیاہ رنگ کی موجودگی Aura میں بدترین اجتماع ہوتا ہے کیونکہ جس انسان کے پیکر مثالی Aura یا ہمزاد میں یہ اجتماع موجود ہوگا وہ شدید نفرت، بغض، عناد، بے رحمی، شیطانی خواہشات،

Scanned by CamScanner

...حبت ، گناہ کے گہرے جذبات سے لبریز انسان ہوگا بہت خطرناک لوگ ہوتے ہیں ایسے ...او...... ان کی صحبت سے جلد از جلد دور ہو جانا بہتر ہوتا ہے ورنہ ایسے لوگ دوسرے انسانوں کو بہت ...ور اپنے رنگ میں رنگنے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں زرد رنگ کے ساتھ سیاہ رنگ کا اجتماع والے ...سان مجرمانہ ذہانت رکھتے ہیں قانون شکنی ، جرائم ، شرارتوں میں ایسے شخص کا دماغ خوب چلتا ہے اور ...واپنے کاموں پر کبھی شرمندہ بھی نہیں ہوتا بلکہ اپنے عمل کے حق میں پُر زور دلائل دیتا ہے اور اکثر حجت ...ے کام لیتے ہیں اور خود کو حق بہ جانب سمجھتے ہیں ...... سیاہ رنگ کا سبز رنگ کے ساتھ ملاپ والے ...انسان ، بغاوت ، دھوکہ ، دغابازی ، بے وفائی ، حسد ، لالچ و حریص طبیعت رکھتے ہیں بعض اوقات شدید جسمانی بیماری کی صورت میں بھی اس رنگ کا ملاپ پایا گیا ہے ...... Aura میں کسی بھی سطح پر کسی خاص حصہ میں اس کا اجتماع پایا جانا اس بات کی علامت ہے کہ جسم کا وہ حصہ کسی بڑی بیماری کا شکار ہوگا یا ہو چکا ہوگا۔

بریفین (ایم ، ایس) NASA طبعیات کے شعبے کی بالائی فضائی کرّے کی سائنسدان ہیں اس کے علاوہ پیکرِ مثالی یعنی Human Aura کی شفاگری کے شعبے سے وابستہ ہیں ...... انہوں نے مشہور ڈاکٹر رچرڈ ڈوربن اور ڈاکٹر جان پیراکوس کے ساتھ ملکر انسانی جسم سے خارج ہونے والی توانائی کا سائنسی تجربہ کیا ہے ...... ان کے تجربات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک (ڈارک روم) اندھیرے کمرے میں ایک صحت مند انسان کا جسم تقریباً 350 نانو میٹر (روشنی ناپنے کے پیمانے کا نام ہے) روشنی خارج کرتا ہے اور ایک بیمار یا جذباتی طور پر تباہ حال شخص کے جسم سے خارج ہونے والی روشنی و توانائی اس سے آدھی ہوتی ہے اور پھر انہی ڈاکٹروں نے اقوام متحدہ کے پیرا سائیکولوجی کلب میں بین الاقوامی مبصرین کے سامنے ایک اور تجربہ کیا جس میں بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی پر ایک آلہ کلر رائزر (Colourizer) لگا کر پیکر مثالی یا Aura یا ہمزاد کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ Aura کا ہر پرت ہی ایک الگ رنگ اور قوت و توانائی رکھتا ہے ...... ہر پرت یا چکرے کا رنگ بھی مختلف ہے جو موڈ ، صحت مندی اور ذہنی قوت کے حساب سے کچھ نہ کچھ فرق ضرور رکھتی ہے۔

اسی طرح چین کے لیزاؤ یونیورسٹی کے ڈاکٹر Zang Rongliang بھی کرۂ انسانی سے یعنی پیکرِ مثالی Aura سے خارج ہونے والی روشنی اور توانائی کو جانچنے اور پرکھنے میں کامیاب ہوئے ...... چینی اس پیکر مثالی کی توانائی یا روشنیوں کو ''چائی'' یا کالی کا نام دیتے ہیں اس کے لئے

Scanned by CamScanner

انہوں نے فوٹو کوانٹم آلہ Photo Quantum Device کو استعمال کیا، یہ آلہ روشنی کی خفیف مقدار ناپنے کے قابل ہے اور پھر جب اس آلہ سے عام صحت مندی رکھنے والے اور بیمار آدمی کی روشنیوں یا Aura کا جائزہ لیا گیا تو صحت مندی اور بیماری کے فرق کے علاوہ بہت کم فرق پایا گیا ......مگر جب اس آلہ سے چائی گونگ ماسٹر (قدیم چینی ورزش کا ماہر) یا روشن ضمیر افراد کے پیکرِ مثالی کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان کے توانائی کے اس پیکر سے خارج ہونے والی روشنی اور توانائی کی لہریں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں مگر سب کے سب pulse (نبض) کی حرکت کی صورت خارج ہوتی ہے اور یہ دریافت طبعیات Physics کے Quantum Theory کے عین مطابق ہے......اسی دریافت کے بعد شنگھائی کے اٹامک نیوکلئیر انسٹیٹیوٹ آف اکیڈمیاں، سینکا (Sinica) میں مزید تجربات کئے گئے جہاں حساس آلات کی مدد سے Aura یا انسانی توانائی کے کرّے کی جانچ پڑتال کی گئی......ان تجربات سے یہ انکشاف ہوا کہ چائی گونگ ماسٹر کے کرۂ توانائی سے روشنی اور توانائی کے علاوہ انسانی سماعت سے نہایت نچلے درجے کی ساؤنڈ فریکوئینسی (آواز کی لہریں) خارج ہو رہی ہیں اور یہ آواز بھی نبض کی حرکت کی طرح وقفہ وقفہ سے مسلسل فضا میں ارتعاش برپا کرتی رہتی ہیں...... جب مزید تجربات کیے تو یہ بھی انکشاف ہوا کہ چائی گونگ ماسٹر کے جسم سے نہایت باریک (ایٹم سے چھوٹے) ذرات بھی فضا میں خارج ہوتے ہیں جن کو نہایت حساس ایٹمی آلات سے ہی محسوس کیا جا سکتا ہے......ان ذرات کا قطر 60 مائکرون اور رفتار 20 تا 50 سینٹی میٹر یا 8 سے 20 انچ فی سیکنڈ ناپی گئی......اس دریافت نے سائنس کی دنیا میں ایک ہل چل مچادی تھی......یہی وہ ذرات کی ریز ہیں جو روشن ضمیر آدمی کی آنکھوں کی روشنی کی تاب ایک عام آدمی نہیں لا پاتا......یا اس کے چھونے سے جسے عام فہم میں ریکی سے علاج کرنا کہتے ہیں، امراض ٹھیک ہو جاتے ہیں......پیکرِ مثالی Aura کے ذریعے زندگی دوڑتی ہے......اس لئے Aura کی گڑبڑ پوری زندگی کو متاثر کرتی ہے۔ Aura بیماری قبول نہ کرے تو آدمی بیمار نہ ہوگا...... پہلے Aura یعنی ہمزاد متاثر ہوتا ہے پھر جسم پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں......پیکرِ مثالی یعنی ہمزاد پر موت وارد نہیں ہوتی......موت صرف مادی جسم پر وارد ہوتی ہے اگر مرنے کے بعد اس کا کوئی مقام متعین نہ ہو تو Aura شیطانی ذریت کے قبضے میں بھی آ سکتا ہے اور چونکہ شیطانی ذریت تخریب پسند ہے اس لیے Aura سے بھی تخریبی کام لیتے ہیں اسی کا دوسرا نام بھوت پریت، چھل پیری، آسیب وغیرہ ہے یا بدکار

Scanned by CamScanner

شیطان......انسان کا ہمزاد مرنے کے بعد خود اس کے جسم کو اپنا مکان بنالیتا ہے اور یوں بھوت کی شکل میں دوبارہ نظر آنے لگتا ہے۔

زندہ انسان کا پیکرِ مثالی بھی تخریبی ہوسکتا ہے باوجود اس کے کہ انسان نیک ہو، تھوڑی بہت گڑ بڑ ہوجاتی ہے۔اس لئے کہ انسانی شعور میں توانائی کے بڑے ذریعے نمک اور مٹھاس ہیں......

Aura روشنیوں سے بنا جسم ہے اگر نمک کی مقدار اعتدال سے کم زیادہ ہوجائے تو شعور کمزور ہوجاتا ہے اور جب شعور کو طاقت ور کرنا ہوتا ہے تو نمک کم استعمال کرنے اور لاہوری خام نمک گھر کا پسا ہوا استعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے......شعور کی اس طرح کمزوری سے باطن کی آنکھ بے ڈھب انداز میں کھل جاتی ہے اور غیر مرئی اجسام اس طرح نظر آتے ہیں کہ عام فہم کا انسان برداشت نہیں کر پاتا اور اس کے پاگل ہوجانے کے خدشات ہوجاتے ہیں کیونکہ اس کی نظر میں آئی دنیا کا ہماری دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور لوگ اس کو ذہنی بیمار سمجھتے ہیں۔اس کے علاوہ چونکہ Aura پیکرِ مثالی انسانی توانائی کا ایک ایسا مقناطیسی میدان ہے۔جس کا منبع خود جسم انسانی ہے چونکہ یہ برق سکونی Electro Static ہے...... برقی مقناطیسی خواص Electro Magnetic اور صوتی Sonic ہے.....Thermal یعنی حرارت پیدا کرتی ہے اس لئے انسانی جسم میں نمک اور مٹھاس کی مقدار میں زیادتی یا کمی سے Aura میں گڑ بڑ پیدا ہوجاتی ہے اور تخریبی صلاحیتیں پیدا ہوجاتی ہیں اور ایک دفعہ کسی کا قرین، ہمزاد، پیکرِ مثالی Aura بگڑ جائے تو گھر میں چیزیں ٹوٹی ہوئی اس شخص کے کپڑے کٹے ہوئے......خون کے چھینٹے مل سکتے ہیں یہ سب کچھ آہستہ آہستہ ایک نارمل انسان کو مخبوط الحواس بنا سکتا ہے۔

اسی طرح ہمزاد کو جو جس مقصد کے لئے قابو کرنا چاہتا ہے مثلاً ایک شخص ہمزاد اس لئے قابو کرنا چاہتا ہے کہ دولت حاصل کر سکے، ریس یا سٹہ کا نمبر معلوم کر سکے، اگر تو عامل اس عمل میں بھول چوک کر گیا تو پیکرِ مثالی یا ہمزاد اس کی آتی ہوئی آمدن بھی روک دے گا......اس کو مزید تنگ حال کردے گا۔اگر کوئی عامل اس کو اس لئے قابو کرے کہ کسی مخصوص لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے اور عمل ناکام ہوجائے تو ہمزاد اس شخص کی پھر کبھی بھی شادی نہیں ہونے دے گا،اس کے علاوہ ایک بار ہمزاد کے عمل کی ناکامی کے بعد وہ ہمزاد اس شخص کو ہر جگہ، ہر مقام پر نظر آکر پاگل بنا تا رہے گا......اس شخص کے حواس جاتے رہیں گے......کسی کو قید کر لینا چاہے وہ موکل ہو یا ہمزاد بہت بڑا جرم ہے......کسی کی

Scanned by CamScanner

آزادی سلب کر لینا گناہ ہے ہمزاد اور موکل بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور اللہ کی کسی مخلوق کو قید کرکے اپنا غلام بنالینا، اسے آزار پہنچانا، اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے...... لیکن سلیشیا جیسی ابلیس پرست کا دل ایمان نہیں ہوتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی پسند و ناپسند کو کیا جانتی...... یا اس کا اس سے کیا سروکار تھا...... چنانچہ اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے آج انتقال کیے ہوئے چندوا کے ہمزاد Aura پیکر مثالی کو قید کرنے، غلام بنانے کے لئے انتظامات کر رہی تھی آخر کار اُسے کامیابی ہوئی...... چندوا آکر حصار میں بیٹھ گیا۔

''تمہاری امانت واپس کر دوں گی مگر ایک شرط پر۔''

''وہ کیا......؟'' چندوا کے ہمزاد نے کہا۔

''میرے لئے کام کرو۔''

''ٹھیک ہے کتنے عرصے تک......؟'' چندوا کے ہمزاد نے پوچھا۔

''جب تک میرا دل چاہے گا تب تک......'' سلیشیا نے ہوشیاری سے کہا۔

''کیا کام لوگی......؟'' چندوا کے ہمزاد نے کہا۔

''جو میں کہوں گی وہ کام لوں گی......'' سلیشیا نے ہوشیاری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

''کھانے میں کیا دوگی......؟'' چندوا کے ہمزاد نے پوچھا۔

''ایک روٹی روز...... یہی حیثیت ہے میری......'' سلیشیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے......؟''

''ہاں ٹھیک ہے......'' چندوا کا ہمزاد بولا۔

عہد و پیماں ہو گئے تھے...... شیطانی ذریت نے ایک پیکرِ مثالی کو اپنے تخریبی مقاصد کی پایہ تکمیل کے لئے چن لیا تھا۔

''پہلا کام بتاؤ......'' چندوا بولا۔

''وہ لاجوردی آئینہ لا کر دو باقی بعد میں بتاؤں گی چلو پھر ابھی جاؤ۔''

اور چندوا کا پیکرِ مثالی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

سلیشیا کام ختم کر کے اپنی جگہ سے اُٹھی...... راحت چچا ٹارچ اُٹھائے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے ابھی وہ تھوڑی دور چلے تھے کہ آگے ایک سایہ کھڑا نظر آرہا تھا۔

"سہراب......تم ہو؟"

سیلشیا نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"ہاں میں ہوں میڈم صاب......کام ہوگیا جی......" سہراب نے خوشامدانہ انداز میں پوچھا۔

"ہاں......" سیلشیا اس کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

بیگ میں ہاتھ ڈال کر سو سو کے کئی کڑ کتے ہوئے نوٹ سہراب کی طرف اُچھال دیئے۔

سہراب نے نوٹوں کی بارش سمیٹنا شروع کر دی......سیلشیا کب گئی اُسے پتہ بھی نہیں کرنا تھا۔

سیلشیا ایک فاتح کے کروفر سے قبرستان سے نکلی اور گھر کی جانب رواں دواں ہوگئی......مسٹر راحت سیلشیا کے ساتھ چل رہے تھے......اب ان کی وہ پہلی والی حالت نہ تھی حواس بحال ہو چکے تھے......سیلشیا جب گھر پہنچی تو تقریباً رات ۲ بجے کا عمل ہو رہا تھا...... پہلے اس نے مسٹر راحت کو ان کے ٹھکانے پر اُتارا پھر گھر پہنچ کر سب سے پہلے غسل کیا اس کے بعد خود کو نہایت بوجھل خوشبوؤں میں بسایا اور اپنے بیڈروم میں جا کر......لمبی تان کر سو گئی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

رات سے ہی بارش ہو رہی تھی بہت تیز موسلا دھار بارش چھاجوں چھاج مینہ برس رہا تھا...... کراچی کا اپنا متفقہ تو کوئی موسم ہی نہیں...... یہاں یا تو بارش سالوں نہیں برستی یا اگر برس جائے تو پھر آسمانوں کے جیسے دھانے ہی کھل جاتے ہیں لیکن کبھی کبھی یہ ادا کراچی والوں کو بہت بھا جاتی ہے...... بارانِ رحمت زحمت بنتا ہے تو بے چارے غریب جھونپڑی والوں کچے مکانات والوں کے لئے...... قدرت کے عجب ہی نرالے انداز ہیں، اُس کی مصلحت وہی جانے کہ جو چیز کہیں خوبصورتی اور اندازِ دلربائی جگاتی ہے...... عین وہی وہ چیز کسی اور کے لئے عذابِ جان بن جاتی ہے...... رانیہ کو بھی یہ موسم بہت پسند تھا...... بارش اس کے من میں جلترنگ سا بجا دیتی تھی سحر طاری کر دیتی تھی اس پر...... بارش میں بھیگنا اور بوندوں کے ساتھ اٹھکیلیاں کرنا رانیہ کا بچپن سے مشغلہ تھا...... آج بھی صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو خوب تیز بارش ہو رہی تھی اس کے لان میں لگے پیڑ پودے گھاس خوب ہی نکھر گئے تھے۔ بارش میں کھلنے والے پھول خوب کھل کر اپنی بہار دکھلا رہے تھے...... رانیہ بے اختیار لان کی طرف لپکی اور تھوڑی دیر تک بارش میں خوب بھیگتی رہی پھر اندر آ کر اپنا لباس تبدیل کیا، مکیا ناشتہ تیار کر چکی تھی، رانیہ نے زلفی کو اُٹھایا۔

"زلفی دیکھو بارش ہوئی ہے ایک ایک چیز نکھر گئی ہے......" رانیہ نے زلفی کو اطلاع دی حالانکہ وہ شروع سے جانتی تھی کہ زلفی بارشوں کے موسم کو ذرا بھی پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ بارش میں بھیگنا...... بارش کا سن کر زلفی پریشان سا ہو اُٹھا۔

رانیہ نے زلفی کی پریشانی محسوس کی۔

"کیا ہوا زلفی......؟" رانیہ بولی۔

"کچھ نہیں...... چلو تم ناشتہ لگواؤ میں آتا ہوں...... تاشون بھی آج میرے ساتھ ہی جائے گا۔"

زلفی پیر میں سلیپر زڈالتے ہوئے بولا۔

''او کے میں لگواتی ہوں تم جلدی سے فریش ہو جاؤ۔''

زلفی تیار ہو کر کمرے سے باہر نکلا لاؤنج میں قدم رکھتے ہی اُسے ایک دم ہی تازگی کا احساس ہوا، سارے دریچے کھلے ہوئے تھے بارش رُک چکی تھی......فرحت بخش ٹھنڈی ہوا لان میں کھلے پھولوں کی مہک لئے لاؤنج میں چکراتی پھر رہی تھی......خوشگوار ماحول میں تینوں نے ناشتہ کیا۔

''میں آج تمہارے ساتھ چل رہا ہوں زلفی۔''

تاشون نے ناشتے کے اختتام پر کہا۔

''Why not......'' زلفی بے ساختہ بولا۔

پھر تقریباً دو بجے تک وہ لوگ گھر سے نکل گئے تھے، رانیہ حسب معمول اُنہیں مین گیٹ تک خدا حافظ کہنے گئی...... بارش اب بالکل رُک چکی تھی......رانیہ نے زلفی اور تاشون کو گاڑی میں بیٹھ کر جاتے ہوئے اور دور تک دیکھتی ہی رہی......اس کے بعد بھی وہ کافی دیر بس وہیں کھڑی کچھ سوچتی رہی تھی......ملکیا نے پیچھے سے آ کر اس کا تسلسل توڑا۔

''بی بی یہاں کھڑی کیا سوچ رہی ہیں؟''

''کچھ نہیں ملکیا، کوئی خاص بات نہیں......مگر پتہ نہیں کیوں بس دل بہت گھبرا رہا ہے، کچھ عجیب سا لگ رہا ہے۔''

''اللہ خیر کرے باجی......آپ اندر آ جائیں کافی دیر ہو گئی ہے۔''

''ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو......'' رانیہ ملکیا کے پُرخلوص لہجے سے متاثر ہو کر بولی اور اندر آ گئی اور پھر ملکیا کو رات کے کھانے کا بتا کر اپنے کمرے میں چلی آئی۔

رانیہ نے اپنے کمرے میں آ کر ایک افسانوی مجموعہ اُٹھا لیا جو وہ پچھلے دنوں لائی تھی لیکن اپنی طبیعت کی وجہ سے ابھی تک پڑھ ہی نہ پائی تھی اب بھی لگتا تھا بے سبب لے کر بیٹھی تھی افسانوی مجموعے کو کیونکہ دیر تک ورق الٹ پلٹ کرتی رہی مگر اس کا دل ہی نہ لگا تو اُٹھ کر کمرے کے مشرقی دریچے میں کھڑی ہو گئی...... بارش بند ہو چکی تھی مگر وقفہ وقفہ سے اب پھر بوندوں کی کن من جاری تھی......مگر اس کا دل ایک دم ہی گھبرانے لگا تو وہ کمرے سے باہر آ گئی اور کچن میں آ کر چھوٹے موٹے کام کرنے لگی۔

''باجی آپ کیوں کر رہی ہیں یہ سب؟''

Scanned by CamScanner

مکیانے اُسے ٹوکا......"میں کرلونگی یہ تمام کام۔"

"نہیں مکیا مجھے بھی کچھ کام کرنے دو دل ہی نہیں لگ رہا یوں بے کار بیٹھے ہوئے۔"

"باجی آپ کچھ پریشان ہیں......دل کیوں گھبرا رہا ہے؟"

مکیانے رانیہ کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"نہیں میں پریشان تو نہیں......لیکن پتہ نہیں کیوں کچھ سمجھ میں نہیں آرہا، عجیب سی کیفیت ہو رہی ہے۔"

رانیہ اپنی کیفیت کے بارے میں خود ہی لاعلمی کا شکار تھی وہ مکیا کو کیا بتاتی کہ اُسے کیا محسوس ہو رہا ہے۔

"ایسا کریں کہ آپ تھوڑی دیر کے لئے سو جائیں صاحب آجائیں گے تو میں اُٹھا دوں گی۔"

مکیانے ایک بار پھر پُرخلوص انداز میں مشورہ دیا۔

نہایت چھوٹی عمر سے وہ زلفی کے گھر میں کام کر رہی تھی، مکیا کے ماں باپ زلفی کے گھر اس زمانے سے کام کرتے رہے تھے جب زلفی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

مکیا ان کے گھر میں ایک فرد کی حیثیت رکھتی تھی......رانیہ شادی ہو کے مکیا کے سامنے ہی آئی تھی......وہ رانیہ کے لئے ایک غم خوار ایک ہمدرد سہیلی تھی جو رانیہ کے ان بدتر دنوں میں ہر قسم کے خوفناک حالات میں بھی اس کے ساتھ تھی......رانیہ کو زلفی اور ربیعہ کے چلے جانے کے بعد مکیا سے بڑا سہارا حاصل تھا۔

"ہاں شاید تم ٹھیک کہتی ہو نیند آنے سے طبیعت شاید کچھ بہتر ہو جائے......" رانیہ کمرے میں آکر بیڈ پر دراز ہوگئی اس کے بیڈ کے سامنے دریچے سے لان کا منظر کافی حد تک نظر آرہا تھا......وہ باہر کا منظر دیکھتے دیکھتے جانے کب گہری نیند میں ڈوب گئی تھی۔

نہ جانے وہ کیا کیفیت تھی......رانیہ کو ایسا لگا کہ جیسے اچانک بے پناہ خوف نے اس کے دل کو اپنی گرفت میں جکڑ لیا ہو اس نے محسوس کیا جیسے اس کے آس پاس رات اُتر آئی ہو......وہ ایک پہاڑی کی چوٹی پر کھڑی ہوئی ہو اور نیچے اس کی نظر کے سامنے ایک وادی پھیلی ہوئی ہو......وادی میں بھی گہرا اندھیرا تھا......دہشت اور خوف کی سنسناہٹ اس کے جسم میں لہو کے ساتھ دوڑ رہی تھی اور وہ سرتاپیر کانپ رہی تھی......اس کے دل کا بے اختیار تقاضہ تھا کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے مگر وہ باوجود کوشش کے ہل نہیں پا رہی تھی پھر یکایک رانیہ کو یوں محسوس ہوا جیسے Time and Space اس

کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا...... وہ وقت کی گرفت سے آزاد ہو چکی ہو...... اس کے ساتھ ہی ایک نہایت بے رحم لہو کو چیرتی ہوئی سردی کا احساس نیچے وادی سے اُبل کر رینگتا ہوا اس کی طرف آرہا تھا اور اس کے چاروں طرف غیر مرئی حلقوں کی شکل میں گردش کر رہا تھا اور پھر یکایک اس نہایت سرد احساس نے رانیہ کے دل کی طرف اب اپنا رُخ موڑ لیا، اس کے سینے میں سرد سوئیاں چبھنے لگیں اس کے اعضاء جیسے مفلوج ہوئے جا رہے تھے...... رانیہ کے دل میں یکے بعد دیگرے سرد ترین لہریں برف کے نشتر چبھو رہی تھیں، خون منجمد ہو رہا تھا...... رفتہ رفتہ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا دل ایک برف کے گولے میں تبدیل ہو رہا ہو...... اس پر گویا مردنی سی چھا رہی تھی یہاں تک کہ درد کی اذیت کے عالم میں اس کا جی چاہا کہ وہ زور سے چلائے...... اس نے کوشش بھی کی لیکن اس کے لبوں سے آواز نہ نکل سکی...... اس نے ایک بار پھر بھر پور طاقت کے ساتھ چیخنا چاہا، ہاتھ پاؤں چلائے مگر بے سود...... اس کے لبوں سے کوئی آواز نہ نکل سکی...... اس کے اعصاب اس خوفناک سردی کے اثر سے مفلوج و معطل ہو کر رہ گئے تھے...... اس کے وجود نے دماغ کے حکم کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور اس کے پہلوؤں میں اس کے ہاتھ پاؤں بیکار و بے جان لٹکے رہے...... اُسے محسوس ہوا کہ اس کے آنسوؤں کی دھاریں اُبل کر اس کے رخساروں پر بہہ رہی تھیں اس نے ایک آخری کوشش کے طور پر پھر اپنی منجمد قوتوں کو ایک مرتبہ پھر یکجا کیا اور ایک زوردار چیخ ماری...... اس مرتبہ واقعتاً رانیہ کے اس بڑے سے گھر کے در و بام لرز اُٹھے تھے۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر رانیہ کو دیکھ کر جا چکا تھا...... وہ اس وقت سکون آور انجیکشن کے زیرِ اثر تھی...... زلفی اور تاشون ڈاکٹر کے ساتھ ہی باہر نکلے تھے۔

''وہ پانچ پہلوؤں والا ستارہ کہاں ہے؟''

تاشون نے زلفی سے سوال کیا۔

''اس وقت وہ شاید رانیہ کے گلے میں نہیں ہے۔'' تاشون نے پھر خود ہی جواب دیا۔

''لیکن صبح تو رانیہ پہنے ہوئی تھی......؟'' زلفی نے بڑبڑانے کے انداز میں کہا۔

''لیکن اب نہیں ہے......'' زلفی نے تاشون سے نگاہیں چرائیں۔

تاشون نے اس کی جانب بغور دیکھا...... ''کیا بات ہے؟...... بتاؤ زلفی؟''

زلفی تاشون سے کچھ چھپانا نہیں چاہتا تھا۔

''وہ صبح رانیہ بارش میں نہائی تھی...... میں تو سو رہا تھا۔''

''تو بارش میں نہانے سے ستارہ تعویذ کا کیا تعلق؟''

''تاشون! وہ بارش میں بھیگتی تو خوب ہے مگر گیلے کپڑوں سے الرجک بھی ہے فوراً چینج کرتی ہے مجھے ڈر یہی تھا یار...... وہ تعویذ کی ریشمی ڈوری جب بھیگ گئی ہوگی تو شاید رانیہ نے اسے کافی دیر تک اُتارے رکھا ہوگا جبکہ تم نے تو شدید بہ وقت ضرورت پندرہ، بیس منٹ اتارنے کی اجازت دی تھی...... لگتا ہے۔''

''لگتا ہے نہیں......'' تاشون نے جلدی سے بات کاٹی...... ''جاؤ جا کر دیکھو بھابھی کے گلے میں تعویذ ہے کہ نہیں۔''

تاشون نے زلفی سے کہا۔

زلفی تیزی سے اُٹھا اور اپنے بیڈروم کی جانب لپکا...... تاشون نے بھی اس کی تقلید کی۔

Scanned by CamScanner

زلفی نے رانیہ کے سرہانے پہنچ کر اس کے گلے میں نظر ڈالی...... جواہرات سے جڑا وہ پانچ کونوں والا ستارہ تعویذ اس کے گلے میں نہیں تھا۔

وہ سر سے پیر تک کپکپا اُٹھا۔

''ڈھونڈو اسے......'' تاشون نے صورتِ حال بھانپتے ہوئے کہا۔

زلفی نے کمرے میں اِدھر اُدھر نظر دوڑائی۔

''واش روم میں دیکھو......'' تاشون نے کہا۔

اس کے کہنے پر زلفی واش روم چھان آیا لیکن تعویذ نہ ملا...... اب زلفی نے ڈریسنگ ٹیبل الٹ پلٹ کرنی شروع کر دی تو تعویذ دیگر چیزوں کے ساتھ فرش پر آ گرا، جسے زلفی نے اُٹھالیا...... زلفی نے ستارہ تعویذ کی ڈوری چھو کر دیکھی وہ ابھی بھی گیلی ہو رہی تھی...... زلفی کو اچھی طرح پتہ تھا کیا ہوا ہوگا۔ تعویذ کی ریشمی ڈوری جب رانیہ کے بارش میں نہانے سے گیلی ہو چکی ہوگی تو رانیہ نے اسے اُتار دیا تھا حالانکہ وہ جانتی تھی کہ اسے بہ وقتِ ضرورت 15 تا 20 منٹ تک ہی اُتارا جا سکتا ہے لیکن آج اس سے خوفناک غلطی ہو چکی تھی اور یوں تقریباً تین گھنٹے تک تعویذ رانیہ کے گلے سے الگ رہا تھا...... تاشون نے زلفی کے ہاتھ سے تعویذ لے لیا تھا۔

زلفی بہت شرمندہ نظر آ رہا تھا۔

تاشون نے زلفی کی طرف ملال بھری نظروں سے دیکھا لیکن زلفی کی شرمندہ حالت دیکھ کر کچھ کہنے سے رُک گیا اور زلفی کو اشارہ کیا...... وہ ستارہ تعویذ سوئی ہوئی رانیہ کے گلے میں پہنا دیا۔

''چلو میرے ساتھ آؤ۔''

تاشون نے زلفی سے کہا اور زلفی ایک نظر سوئی ہوئی رانیہ پر ڈال کر تاشون کے پیچھے بیڈ روم سے نکل آیا۔

''بیٹھو......'' تاشون نے زلفی کو اشارہ کیا، زلفی صوفے پر بیٹھ گیا۔

''میں نے بتایا تھا نا کہ ہمارا مقابلہ ایک بہت ہی خبیث اور مضبوط دشمن سے ہے اور تم اس کو کمزور سمجھے، اُنہوں نے پھر ایک بار رانیہ کو غافل دیکھ کر وار کیا ہے میں نے پہلے بھی بھابھی اور تمہیں واضح الفاظ میں بتایا تھا کہ بھابھی جن خاص اُوقات میں پیدا ہوئیں یعنی گرہن کے وقت تو ایسے لوگ ابلیس پرستوں کے بہترین میڈیم ہوتے ہیں، بہترین آلہ کار، رانیہ بھابھی اس شیطانی غول کے لئے بہت خاص ہیں ان کا بہت خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔''

Scanned by CamScanner

زلفی بہت شرمندہ سا نظر آ رہا تھا......اس وقت تاشون کو اپنے دوست پر غصہ بھی آ رہا تھا اور اس کی حالت پر رحم بھی۔

''لیکن یار یہ پہلے سے بہت مختلف صورتحال تھی۔''

زلفی نے تاشون سے کہا۔

''میرے پاس ملیکا کا فون آیا تھا اور جب میں گھر پہنچا تو رانیہ کی حالت بہت بُری ہو رہی تھی......اس نے مجھے جو کچھ بتایا وہ اس کی پہلے والی حالت سے بہت مختلف تھا۔''

''کیا مطلب......؟'' تاشون نے بے ساختہ کہا۔

''ہاں رانیہ پہلے اپنی روح نکلتی محسوس کرتی تھی......لیکن اب صورتحال مختلف تھی۔''

اس کے بعد زلفی نے تاشون کو من وعن وہ کیفیات بتا دی تھیں جو رانیہ کو محسوس ہو رہی تھیں۔

تاشون زلفی کی باتیں غور سے سن رہا تھا۔

''صورتحال تو مختلف ہونا ہی تھی۔''

تاشون نے تمام باتیں سن کر کہا تھا......''کیونکہ ستارہ تعویذ گلے سے اُترا ہوا تھا اس لیے میلشیا نے دوبارہ کوشش کی لیکن اس مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ نے بہت رحم و کرم کیا جو بھابھی اس شیطانی وار سے بچ گئیں......'' تاشون نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن مجھے اب کچھ اور بھی کرنا ہوگا......آج دوسرا کچھ انتظام کرتا ہوں......ستارہ تعویذ جب تک گلے میں رہے گا، تب تک مٹی، پانی، ہوا کی کوئی چیز بھابھی کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔''

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

''آج کا دن ہی پریشانیوں سے لبریز شروع ہوا۔''
زلفی نے تاسف سے کہا۔
''ہمارے لئے ایک اور بری خبر ہے۔''
''بری خبر......؟'' تاشون نے چونکتے ہوئے کہا۔
''ہاں تمہیں بتا نہیں سکا تم تو آفس سے چلے گئے تھے......عمر سومرو کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔''
''واٹ......؟'' تاشون چلایا۔
''ہاں لیکن گاڑی میں عمر سومرو نہیں تھا......صرف ڈرائیور تھا...... بے چارہ شدید زخمی ہوا ہے......گاڑی کو بھی کافی نقصان ہوا ہے......'' زلفی نے بتایا۔
''ہاں آج کافی ایکسیڈنٹ ہوئے ہوں گے...... یہ تمہیں اخبارات سے پتہ چل جائے گا۔''
تاشون نے کہا۔
زلفی چونکتے ہوئے بولا......''کیوں ایسا کیوں ہے؟''
''ستاروں کی پوزیشن مائی ڈیر زلفی......'' تاشون نے کہا۔
''ستاروں کی پوزیشنز ایسی ہی صورتحال کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ آج چھوٹے بڑے ایکسیڈنٹ ہو سکتے ہیں اور گاڑیوں کی بیٹریاں بھی ڈاؤن بلکہ کافی کچھ مشینری خراب ہو سکتی ہے...... لیکن گاڑیاں اور یہ مشینریاں انسان تو نہیں جن پر ستاروں کی اچھی بری پوزیشنز کے اثرات مرتب ہو سکیں؟''
زلفی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
''ہاں یہ انسان نہیں......لیکن ستاروں کی اچھی حالت، بری حالت کے اثرات بلکہ کچھ مخصوص

Scanned by CamScanner

اثرات مشینریز اور گاڑیوں پر ہوتے ہیں۔ پوزیشنز جو کہ علم نجوم کی رو سے ''نظرات'' کہلاتی ہیں، جب یہ نظرات نحس حالت میں ظہور پذیر ہوتے ہیں تو حادثات اور سڑکوں پر ایکسیڈنٹ، گاڑیوں کی مشینریز کا خراب ہو جانا طے ہوتا ہے......'' تاشون نے کہا۔

''علم نجوم ایک سائنس ہے علم ہے، میرے دوست، یہ سمندر ہے جس کی تہہ میں ایسے ایسے گوہر چھپے ہیں کہ جب تمہیں اس کا ادراک ہوگا تو تم ہر ہر بار بس انگشتِ بدنداں ہی ہو سکتے ہو......اچھا یہ بتاؤ کہ کبھی ہم یہ محسوس نہیں کرتے کہ کوئی کار ہو، اسکوٹر ہو یا کسی قسم کی گھریلو یا دفاتر کی مشینریز ہوں، بعض اوقات کسی کی کار، اسکوٹر یا کسی قسم کی سواری جب تک اس انسان کے پاس رہے، اسے سفر میں کم سے کم تکلیف پہنچاتی ہے، آرام دہ ہوتی ہے اور اخراجات بھی کم سے کم کرواتی ہے اور کئی سالوں تک آپ کے ساتھ رہتی ہے ہوتا ہے نا ایسا؟''

تاشون نے پوچھا۔

''ہاں......؟''

زلفی نے کہا۔

''ایسا تو ہوا کہ پاپا کی پرانی گاڑی ہم ایک زمانے سے دیکھ رہے تھے بڑا ساتھ دیا تھا اس نے بلکہ پاپا نے تو کبھی اسے فروخت ہی نہیں کیا تھا حادثات کے سلسلے میں بھی گاڑی خوش نصیب رہی تھی۔''

''یہ...... یہ اب آئے تم نکتے پر خوش نصیب گاڑی، زلفی انسانوں کی طرح ان چیزوں کے بھی نصیب ہوتے ہیں اور یہ خوش نصیب اور محسن دونوں قسم کے اظہارات کرتی ہیں بلکہ انسانوں کے نصیبوں کے ساتھ ایسا جڑتی ہیں ایسی ہم آہنگی اختیار کرتی ہیں کہ عقلِ انسانی حیران رہ جاتی ہے تو وہ جو تمہارے والد صاحب کی پرانی گاڑی تھی جس نے ان کا جوانی سے لے کر اب بڑھاپے تک ساتھ دیا......اس کے بارے میں ہم کہہ سکتے ہیں اس گاڑی میں اور تمہارے پاپا میں ہم آہنگی، مطابقت اور دوستی تھی...... یہ ہر قسم کی مشینری چاہے وہ کار، بائیک، اسکوٹر، بائیسکل خواہ کچھ ہو، اپنے اندر ایک انفرادیت لیے ہوتی ہے اور بسا اوقات جیسا کہ تم نے کہا، خوش نصیب کار تھی، یہ گاڑیاں اتنی خوش نصیب ثابت ہوتی ہیں کہ اپنے مالک کی قسمت پر ایسا اثر ڈال دیتی ہیں جو عقلِ انسانی کو حیران کر دیتا ہے......اچھا زلفی......اب دیکھو دوسری طرف اکثر کاریں یا اسکوٹر وغیرہ اگر خراب ہو جائے تو بہت سی

Scanned by CamScanner

مشکل میں ڈال دیتی ہیں، بار بار آپ کا خرچہ کرواتی ہیں، آرام وہ نہیں رہ پاتی...... بڑی اچھی حالت ہوتی ہیں اور حادثات چاہے معمولی ہوں یا بڑے آئے دن ان کا شکار ہو جاتی ہیں اور یوں یہ گاڑیاں آپ کے لئے مبارک نہیں بلکہ نحس ثابت ہوتی ہیں...... آپ میں اور ان کے ارتعاشات میں کوئی ہم آہنگی نہیں پائی جاتی...... ان حالات میں پہلی فرصت میں اس کو بیچ کر کوئی دوسری نئی اسکوٹر یا کار جو بھی آپ لینا چاہیں، لے لیں تاکہ وہ ''نظرات'' کے تحت آپ سے ہم آہنگ ہو اور یہ نظرات قمر، عطارد اور مشتری کے ہوں گے...... کیونکہ یہ سفر کے کواکب ہیں اور اب مشینری پر حکمرانی کرنے والا سیارہ مریخ غیر موافق نظرات کے تحت نہ ہو، جب بھی آپ اپنے آپ سے مطابقت رکھنے والی مشینری کی خریداری میں کامیاب رہیں گے۔''

''یہ نظرات ہمیں کیسے پتہ چلتے ہیں......؟'' زلفی نے کچھ پریشان سا ہوتے ہوئے سوال کیا۔

''اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں، میں تمہیں ان نظرات کی پوری لسٹ مرتب کر کے دوں گا، اسی طرح گرہن کے دن یا گرہن سے ایک دن قبل ہرگز کسی قسم کی مشینری نہ خریدیں اور نہ ہی تبدیل کریں ورنہ ایسی مشینریز بہت زیادہ مشکلات کا شکار رکھتی ہیں...... زلفی تم نے ایسے بہت سے لوگ دیکھے ہوں گے اپنے پاپا کی طرح کہ جو کار یا کسی بھی قسم کی گاڑی کے انجن سے واقف ہوتے بھی نہیں لیکن جب وہ اتفاق سے اُنھیں موافق سعد نظرات کے تحت خریدتے ہیں تو بہت کم مشکلات کا شکار ہوتے ہیں...... تم دیکھتے ہو نا کہ سڑک پر ہمیں اکثر ایسی گاڑیاں نظر آ جاتی ہیں جو کافی پرانے ماڈل کی ہوتی ہیں مگر ان کے مالکان ان سے مطمئن ہوتے ہیں وہ ہی خوش نصیب گاڑی ہوتی ہیں جو صاحب کار سے ہم آہنگ ہوتی ہیں۔''

''تمہیں ستاروں اور گاڑیوں سے جڑی ایک حیرت انگیز بات اور بتادوں دوست......'' تاشون نے کہا۔

''تم نے دیکھا ہے ایک گاڑی دوسری گاڑیوں کو اوورٹیک کرتی ہے ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتی ہے اور یوں لوگ مشکل میں پھنس جاتے ہیں، حادثات کا بھی شکار ہو جاتے ہیں، تمہیں یہ معلوم ہے یہ صرف دس منٹ میں ہوتا ہے اور اس وقت جبکہ قمر ایک برج سے دوسرے برج میں داخل ہو رہا ہوتا ہے...... دیکھو اب تمھیں یہ کتنی حیرت انگیز بات لگے گی......'' تاشون نے کہا۔

''لیکن زلفی یہ درست ہے کہ ستاروں کی پوزیشنز اور انسانی قسمت یا چیزوں کی قسمت ایک

Scanned by CamScanner

دوسرے پر اثر ڈالتی ہیں...... اب جو لوگ علم نجوم کا تھوڑا سا بھی علم رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ قمر تقریباً ایک گھنٹے میں آدھے درجے کا سفر طے کرتا ہے لہٰذا اگلے برج میں داخلے میں جب تین منٹ رہ جاتے ہیں، تب دس منٹ کا یہ خطرناک وقت شروع ہوتا ہے...... جب اچانک لوگ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوششوں میں حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔"

"حیرت انگیز......" زلفی کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"ہاں اور تم نے دیکھا کبھی بغیر وجہ کے آپ کی کار اسٹارٹ نہیں ہوتی، رات آپ نے ٹھیک ٹھاک گاڑی کھڑی کی، کوئی مسئلہ نہ تھا پھر آپ کی کار یا موٹر سائیکل صبح صبح دغا کیوں دے جاتی ہے؟ اس کی وجہ جانتے ہو؟" تاشون نے زلفی سے سوال کیا۔

"نہیں ویسے یہ اچانک کیا ہوتا ہے......" زلفی نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تب ہوتا ہے زلفی ڈیئر، جس دن قمر، مریخ اور یورنس کو غیر موافق نظرات سے متاثر کر رہا ہو گا...... کیا تم جانتے ہو کہ یورنس بجلی پر حکمرانی کرتا ہے...... لہٰذا آپ کی گاڑی یا کسی مشینریز کا جو پورا الیکٹریکل سرکٹ جس میں بیٹری بھی شامل ہے اس پر بھی یورنس کی حکومت ہے جبکہ مریخ لوہے پر یعنی کار کی باڈی پر حکمرانی کرتا ہے اور جب قمر اور یورنس میں غیر موافق نظرات قائم ہوئے تو اس دن آپ کی کار کی بیٹری کام کرنے سے انکار کر دے گی...... اس میں اَن سوچی، اَن دیکھی پرابلمز پیدا ہو جائیں گی...... اس کے علاوہ قمر اور یورنس میں جب غیر موافق نظر ہو تو اس وقت اپنی سواری کی بتیاں ضرور چیک کر لیں کیونکہ ایسے وقت بلب عموماً خراب ہو جاتے ہیں، قمر اور یورنس کی غیر موافق نظر کے تحت اکثر ایک آنکھ، ایک لائٹ والی گاڑی نظر آتی ہیں، اب دیکھو زلفی تین دن پہلے جب میں، تم اور عمر ایک تقریب سے واپس آ رہے تھے تو عمر کے ڈرائیور کی غفلت سے ہائی وے پولیس نے جرمانہ کیا تھا نہ؟"

"ہاں مجھے یاد ہے لیکن ڈرائیور تو بڑا مشاق ہے پتہ نہیں اُسے اس دن کیا ہوا تھا......" زلفی نے کہا۔ "نہیں ڈرائیور کی غلطی ایسی بھی نہیں تھی وہ ڈرائیور ایک بہترین ڈرائیور ہے مجھے اندازہ ہے اس کا...... لیکن اس دن مریخ اور پلوٹو میں غیر موافق نظر قائم تھی اور ایسی نظر یا ستاروں کی پوزیشنز اس طرح کی غیر محتاط ڈرائیونگ کا سبب بنتی ہیں ایسے واقعات کا ظہور لاتی ہیں جس میں پولیس ضرور شامل ہو جاتی ہے جرمانہ وغیرہ کی ادائیگی کرنی پڑتی ہے جیسا کہ اس دن جب ہم لوگ آ رہے تھے تو ڈرائیور

Scanned by CamScanner

کی نہ سمجھ میں آنے والی غفلت کے سبب ہوا تھا۔''

''اوہ کس قدر عجیب ہے سب؟''

''نہیں عجیب نہیں...... یہ کائنات کے اسرار و رموز ہیں اُصول ہیں قدرت کے۔''

تاشون نے کہا!

''اور جب نپ چون، عطارد اور قمر میں غیر موافق نظر قائم ہو تو تب کار یا کسی بھی قسم کی سواری سے کوئی چیز ضرور چوری ہوگی اور یہ جو چور پوری کی پوری گاڑی یا موٹر سائیکل اُڑا لے جاتے ہیں، تمہیں پتہ ہے اس وقت ستاروں کی کیا چال ہوتی ہے؟''

تاشون نے زلفی کی دلچسپی بھانپتے ہوئے پوچھا۔

بتاؤ...... گاڑیوں کے بارے میں تو میں تم سے سب کچھ جاننا چاہتا ہوں......'' زلفی نے کہا۔

''ہاں میں جانتا ہوں، تم کتنے شوقین ہو گاڑیوں کے اور تمہارا وہ پارٹنر بھی۔''

تاشون مسکرایا۔

''ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ آپ کی گاڑی یا کسی بھی قسم کی سواری مکمل طور پر چوروں کے رحم و کرم پر ہوتی ہے یعنی اس وقت زبردست چوری کا خطرہ ہوتا ہے جب عطارد اور پلوٹو غیر موافق نظرات کے تحت ہوں اور اگر ساتھ میں قمر بھی غیر موافق نظرات کے تحت ہو تو تب تو ایسا ہونا یقینی ہوتا ہے۔''

''اوہ......'' زلفی نے حیرت کا اظہار کیا...... ''لیکن کیا یہ ستارے گاڑیوں کے علاوہ ہمارے سفر پر بھی اثر ڈالتے ہیں؟'' زلفی نے پوچھا۔

''ہاں......'' تاشون نے اپنی بات کا تسلسل جاری رکھا...... ''سفر پر بھی اثرات ہوتے ہیں...... جب قمر، زحل اور عطارد غیر موافق نظرات کے تحت ہوں یا رجعت میں ہوں تب سفر میں التواء یا دیر کا سامنا ہوگا...... جب زحل اور مشتری میں غیر موافق نظر ہو یا یہ دونوں قمر کے ساتھ غیر موافق نظرات کے تحت ہوں، تب آپ کی کار کی رفتار بہت سست ہو جائیگی، ایسی صورت میں تیل چیک کریں...... اس کے علاوہ پلگ اگر صاف نہ ہو تو وہ بھی کار کی رفتار میں کمی لے آتے ہیں...... مشتری کی حکومت تیل پر ہے جبکہ زحل دیری لانے والا ستارہ ہے، التواء لانا ہی اس کا کام ہے اس کے علاوہ کیا تم جانتے ہو زلفی کہ بعض لوگ سرخ رنگ کی گاڑیاں پسند کرتے ہیں، اگر سرخ رنگ کی گاڑیاں پسند کرنے والوں کے زائچے کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان کے زائچہ Natal Chart

میں مریخ طاقت ور حالت میں ملتا ہے اور وہ شاید برج حمل سے بھی تعلق رکھتے ہوں۔"

"یہ سب حیرت انگیز ہے۔"

زلفی نے کہا۔

"ہاں اس سے زیادہ ایک اور بات تم کو حیرت میں ڈال دے گی کہ سرخ رنگ کی گاڑیوں سے راہ گیر اور دوسرے ڈرائیور دہشت زدہ بھی ہو جاتے ہیں، یہ گاڑیاں ایکسیڈنٹ کا شکار بھی زیادہ ہوتی ہیں اور زلفی میں یہ بات شرطیہ کہہ سکتا ہوں اگر تم کاروں کے بیمہ کرنے والی کمپنیوں سے اس سلسلے میں معلومات حاصل کرو تو تمھیں معلوم ہوگا کہ سرخ رنگ کی کاروں کے مالکان نے ہی بیمہ کمپنیوں سے بیمہ کی رقوم زیادہ وصول کی ہوں گی...... اس کے علاوہ سبز رنگ کی کاریں جس میں گہرا سبز رنگ نمایاں ہو، بعض ڈرائیوروں کے لئے اور مالکوں کے لئے بدقسمت ثابت ہوتی ہیں...... اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ رنگ درختوں اور پودوں میں مل کر گڈمڈ ہو جاتا ہے کار صاف دکھائی نہیں دیتی جیسے ہی دن کی روشنی ختم ہو جاتی ہے اس کے مالکان کو اس کی لائٹس جلا لینی چاہیے اور ہاں کار یا کسی بھی قسم کی سواری کو خریدتے وقت سعد دن کا انتخاب کریں اور رنگ کے انتخاب میں بھی بے حد محتاط رہیں۔ آپ کے زائچے میں جو سیارہ مضبوط اور اچھی حالت میں ہو، اس سے متعلقہ رنگ کا انتخاب کریں جیسا کہ زلفی تمھیں یاد ہے...... میں نے تمھیں جب مصر میں تھا تو ہمیشہ یہی کہا کہ گاڑی کا رنگ خریدتے ہوئے ارغوانی یا اودا رنگ منتخب کرنا؟"

"ہاں مجھے یاد ہے۔"

"نا صرف بلکہ میں نے تو تمہاری بات پر پورا دھیان رکھا ہے اور دیکھو، جب بھی گاڑی خریدی ارغوانی رنگ کی ہی خریدی۔"

"ہاں زلفی کیونکہ تمہارے زائچہ میں مشتری (جوپیٹر) کی پوزیشن بہت اسٹرونگ ہے...... چنانچہ تمھیں اس کا فائدہ بھی ہوا...... دیکھو ارغوانی کاریں خریدنا تمہارے لئے خوش قسمت ثابت بھی ہوا ہے۔"

"ہاں یہ تو ہے۔"

"اچھا یار تاشون، اگر کسی کے پیدائشی زائچے میں شمس طاقتور ہو تو...... جیسا کہ تم نے عمر سومرد کے Natal Chart میں بتایا تھا...... تو اس کے لئے کس رنگ کی کار اچھی رہے گی۔"

Scanned by CamScanner

سنہری یا نارنجی کلر کی کار اس کے لئے لکی ثابت ہوگی......اس کے علاوہ کسی کے Natal Chart میں قمر اچھے نظرات کے تحت ہو مضبوط پوزیشن رکھتا ہو تو اس کے لئے سفید یا سرمئی کلر کی کار خریدنا اچھا ثابت ہوگا......اگر نیچون کے موافق نظرات زائچے میں موجود ہوں تو بغیر کسی شک شبے کے کالے رنگ کی گاڑی خرید سکتے ہیں......وہ آپ کے لئے خوش قسمتی کا باعث ثابت ہو سکتی ہے......اگر زائچے میں زحل اچھی حالت کا پتہ دیتا ہو تو تب گہرے نیلے رنگ کی......لیکن حیرت انگیز بات ہے کہ آپ کے لئے پرانی یعنی سیکنڈ ہینڈ گاڑی خریدنا خوشی کا باعث ہوگا۔''

''پرانی کار......!'' زلفی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں یار زحل ایک بوڑھا سیارہ ہے...... بوڑھا...... بیک ورڈ پرانی، بوسیدہ چیزوں پر اس کی حکمرانی ہے۔''

''بڑا ہی سخت بوڑھا ہے یہ......!!!''

زلفی مسکرایا۔

''اور ہاں! اگر زائچے میں یورنس اچھی حالت میں ہو تو آپ سرخ رنگ کے علاوہ کسی بھی رنگ کی گاڑی خرید سکتے ہیں......اسی طرح اگر حسن و عشق کی دیوی زہرہ اچھی حالت میں براجمان ہو تو آپ محتاط ڈرائیور ثابت ہونگے اور آپ کے لئے زرد یا فیروزی مائل نیلی گاڑی بہترین رہے گی......یا سبز رنگ میں ہلکا مگر چمکدار سبز درست رہے گا۔''

''اسی طرح اگر آپ کے زائچے میں عطارد کی پوزیشن اچھی ہے تو آپ اسپورٹس کار قسم کی تیز رفتار کاروں کے خواہش مند ہوں گے یا پھر زرد پیلے رنگ کی گاڑیاں خریدنے کی عادت ہوگی......کیونکہ عطارد اور پیلے رنگ میں بہت ہی قریبی تعلق پایا جاتا ہے اور اگر عطارد زائچے میں مضبوط حالت میں پایا جاتا ہے تو ایک مشاق اور تیز رفتاری سے گاڑی چلانے والے ہوں گے۔''

''گاڑیوں کے حوالے سے اس قدر اہم اور دلچسپ معلومات فراہم کر رہے ہو تم تاشون!''

''تمہیں پتہ تھا...... میں گاڑیوں کا کتنا شوقین ہوں، یہ سب پہلے نہیں بتا سکتے تھے؟''

زلفی نے مصنوعی غصے کے ساتھ کہا۔

تاشون ہنس پڑا......!!

''آگے تو سنو میرے بھائی...... پھر چاہے تو اپنا کار شوروم کھول لینا بڑے کامیاب رہو گے۔''

Scanned by CamScanner

"اچھا ہوا۔"

زکی ہمہ تن گوش ہو گیا۔

"وہ افراد جن کے زائچے میں مریخ اچھی حالت میں ہوتا ہے وہ اپنی گاڑیوں کی خود مرمت بھی کر لیتے ہیں۔ یہ جو لوگ تمہیں اپنی گاڑیوں میں خود کچھ نہ کچھ ٹھیک ٹھاک کرتے نظر آتے ہیں ۔۔۔ تو یہ وہی مریخی مخلوق ہوتی ہے ۔۔۔ میرے بھائی ۔۔۔ ان کا طاقتور مریخ انہیں اچھا مکینک ثابت کرتا ہے ان میں ٹیکنیکل معاملات کی فطری سوجھ بوجھ ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ عورتیں جن کے Natal Chart میں Mars (مریخ) طاقتور ہوتا ہے وہ بھی یہ کام مردوں کی ہی طرح کر لیتی ہیں ۔۔۔ گھریلو اشیاء کی مرمت، گھر کے فیوز لگانا وغیرہ وغیرہ ۔۔۔ اور ہاں کاروں کی دیکھ بھال اور ریس میں آدمیوں سے پورا مقابلہ کرتی ہیں ۔۔۔ اس کے علاوہ میں تمہیں ایک بات مزید بتاؤں کہ ذرا نفسیاتی پہلو بھی ہے ۔۔۔ تم جانتے ہو علم نجوم اور نفسیات کا چولی دامن کا ساتھ ہے مگر صرف صاحب علم لوگ ہی جان پاتے ہیں ۔۔۔ شاید تم جانتے بھی ہو ۔۔۔ کہ وہ جو کہتے ہیں نا آدمی کے لیے نئی کار، نئی بیوی ایک جیسی حیثیت رکھتی ہے۔"

زکی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں تو یہ صحیح ہے ہم مردوں کی عادت نفسیات کچھ ایسی ہی بنائی ہے قدرت نے ۔۔۔ کہ مرد نئی کار اور نئی بیوی کے ناز نخرے تھوڑے ہی عرصے اُٹھا پاتے ہیں۔ جب کار کی نئی چمک دمک اور بیوی تھوڑی پرانی ہوئی تو پھر خیال رکھنے والے جذبے میں کمی آ جاتی ہے ۔۔۔ کار کے سلسلے آہستہ آہستہ پٹرول اور تیل کا خرچہ ناپسند ہونے لگتا ہے ۔۔۔ کار جب نئی ہوتی ہے تو بڑی شان سے فل ٹنکی کرائی جاتی اور جگہ جگہ فخر سے گردن اکڑا کر شان سے گھوما جاتا ہے اور نئی بیوی کے لیے بھی یہی اُصول ایجاد کیا ہوا ہے ۔۔۔ شروع شروع میں خوب نخرے اور خرچے اُٹھائے جاتے ہیں اور پھر بیوی جیسے جیسے پرانی ہوئی یعنی شادی کو جیسے جیسے وقت گزرا تو بیوی کی ہر بات بری لگنے لگتی ہے بیوی کے خرچے آسمان کو پہنچے ہوئے لگتے ہیں اور ہر شخص اپنی بیوی سے نالاں ہی نظر آتا ہے ۔۔۔ بیوی کی اہمیت نئی کار کی اہمیت کی طرح کم ہونے لگتی ہے۔"

"اب ایک اور دلچسپ اور اہم نفسیاتی پہلو اور بتاتا ہوں کہ مرد کار کا مالک اور عورت کار کی مالک دونوں کا نظریہ اپنی اپنی گاڑیوں کے بارے میں کیا ہوتا ہے۔"

Scanned by CamScanner

''مرد کار کے مالک بہ نسبت جب عورت کار کی مالکہ بنتی ہے تو وہ اپنی کار کا اس طرح خیال رکھتی ہے جیسا کہ اپنے شوہر کا...... جی ہاں، یہ نفسیات ہے اور حقیقت میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے جس طرح عورتیں اپنے شوہروں کا خیال رکھتی ہیں اس طرح اپنی کاروں کا بھی رکھتی ہیں...... جس طرح وہ دوسری شادی کے متعلق سوچنا بھی پسند نہیں کرتیں اس طرح مرد حضرات کی طرح بار بار کار بدلنا بھی پسند نہیں کرتیں۔''

''اس کے برعکس مرد کی سوچ کا انداز ہی جدا ہوتا ہے مرد حضرات جس طرح دوسری شادی کے لئے تیار رہتے ہیں...... اسی طرح اچھی اور نئی ماڈل کی کاریں ہمیشہ اُنھیں اٹریکٹ کرتی ہیں اور وہ پرانی کار بیچنے اور نئی کار خریدنے کے لئے ہمہ وقت تیار...... ہوشیار باش رہتے ہیں۔''

''واہ......!!! کاروں کے سلسلے میں تم نے کیا خوب مرد و عورت کی نفسیات بیان کی ہے۔''

زلفی بولا......!!

''میں ہمیشہ ایسا ہی دیکھتا آیا ہوں لیکن یہ مسئلہ ایک نفسیاتی پہلو بھی رکھتا ہے یہ نہیں پتا تھا۔''

''اچھا یار تاشون یہ باتیں تو مزید ہوتی رہیں گی...... ابھی تم بتا وُرانیہ کے سلسلے میں مزید پیشرفت کیا کرو گے؟''

زلفی نے تاشون سے پوچھا......!!

''تم اس کی فکر نہ کرو میرے یار میں تمہیں چند چیزوں کی لسٹ دیتا ہوں مجھے لا کر دے دو یا مجھے لے چلو...... وہ عورت سیلشیا کچھ زیادہ ہی اسمارٹ بن رہی ہے۔''

تاشون نے پُر سوچ انداز میں کہا......!!

''تم جانتے ہو زلفی؟...... میں نے اب تک کوئی حتمی قدم کیوں نہیں اُٹھایا اس کے خلاف؟''

''صرف اس لئے کہ جنگ چاہے کسی بھی مقصد کے لئے لڑی جائے اس کے جیتنے کا اہم اُصول یہ ہوتا ہے کہ دشمن پر نظر رکھتے ہوئے اس کی توانائیاں خرچ ہونے دو...... اس کو اُوور کانفیڈنس کا شکار ہونے دو، اسے اپنی کامیابی کا یقین ہونے دو اور خاموشی سے اپنی دفاعی پوزیشن برقرار رکھو...... اور جب تمہارا دشمن خود کو ناقابل تسخیر سمجھنے لگے تو اس پر حملہ کر دو...... اس وقت وہ ایسی ایسی غلطیاں کر بیٹھتا ہے کہ غلطیاں اس کو تباہ برباد کر دیتی ہیں۔''

چنانچہ سیلشیا جیسی شیطان سے نمٹنے کے لئے ایک عیار اور شاطر دماغ بھی ہونا بہت ضروری

Scanned by CamScanner

ہے ویسے یہ تعویذ جو میں نے رانیہ بھابھی کی حفاظت کے لئے کافی تھا اس لئے پہلے میں نے ریڈ لائن بنائی اب سیلیشیا کو خود میں ٹائم دے رہا ہوں تا کہ وہ میری خاموشی کو اپنی طاقت سمجھنے کی غلطی کرے اور اس ایک غلطی سے وہ ایسی ایسی غلطیاں کرے گی کہ بالآخر نست و نابود ہو جائے گی...... چنانچہ اس پر گہری نظر ہے میری۔''

''تم مجھے نیلا موم لا دو...... باقی عود ولوبان، عنبر اور دیگر اشیاء جو مجھے چاہیے وہ میرے پاس موجود ہیں۔''

''تاشون!...... تم نے یہ نہیں بتایا کہ آج رانیہ کی جو کیفیت ہوئی وہ کیا تھی؟''

زلفی نے سوال کیا......!!

''پہلے تو اس کو روح نکلتی محسوس ہوتی تھی لیکن اب جو اس نے اپنی حالت مجھے بتائی تھی وہ بالکل الگ تھی۔''

''یہ سب افاقہ ستارہ تعویز کی بدولت ہوا تھا...... رانیہ کی روح نکل جاتی تھی اب باوجود اس کے کہ تعویز اُتارا ہوا تھا ان کے جسم سے الگ تھا مگر تھا اسی کمرے میں چنانچہ اب جو حالت ہوئی وہ ان کے جسم سے روح نہ نکلنے کے سبب ہوئی حالانکہ بہت زور مارا شیطانی غول نے کہ رانیہ بھابھی کی روح ایک بار پھر ان کا جسم چھوڑ کر نکل جائے اور تم نے دیکھا کہ ان کے کمرے کا مشرقی دریچہ کیسے چوپٹ کھلا ہوا تھا...... روح اگر جسم سے نکل جاتی تو سیدھی دریچے سے باہر جاتی اور شیطانی ذریت کا شکار ہو جاتی۔''

''نعوذ باللہ......!!!''

یہ کہتے ہوئے اور ان سب کے سنگین نتائج کے بارے میں سوچتے ہوئے تاشون نے بذات خود ایک جھرجھری سی لی......!!

''رانیہ بھابھی کی روح جب بند کمرے میں باہر جانے کے راستے ڈھونڈتی تھی...... اور راستہ نہ پا کر واپس اپنے جسم میں آجاتی تھی...... وہ بھی اس لئے تھا کہ ان پر عام موت طاری نہیں ہوتی تھی ان کی روح کو شیطانی مقاصد کے حصول کے لئے قبل از وقت نکالا جاتا تھا...... فطری طور پر تو جب روحیں اپنے ٹائم پر جسم چھوڑ کر جاتی ہیں تو ان کو واپس اگر بلایا جائے تو وہ کبھی بھی خوشی سے واپس نہیں آتیں...... اور اگر کوئی انہیں بلانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک ایک

Scanned by CamScanner

ناقابل یقین روحانی قوت سے کام لے گا جس کی خلاف ورزی کرنے کی جرأت وہ روح کبھی نہ کر سکے گی......اور چونکہ رانیہ بھابھی کی روح کو اس کی طبعی مدت سے پہلے جسم سے نکالا گیا تھا اس لئے وہ راستہ نہ پا کر دوبارہ خود ہی اپنے جسم میں داخل ہو گئی تھی اور آج بھی یہی ہونا تھا اگر چند دن وہ ستارہ تعویذ رانیہ کے گلے میں نہ رہتا یا آج اس کمرے میں موجود نہ ہوتا تو بہت ممکن تھا کہ روح نکل کر چلی جاتی......کیونکہ دریچہ کھلا تھا پھر اُسے واپس لانا مشکل تھا......بہت مشکل......!!''

تاشون کی باتیں سن کر زلفی کو جیسے سکتہ ہو گیا تھا۔

''اب کیا ہوگا؟''

''زلفی کا سکوت ٹوٹا......!!''

''کچھ برا نہیں ہوگا......انشاءاللہ!''

''اللہ پر بھروسہ رکھو......اچھا گمان رکھو اللہ سے......اور مجھے میرا کام کرنے دو......!!''

تاشون نے کہا۔

زلفی نے اثبات میں سر ہلایا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

وہ بدر کامل کی ایک رات تھی...... جیسے جیسے رات کی سیاہ گھنیری زلفیں اپنے پیچ و خم لہرا رہی تھیں ویسے چاندنی چمک رہی تھی اور رات کی سیاہ زلفوں سے اٹھکیلیاں کر رہی تھی...... اور ماہ کامل آسمان کی نیلی جھیل میں مستی سے ہلکورے لے رہا تھا۔

تاشون اس وقت اپنے کمرے میں نہایت بے چینی و بے قراری سے ٹہل رہا تھا...... وہ کبھی کبھی دیوار گیر گھڑی پر نگاہیں ڈالتا...... اور پھر بے چینی سے دریچے میں آ کھڑا ہوتا اور باہر لان میں چھٹکی چاندنی پر نظر جما دیتا...... اس کی نگاہیں دریچے سے زلفی کے اس کشادہ سے لان کے ایک سرے پہ سفید پتھر کے جنگلے والے اس چبوترے پر جا کر بار بار ٹک سی جاتی تھیں جس پر جا بجا سبز بیلیں بہار دکھلا رہی تھیں...... جن میں لگے ننھے ننھے پھول دور سے سبز بیلیوں میں ٹنکے موتی لگ رہے تھے...... اس کے بالکل ساتھ بہت قدیم بلند اور گھنے لال بادام کے دو درخت استادہ تھے جن کی شاخیں دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں...... زلفی نے بتایا تھا کہ گھر بنانے سے پہلے ہی یہ درخت اس جگہ پر موجود تھے، رانیہ کے کہنے پر یہ درخت کٹوانے کے بجائے اپنے لان میں شامل کر لیے تھے۔ درخت پھل دار تھے...... رانیہ کا دل نہ مانا تھا ایسے پھل سے لدے پھندے درخت بے دردی سے کٹوا دیے جائیں...... چنانچہ زلفی نے ان کو اپنے گھر میں شامل کر لیا تھا...... حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اب ان درختوں میں اتنے لال بادام آتے تھے کہ دور دور تک لوگوں میں بانٹ دیے جاتے تھے...... یوں لگتا تھا جیسا کہ بادام کے درخت بھی مکینوں سے خوش ہیں اور اسی خوشی میں پھل زیادہ دینے لگے ہیں...... اس وقت بھی لان میں چٹکی چاندنی میں لال بادام یوں نظر آ رہے تھے جیسے بڑے بڑے یاقوت درختوں سے لٹکے ہوں۔

لان کے آخری حصے میں اونچی، جنگلی پھولوں والی جھاڑیوں کا احاطہ پھیلا ہوا تھا جبکہ دوسری

جانب گلاب کے پھولوں کے تختے موجود تھے یہاں سے ایک اور روش گزر رہی تھی جو لان کو ایک دوسرے حصے میں تقسیم کر رہی تھی جہاں مختلف انواع واقسام کے پھولوں کی کیاریاں تھیں......تاشون جب آیا تھا تو یہ چمن اُجڑنے کی حد پر تھا لیکن اب چمن کی بہار جوبن پر تھی، پھولوں کے شوخ رنگ تازہ گھاس کے نازک اور ہلکے سبز رنگ سے مل کر نا قابل بیان حد تک دلکش معلوم ہو رہے تھے......تاشون کی یہ محویت اس وقت ٹوٹی تھی جب اُسے دور باداموں کے ان درختوں کے پیچھے کچھ حرکات محسوس ہوئیں......تاشون بہت تیزی سے دریچے سے ہٹ گیا اور کمرے سے نکل کر آہستگی سے چلتا ہوا اوپری منزل سے ملحقہ سیڑھیاں اُتر کر نیچے ہال میں آگیا اور دھیمی چال سے چلتا ہوا احتیاط کے ساتھ ہال کراس کر گیا اور بیرونی دروازہ کھول کر لان میں نکل آیا، باہر ہر شے ایک پُراسرار تاثر دے رہی تھی......تاشون اب تیز تیز چلتا ہوا باداموں کے درختوں کی جانب جا رہا تھا......وہ درختوں کے نزدیک پہنچا ہی تھا کہ "وہ" نکل کر سامنے آگیا۔

"اسلام علیکم!" آنے والے نے تاشون کو نہایت ادب سے سلام کیا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا جسے تاشون نے بڑے پیار سے تھام لیا اور پھر ہاتھ تھام کر اُسے اپنے گلے لگالیا۔

"آپ نے کیوں زحمت کی میں خود ہی آجاتا؟"

آنے والے نے نہایت ادب سے کہا۔

"نہیں!!......تم یہاں پہلی بار آئے ہو وہ بھی میرے بلانے پر......اور تم میرے غلام تھوڑا ہی ہو جو میں تمہیں حکم دیتا......تم تو بہت اچھے اور پیارے یار ہو میرے......چلو اب آؤ میرے ساتھ......

اور پھر پری زاد تاشون کے پیچھے چل پڑا تھا۔"

پری زاد قوم اُجنہ سے تعلق رکھتا تھا وہ تاشون کا بہت اچھا بہت محبوب دوست تھا۔تاشون کے ساتھ کب سے اور کیسے تھا؟......وہ ایک الگ کہانی ہے تاشون کو جب کبھی معمولی سی بھی مشکل پیش آئی، اس وقت پری زاد اس کی خدمت میں پیش پیش رہتا اور اب بھی وہ ہزاروں میل کا فاصلہ طے کرکے تاشون سے ملنے آیا تھا۔

اب وہ تاشون کے ساتھ اس کے کمرے میں آچکا تھا......اس نے فضا میں ہاتھ بلند کیا......

اب اس کے ہاتھ میں ایک منقش بکس آچکا تھا جو اس نے کھول کر تاشون کے آگے رکھ دیا......بکس میں خوشبودار گھاس......کچھ موم، سفید لمبی لمبی کافوری شمعیں اور ایک زمرد کی تسبیح موجود تھی جس میں

Scanned by CamScanner

چھوٹے چھوٹے چاندی کے جڑاؤ چاند آویزاں تھے۔

"رانیہ کے سلسلے میں کام آنے والی یہ وہ چیزیں ہیں جو تم چاہتے تھے۔"

پری زاد بولا۔

"اور یہ دیکھو ایک اہم اور خاص چیز۔"

پری زاد نے تاشون کی توجہ اس کی ڈائننگ ٹیبل کی طرف مبذول کرائی۔

تاشون نے پری زاد کے اشارے پر گردن گھمائی تو اس پر ایک سبز کلر کا لکڑی کی مینا کاری کردہ ایک جڑاؤ بکس جگمگا رہا تھا۔

پری زاد نے اس کو بھی تاشون کے سامنے کھول کر رکھ دیا...... بکس کھلتے ہی کمرے میں عجیب سی روشنی کا سفر شروع ہو گیا۔

"Scrab Beetle؟"

تاشون نے یہ کہتے ہوئے پری زاد کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"ہاں تاشون میں لے آیا...... یہ Scrab Beetle۔"

"جانتے ہو نہ تم اس کے بارے میں؟"

"ہاں......!!!"

پری زاد نے کہا۔

"ہمارے سامنے اس وقت دنیا کا طاقتور ترین طلسم موجود ہے۔"

"Scrab Beetle...... طلسم کیا ہے......؟"

"یہ ایک پتھر بھی ہو سکتا ہے، ایک انگشتری (انگوٹھی) بھی کوئی شکل بھی ہو سکتی یا کچھ الفاظ بھی ہو سکتے ہیں، کوئی کھدی ہوئی لوح بھی ہو سکتی ہے۔"

مثلاً خاص دھاتیں، خاص پتھر اور خاص الفاظ اور خاص شکلوں کی مدد سے اثر پیدا کیا جاتا ہے...... مقصد یہ ہوتا ہے کہ حامل کو وہ فائدہ یا خوش بختی حاصل ہو، جس کے لئے اُسے تیار کیا گیا ہو یہاں ایک بات جو اہم ہے وہ یہ ہے کہ...... جو لوگ جادو اور طلسم کو ایک ہی قسم سمجھتے ہیں...... وہ غلطی پر ہیں کیونکہ جادو اور طلسم دو الگ الگ مقناطیسی قوتیں ہیں اور زمانہ قدیم سے تسلیم کی جاتی رہی ہیں لیکن جادو زیادہ تر تخریبی اور منفی اُمور کے لئے موثر کیا گیا ہے جبکہ طلسم سراسر ایک مثبت قوت کا نام

ہے...... کیونکہ جادو کے ذریعے عالمِ عنصری میں بغیر معین مدد کے تصرف کیا جاتا ہے اور طلسم میں معین قوت کے ساتھ مدد لی جاتی ہے...... جادو میں ماسوائے اللہ کے مدد لی جاتی ہے اس لئے اُسے کفر قرار دیا گیا ہے لیکن طلسم کفر نہیں کیونکہ اس میں سراسر وقت کی تاثیر شامل کی جاتی ہے اور اس کے لئے علم سیارگان سے مدد لی جاتی ہے، سات کواکب جو کہ مختلف نظریات، منسوبات کے حامل ہیں وہ کس طرح زمین اور زمین کی مخلوق پر اثر انداز ہوتے ہیں، کس طرح ان کے اثرات مخصوص وقتوں میں انسانی جسم اور خصائل پر پڑتے ہیں ان سیارگان اور ستاروں کی خاص پوزیشنز کو صحیح پُر تاثیر اُوقات میں مثبت خواہشاتِ انسانی کے ساتھ ربط میں لا کر حسب منشاء کامیابی کی رُو پیدا کی جاتی ہے، تب پھر اس وقت کے بنائے گئے طلسم سے ایک Radia Rays پیدا ہوتی ہے خواہ وہ طلسم کسی بھی شکل میں ڈیزائن کیا گیا ہو یا بنایا گیا ہو جیسا کہ Scrab Beetle۔''

Scrab Beetle قدیم مصریوں کا بنایا گیا ایک طاقتور طلسم ہے یہ طلسم ساحروں اور مصری قدیم مذہبی پیشواؤں نے مِلکر بنایا تھا اسے مصریوں میں انتہائی متبرک گنا اور سمجھا جاتا ہے یہ ایک قسم کا بھنورا تھا اس کی شکل میں جواہرات تراشے جاتے تھے اور یہ قدیم مصریوں کے نظریئے کا علم بردار تھا...... اسے وہ شمسی دیوتا بھی مانتے تھے اس طلسم کو اس لئے تیار کیا جاتا تھا کہ وہ جسم کو ان تمام خراب کرنے والے مادے اور جانوروں سے محفوظ رکھے جو بعد از مرگ جسم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں...... گویا Scrab Beetle تحفظ جسم کا طلسم تھا اور ہے یہ طلسم زندہ ہو یا مردہ دونوں قسم کے جسموں کی حفاظت کرتا ہے اور مختلف امراض سے محفوظ رکھتا ہے فرعون کی حنوط شدہ لاشوں پر بھی یہی Scrab Beetle رکھا جاتا تھا تاکہ لاشیں خراب نہ ہوں اور جدید انسان اب تک حیران ہے کہ قدیم مصری اپنے مقبروں یا اہرام کو مہر بند کیوں کر دیتے ہیں اور وہ کون سی قوتیں ہیں جو ان کی حفاظت کرتی ہیں اور پھر جدید دور کی ماڈرنائزیشن اور موڈریٹ تحقیقات سے ہمیشہ ثابت ہوتا آیا ہے کہ جو قوت اہرام کے اندر کام کرتی ہے وہ صرف اور صرف وقت کی پُر اسرار اور پُر تاثیر قوت ہے جو مخصوص سیارگان کی مخصوص پوزیشنز اور ان پوزیشنز کو درست وقت پر حساب کتاب کے ساتھ استعمال کرنا ہے جیسا کہ بہت بڑی مثال اہرام مصر پیرامڈ کی ہے، یہ ٹرائی اینگل ایک جیسے اینگل کے ہیں ہر جگہ سے ناپ ایک جیسا ہے اگر آدھے ملی میٹر کا بھی فرق ہوا تو اس اہرام کی تاثیر ختم...... تو بات صحیح حساب کتاب کی ہے اور اس سے پیدا ہوتے ایک حیرت انگیز طلسم کی ہے۔

Scanned by CamScanner

پری زاد نے Scrab Beetle تاشون کو رانیہ کے سلسلے میں لا کر دیا، وہ ایک بیضوی [illegible] جواہر تھا جو تراشیدہ تھا اور چونکہ یہ مردہ اور زندہ جسموں کی حفاظت کا طلسم ہے تو رانیہ کے جسم کے لیے نہایت موثر تھا بلکہ دنیا کی ایک موثر ترین چیز تھی...... لیکن مصریوں کی تہذیب ایک طلسم پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ایک اور بھی قدیم و مشہور طلسم مصریوں کی پہچان ہے جس کو Eye of Horus کہتے ہیں یہ ایک آنکھ کا نشان ہے جو نظرِ بد سے بچانے والا طلسم تھا قدیم مصری عقیدے کے مطابق ہورس اوسیریس اور آئسس کا بیٹا تھا...... جو تاریکیوں اور برائیوں کے خلاف نبرد آزما تھا...... اس کی تمام تر فتوحات تاریکیوں کو دُور کرنے کی تھیں...... چونکہ یہ آنکھ کا نشان ہے جو اس بات کا نمائندہ ہے کہ آنکھ انسانی روح کی سنہری شعاع ہے...... نیز یہ حامل کی طرف لوگوں کو متوجہ کرتی ہے...... یہ نوجوان [illegible] دیوتا کی مادی شعاع ہے...... یہ طلسم اپنی ریڈیائی لہروں سے صحت، قوت، جوانی عطا کرتا ہے اور دلوں کی گہرائیوں میں مثبت قوت بن کر اُترتا ہے۔

آج کے لوگ جانتے ہیں کہ وہ دورِ اُوسط علم کا تھا اور صرف عبرانی قوم میں رائج تھا یہ قوم یورپ میں پھیل گئی تھی اور یہودیوں کی قبالہ فلاسفی کو ساتھ لے گئی تھی اس کی قدیمی سحری اور مذہبی قوتوں کو تمام جگہ تسلیم کیا گیا...... بارہویں صدی میں اس علم کو ربی کہا گیا اس کے بعد یہ سینہ بہ سینہ ہونے کی وجہ سے غائب ہونے لگا۔

بعض حکومتوں نے بھی سحر کا علم رکھنے والوں کے خلاف قدم اُٹھایا پھر ایسا ہوا کہ علماء نے ان باقوت الفاظ کو سحری نشانات، حروف اور لکیروں میں مخفی کر دیا تاکہ زندگی کی مثبت قوتوں کو حاصل کیا جا سکے ان تمام کی بنیاد قدیم قبالہ پر تھی...... اب جو طلسم ہمیں متعلقہ کتابوں میں نظر آتے ہیں وہ مٹی یا دھات کی تختیوں پر بروج و کواکب کی تصاویر یا ان کی صورتیں ہیں، ملائکہ کے مخفی حروف ہیں (سلیمانی انگشتری، مہر سلیمانی، مہر ملائکہ، اعداد اور جیومیٹریکل ڈیزائن و نقوش کا علم ہے)...... ربی علم میں ایک نظریہ تسلیم کیا گیا ہے کہ سات کواکب، سات مختلف نظریات کے مالک ہیں اور اسی نظریے سے زمین اور زمین کی مخلوق پر اثر انداز ہوتے ہیں...... یہ زاویے بارہ بروج پر حکومت کرتے ہیں۔ یہ بروج کیریکٹر پر حاوی ہیں ان کے اثرات انسانی جسم میں اس کی ساخت اور خصائل پر پڑتے ہیں بروج کی علامات کی تاثیر کو احتیاط سے خواہشات کے ساتھ وسط میں لا کر حسب منشاء کامیابی کی رُو پیدا کی جاتی ہے ان کو ایک خاص ڈیزائن یا شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے...... یہ کوئی انگوٹھی تختی (لوح) پتھر یا

Scanned by CamScanner

مہر کی شکل بھی ہو سکتی ہے بعض اوقات ان کی تیاری میں متعلقہ ملائکہ اور اَجنہ سے بھی مدد لی جاتی ہے مثلاً اگر کسی شخص کو تحریر و تقریر یا ذرائع آمدورفت میں کامیابی کی ضرورت ہو تو اُسے عطارد کی روحانیت سے مدد لینی چاہیے......اور اس کے متعلقہ موکل رائیل کی مہر استعمال کرنا چاہیے جس کو رانگہ پر کھودا گیا ہو اس کی متعدد قسمیں اور شکلیں قبالہ علم کے جاننے والوں نے تیار کی ہوئی ہیں اس میں عام حروف کی غیر معمولی شکلیں ہیں اور روحانی اشارے ہیں جن کو طلسموں میں اختیار کیا جاتا ہے ایک عامل ان اشاروں کو اپنی مخفی کتابوں میں رکھتے ہیں...... اس کے علاوہ زہرہ کے موکل انائیل سے محبت، شادی، سیکس، تصاویر کا آرٹ فلم اور تھیٹر اور ذاتی کشش کے طلسم بناتے ہیں قمر کا موکل جبرائیل قرار دیا گیا ہے یہ بچوں، عورتوں کے حقوق اور روحانیت کی قوتوں کے حصول کے لئے مدد دیتا ہے، مریخ کا موکل سموئیل ہے جو آٹو موبائیل، انجینئرنگ، حادثات سے تحفظ، آگ کے حادثات سے تحفظ جرائم کی روک تھام کے لئے مدد کرتا ہے، انسان میں ہمت و قوت فتح مندی لاتا ہے۔

مشتری کا موکل میکائیل ہے جو مالی معاملات، اجارہ داری قائم رکھنا، بڑی اسکیموں، قانونی اور مذہبی امور کے لئے مدد کرتا ہے، عدالتی چارہ جوئی میں ساتھ دیتا ہے۔

...ں کا موکل سائیل ہے، یہ جائیداد، آخری مقصد کے حصول، بزرگ لوگوں سے متعلق ہے، ... سے متعلقہ معاملات میں مدد دیتا ہے۔

یورائیل یورنس کا موکل ہے، یہ جادو، طلسم وجدان، نجوم کی قوتیں دیتا ہے۔ طلاق، انقلاب اور تخریب بھی اسی سے متعلق ہے......نپچون کا موکل اسرافیل ہے...... یہ سمندر، سمندری سفر، سمندر کی تہہ، دھماکے کے تجربات گیس وغیرہ کے معاملات سے متعلق ہے اور روحانی وجدان لاتا ہے...... پلوٹو کا موکل عزرائیل ہے یہ تمام روحانی اقدار، موت، موت کے بعد زندگی، دفینے، طلسمی اشیاء، تیار شدہ نقوش یا الواح سے متعلق ہے یعنی مادی روحانی یا ذہنی تخلیقات پر حکمران ہے......ان کی متعلقہ دھاتیں جدا جدا ہیں جن پر یہ طلسم بنائے جاتے ہیں، مثلاً سکہ پر زحل کا، اسٹیل پر نپچون، پلاٹینم پر یورنس، سونے پر مشتری، کی حکمرانی ہے جبکہ الیکٹروم پلوٹو کی دھات ہے ان کے اوقات مقرر ہیں اور خاص درجات میں بنائی جاتی ہیں بعض اوقات تو بہت انتظار کرنا پڑتا ہے......مثلاً شمس کا طلسم اس وقت بنتا ہے جب سورج برج حمل کے ۱۹ درجے پر ہو یہ ایک سال بعد اپریل کے اوائل میں آتا ہے......دماغی امراض کے طلسم جب بنتے ہیں جب کہ قمر جوزا میں ہو......اور شمس اس وقت حمل یا اسد میں ہو......اور

اس کے نظرات یورنس اور عطارد سے سعد ہوں قمر خود بھی عروج ماہ کا ہو......ظاہر ہے کہ ایسے اوقات سال بھر میں تلاش کرنے پر ایک آدھ بار ہی ملتے ہیں۔

بہر حال طلسم تیار کرنے کا فن روحانی علوم میں اعلیٰ ترین قابلیت چاہتا ہے، جو علم نجوم، علم الحروف اور علم النقوش میں ہو......اس علم کا میدان بڑا وسیع ہے......اگر اب بھی قدیم طریقوں سے تیار کیا جائے تو بھی پوری تاثیر ظاہر کرتا ہے یہ طریقے ابدی ہیں ان میں جو تبدیلیاں لازمی تھیں وہ پانچ سو سال پہلے کر دی گئی تھیں...... یہ انسانی ہمدردی اور مدد کے لئے ایک بہترین اعلیٰ ترین روحانی کوشش ہے۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

پری زادواپس جا چکا تھا......!!!

تاشون پری زاد کی وفاداری اور خلوص پر بہت شاداں وفرحاں تھا۔

اس کے جانے کے بعد تاشون نے بکس کھول کر اپنی مطلوبہ چیزیں نکال کے الگ الگ رکھیں......ابھی صبح ہونے میں کچھ وقت باقی تھا......کام مکمل کرنے کے بعد تاشون کچھ دیر کے لئے لیٹ تو گیا تھا لیکن نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دُور تھی پھر بھی اس نے آنکھیں موند لی تھیں کہ یکا یک اس کے آس پاس وہی مانوس مسحور کن خوشبو پھیلتی چلی گئی تھی پھر خوشبو کا یہ لطیف اور معطر جھونکا تاشون کے وجود کو نرمی سے چھوتا ہوااس کے بیڈ کی پائنتی پہ آ کر ٹھہر گیا۔

تاشون اُٹھ بیٹھا تھا......اس کے آنکھوں کے سامنے وہی کافر ادا موجود تھی......سیاہ ناگن کے جیسی بل کھاتی زلفیں بڑی شان سے شانوں پر بکھرائے وہ اپنی بڑی بڑی غزال آنکھوں سے تاشون کو یک ٹک تک رہی تھی......اس کے چہرے پر چھائی الوہی معصومیت کسی بھی پتھر سے پتھر دل انسان کے دل میں محبت کی شمع روشن کر سکتی تھی لیکن وہ تاشون تھا۔

بہت سے لمحے یونہی بیت گئے......کمرہ خاموشی کا نمونہ بنا رہا۔

پھر تاشون کے چہرے پر ایک ناگواری کی لہر اُبھری۔

تاشون کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر اس نازنین کی شہابی رنگت زرد پڑنے لگی......آنکھوں کے دیپک بجھنے لگے۔

''میں نے تمہیں کہا تھا نہ......میرے سامنے مت آنا پھر بھی تم آ گئیں......!!!''

تاشون کے لہجے میں درشتی ہی درشتی تھی۔ برہمی ہی برہمی تھی۔

''کیا لینے آئی ہو؟''

Scanned by CamScanner

''کیوں آئی ہو؟''

راشانیہ، تاشون کی انتہا درجہ کو چھوتی اجنبیت پر تصویر غم بنی اسے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

''بولتی کیوں نہیں جواب دو؟''

کچھ دیر کی خاموشی ایک بار پھر تاشون نے توڑی.....لمحہ بھر میں وہ سرسوں کا پھول نظر آنے لگی۔

''آپ پھر پوچھ رہے ہیں کہ میں کیوں آئی ہوں؟''

''کاش آپ یہ پوچھتے کہ میں اتنے عرصے کہاں تھی؟''

''مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں کہ تم کہاں تھیں.....بھٹکنا تمہارا کام ہے.....تم ایک گورکھ دھندہ ہو.....!!''

وہ تاشون کے اتنے سخت اور سرد جملوں کی تپش برداشت نہ کرسکی اور یکا یک ہچکیاں بھرنے لگی.....اس کی آنکھوں سے شفاف موتیوں کے جھرنے پھوٹنے لگے.....اس کے آنسوں اس کے دل پر لگے چرکوں کی کہانی بیان کررہے تھے جو کہ تاشون کے جملوں نے لگائے تھے۔

تاشون بظاہر اپنی بے چینی دبائے اور اندر سے اپنا دل سخت کیے بیٹھا تھا مگر وہ بنیادی طور پر ایک رحم دل اور نرم دل انسان تھا.....اس کی اتنی سختی صرف اور صرف اس لئے تھی کہ وہ جانتا تھا کہ اس کی ایک نظر التفات اس ۴ ہزار سال سے بھٹکتی روح کو تا قیامت بھٹکنے پر مجبور کرسکتی ہے.....چنانچہ آج بھی حسب سابق اس نے اپنا سرد مہر رویہ برقرار رکھا تھا اور راشانیہ کا بڑھتا قدم روک دیا تھا۔

''خدارا آپ مجھے کوئی گورکھ دھندہ یا کوئی ٹھہرا ہوا لمحہ نہ سمجھیں.....میری صدیوں کی محبت کا مذاق نہ بنائیں حقیقت تو یہ ہے کہ آپ مجھے سمجھنا ہی نہیں چاہتے.....دور بھاگنا چاہتے ہیں.....ٹھیک ہے میں آپ کو مجبور نہیں کروں گی.....کیونکہ محبت ایسا سودا نہیں جو کوئی زبردستی حاصل کرسکے.....اور نہ ہی ایسا سودا ہے کہ ایک جگہ سے نہ مل سکا تو دوسری دکان سے خرید لیا جائے.....آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہے.....ٹھیک ہے لیکن آپ مجھے خود سے محبت کرنے سے نہیں روک سکتے.....میں اس راہ پر تنہا ہی چلوں گی.....!!!''

راشانیہ کہتی چلی جارہی تھی اور تاشون کے دل میں اس وقت صرف اور صرف یہ خواہش تھی کہ وہ

بس کسی طرح یہاں سے چلی جائے کیونکہ اس کی ہمت و برداشت کا پیمانہ لبریز ہوتا جا رہا تھا۔

راشانیہ نے روتے روتے اپنی مخمور آنکھیں ایک بار پھر تاشون کی جانب اُٹھائیں اور پھر جھکا لیں۔

''ٹھیک ہے...... میں ابھی تو جا رہی ہوں۔''

راشانیہ اپنی جگہ سے مڑی اور دروازے کی جانب بڑھی......اس کی چال کا شاہانہ وقار، اس کی ہچکیوں سے لرزتے وجود کی لڑکھڑاہٹ میں کہیں گم ہو گیا تھا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اپنے دل پر رکھا اور دروازے پر ٹھہر کر ایک بار مڑ کر حسرت بھری نگاہوں سے تاشون کی جانب دیکھا۔

تاشون نے ......جو اس کی جانب دیکھ رہا تھا، راشانیہ کو اپنی جانب دیکھتا پا کر اپنی نگاہوں کو دوسری طرف پھیر لیا۔

اس نے آنکھیں پھیر تو لیں لیکن ایک گہری سرد سی اُداسی نے اس کے اندر دور تک ڈیرے ڈال لئے جو راشانیہ کے اس طرح آنے اور جانے کے بعد تاشون کے اندر بیدار ہو جاتی تھی۔

راشانیہ چند لمحوں تک پیاسی نگاہوں سے تاشون کو تکتی رہی اور پھر اُوجھل ہو گئی......!!

چند لمحوں بعد تاشون نے دروازے کی جانب دیکھا، دروازہ ویسا ہی بند تھا جیسا کہ تاشون نے کیا تھا۔ تاشون نے ایک گہری سانس لی اور بیڈ پر دراز ہو گیا......اس نے دریچے سے نظر آتے لمحہ بہ لمحہ سفر کرتے ماہِ کامل پر اپنی نظریں مرکوز کر دیں اور پھر دھیرے دھیرے اس کی درخشانی آنکھیں نیند سے بوجھل ہو گئیں اور وہ نیند کی وادیوں میں اُتر گیا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

دوسرے دن صبح رانیہ کی طبیعت بہت بہتر تھی۔
رانیہ، زلفی اور تاشون تینوں ایک خوشگوار ناشتہ پر ملے۔
''کیسی طبیعت ہے بھابھی آپ کی؟''
تاشون نے رانیہ سے پوچھا......!!
''میں بالکل ٹھیک ہوں بھائی صاحب۔''
رانیہ گزشتہ روز کے واقعات سے بہت شرمندہ نظر آرہی تھی......!!
زلفی نے بھی رانیہ کو اس کی لاپرواہی پر کافی سرزنش کی تھی جو تعویذ کے سلسلے میں رانیہ نے برتی تھی۔
پشیمانی اور شرمندگی رانیہ کے چہرے سے مترشح تھی......!!
تاشون نے ماحول کو نارمل کرنے اور رانیہ کو شرمندگی سے نکالنے کے لئے ہلکی پھلکی باتیں شروع کردی تھیں......جس سے رانیہ کا اعتماد بحال ہونے لگا تھا۔
''زلفی! آج تمہیں جانے کی جلدی نہیں ہے......بہت پُرسکون نظر آرہے ہو؟ ورنہ تم تو اس وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار ہوتے ہو۔''
تاشون نے زلفی کو چھیڑا......!!
''ہاں یار آج میں گھر پر ہی ہوں شام کو تھوڑی دیر کے لئے عمر کی طرف جاؤں گا......عمر کے ڈرائیور کا ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا......میں نے تمہیں بتایا تھا نا۔''
زلفی نے تاشون کو یاددلاتے ہوئے کہا......!!
''ہاں تم نے بتایا تھا......اب کیسا ہے اس کا ڈرائیور؟''
''وہ اب ٹھیک ہے اُسے زیادہ چوٹیں نہیں آئی تھیں......گاڑی کو کافی زیادہ نقصان ہوا ہے۔''

''چلو شکر کا مقام ہے......بس انسانی جان کا زیاں نہیں ہونا چاہئے......گاڑی تو دوسری بھی آسکتی ہے انسان نہیں۔''

''اچھا زلفی......اور بھابھی اب ذرا تم دونوں سٹنگ روم میں بیٹھو، میں رانیہ بھابھی کے لئے کچھ لاتا ہوں۔''

تاشون یہ کہہ کر تیز تیز قدم اٹھاتا اُوپری منزل کی سیڑھیاں چڑھ گیا......!!

رانیہ اور زلفی سٹنگ روم میں تاشون کا انتظار کر رہے تھے......!!

ذرا دیر گزری تھی کہ تاشون ایک بکس سنبھالے لے آیا اور زلفی، رانیہ کے سامنے بیٹھتے ہوئے بکس کو کارنر ٹیبل پر رکھ دیا۔

زلفی کی تجسس آمیز نگاہیں بکس پر ہی لگی ہوئی تھیں......!

''میں نے کہا تھا نہ کہ بھابھی کے لئے مجھے کچھ اور کام کرنا ہے۔''

تاشون نے زلفی کی نگاہوں کا مفہوم سمجھتے ہوئے کہا......!!

''اللہ کا بڑا فضل و کرم ہے زلفی......کہ وہ مجھے ان طاغوتی طاقتوں سے لڑنے اور جیتنے کا ہر ہر موقع فراہم کر رہا ہے۔''

تاشون تشکرانہ جذبات سے چور ہو کر بولا۔

''یہ دیکھو......!!!''

تاشون نے اپنے داہنے ہاتھ سے بکس کھولتے ہوئے بولا......اور پھر پری زاد کا لایا ہوا طلسم نکال کر رانیہ کی طرف بڑھا دیا۔

''بھابھی......یہ آپ اپنے داہنے بازو پر باندھ لیں......یہ آپ کی حفاظت کا ایک اور موثر ہتھیار ہے......!''

''میں بہت شرمندہ ہوں بھائی صاحب......!!''

''میں نے آپ کی ان ہدایات پر عمل نہیں کیا جو آپ نے تعویذ کے سلسلے میں مجھے دی تھیں۔''

رانیہ ایک مرتبہ پھر شرمندہ نظر آنے لگی......!!

''ارے کوئی بات نہیں بھابھی! آپ کیوں پشیمان ہوتی ہیں، انسان تو ہے ہی خطا کا پتلا، بس آپ کو ایک بات یاد رکھنی ہے کہ اب احتیاط بہت زیادہ کرنی ہے......بہت زیادہ کیئر فل رہنا ہے آپ

Scanned by CamScanner

کو......لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے......بس جو میں کہوں، ویسا کرتی جائیں کیونکہ آپ کی جو حالت ہوئی تھی، اس کے پیش نظر تو معلوم ہوتا ہے کہ اس جادوگرنی نے اپنے اقدامات تیز کر دیئے ہیں۔"

تاشون نے رانیہ کو سمجھایا......!!

"جادوگرنی سیلشیا......!!!"

زلفی نے تائید چاہی تھی۔

"ہاں سیلشیا......؟"

تاشون نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ارے ہاں تاشون مجھے یاد آیا......" زلفی نے پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے کسی مونگا نامی لڑکی کا فون آیا تھا میں تمہیں بتانا بالکل بھول گیا......سوری؟"

"اوہ نہیں یار it's ok مونگا سے میری بات ہو چکی ہے۔"

"بھائی صاحب! کون ہے یہ مونگا؟ کتنا خوبصورت اور عجیب سا نام ہے یہ مونگا۔"

رانیہ نے پوچھا۔

"جیسا نام ہے اس کا......اتنی ہی دلنشین آواز تھی۔"

یہ کہہ کر زلفی نے شرارت سے رانیہ کی طرف دیکھا۔

"ابھی تک کانوں میں رس گھول رہی ہے۔"

زلفی مزید شریر ہوا......!!!

"اچھا تو یہ بات ہے جناب، موتی اور مونگوں کی باتیں ہو رہی ہیں......ہمیں معلوم ہی نہیں۔"

رانیہ زلفی کی شرارت سمجھتے ہوئے بولی۔

"خیر بھائی صاحب! آپ بتائیں نا، یہ مونگا بیگم کون ہیں؟"

"مونگا ابھی بیگم نہیں ہے کسی کی......صرف مونگا ہے۔"

"او......ہو......بڑی معلومات ہیں اس کے بارے میں جناب کو......!"

زلفی نے تاشون کو چھیڑتے ہوئے کہا......!!

"کیوں نہ پتا ہو......After all, she is my friend......لیکن آپ کی اطلاع

Scanned by CamScanner

عرض ہے کہ وہ ایک ساحرہ ہے۔"

"ساحرہ؟......یومین......جادوگرنی......؟"

زلفی نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"ہاں جادوگرنی......لیکن وہ میری بہت اچھی دوست ہے اور یہ کوئی معمولی بات تو نہیں ہے۔"

اب تاشون نے فرضی کالر جھاڑا......!!!

زلفی ہنس پڑا......!

"ٹھیک کہا بھئی......تمہاری دوست ہونا معمولی بات نہیں ہے......لیکن مجھے کسی اور بات پر تعجب ہوا تمہاری دوست ہونے پر نہیں۔"

"کیوں؟......اس تعجب کی وجہ؟"

تاشون نے کہا۔

"جادوگرنی اور ساحرہ سے تو کسی خرانٹ سی بوڑھی عورت کا Concept ذہن میں آتا ہے جبکہ مونگا کی اتنی خوبصورت آواز ہے تو یقیناً یہ لڑکی خود بھی خوبصورت ہوگی......تو پھر یہ ساحرہ؟"

زلفی نے تعجب کی وجہ تفصیل سے بیان کی......!!

"ہاں تو اس میں حیرانگی کی بات کیا ہے؟......آج کل تو ہر چیز کو جدید دور سے ہم آہنگ کیا جارہا ہے تو ساحری کا پیشہ کیوں پیچھے رہے؟......اس میں بھی کافی کچھ بدل گیا ہے۔"

تاشون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا سیلشیا کے مقابلے کی ہے؟"

رانیہ نے بھی مونگا کے ساحرہ ہونے میں دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"اس کے مقابلے کی ہی سمجھیں، بہت اچھی دوست ہے میری اور ہم اکثر ایک دوسرے کی help کرتے رہتے ہیں، ہندو مذہب سے تعلق ہے اس کا......ماں عیسائی ہے اور باپ ہندو...... اس سے میری ملاقات فرانس میں ہوئی تھی بہت نائس لڑکی ہے اس نے کچھ اُمور میں مجھ سے مدد لی تھی پھر اکثر اپنے کیسیز ڈسکس کرتی رہی اور مجھے بھی اس سے تبادلہ خیال کرنا اچھا محسوس ہوتا ہے کیونکہ وہ میرا بے حد احترام کرتی ہے......حالانکہ وہ خود انتہائی مضبوط ساحرانہ بیک گراؤنڈ رکھتی ہے۔"

"ساحرانہ مضبوط بیک گراؤنڈ سے تمہارا کیا مطلب ہے؟ کیا اس کے ماں باپ کا بھی آبائی

Scanned by CamScanner

پیشہ سیلشیا کی طرح ساحری ہے۔"

زلفی نے چونکتے ہوئے سوال کیا......!!

"ہاں مونگا کے والدین حیات ہیں ابھی ......اور اگر میں تمہیں ان کے بارے میں کچھ اور بتاؤں تو تمہیں شدید حیرت کے جھٹکے لگیں گے۔"

"کیا تم سننا پسند کرو گے؟"

"جی بھائی صاحب میں تو ضرور جاننا چاہوں گی۔"

رانیہ نے جلدی سے کہا......!!

"کیونکہ ایک ساحرہ تو وہ سیلشیا ہے جس نے انسانیت بالائے طاق رکھ دی ہے اور ایک ساحرہ یہ مونگا ہے جو آپ کی دوست ہے۔"

"آخر تو اس میں کوئی خاص بات ہی ہوگی؟"

رانیہ نے خود ہی اپنی دلچسپی کی وجہ بیان کی......!!!

"تو سنیں بھابھی......!"

تاشون نے رانیہ کی جانب رخ کرتے ہوئے کہا......!!

"مونگا سیلشیا سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے میں نے پہلے بھی بتایا تھا نا کہ اعلیٰ درجوں کے ساحروں، جادوگروں کی اب باقاعدہ ایک تنظیم ہے جس میں تیرہ ممبران ہوتے ہیں......یعنی اعلیٰ پائے کے تیرہ جادوگروں کی ایک تنظیم اور ہر جادوگر کے ساتھ اس کے پیروکاروں کا ایک گروہ ہوتا ہے۔"

"جی آپ نے بتایا تھا مجھے یاد ہے۔"

رانیہ نے کہا......!!

اور تائید میں زلفی نے بھی سر ہلا دیا......!!

"تو آپ لوگوں کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ ان کی ایک ملکہ منتخب کی جاتی ہے اس کا مسلک بھی یہی ہوتا ہے کہ شیطان کی فطرت پر چلے اور ہر نیک امر کی نفی کرے......اس وقت مونگا کی ماں وہ جادوگرنی ہے جو اس تنظیم کی ملکہ منتخب کی گئی ہے۔"

"اوہ......! اتنا زبردست بیک گراؤنڈ ہے اس کا......ساحری کی دنیا کا۔"

Scanned by CamScanner

"اس تنظیم کے بارے میں تفصیلاً جاننے کو دل چاہ رہا ہے......!!"

زلفی بے اختیار بولا۔

"پلیز بھائی صاحب......کیا آپ اس تنظیم کے بارے میں کچھ اور بتائیں گے......؟"

رانیہ کے لہجے میں اشتیاق ہی اشتیاق تھا......!!

"کیا جادوگروں کی دنیا بھی اتنی منظم اور تربیت یافتہ ہو سکتی ہے؟"

زلفی نے کہا۔

"زلفی ہماری دنیا سے زیادہ یہ کالی دنیائیں منظم و تربیت شدہ ہوتی ہیں......جس طرح آج کی موڈریٹ سوسائٹی کے افراد اپنی اعلیٰ زندگی گزارنے کے لئے بہترین وسائل کے حصول میں سرگرداں ہیں اور لوگ اپنی اولاد کو اچھی تعلیم دلاتے ہیں کہ حصول آمدن میں توازن اور باقاعدگی ہو، کوئی ڈاکٹر بنتا ہے کوئی انجینئر یا سائنسدان وغیرہ وغیرہ تاکہ آئندہ زندگی کے آنے والے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوا جاسکے......بالکل اسی طرح موجودہ جادوگری میں انقلابی قسم کی تبدیلی پیدا ہوئی ہے، نئے تقاضوں کو اپنایا جا رہا ہے......جدید نظریات کو قابل عمل طریقے سے قبول کرنے کے وسائل پیدا کیے جا رہے ہیں جیسے کہ اس کی مثال میری دوست مونگا ہے......ماں ملکہ جادوگرنی، طاغوتی قوتوں کی مالکہ جبکہ مونگا نے اپنے اس علم اور پیشے کو وقت کے ساتھ ہم آہنگ کیا ہے اور اعلیٰ انسانی تقاضوں کا بھی خیال رکھا ہے اپنے علم اور پیشے کو انسانیت کی بھلائی اور بچاؤ کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔"

تاشون نے رُک کر رانیہ اور زلفی کی طرف دیکھا جو نہایت انہماک سے تاشون کی گفتگو سن رہے تھے۔

"پہلے ان کی کوئی خاص تنظیم نہیں تھی وہ پہلے انفرادی طور پر اپنے کاموں میں مصروف رہتے تھے لیکن اب باقاعدہ تیرہ ممبران کی ایک تنظیم ہے جس میں ہر جادوگر کے ساتھ اس کے پیروکاروں کا ایک گروہ ہوتا ہے اس ٹولی میں ایک راہبہ کو منظم کیا جاتا ہے اور پھر وہ اپنی مرضی سے ایک مرد راہب کو منتخب کرتی ہے اور جب جب ان کے اجتماعات یا کوئی تقریب منعقد ہوتی ہے تو وہ مرد راہب ہی ان انتظامات کا ذمہ دار ہوتا ہے اس راہبہ کی ایک نائب راہبہ بھی ہوتی ہے جس کو یہ کنواری کا نام دیتے ہیں......یہ جادوگر دیوی دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں جو ان کے عقائد کے مطابق ان میں روحانی قوتیں پیدا کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور تمام روحانی قوتیں ان ہی کے دم سے ترقی پاتی ہیں

Scanned by CamScanner

......اس تنظیم میں شامل تمام اہل اور ذمہ دار جادوگروں سے عہد لیا جاتا ہے کہ:۔''
''وہ کسی دوسرے شخص پر کسی بھی جادوگر کا نام ظاہر نہیں کریں گے بلکہ ان کے درجوں کے مطابق سینگوں والا دیوتا، چاند یا ماں دیوی کے نام سے پکارا جائے گا۔''
''یہ سلسلہ تو پتھر کے زمانے سے نسل در نسل چلا آرہا ہے کیونکہ اس وقت بھی رتبے کے لحاظ سے دیوی، دیوتا کا نام لیا جاتا تھا......ان میں ہر ایک جادوگر اگرچہ اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک نہیں ہوتا لیکن سب کا مرکز نگاہ ایک ہوتا ہے۔''
''چنانچہ کسی بھی عمل میں ان کا روحانی دیوتا ان کی روحانی مدد کر کے ان کے مکاشفات سچ ثابت کرتا ہے اور اس طرح یہ پُراسرار سلسلہ چلتا رہتا ہے اس تنظیم کے چار بڑے اجتماعات ہوتے ہیں پہلا اجتماع فروری سے شروع ہوتا ہے اس کے بعد مئی میں ایک اجتماع ہوتا ہے جسے سب ''احاطہ'' کہتے ہیں اور ''لاماس'' نامی میٹنگ یکم اگست کو ہوتی ہے اور عام معلوماتی اجتماع بھی اگست میں ہی ہوتا ہے۔''
''اوہ'' کتنا منظم اور موڈریٹ ہے یہ سب......!!''
زلفی نے کہا۔
''میں نے بھی چند سال پہلے ایک پرانی کتابوں کی دکان سے ایک کتاب خریدی تھی، بڑی انٹرسٹینگ تھی۔''
''کیا تھا اس کا نام......؟'' رانیہ نے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہا تھا۔
''ہاں اس کا نام'' جادو اور سحر گری کی ماہیت حقیقت سحر گری کا شوق آج کل'' تھا اس کے رائٹر بھی بہت مشہور شخص ڈاکٹر جیرالٹر بروشیو گارڈنر ہیں جو اس سلسلے کے بہت معروف ہیں۔''
''اوہ گڈ......!''
تاشون نے کہا......''یہ کتاب تو جادوگری کے معاملات میں بڑی اہم معلومات فراہم کرتی ہے بھابھی۔''
''آپ نے پڑھی یہ کتاب؟''
''نہیں میں زیادہ نہیں پڑھ پائی میری ایک دوست نے میرے پاس دیکھی تو پڑھنے کے لئے لے گئی تھی......'' رانیہ نے کہا۔

''بھابھی......اگر آپ نے کتاب پڑھی ہوتی تو آپ کو معلوم ہوتا کہ مسٹر گارڈنر نے بڑی عرق ریزی سے بامقصد قسم کی معلومات فراہم کی ہیں جس کی بناء پر ایک سلجھے ہوئے انداز سے اس علم پر غور کرنے کو جی چاہتا ہے اس کے علاوہ ایک اہم بات اور ہے وہ یہ کہ ڈاکٹر گارڈنر نے اپنی تحقیقات کے سلسلے میں جن حالات کا سامنا کیا وہ تمام تجربات گارڈنرز کے نام سے علیحدہ درج ہیں۔''

''اب اس بات کو چھوڑو تم جادوگروں کے اجتماعات کے بارے میں بتاؤ۔''

زلفی نے تجسس بھر لہجے میں کہا......''اور ہاں کیا ان اجتماعات میں کوئی عبادت بھی ہوتی ہے 'خاص'۔''

''ہاں ہوتی ہے''......تاشون نے زلفی کے سوال پر کہا......''ان کی خاص عبادت پورے چاند کی رات جب چاند مکمل روشن ہوتا ہے منعقد ہوتی ہے اس طرح کہ تمام کی تمام جادوگرنیاں ایک جگہ اکٹھی ہو جاتی ہیں اور اپنے عقیدے کے مطابق سیت پرستی کرتی ہیں۔''

''سیت پرستی''؟ رانیہ نے چونکتے ہوئے کہا......''یہ کیا ہے؟''

''بھابھی! یہ ان کی مخصوص عبادت کا نام ہے......عبادت شروع ہونے سے قبل وہ آپس میں ہلکی پھلکی گفتگو کر لیتی ہیں لیکن دوران پرستش خاموشی طاری رہتی ہے......اس کے لئے ایک وسیع ہال تیار کیا جاتا ہے۔ چاک کی لکیر سے ایک دائرہ لگا دیا جاتا ہے جو تقریباً نو فٹ کے دائرے میں ہوتا ہے پھر ایک اور دائرے کی شکل میں ایک رسی باندھ دی جاتی ہے تاکہ لوگ باہر بیٹھ سکیں اور پھر دائرے کے اندر ایک چراغ رکھا جاتا ہے جس میں شراب بھری ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک دیوی کا مجسمہ یا اسی قبیل کی کوئی اور چیز ایک چاقو، کچھ کھانے پینے کی چیزیں بھی رکھی ہوتی ہیں ایک آلہ موسیقی جو جادوگرنیوں میں بے حد مقبول ہو رکھا جاتا ہے جو اس پیشے سے متعلق لوگوں کی پہچان کا باعث ہوتا ہے...... ہر ایک جادوگر یا ساحر کے پاس مندر میں استعمال میں لائی جانے والی وہ تمام اشیاء ہوتی ہیں جو مندر میں قربان گاہ کے لئے وقف ہوتی ہیں......اس کے علاوہ ہر جادوگرنی یا ساحر کے پاس ایک کالے دستے کا چاقو ہوتا ہے جسے وہ Atharo کہتی ہیں ماسوائے اس کے کہ اگر انہوں نے چاقو اپنے جانشین کے حوالے نہ کر دیا ہو......دائرے کے باہر چاقو یا تلوار سے ایک گول کنڈلہ کھینچ دیا جاتا ہے اس کے بعد وہ اپنی دیوی کے سامنے اپنی تمناؤں کی تکمیل کے لئے پوجا کرتے ہیں اس عبادت سے قبل چار جادوگرنیاں بڑی بڑی موم بتیاں روشن کر لیتی ہیں اس کے بعد دوسرے اہم جادوگر اپنے

Scanned by CamScanner

بڑے جادوگر کے ساتھ اس دائرے میں داخل ہو جاتے ہیں جس سے ان کے خیالات اور آرزوؤں کی تکمیل ہوتی ہے جو ان کے دل میں ہوتے ہیں ان کی یہ عبادت لمبی اور تھکا دینے والی ہوتی ہے..... مخصوص دُھن کی لے پر تمام ساحر اور ساحرنیاں اپنے اپنے کپڑے نوچ کر پھینک دیتے ہیں مکمل برہنگی کی حالت میں آ جاتے ہیں اس دوران معطر پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اور تمام کے تمام مدہوش ہو جاتے ہیں بالخصوص لوبان کی دھونی دے کر بے خودی کا سماں پیدا کیا جاتا ہے پھر ان کا بڑا جادوگر اور ملکہ جادوگرنی خوش خبری سناتے ہیں کہ مقدس دیوی نے ان کے تمام تفکرات دور کر دیئے ہیں اور ان کا ماضی، حال، منضبط طریقے سے تشکیل پا چکا ہے وہ تمام عناصر اور رموزِ فطرت کو سمجھنے کے اہل ہو گئے ہیں...... حتیٰ کہ زمین کے تمام راز اور موسم کے تغیر و تبدل کے راگ کو انہوں نے سمجھ لیا ہے.... ''سیت'' کی اس عبادت میں ان کے کچھ ساتھی دائرے کے باہر بھی کھڑے ہوتے ہیں اور عبادت کرنے والوں کے احساسات سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں لیکن مسحور کن خوشبو اور موسیقی کی وجہ سے وہ بھی لے پر جھومنے لگتے ہیں۔''

ابھی تاشون کی گفتگو جاری تھی کہ اچانک صدر دروازے کی اطلاعی گھنٹی کسی کے آنے کا احساس دلانے لگی اور وہاں بیٹھے لوگ بری طرح چونک اُٹھے۔

''اس وقت کون آ گیا......؟'' زلفی نے فوری طور پر اُٹھتے ہوئے کہا...... اور باہر جا کر گیٹ کھولا۔

دروازہ کھولنے پر ایک لمحے کے لئے وہ ساکت رہ گیا تھا اس کے سامنے جدید تراش خراش کے حسین لباس میں ملبوس ایک کافرادا حسینہ کھڑی تھی...... زلفی کی نگاہیں اس حسین لڑکی کے چہرے پر گڑی تھیں، نگاہیں گو سوالیہ تھیں مگر ان میں اشتیاق بھی موجود تھا۔

''I am Monga'' حسینہ نے اپنا مرمریں ہاتھ آگے بڑھایا تو اس کے سیدھے ہاتھ کی درمیانی انگلی میں موجود دل کی شکل کا یاقوت سورج کی کرنوں سے آنکھ مچولی کھیلنے لگا۔

زلفی کی محویت ٹوٹی اور اس نے مونگا کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا اور تھام کر جیسے بھول گیا۔

''کیا ہوا مسٹر؟''

''زلفی...... ذوالفقار صہبائی!'' زلفی نے جھینپتے ہوئے کہا۔

''Nice زلفی......!'' مونگا کے خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ جگمگائی...... ''آپ مجھے اندر

"جی جی بالکل......!" زلفی نے بھی جلدی سے اپنی پوزیشن کلیئر کی...... "دراصل تاشون آپ سے ملنے جا رہا تھا اور آپ آ گئیں۔"

"ارے ہاں مونگا...... میں تو تم سے ہی ملنے آ رہا تھا اور تم بغیر اطلاع کیے؟ کوئی خاص بات ہے کیا؟" تاشون نے پوچھا۔

"ہاں میں نے سوچا میں خود ہی چلی آؤں، وجہ اس کی رانیہ ہے میں رانیہ سے ملنا چاہ رہی تھی سو آ گئی تمہارے انتظار کے بجائے رانیہ سے ملنے کا اشتیاق مجھے یہاں کھینچ لایا......" مونگا نے رانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو یہ تمام باتیں سن کر مسکرا رہی تھی۔

"میں ان لوگوں کو بتا رہا تھا کہ میں نے رانیہ کا کیس مونگا سے بھی ڈسکس کیا ہے......" تاشون نے دونوں میاں بیوی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں رانیہ! تاشون نے آپ کی انوکھی کیس ہسٹری کافی حد تک بتائی ہے......" مونگا نے کہا۔

"ہاں مونگا...... مجھے اس ہر پل ترقی کی جانب گامزن معاشرے میں موجود کالی قوتیں اپنا آلہ کار بنانا چاہتی ہیں...... اگر میرے خود کے ساتھ ایسا نہ ہوا ہوتا اور کوئی مجھے ان واقعات اور عملیات کے بارے میں بتاتا تو میں شاید ہی اس کا یقین کر پاتی......" رانیہ نے مونگا کی طرف دیکھ کر نہایت یاسیت سے کہا۔

"اوہ...... پریشان مت ہو رانیہ......" مونگا نے پیار سے رانیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے کہا...... "اور تاشون تو آپ لوگوں کو نہایت تفصیل سے پہلے ہی بتا چکا ہے کہ یہ دور ہو یا وہ گزرا ہوا پتھروں کا زمانہ یا آنے والا دور جب ہم نہ ہوں گے تب بھی یہ پُراسرار پوشیدہ روحانی ہوں یا شیطانی علوم، ہمیشہ ہم پر کھلتے رہیں گے...... یوں ہی کائنات کے رازوں سے پردہ اُٹھتا رہے گا اور ہم جیسے لوگ ان رازوں کو اپنی عقل و علم کے مطابق حل کرتے رہیں گے۔"

"کیوں تاشون میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا......؟" مونگا نے تاشون سے تائید چاہی۔

"بالکل...... بالکل ٹھیک کہا تم نے رانیہ کی پیدائش بھی سورج گرہن کے وقت ہوئی اور جن ستاروں کے اجتماع میں ہوئی وہ کالی طاقتوں کے لئے ان کی قوتوں کو بڑھانے کے لئے آئیڈیل وقت تھا اور رانیہ ایک آئیڈیل واسطہ......" تاشون نے کہا۔

رانیہ کے چہرے پر اب ایک تشویش اور خوف کی لہر صاف محسوس کی جا سکتی تھی وہ اپنے شانے جھکائے اس طرح بیٹھی تھی جیسے اس پر کوئی غیر مرئی بوجھ لدا ہو......'' تاشون نے ایک گہری نظر سے رانیہ کے چہرے کا جائزہ لیا اور جیسے ٹھٹک گیا۔

''کیا ہوا بھابھی؟......کیا سوچ رہی ہیں آپ؟''

''پتہ نہیں بھائی صاحب دل گھبرا سا رہا ہے۔''

''پلیز بھابھی! ریلیکس رہیں......میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ آپ کے سامنے آپ کے مسئلے کے بارے میں بات کرنا یا اس کی سنگینی بیان کرنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ آپ اپنے دشمنوں کے بارے میں گہرائی میں جا کر جان لیں تا کہ آپ کے اعصاب ان کے خلاف مقابلے کے لئے تیار ہو جائیں......آپ کو ہمارے ساتھ بہت تعاون کرنا ہے تب ہی اس حق و باطل کے معرکے میں ہماری جیت ہوگی......'' تاشون کی ایسی باتوں نے رانیہ پر واقعی ایک ٹانک جیسا اثر کیا تھا......اس کو اپنے اندر ایک نئی توانائی پیدا ہوتی محسوس ہوئی تھی۔

''چلیں چھوڑیں ابھی ان سب باتوں کو کچھ دلچسپ موضوعات بھی ہیں ہمارے منتظر......'' مونگا نے خوشگواریت سے کہا۔

''اچھا مثلاً......!'' رانیہ نے خود کو سنبھال لیا تھا۔

''تمہارا اشارہ یقیناً Numerology یعنی علم الاعداد کی طرف ہے......'' تاشون نے کہا۔

''ہاں بالکل میرا اشارہ علم الاعداد کی طرف ہی ہے ایک دلچسپ مگر اسرار بھرا علم جس کا اسرار ختم ہی نہیں ہوتا......اس کو جتنا جانتے جاؤ اس کی تہہ میں اور گہرا اسرار نظر آتا ہے۔''

''یعنی تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ اعداد ''جادوگر'' ہوتے ہیں......'' زلفی نے کہا!

''جی بالکل اعداد یعنی نمبرز جادوگر کا سا ہی کام کرتے ہیں تم نے کبھی سنا ہے لوگ کہتے ہیں کہ میرا لکی نمبر یہ ہے......وہ ہے یا یہ نمبر مجھے راس نہیں ہے۔''

''ہاں......'' زلفی نے مونگا کی بات کی تائید کی۔

''تو پھر میں یہی بتا رہی ہوں ڈیئر زلفی......'' مونگا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہت دلچسپ ہے...... یہ جو حروف تہجی کے اعداد ہوتے ہیں ان کی الگ الگ عددی قیمت ہوتی ہے ہر حروف اپنی ایک قیمت رکھتا ہے مثلاً ش کی عددی قیمت ۳ ہے، ر کی ۲ ہے، ا،ی،ق،غ،

Scanned by CamScanner

کی ایک، س، خ، و، کی ۶ ہے، ح، ف، ض، کی ۸ ہے۔ جوکہ علم اعداد کے حساب سے مقرر کی گئی ہے...... کسی بھی شخص کے نام میں جو حروف ہوتے ہیں اگر ان کی جگہ ان کے مقرر کردہ عدد رکھے جائیں اور اس کے بعد ان عددوں کو جمع کر کے آخری واحد عدد معلوم کیا جائے تو حاصل ہونے والا آخری واحد عدد اس شخص کا ''روحانی عدد'' ہوگا۔ یہ روحانی عدد اس ستارے کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے جو تمام روحانی معاملات میں اس شخص پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوگا...... روحانی عدد معلوم کرنے کے لئے وہ نام لینا چاہیے جو اس شخص کا نام ہو جس سے وہ پکارا جاتا ہے خواہ وہ لاڈ پیار کا ہی کوئی نام کیوں نہ ہو۔''

''مثلاً: کسی کا نام اقبال ہے مگر وہ بالی کے نام سے جانا جاتا ہو اور جیسے یہ زلفی...... ذوالفقار صہبائی...... لیکن مسٹر ذوالفقار کو ان کے حلقہ احباب میں زلفی کے نام سے ہی جانا جاتا ہے چنانچہ ان کے اس نام زلفی کے نام کی عددی قیمت سے مفرد حاصل کریں گے اور وہی مسٹر زلفی کا ''روحانی عدد'' کہلائے گا۔''

مثلاً: ز+ل+ف+ی = ۷+۳+۸+۱ = ۹+۱ = ۱۰ = ۱

علم الاعداد کا قاعدہ ہے کہ اس میں ۱ سے ۹ تک کے عدد کام کرتے ہیں اس لئے اعداد کو یہاں تک جمع کریں کہ عدد مفرد حاصل ہو یہی نام کا عدد ہوگا۔

فیثا غورث نے کہا ہے کہ زندگی ایک حساب ہے اس کے اُصول ہیں اس کے دور ہیں ان کو واضح اور مدلل کیا جاسکتا ہے اس کی وضاحت کی جاسکتی ہے لیکن یہ نمبروں سے ممکن ہے...... نمبر ایک قدیم علامت ہے جس سے انسان اچھی طرح واقف ہے...... نمبرز ہماری زندگی سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں اور تعلق بھی 'جادو اثر'۔''

''وہ کیسے......؟'' زلفی اعداد کی ''جادوگر'' تاثیر کا سن کر بے حد حیران تھا۔

''وہ ایسے میرے بھائی زلفی......'' تاشون نے زلفی کے کاندھے پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا...... ''کہ جیسا کہ ابھی میں نے بتایا کہ تمہارے نام کے اعداد کا مفرد 1 بنتا ہے جو تمہارا روحانی عدد کہلائے گا...... اور میرے نام کی عددی قیمت بھی 1 ہے یعنی میرا روحانی نمبر بھی 1 ہے...... جادوگری اس میں یہ ہے کہ ایک جیسا ''روحانی عدد'' یا ''مادی عدد'' (جو کہ تاریخ پیدائش سے نکالا جاتا ہے...... مثلاً نام کا 28,19,10 بنا تو مفرد 1 اور اگر کسی کی تاریخ پیدائش 28,19,10 ہو تو بھی مفرد 1 بنا،

تاریخ پیدائش سے جو عدد بنتا ہے وہ ''مادی عدد'' کہلاتا ہے)...... رکھنے والے افراد میں ایک غیر معمولی سا رشتہ پایا جاتا ہے Same Vibration یعنی ایک جیسے ارتعاشات کے حامل ہوتے ہیں وہ افراد۔''

رانیہ واقعی اتنی دیر سے اس دلچسپ گفتگو کے پیچ وخم میں کھوئی ہوئی تھی......فوراً بولی۔

''مونگا اسی لئے تو زلفی اور تاشون بھائی صاحب میں اتنی گہری دوستی اور محبت ہے because of the same vibration......ایسا ہی ہے نا؟''

''بالکل یہی بات ہے ڈئیر......'' مونگا نے تحسین آمیز نگاہوں سے رانیہ کو دیکھا۔

''دونوں کے روحانی نمبرز ایک ہیں اس لئے ان کے ارتعاشات ایک دوسرے کو کشش کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ الگ الگ ملکوں میں رہنے کے باوجود یہ یک جان دو قالب ہیں۔''

''اچھا ایک بات بہت اہم......'' تاشون کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

''چونکہ ہم اپنی تاریخ پیدائش نہیں تبدیل کر سکتے مگر نام تبدیل کیا جا سکتا ہے...... چنانچہ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ بھاری نام ہے نام بدل لو یا نام راس نہیں ہے......وغیرہ وغیرہ......تو اس کے پیچھے بھی یہی عددوں کے نمبرز کی جادوگری کارفرما ہوتی ہے...... اگر نام کا عدد یعنی روحانی عدد تاریخ پیدائش سے ہم آہنگ نہیں ہے تو نام تبدیل کر کے ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے اور کامیابی کی طرف قدم بڑھایا جا سکتا ہے۔''

''علم نجوم سے اعداد کا کیا رشتہ ہے...... بھابھی آپ نے کچھ دیر پہلے پوچھا تھا۔''

''جی بھائی صاحب۔''

''تو......چونکہ میرا اور زلفی کا روحانی عدد 1 بنتا ہے......'' تاشون نے بات شروع کی۔

''علم نجوم کی رو سے 1 شمس یعنی سورج سے تعلق رکھتا ہے اب تمام روحانی معاملات میں شمس Sun ہم پر اثر انداز ہے اسی طرح وہ تمام لوگ جن کے نام کے حروف کی عددی قیمت 28,19,10 ہے جن کا حاصل جمع 1 ہو تو ان سب کا روحانی عدد 1 بنے گا جو شمس Sun کا عدد ہے اور وہ شمس کے زیر اثر مانے جائیں گے یا کسی کی تاریخ پیدائش بھی 28,19,10 بنتی ہو تو وہ بھی شمس کے زیرِ اثر مانے جائیں گے۔ ان کی شخصیتوں میں سورج کی طاقتور انفرادیت پائی جائیگی وہ اپنی رائے اور ضد کے پکے ہونگے، لیڈر اور اعلیٰ منظم صلاحیتوں کے مالک ہونگے عملی طور پر جس کام کے

Scanned by CamScanner

لئے قدم اُٹھاتے ہیں وہ سرانجام دے کر ہی دم لیتے ہیں کسی بھی حادثاتی ردوبدل سے فوراً ہی نکل آتے ہیں اور نہایت منضبط اندازِ فکر کے مالک ہوتے ہیں۔''

تاشون نے نمبر 1 کی کچھ اور وضاحت کی...... ''اور جوزلفی نے جادوگر کا لفظ استعمال کیا...... وہ یہ Same Vibration ہیں جو ہم دونوں کو محبت اور دوستی کے اٹوٹ رشتے میں باندھے رکھے ہیں۔''

''اسی طرح جب کسی کے نام کے اعداد جمع کر کے اس کا مفرد 2 نکالا جائے تو سو فیصد اس کی شخصیت قمر (چاند) کے زیرِ اثر ہوگی کیونکہ نمبر 2 کا متعلقہ ستارہ قمر یعنی چاند ہے...... ایسے لوگ بلا شبہ تخلیقی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں لیکن ان میں عملی فقدان بہت کم پایا جاتا ہے، بے انتہا رومانٹک ہوتے ہیں، رحم دل، سلجھے ہوئے ہوتے ہیں...... ان کی زندگی پر چاند کے عروج و زوال کے اثرات مرتب ہوتے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی صلاحیتیں بعض اُوقات بے نام سی اور بعض اُوقات بے انتہا عمدہ ہوتی ہیں اگر یہ اپنی بے عملی کی عادت پر قابو پانا سیکھ لیں تو ان کی زندگی خوشگوار اور مثالی بن سکتی ہے۔''

''نمبر 3 کا متعلقہ ستارہ مشتری ہے...... جو سعدِ اکبر ہے اور عز و وقار کا علمبردار ہے...... یہ نمبر جذبات کا بھی ہے اس کے دائرہ زندگی میں رنگین تصورات کا اثر ہوتا ہے عیش و نشاط، عمدہ لباس ان کی کمزوری ہوتا ہے جہاں بھی جائیں قبول کئے جاتے ہیں اپنا حلقہ احباب پیدا کر لیتے ہیں...... عملی زندگی میں نمبر 3 رکھنے والے حضرات کسی بھی میدان میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔''

''نمبر 4 پر شمس اور یورنس حکمراں ہیں...... 4 نمبر رکھنے والے لوگ جس بات پر راسخ العقیدہ ہو جائیں اس کے کہنے میں قطعی کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے دولت کے لالچ سے مغلوب نہیں ہوتے اپنے پسندیدہ عملی میدان میں اہم درجے پر پہنچتے ہیں اور نہایت ذمہ دارانہ قسم کے اُمور سے وابستہ ہوتے ہیں یہ سب وہ انتھک محنت کے سبب حاصل کر پاتے ہیں۔''

''نمبر 5 پر عطارد کے اثرات ملتے ہیں، نمبر 5 رکھنے والے لوگ مضطرب، سیماب صفت ہوتے ہیں تکنیکی اندازِ فکر لیے ہوتے ہیں اپنا ہر لمحہ معلومات حاصل کرنے میں صرف کرتے ہیں۔''

''نمبر 6 پر زہرہ کی حکمرانی ہوتی ہے ایسے لوگ پیدائشی محبت پرست ہوتے ہیں ان کی دوستی لازوال اور باعثِ ناز ہوتی ہے، بے حد عمدہ فنی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں، فنکار، موسیقار،

Scanned by CamScanner

بہترین مصور، شاعر ہوتے ہیں ادیب یا ڈیکوریٹر ہوتے ہیں...... حاسد نہیں ہوتے مگر کسی بات پر اڑ جائیں تو مخالف کا قلع قمع کر کے دم لیتے ہیں۔"

"نمبر 7 نیچون کا نمبر ہے...... ایسے لوگ روحانی نظریات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کافی عرصے تک نشیب و فراز میں رہتے ہیں جب تک انہیں احساس نہ دلایا جائے انہیں احساس نہیں ہوتا...... تنہائی پسند ہوتے ہیں۔"

"نمبر 8 کا متعلقہ ستارہ زحل ہے...... یہ قسمت کا نمبر ہے، یونانیوں کی رو سے یہ عدل و انصاف کا نمبر بھی ہے اس سے متعلق افراد "قانون" سے متعلق ہوتے ہیں بہت نظریاتی لوگ ہوتے ہیں زحل کے زیرِ اثر ہونے کی وجہ سے پُرسکون رہتے ہیں ان میں وفاداری کے ساتھ ساتھ قربانی کا جذبہ پایا جاتا ہے...... نمبر عروج و زوال تخت یافتہ کی اعلیٰ مثال ہوتا ہے۔"

"نمبر 9 کا ستارہ مریخ سے تعلق رکھتا ہے جو لوگ اس سے متعلق ہوتے ہیں چاہے مرد ہوں یا عورت "یکسانیت" کے مظہر ہوتے ہیں...... یہی وجہ ہے کہ کوئی ان کے متعلق درست اندازہ نہیں لگا سکتا کہ وہ اندر سے کیا ہیں اور باہر سے کیا۔ یہ لوگ خطرات اور مہم جوئی سے ہمیشہ منسلک رہنا پسند کرتے ہیں۔ ان میں غیر ذمہ داری کا رجحان پایا جاتا ہے جائز و ناجائز انداز میں اپنی برتری قائم رکھنے کے خواہش مند ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اپنے اس طرزِ عمل سے اپنوں اور غیروں میں غیر مقبول ہوتے ہیں...... کسی مقابلے میں صلح کو بالکل پسند نہیں کرتے۔"

"بہت بہت خوب...... واقعی بے حد دلچسپ انوکھا ٹاپک ہے رانیہ حد سے زیادہ دلچسپی لے رہی تھی وہ مزید جاننا چاہتی تھی، علمِ نجوم سے کتنا دلچسپ سا تعلق ہے ان جادوگر اعداد کا......" رانیہ بولی۔

"ایک اور تعلق بنتا ہے حیران رہ جاؤ گی......" موزگا نے رانیہ کی دلچسپی سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا......؟" رانیہ بے چینی سے بولی۔

"وہ یہ کہ اگر کسی عامل اور معمول کے اعداد Same Vibrations رکھتے ہوں تو عامل کو وہ فوائد حاصل ہوتے ہیں جو صرف عامل ہی جانتا ہے اس کے برعکس Opposite Vibrations رکھنے والوں میں عام معاملات بھی مشکل سے طے پاتے ہیں چہ جائیکہ کوئی خاص

Scanned by CamScanner

عمل......معالج چاہے روحانی ہو یا جسمانی اس کے ''روحانی عدد'' آپ کے روحانی عدد سے ہم آہنگ ہوں تو علاج میں جادوئی اثر فائدہ ہوتا ہے...... چنانچہ بہترین عامل کی پہلی ترجیح ایک جیسے ارتعاشات ہیں۔''

''اگر یہ ہم آہنگ نمبر میاں بیوی کے درمیان ہوں......'' زلفی نے بے چینی کے ساتھ درمیان میں سوال کر ڈالا۔

''اُف......'' تاشون نے پُراسرار سے لہجے میں کہا ''واقعی تم نے کمال کا سوال کیا۔''

''زلفی اگر ایک جیسے روحانی یا مادی عدد (تاریخ پیدائش کے اعداد کا مفرد نمبر) رکھنے والے میاں بیوی ہوں تو کیا کہنے......قدرت کم کم ہی ایسے معجزات کا اظہار کرتی ہے خوش قسمت ہوتے ہیں وہ دو لوگ جن کے درمیان یہ Same Vibrations ہوں اور وہ میاں بیوی بھی ہوں ان کے درمیان ایسی محبت ہوتی ہے ایسا عشق کہ جس کی کوئی مثال دنیا میں ملتی ہی نہیں ہے۔''

''تمہیں ایک چیز اور واضح کر دوں میں......!'' تاشون کچھ رک کر دوبارہ گویا ہوا......'' کہ جہاں تک اعداد یا نمبرز کی بات ہے تو صرف نام یا پیدائش کے نمبرز جادوگری نہیں دکھاتے بلکہ ٹیلی فون، مکان، دکان، گاڑی کے نمبرز یہ بھی بہت اہم ہوتے ہیں اپنی جگہ کیونکہ شخصیتوں پر نمبروں کے مخفی اثرات کے ساتھ ساتھ ہم چیزوں کے نمبروں کے مخفی اثرات سے انکار کر ہی نہیں سکتے۔''

''نمبرز کے مخفی اثرات سے مجھے ''اہرام'' یاد آیا...... ''اہرامِ مصر'' کے بارے میں......میں نے ایسا ہی سنا ہے......کہ وہ حساب کتاب کی اعلیٰ پُراسراریت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے......'' رانیہ نے کہا۔

''بہت خوب بھابھی......'' تاشون نے رانیہ کو تحسین آمیز نگاہوں سے دیکھا۔

''آپ نے اس وقت بالکل صحیح سمت اشارہ کیا...... جب بات اعداد کی سحر کاری اور مخفی اثرات پر آتی ہو تو ''اہرامِ مصر'' اس کی بہترین مثال بن کر سامنے آتا ہے۔''

''مصر میں فراعنہ مصر کے زمانے میں بنے مخروطی اور چوکور مینار ''اہرامِ مصر'' کہلاتے ہیں...... اگرچہ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ اہلِ عرب ان میناروں کو بہ لحاظ ان کے پیرانہ سالی اور پرانا ہونے کے ''اہرامِ مصر'' کہتے جو ''ہرم'' سے مشتق ہے جس کے معنی (بڑھاپے) کے ہیں مگر ''محیط المحیط'' (جو کہ عربی زبان کی ایک مستند کتاب ہے) میں لکھا ہے کہ ''اہرام'' ہرم کی جمع ہے جو اصطلاح اہلِ مساحت و ہندسہ میں کسی ایسی مخروطی شکل کی عمارت کو کہتے ہیں جس کا قاعدہ مربع یا مثلث یا کثیر

Scanned by CamScanner

الاضلاع ہو......ان میں تین مینار بہت مشہور ہیں جن میں ایک چھوٹا اور دو بڑے ہیں، دونوں بڑے میناروں کو عرب ''اکہرمان'' کہتے ہیں، چی آپس (Cheops) اور کیفرنیس (Cephenius) کے نام پر مشہور ہیں اور دنیا کے عظیم الشان عجائبات میں شمار ہوتے ہیں ...... یہ ایک چوکھونٹے چبوترے بنے ہوئے ہیں جس کا ہر ضلع سات سو تریسٹھ فٹ لمبا اور چار سو فٹ آٹھ انچ اُونچا ہے، اس کے اُوپر کچھ گھٹا کر ایک اور چھوٹا چبوترہ ہے...... دوسو تین چبوترے اسی طرح بنائے گئے ہیں یہ مینار ساڑھے سولہ بیگھ زمین پر بنے ہوئے ہیں مشہور ایرانی مورخ ہیروڈولیس جو سنہ عیسوی سے چار سو برس بیشتر مصر کی سیر کو آیا تھا لکھتا ہے۔''

''یہ مینار چی آپس بادشاہ یعنی اس وقت کے فرعونِ مصر کے عہد میں تقریباً ۲۰ سال تک تعمیر ہوا تھا......اس پر ایک لاکھ آدمیوں کی مدد ہمیشہ لگی رہتی تھی اور اسی مینار پر مصری حروف میں لکھا ہے کہ مزدوروں، کاری گروں کو کھانے کے لئے دی جانے والی لہسن اور پیاز کی چٹنی میں اس وقت کے لحاظ سے روزانہ ڈھائی لاکھ روپیہ خرچ آتا تھا، یہ مینار یا اہرام دراصل مصری بادشاہوں کے مقبرے ہیں ......قدیم مصریوں کا اعتقاد تھا کہ ان کے دنیاوی اچھے برے اعمال کے مطابق ان کی روحوں کو بھی جزا اور سزا دی جائیگی......ان کا خیال تھا کہ ارواحِ لطیفہ Osiris (اوسیریس) کی ہمدم ہوجاتی ہیں اور ارواحِ خبیثہ حیوانی قلوب میں آورہ گشت ہوجاتی ہے جتنی زیادہ گناہگار روح ہوگی اسی قدر ذلیل جانور جیسے، سور، گدھ وغیرہ کے اجسام میں ان کو قیام ملے گا...... (ہندوؤں میں اب تک یہی عقیدہ رائج ہے) ان کا عقیدہ تھا کہ ہزار ہا سال کی پاداش کے بعد روح کو پھر ایک بار جسم عنایت ہوتا ہے اور روحیں پھر سے انسانی قالب میں ڈھل آتی ہیں ......مصری محض اسی اعتقاد پر اپنی لاشوں کو مصالحہ اور مختلف ادویات لگا کر پورے زیورات اور ہر فرعون کے اپنے خزانے، قیمتی ظروف اور اشیاء استعمال کے ساتھ مقبروں میں رکھ دیتے ہیں اور ایسی ہی لاشوں کو جن پر قدیم مصریوں نے عمل جراحی کیا ہوا ہو اور وہ اپنی اصلی صورت میں قائم ہوں 'ممی' کہتے ہیں۔''

''اہرامِ مصر کے ہر مینار میں فراعنہ مصر کے نیک و بد بادشاہوں کی لاشیں 'ممی' کی صورت موجود ہیں ......خلیفہ مامون ۲۰ء میں مصر آیا تو ان 'اہرام' یا میناروں کو دیکھنے کے لئے اس نے فولادی ٹانکیاں بنوا کر پتھر کو کھدواڈالا اندر ایک راستہ دریافت ہوا، اس میں داخل ہونے کے بعد ایک چوکور باولی ملی جس کے چاروں طرف دیواروں میں کمرے کے دروازے تھے اور ایک کمرے میں بہت سی

Scanned by CamScanner

لاشیں خوشبوؤں میں بسی ہوئی رکھی تھیں...... اور ہر لاش پر اس کے عہدے اور حیثیت کے لحاظ سے سونے اور جواہر کے زیورات اور اس کے خزانے رکھے تھے۔''

''ہزار ہا سال گذر گئے...... 'اہرامِ مصر' کی پراسراریت پر سے پردے ہٹتے چلے گئے لیکن اب بھی کچھ اسرار جو باقی ہیں...... اہرام میں لاشوں کا سلامت ہونا...... حتیٰ کہ ہزار ہا سال پہلے بسائی خوشبوؤں کا موجود ہونا اہرام میں چیزوں کا نا تو گلنا سڑنا نہ ان کی ہیئت تبدیل ہونا اور اب جدید سائنسی تحقیق کی بنیاد پر بہت کچھ ثابت کیا جا رہا ہے...... لیکن اسرار اپنی جگہ جب محققوں نے اس بڑے مینار یا اہرام کی پیمائش کی تو دریافت ہوا کہ اس مینار یا اہرام کے چاروں کونے بنانے والوں نے اس کو دنیا کی چاروں سمتوں کے بالکل ٹھیک مقابل بنایا ہے جس سے وہاں کا نصف النہار نہایت صحیح معلوم ہوتا ہے دوسرا اہرام جو کیفرنیس نے تیار کرایا تھا اس کے نیچے چبوترے کا ہر ضلع ۶۸۴ فٹ لمبا اور بلندی چوٹی تک ۴۵۶ فٹ ہے...... حساب کتاب اعداد و شمار کی یہ ساحر گری 'اہرامِ مصر' دنیا کے عجائبات میں سے ایک ہے...... حساب کتاب اور اب سائنسی تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے روحانیت بھی اس کی قائل ہو چکی ہے کہ اگر پورے ٹھیک ٹھیک حساب کتاب کے ساتھ (یعنی ہر طرف سے اہرام کے اضلاع کی پیمائش برابر آئے)...... اپنے گھر میں ہی لکڑی یا گتے کا ماڈل اہرام ہی بنائیں اور اس کو کسی ٹیبل یا زمین کے بالکل سینٹر میں رکھیں (سینٹر یعنی درمیان کی پیمائش بالکل ٹھیک ہونی چاہیے) تو تجربہ کر کے ثابت کر سکتے ہیں کہ اہرام میں رکھی گئی چیزیں چاہے کھانے پینے کی اشیاء ہوں یا ادویات ان کی افادیت حیرت انگیز طور پر بڑھ جاتی ہے...... پھل یا کوئی پھول اہرام میں اور اہرام سے باہر بیک وقت کاٹ کر رکھیں، آپ دیکھیں گے کہ اہرام میں رکھا گیا، کٹا ہوا پھل یا توڑا ہوا پھول باہر رکھے پھول یا پھل سے کئی گنا زیادہ تازہ ہے۔ اہرام میں رکھی گئی ادویات جب مریضوں کو استعمال کرائی گئی تو وہ ان ادویات سے زیادہ اثر پذیر نکلیں جو کہ اہرام سے باہر رکھی گئی تھیں...... اسی طرح ایک کمرے جتنے بنائے گئے اہرام میں لی گئی چار گھنٹے کی نیند اہرام سے باہر لی گئی آٹھ گھنٹوں کی نیند کے برابر ہوتی ہے...... آج یورپ سمیت ہر ملک میں روحانیت کی بیداری اور سکون کے لئے ہر جدید سائنسی اور روحانی سلسلے میں اہرام میں بٹھا کر مراقبہ وصحت برقرار رکھنے کی مشقیں کرائی جاتی ہیں۔''

''بہت ہی زیادہ حیرت کدہ ہے دنیا......'' زلفی نے گہرا سانس بھرا۔

''واقعی اعداد و شمار اور ہندسوں کی اصل جادوگری کا نمونہ ہے 'اہرامِ مصر'...... حساب کتاب کی

Scanned by CamScanner

ماہر ذہین ترین قوم کی تعمیرات کا اعلیٰ ترین نمونہ...... زلفی دنیا کا بالکل سینٹر...... بالکل درمیان...... تم نے سوچا کبھی کتنا اسرار چھپا ہے دنیا کے درمیانی نقطے میں۔"

تاشون نے کھوئے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

"اعداد کی سحر کاری کا بھرپور اظہار...... اگر اہرام کے تمام اضلاع کی پیمائش میں ذرا بھی گڑبڑ ہو جائے یعنی میرا مطلب ماڈل اہرام سے ہے......" تاشون نے اپنی بات کی وضاحت کی "تو حساب کی یہ گڑبڑ اہرام سے مخفی اثرات یا جادوگری چھین لیتی ہے۔"

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ہمارے اردگرد نمبر ز عدد، حساب کتاب کی اتنی پُراسرار سی دنیا آباد ہے...... واقعی یہ بہت بہت زیادہ دلچسپ ہے......" رانیہ نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

شام کے پھیلتے سائے ہر روز کی طرح انگڑائی لے کر شام کی گھنیری زلفوں کو بکھرا رہے تھے۔ آج شام پھر ایک انوکھی سی مستی گھیر رہی تھی...... فضا رسیلی، نشیلی سی ہوئی جا رہی تھی، زلفی کے باغ میں شام کے پھول کھلنا شروع ہو چکے تھے، باداموں کے درختوں پر معصوم چڑیوں کی چہکار نے فضا میں نقرئی نغمے سے بکھیرے ہوئے تھے جنہیں سن کر شام کی رسیلی فضا مزید شوخ و چنچل ہوئی جا رہی تھی...... فضا کی یہ شوخی دیکھ کر دور گلابوں کے تختوں پر منڈلانے والی خوبصورت تتلیاں بھی مدہوش سی ہوئی جا رہی تھیں۔

تاشون، زلفی رانیہ، مونگا اس حسین اور بھیگی شام کے سائے تلے لان میں بیٹھ کر چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے، ڈوبتے سورج کی الوداعی لالی آسمان کے کناروں کا سنگھار کر رہی تھی۔

مونگا کی نظریں لان کا طائرانہ جائزہ لے رہی تھیں کہ اس کی نظریں یکا یک لان کے ساؤتھ ایسٹ (جنوب مشرق) حصے پر پڑیں جہاں ایک فوارہ نصب تھا فوارہ لگانے کا شوق رانیہ کو بچپن سے تھا اس کے ماں باپ کے گھر میں بھی دو فوارے رانیہ کے شوق کی خاطر لگائے گئے حالانکہ ان جدید طرز تعمیر میں لان میں فواروں کی گنجائش کم ہی نکالی جاتی ہے مگر رانیہ کے اس شوق کے مد نظر زلفی نے اپنے لان میں فوارہ نصب کرایا تھا...... فوارے کے پانی کا جلترنگ، شام کے رسیلے پن، دونوں کا تال میل بے حد حسین منظر پیش کر رہا تھا لیکن اس حسن کے باوجود مونگا کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آئے تھے۔

تاشون نے مونگا کی نظروں کا تعاقب کیا تو اس کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی تھی کہ مونگا کی نظریں فوارے کا جائزہ لے رہی ہیں۔

"کیوں مونگا، کیا دیکھ رہی ہو تم......؟" تاشون نے سوال کیا۔

’’میں اس کو دیکھ رہی ہوں......‘‘ مونگا نے انگلی سے فوارے کی جانب اشارہ کیا۔

’’تم اس میں وہی کچھ خاص دیکھ رہی ہو جو میں دیکھ رہا ہوں۔‘‘

’’بالکل ٹھیک تاشون!......لیکن مجھے حیرت ہے تم یہاں ہو پھر بھی تم نے اس سلسلے میں زلفی اور رانیہ کو گائیڈ نہیں کیا؟‘‘ مونگا نے تاشون سے کہا۔

’’ارے نہیں بھابھی! گھبرانے کی بات نہیں......‘‘ تاشون جلدی سے بولا......’’مونگا کا اشارہ فینگ شوئی Feng Shui کی طرف ہے۔‘‘

’’Feng Shui یہ کیا ہے......؟‘‘ زلفی نے فوراً پوچھا۔

’’فینگ شوئی ایک علم ہے اور اس کی بنیاد وہی ہے ارتعاشات، غیر مرئی ریز، انرجی، انرجی یا غیر مرئی ریز کو فینگ شوئی کی زبان میں Chi ’’چی انرجی‘‘ کہتے ہیں......‘‘ تاشون نے کہا۔

’’زلفی جب میں پہلی مرتبہ یہاں تمہارے کمرے میں رانیہ کو دیکھنے گیا تھا تو میں نے ایک دیوار گیر گھڑی جس میں پنڈولم بھی لگا ہوا تھا، تم سے اُٹھا کر باہر پھینکنے کو کہا تھا......کیا تمہیں یاد ہے؟‘‘

’’ہاں مجھے یاد ہے......‘‘ زلفی نے کہا......’’اور میں نے وجہ بھی پوچھی تھی لیکن تم نے نہیں بتائی تھی۔‘‘

’’رانیہ بھابھی کی حالت اس وقت اتنی ناگفتہ بہ تھی کہ میں پہلے انہیں سنبھالنا چاہتا تھا اس لئے اُس وقت میں نے تمہارے سوال کا جواب نہیں دیا تھا......دیوار گیر گھڑی اُتروانا بھی اس فینگ شوئی کے پروسیس کا ہی حصہ ہے...... فینگ شوئی ایک قدیم علم ہے اور اس کے اُصول اور ان کے اثرات ہر زمانے میں نظر آتے ہیں، دیوار گیر گھڑیاں جن میں پنڈولم کی کلاک وائس ڈائریکشن ہوتی ہے......وہ گھر کی فضا میں ’’چی انرجی‘‘ کے خلاف ایک بڑی رکاوٹ ہے، پرانی تاریخی کہانیوں یا ہارر موویز میں ابھی تک دیوار گیر گھڑیوں کو ان کے پنڈولم کی ٹک ٹک اور ان کے اعلانیہ گھنٹے کو خوف کی علامت کے طور پر لیا جاتا رہا ہے اس لیے میں نے کہا تھا کہ تمہارے گھر جتنی بھی دیوار گیر گھڑیاں پنڈولم والی ہیں ان کو اُٹھا کر باہر پھینک دو......اور اسی فینگ شوئی FengShui کے اُصولوں کو مدنظر رکھ کر مونگا نے یہ کہا ہے کہ تمہارے فوارے کی سمت غلط ہے کیونکہ FengShui کے اُصولوں کے مطابق گھر کے چاروں طرف کی سمتیں مشرق، مغرب، شمال، جنوب چی انرجی کو Activate کرتی ہیں...... اگر ان سمتوں کو فینگ شوئی کے اُصولوں کے مطابق استعمال کیا جائے تو چی انرجی Positive

Scanned by CamScanner

Way کا اظہار کرتی ہے اور اگر ان سمتوں میں رکھی جانے والی چیزیں صحیح سمت کے تعین کے برعکس رکھی جائیں تو چی انرجی Negative Way میں اظہار کرتی ہے یہ جو میں آپ لوگوں سے اکثر کہتا ہوں ناکہ کائنات کی ہر شے میں لاتعداد راز پنہاں ہیں تو دیکھیں یہ چی انرجی اپنی جگہ ایک مسلم حقیقت سے بھرپور علم ہے۔"

تاشون نے کہا......"اور تو اور کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ مکی ماؤس اور ڈونل ڈک جیسے مشہور کارٹونز متعارف کروانے والی مشہور کمپنی والٹ ڈزنی نے اپنے چین میں موجود آفس کو FengShui کے اُصولوں کے مطابق ڈیکوریٹ کیا ہے اور اس کے اثرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔"

"تو کیا میں بھی اپنے آفس میں FengShui کے ان اُصولوں کو اپنا سکتا ہوں؟" زلفی نے سوال کیا۔

"ہاں...... ہاں کیوں نہیں بلکہ میرا مشورہ ہے کہ آپ ایسا ضرور کریں......" مونگا نے کہا۔

"مثلاً مجھے کیا کرنا ہوگا۔"

"تمہیں کچھ نہیں کرنا ہوگا زلفی...... بس تم یہ سمجھ کہ مونگا نے ازخود تمہارے آفس کو سنوارنے کا Project لے لیا ہے......" تاشون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ...... بہت خوب یہ تو بہت اچھی بات ہے اور ویسے بھی سجانے سنوارنے کا کام لیڈیز کو ہی زیب دیتا ہے، بڑی بڑی کمپنیاں میل ڈیکوریٹرز پر فی میل ڈیکوریٹرز کو ترجیح دیتی ہیں۔"

رانیہ نے شرارت سے زلفی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

زلفی بے ساختہ ہنس پڑا۔

"تو پھر بتائیے مس مونگا! کہ آفس میں FengShui کے اُصولوں کے مطابق کیا کچھ ہو سکتا ہے......؟" زلفی نے مونگا کا گویا انٹرویو لینا شروع کر دیا۔

"تو پھر مسٹر زلفی یہ بتائیے کہ آپ اپنے آفس میں جہاں بیٹھتے ہیں یعنی جہاں آپ کی ٹیبل ہے وہاں آپ کی بیک پر کوئی کھڑکی تو نہیں؟"

"جی ایسا تو ہے......" زلفی نے کہا......"میری پشت ہوتی ہے اس کھڑکی کی طرف۔"

"تو مسٹر زلفی سب سے پہلے تو میں آپ کی ٹیبل کی جگہ بدلوں گی کھڑکی کی طرف آپ کی پشت

Scanned by CamScanner

نہیں ہونی چاہیے بلکہ آپ کا فرنٹ ہونا چاہیے جہاں آپ بیٹھتے ہوں......آپ کا چہرہ کھڑکی کی جانب ہونا چاہیے...... چی انرجی کے Positive اظہار کے لئے......کامیابی کے لئے۔''

''کھڑکی روشنی کی گزرگاہ ہے......روشنی ہمیشہ اچھی چیزوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے روشنی جس طرح پروانوں کے لیے اپنے اندر کشش رکھتی ہے اسی طرح انسانوں کو بھی اپنی طرف کھینچتی ہے خیالات کو بھی متاثر کرتی ہے۔''

''یعنی اس کا مطلب ہوا کہ میری بیک پر جو کھڑکی ہے اس کی طرف میرا فرنٹ میری کامیابیوں کو چار چاند لگا دے گا۔''

''بالکل بالکل......'' موزگا نے تائید کی۔

''تمہیں اس کی گہرائی کا اندازہ ہو جائے گا کہ ہم کھڑکیوں دروازوں کی جانب اپنی پیٹھ کر کے جو بیٹھتے ہیں اس سے ہماری انرجی کس قدر Negative اظہار کرتی ہے تو تم کبھی بھی ہرگز ایسا نہیں کرو......اگر ہم روشنی کی گزرگاہ یا چی انرجی کے مسکن کھڑکی پر رات اندھیرا ہوتے ہی ایک موم بتی جلا کر (اپنی کمرے کی کھڑکی پر) رکھ دیں اور پھر جس شخص سے ملاقات کے خواہاں ہوں......یا کوئی بھی مقصد ہو اس کا نام لیں اور سوچیں کہ ''میں نے روشنی پیدا کی ہے اس لئے روشنی میری طرف آنی چاہیے'' تو متواتر صرف تین راتوں تک ایسا کرنا کامیابی لائے گا......سونے سے پہلے موم بتی بجھا دیں لیکن جب تک نہ سوئیں اس کو کھڑکی میں جلنے دیں......روشنی صرف اچھی چیزوں کو آپ کی طرف لاتی ہے روشنی ٹیلی پیتھی جیسا کام کرتی ہے اگر موم بتی جلا کر کھڑکی میں رکھ کر آپ جس شخص یا کام سے متعلق سوچیں گے آپ یقین رکھیں کہ وہ شخص چاہے کتنا ہی دور کیوں نہ ہو آپ کے متعلق سوچنے پر مجبور ہو جائے گا یہ ایک آغاز ہے آپ کا رابطہ خیالات کے ذریعے بذریعہ روشنی اس شخص تک ضرور ہوگا اگر وہ مطلوبہ شخص روحانی صلاحیت رکھتا ہوگا تو اثر جلد قبول کریگا اگر وہ اس صلاحیت کا مالک نہیں تو تین راتوں تک موم بتی جلانی پڑے گی بالآخر وہ آپ کے متعلق سوچنے پر مجبور ہو جائے گا......وہ افراد جن کی شریکِ زندگی سے علیحدگی ہوگئی ہو مگر طلاق نہیں ہوئی وہ اپنے ساتھی کو منانے کے لئے یہ طریقہ استعمال کر سکتے ہیں......بہت سے محنت کرنے والے افراد جو بڑی چھوٹی کمپنیوں میں دن رات خون پسینہ ایک کرتے ہیں لیکن ان کو ان کا جائز حق نہیں ملتا ترقیوں میں رکاوٹیں یا باس کی ناراضگی حاصل ہوتی ہے وہ بھی اپنے نیک مقاصد کے لئے یہ طریقہ روشنی کو روشنی کی طرف کھینچنے کا اپنا سکتے ہیں۔''

Scanned by CamScanner

FengShui ایک پُراسرار اور قدیم علوم ہے انسانوں کی حقیقی تنہائی دور کرنے حالات میں تبدیلی لانے کے لئے دیگر قدیم علوم کی طرح اس میں بھی بہت سے طریقے بتائے گئے ہیں جس میں سرفہرست کھڑکی کی طرف پشت نہ کرنا اور روشنی کی گزرگاہ سے اپنے مسائل کے حل کا راستہ نکالنا ہے اس کے علاوہ جب آپ کسی کو خط لکھیں یا پیسے گنیں تو دروازہ بند نہ کریں اور اپنا چہرہ دروازے کی طرف رکھیں......گھر بناتے وقت خاص خیال رکھیں کہ کھڑکیاں آپ کی پشت پر نہ تعمیر ہو پائیں...... دائیں، بائیں، یا سامنے ہونی چاہئیں......تا کہ چی انرجی کے راستے میں رکاوٹ نہ ہو۔''

''اوہ مائی گاڈ......ہم جن باتوں کو معمولی جتنا خیال بھی نہیں کرتے یعنی کوئی حیثیت ہی نہیں دیتے وہ باتیں کس قدر اہم ہوتی ہیں انسان کی زندگی بدل دیتی ہیں......'' زلفی بے حد حیران تھا۔

''ارے ہاں تمہارے آفس میں Indoor Plants تو ہونگے ہی؟'' مونگا نے سوال کیا۔

''جی بالکل Indoor Plants ہیں تو......'' زلفی نے کہا۔

''لیکن کیکٹس یا Sharp Looking پودے تو نہیں ہیں جن کے پتے نوکیلے ہوتے ہیں؟ کیونکہ یہ چی انرجی کے مخالف اظہار کرتے ہیں یہ چی انرجی کے Against Elements ہیں اس کے علاوہ آپ کے آفس کا جو مین ڈور ہے اس کے سامنے بھی کوئی ٹیبل نہیں ہونی چاہیے......''

مونگا نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

'' اور ہاں جہاں آپ اپنے کارپوریٹ کلائینٹس سے ملتے ہو کیا وہاں آپ نے کوئی ایکوریم رکھا ہوا ہے؟ یعنی ''مچھلی گھر؟''

''اگر نہیں رکھا تو پھر میں آپ کے کارپوریٹ کلائینٹس سے ملاقات کے کمرے میں Fish Tank ضرور رکھواؤں گی Because it is the best for your Success...... As a Boss یعنی اسکے علاوہ مسٹر زلفی آپ کے ایمپلائی اگر آپ کے سامنے بیٹھ کر کام کرتے ہوں یعنی آپ کی ٹیبل ٹھیک آپ کے ایمپلائز کے سامنے ہوگی جیسا کہ اکثر آفیز میں ہوتا ہے کہ ایک افسر گروپ لیڈر کے طور پر ہوتا ہے اور اس کے انڈر آٹھ یا دس افراد کام کرتے ہیں اور وہ پورے آفس ٹائم میں ان ماتحتوں کے سامنے بیٹھ کر کام کرے تو ایمپلائز کے کام کرنے کی صلاحیت میں کمی واقع ہوگی۔''

''اوہ......حیرت انگیز......'' زلفی بے حد متاثر تھا ان انکشافات سے۔

''......تو میں نے چند ایک فوائد و نقصانات بتائے ہیں اس چی انرجی کے لیکن جب میں آپ کے

Scanned by CamScanner

پورے آفس کو Feng Shui کے اُصولوں کے تحت ڈیکوریٹ کروں گی تو آپ اپنی زندگی اور اپنے بزنس میں بہت اچھا بدلاؤ دیکھیں گے جو کامیابی کی جانب ایک نیا سفر ہوگا......'' مونگا نے بہت یقینی لہجے میں کہا تھا۔

''یہ تو ہوئی زلفی کے آفس کی بات لیکن اصل بات تو فوارے کی سمت سے شروع ہوئی تھی وہ تو کہیں پس منظر میں چلی گئی......'' رانیہ نے کہا۔

''نہیں بھابھی! وہ بات پس منظر میں نہیں گئی......'' تاشون نے کہا۔

''وہ بہت اہم بات ہے مگر انسان کے لئے یہ بہت اہم ہوتا ہے کہ اسے گھریلو سکون اور خوشیاں میسر ہوں تو بزنس بھی ترقی کرتا ہے کیونکہ ایک مطمئن شخص ہی بہترین کاروباری ہوتا ہے اور اگر وہ نوکری بھی کر رہا ہو تو گھریلو پریشانیاں یا ناچاقیاں اس کی نوکری پر بہت بُرا اثر ڈالتی ہیں...... چنانچہ گھر بہت اہم ہے انسان کے وجود اور اس کی بقاء کے لئے......خیر یہ ایک دوسرا موضوع ہے۔''

''مونگا......تم فوارے کی سمت کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھیں......میں چاہتا ہوں کہ بھابھی کو وہ بات تم ہی بتاؤ کہ Feng Shui کے اُصول گھر میں کس طرح استعمال کیے جاسکتے ہیں۔''

''آپ کا یہ جو فوارہ ہے نا رانیہ......'' مونگا نے فوارے کی جانب اشارہ کیا۔

''یہ غلط سمت میں نصب ہے، ساؤتھ ایسٹ یعنی جنوب مشرقی حصہ......جبکہ اس کو ساؤتھ ویسٹ یعنی جنوب مغربی حصے میں ہونا چاہیے...... Feng Shui کے مطابق گھر والوں خصوصاً میاں بیوی کے اچھے تعلقات کے لئے گھریلو خوشیوں کے لئے ہر گھر کا جنوب مغربی حصہ گھریلو خوشیوں کی نمائندگی کرتا ہے......اگر اس حصے میں یہ فوارہ نصب ہوتا تو چی انرجی نہایت Positive اظہار کرتی ہے۔''

''ٹھیک ہے میں یہ فوارہ دوسری جانب نصب کرنے کے انتظامات کرتا ہوں اور اب آپ گھر کا ڈیکور بھی Feng Shui کے اُصولوں کے مطابق کر دیں......'' زلفی مونگا سے مخاطب تھا۔

''شکر ہے آپ کے لان میں Sharp Looking پودے نہیں ہیں یعنی کانٹے دار......'' مونگا نے لان پر ایک گہری نظر ڈالی۔

''ہاں بس مجھے پسند نہیں......مجھے پھول دار پودے اور جھاڑیاں ہی پسند ہیں......'' رانیہ نے کہا۔

Scanned by CamScanner

''جی ہونے بھی نہیں چاہیے کانٹے دار بودار پودے گھر کے اندر......اس کے علاوہ Feng Shui کے حساب سے آپ اپنے گھر کے جنوب مغربی حصے میں Soft or Pastle کلر کے لیمپ شیڈز استعمال کرسکتے ہیں اس کے علاوہ Hanging Chandelier بہترین ذریعہ ہے چی انرجی کو Activate کرنے کا...... یہ آپ اور آپ کے زندگی کے ساتھی کے درمیان محبت پیار اور خلوص کے Elements کو پروان چڑھاتا ہے......اس کے علاوہ ہر سائز کی چند خوبصورت شمعیں جنوب مغربی حصے میں رکھی جاسکتی ہیں......اپنے گھر کی چھت کو کاٹھ کباڑ سے صاف رکھیں، چھت پر چیزیں بکھری نہ ہوں، بیڈ کے نیچے اکثر لوگ جوتے کے ڈبے، یا سوٹ کیسیز رکھتے ہیں، درست نہیں کیونکہ یہ ''چی انرجی'' کے شدید مخالف Aganist Elements ہیں جن لوگوں کی گھر کی چھت مختلف کاٹھ کباڑ کا مجموع بنی رہتی ہے وہ طرح طرح کی بیماریوں اور مسائل کا شکار رہتے ہیں چھت کو صاف رکھیں پھر دیکھیں کہ آپ کی زندگی میں کتنا سکون آتا ہے آپ خود محسوس کریں گے۔''

''بیڈ کے نیچے چیزوں کا ڈھیر بنانے والی خواتین شادی شدہ زندگی کی پیچیدگیوں اور مسائل خصوصاً میاں کی بے وفائی سے نبرد آزما ضرور ہوتی ہیں......حتیٰ کہ جن غیر شادی شدہ لڑکیوں نے بھی اپنے بیڈ کے نیچے کباڑ کی آمجگاہ سجائی ہوتی ہے ان کی شادی یا محبت میں انجانی رکاوٹیں آتی ہیں... شادی شدہ زندگی کو خوبصورت بنانے کے لئے یا غیر شادی شدہ افراد بھی اپنی زندگی کو خوبصورت اور کامیاب بنانا چاہیں اور تنہائی کا خاتمہ اچھے طریقے سے چاہیں تو حالات کی تبدیلی (خوشگوار خوبصورت تبدیلی) کے لئے وقتاً فوقتاً اپنی خواب گاہ کے فرنیچر کی ترتیب تبدیل کرتے رہیے اگر ساری ترتیب بدلنا ممکن نہ بھی ہو تو کم از کم پلنگ کو دوسرے رخ پر بچھالیں......فرنیچر کی ترتیب کی تبدیلی بھی حالت کا اچھی تبدیلی کا سبب بنتی ہے اور چی انرجی کو زیادہ سے زیادہ Positive Way میں اظہار کا موقع ملتا ہے......دروازے کے پاس جوتے ہرگز نہ اُتارے جائیں......آجکل جو فیشن ہے کہ آپ نے ایک خالی واز (گملہ) ڈیکوریشن پیس کے طور پر دروازے کے پاس رکھ دیا...... یہ بہت ہی غلط ہے کیونکہ مین ڈور کے پاس جوتے، گملے یا اسی قسم کی دیگر چیزوں کی موجودگی ہمارے گھر میں چی انرجی کو Positive Way میں اظہار کرنے سے روکتی ہے......ہمارے ہاں لوگ دروازے کے پاس ہی چیزوں کا ڈھیر لگادیتے ہیں، جوتے، گملے، گھر کی جھاڑو......جوتوں کا ریک وغیرہ وغیرہ جبکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ مین ڈور اور گھر میں داخل ہونے کا راستہ کسی بھی قسم کی چیزوں سے مبرا ہونا چاہیے...

صاف ستھرا......اور ہاں کھڑکیوں کے بارے میں بہت اہم بات تو رہ ہی گئی......'' مونگا سوچتے ہوئے بولی۔

''دروازے کی طرح کھڑکیاں ......اگر کوئی نیا گھر لینا چاہے یا رینٹ پر ہی سہی ......لازماً کھڑکیوں پر نظر ضرور ڈالیں ......اگر کھڑکیاں بے حد بوسیدہ لگیں تو آپ یا تو انہیں از سر نو ٹھیک کروائیں یا پھر وہ گھر نا لیں تو بہتر ہے......کیونکہ بات وہی ہے بوسیدہ کھڑکیاں روشنی اور ''چی انرجی'' کو Negative Way میں کر دیتی ہے......'' مونگا نے نہایت سودمند تفصیل کے ساتھ آفس اور گھر کے اندر فینگ شوئی کے اُصولوں کے مطابق ردوبدل کے بارے میں بتا دیا۔

''مونگا اب تم آفس اور گھر دونوں ہی فینگ شوئی کے اُصولوں کے مطابق ڈیکوریٹ کر دینا......'' تاشون نے مونگا کو گویا آرڈر دیا۔

''O.K Boss......'' مونگا نے فوراً سر تسلیم خم کیا تو بے اختیار چاروں کے قہقہے اس رسیلی شام کے حسن میں مزید رس گھول گئے۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

وہ رات رِدائے سیاہ اوڑھے خاموش دبیز اسرار اپنے دامن میں چھپائے دھیرے دھیرے سرک رہی تھی اتنی دھیرے جیسے کہ وہ جانا ہی نہیں چاہتی ہو...... اپنی پُراسراریت کے پردے کو ایک نئے ڈھنگ سے چاک کر دینا چاہتی ہو جیسے وہ کوئی موقع تلاش کر رہی ہو، ہر معمولی سی بھی آواز جو رات کے اسرار بھرے آنچل سے باہر نکلتی، خوفناک خاموشی کو توڑ رہی تھی اور دلوں کی حرکت کو تیز کرنے کا باعث بن رہی تھی...... دوسری طرف ہوا بھی کسی سہمی ہوئی دوشیزہ کے مانند دھیرے دھیرے سانس لے رہی تھی۔

وہ ایک قدیم شمشان گھاٹ تھا جہاں کچھ چتائیں تو جل کر راکھ میں تبدیل ہو چکی تھیں اور کچھ سلگ رہی تھیں...... ان چتاؤں کے ڈھیر سے رہ رہ کر مردے کی سلگتی ہڈیوں سے نکلتی چٹختی آوازیں اس کالی رات کی پُراسراریت اور خوفناکی کے عنصر میں ایک نئی جان ڈالتی محسوس ہو رہی تھیں...... آخری تاریخوں کا کمزور اور زرد سا چاند اس منظر کی تاب نہ لا کر سہم کر بادلوں میں چھپ گیا تھا۔

سیلشیا مرگھٹ کے بیچوں بیچ ایک دائرے میں بیٹھی تیزی سے کسی منتر کا جاپ کر رہی تھی...... کالے لباس میں بکھری زلفوں کے ساتھ وہ رات کی اس سیاہی کا مجسم سانس لیتا دکھائی دے رہی تھی وہ منتر پڑھتے پڑھتے کبھی کبھی اپنی ساحرانہ آنکھیں کھولتی اور چاروں طرف ایک نظر دوڑاتی اور پھر اسی انہماک سے منتر میں گم ہو جاتی...... پھر ایک دم ہی جیسے چلتی ہوا سہم سہم کر رک سی گئی، حبس بڑھا اور پھر بڑھتا ہی چلا گیا اس حبس سے سیلشیا کی پیشانی پر پسینہ چمک اُٹھا اور پھر وہ ایک دم ہی پسینے میں نہا گئی...... چند ساعتیں اسی طرح گزر گئیں پھر اچانک ہی اُسے محسوس ہوا کہ جس حصار میں وہ بیٹھی ہے اس کے اطراف سرد برفانی ہوائیں چل پڑی ہوں جن کی شدت میں لحظہ بہ لحظہ اضافہ ہو رہا تھا اور اب ان برفانی سرد ہواؤں میں کسی کے کراہنے کی آوازیں شامل ہو چکی تھیں پھر یہ آوازیں بڑھیں اور ایک

Scanned by CamScanner

منحوس کریہہ بین میں تبدیل ہوگئیں......ان شیطانی آوازوں کا بین جاری تھا کہ سیلشیا کے سامنے جلتی ہوئی آگ کے شعلے چنگاریاں اُڑانے لگی یوں لگ رہا تھا جیسے ان سرد ہواؤں اور آگ کے ان شعلوں کا گھمسان کا رن پڑنے والا ہے......وہ حصار کے گرد ناچتی سرد ھواؤں کے گرد یوں لپک رہے تھے جیسے ان سے اپنا کوئی پرانا حساب کتاب چکتا کرنا چاہتے ہوں......پھر وہ برفانی ہوائیں جیتنے لگیں......دھڑا دھڑ جلتے شعلے یکبارگی کسی زخمی پرندے کی طرح پھڑ پھڑانے اور پھر دم توڑ گئے اس کے ساتھ ہی سیلشیا کو جیسے ہوش آ گیا......اس نے تیزی سے ایک دیا سلائی جلائی، وہ جل نہ سکی......اس نے جلدی سے دوسری جلائی وہ جلی تو مگر تھرا کر بجھ گئی۔

سیلشیا کی پیشانی پر پسینے کے قطرے مزید گہرے ہوگئے تھے اس نے وحشت کے عالم میں حصار کے گرد ناچتی بین کرتی ان غیر مرئی سرسراہٹوں کی جانب دیکھا اور منہ ہی منہ میں کچھ بدبدائی پھر ایک دیا سلائی جلائی لیکن اس سے پہلے کہ شعلہ مسالے کو چھو کر تیلی تک پہنچے ایک خوفزدہ سی جھلملاہٹ کے ساتھ اس نے بھی جلنے سے انکار کر دیا......سیلشیا نے ایک اور تیلی روشن کی پھر ایک اور لیکن سب بے کار، بے سود رہا......تب سیلشیا ساکت سی ہوگئی......اس کی آنکھیں پتھرا سی گئیں، اس کا حسین چہرہ سفید سے زرد ترین ہوتا جا رہا تھا...... جہاں دنیا بھر کی حیرت کا ڈیرہ تھا اور کیوں نہ ہوتا جو ہوا......اس کی سوچوں کے برعکس تھا۔

سیلشیا کو اپنے اس عمل کی ایسی درگت کی اُمید نہ تھی......وہ اس حادثے کے صدمے سے جاں بلب تھی......اُسے یوں لگ رہا تھا جیسے یہ برفانی سرد ہوائیں کسی بھی وقت حصار میں داخل ہو کر سیلشیا کی سانس کے ہر تار کو بکھیر ہی دیں گی......وہ آنے والے کسی بھی وقت کے لئے خود کو تیار کر رہی تھی کہ وہ ہوا جس کی اُسے اُمید نہ تھی اس پر اس کے آقا شیطان نے مہربانی کی نظر ڈالی اور وہ راکھ ہوئے انگارے ایک نئی زندگی پا کر دوبارہ جی اُٹھے......جل اُٹھے پہلے سے کہیں تیزی تھی ان میں......سیلشیا کے تن مردہ میں جان سی پڑ گئی......اپنا کام اس طرح دوبارہ بنتا دیکھ کر اس پر شادیٔ مرگ کی سی کیفیت طاری ہوگئی تھی۔

☆☆☆☆☆

اس رات رانیہ اور زلفی گھر پر اکیلے تھے......تاشون مونگا کے ساتھ اپنے کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا......رات کے نو بجے کا عمل تھا......زلفی اور رانیہ کی بیٹی ربیعہ نے ضد پکڑ لی تھی کہ وہ آئسکریم کھائے گی...... پہلے تو زلفی اپنی لاڈلی بیٹی کی فرمائش پوری کرنے کے لئے اکیلا ہی آئس کریم پارلر جانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا لیکن رانیہ اور ربیعہ کا موڈ باہر جا کر آئسکریم کھانے کا تھا...... چنانچہ وہ تینوں مکیا کو دروازہ اچھی طرح بند کرنے کی ہدایت کر کے قریبی آئسکریم پارلر پہنچ گئے......آئسکریم کھاتے اور خوش گپیوں سے محظوظ ہوتے ہوئے انہیں ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ کیسے گزر گیا مگر وقت کا کچھ پتہ ہی نہ چلا......تاشون اور مونگا کی طرف سے بھی بے فکری تھی کہ ان لوگوں کو ۱۲ بجے کے بعد تک آنا تھا...... ویسے بھی زلفی نے تاشون کو گھر کی ایک زائد چابی بنوا کر دے دی تھی کیونکہ تاشون کو اکثر کام کے سلسلے میں دیر ہو جاتی تھی اور وہ چاہتا بھی تھا کہ کسی کو ڈسٹرب کئے بغیر وہ اپنی مرضی سے آ جا سکے۔

تقریباً رات ۱۰ بجے کا عمل ہوا جا رہا تھا، رانیہ نے گھر واپسی کی طرف زلفی کی توجہ دلائی...... گھر پہنچتے پہنچتے دس منٹ مزید گزر گئے...... یوں کوئی پونے گیارہ بج گئے۔

"مکیا سو چکی ہوگی...... پورے دن تھک جاتی ہے بے چاری اطلاعی گھنٹی مت بجایئے گا......" رانیہ نے مکیا کا خیال کرتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس چابی ہے،ہم خود ہی لاک کھول کر چلیں گے۔"

"اوکے میڈم......" زلفی نے کہا۔

گھر آ چکا تھا زلفی نے گھر کے ڈرائیووے پر گاڑی کھڑی کر کے باہر کا گیٹ بند کیا اتنے میں رانیہ نے گھر کا اندرونی دروازہ کھول دیا، وہ دونوں آگے پیچھے گھر کے اندر داخل ہوئے......رانیہ کو دروازہ کھولتے ہی ایک سرد لیکن بوجھل سی مہک لیا ہُوا ہوا کا جھونکا اپنے چہرے پر محسوس ہوا اس نے

Scanned by CamScanner

آگے بڑھ کر لاؤنج کی تمام لائیٹس جلادیں حالانکہ لاؤنج میں مناسب روشنی ملکیا نے کی ہوئی تھی......

زلفی نے گھر میں داخل ہوکر لاؤنج کا دروازہ بند کیا اور پھر وہیں کھڑا رہ گیا جو بات رانیہ نے محسوس کی تھی......وہ زلفی نے بھی محسوس کر لی تھی۔

''یہ گھر میں اتنی سردی......؟'' زلفی کو لگا جیسے اس کو برفانی سرد ہوا کے تھپیڑوں نے اپنی زد میں لے لیا ہو......جسم جیسے شل سا ہوتا جا رہا تھا......ملکیا کا کہیں پتہ نہیں تھا......پھر وہ جیسے ایک جھٹکے سے بیدار ہوا......ربیعہ اس کی گود میں تھی......اس نے دیوانہ وار رانیہ کا ہاتھ پکڑا اور ڈرائنگ روم میں گھس کر دروازہ بند کر لیا۔

زلفی کو ایسا محسوس ہوا کہ پورے گھر کی نسبت ڈرائنگ روم میں سردی کم تھی وہ سوتی ہوئی ربیعہ کو گود میں لے کر ڈرائنگ روم میں آ کر بیٹھ گیا اُسے بڑی شدت سے صرف تاشون کا انتظار تھا۔

''یہ رانیہ کہاں رہ گئی......'' وہ کوفت کے انداز میں بڑبڑایا۔

''رانیہ کہاں ہو یار......؟'' زلفی نے آواز لگائی۔

رانیہ اس وقت اپنے بیڈروم سے ملحقہ اسٹور روم میں موجود تھی......اُسے رہ رہ کر اپنی چھوٹی سی بچی ربیعہ کا خیال آ رہا تھا......وہ اور زلفی تو یہ سردی برداشت کر لیتے لیکن ربیعہ نہیں کر سکتی تھی......چنانچہ اس نے اسٹور روم سے کمبل نکالا اور ڈرائنگ روم کی طرف چل دی۔

''اچھا ہوا تم کمبل وغیرہ لے آئیں یہ دیکھو ربیعہ کتنی ٹھنڈی ہو رہی ہے۔''

زلفی نے بیٹی کو چھوتے ہوئے کہا۔

''تو اس کو لپیٹ لو اس میں......'' رانیہ نے ایک چھوٹا کمبل زلفی کو دیتے ہوئے کہا۔

زلفی نے ربیعہ کو کمبل میں لپیٹ لیا......لیکن پھر اچانک ہی زلفی نے محسوس کیا کہ ڈرائنگ روم میں بھی سردی کی شدت لحظہ بہ لحظہ بڑھ رہی ہے۔

''کیا ہوا زلفی......کیا تم بھی وہی محسوس کر رہے ہو جو مجھے محسوس ہو رہا ہے؟''

رانیہ نے زلفی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں......'' زلفی کے منہ سے ایک ٹھٹھرتا ہوا جملہ نکلا۔

وہ دونوں اس صورت حال پر دم بخود تھے۔

''چلو یہاں سے......!!!''

Scanned by CamScanner

زلفی نے کمبل میں لپٹی ربیعہ کو گود میں اُٹھایا اور رانیہ کا ہاتھ پکڑ کو ڈرائنگ روم سے باہر نکل آیا۔

''تاشون بھائی کب آئیں گے......؟'' زلفی پلیز فون کروان کو۔

رانیہ روہانسی ہوئی جا رہی تھی۔

''اوہ گاڈ! مجھے پہلے خیال کیوں نہ آیا؟......'' زلفی ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا اور پھر وہ لاؤنج میں رکھے فون کی طرف بڑھا۔

''زلفی لاؤ اسے مجھے دو......'' رانیہ نے ربیعہ کو گود میں لینے کے لئے ہاتھ بڑھا دیئے۔

زلفی نے ربیعہ کو رانیہ کی گود میں دے دیا اور خود وہ نمبر ملانے لگا جو تاشون اس کو جاتے ہوئے دے کر گیا تھا......اس نے ایک دو مرتبہ نمبر ملایا مگر بے سود۔

''کیا ہو گیا اسے بھی......؟'' زلفی ریسیور کو کریڈل پر مارتے ہوئے بولا......چند منٹ بعد پھر نمبر پریس کیا اب فون مل چکا تھا۔

زلفی کے چہرے پر ایک سکون کی لہر ذرا دیر کو چمکی لیکن پھر اس کا چہرہ ایک دم ست ہو گیا......بالکل پتھرا گیا......اور وہ ریسیور کو کان سے لگا کر ٹھیک عین اپنے سامنے والی دیوار کو گھورنے لگا۔

''زلفی......'' رانیہ جو زلفی کی تمام حرکات و سکنات دیکھ رہی تھی...... دہشت زدہ انداز میں چلائی......پھر رانیہ نے زلفی کی نظروں کے تعاقب میں سامنے والی دیوار کی طرف دیکھا تو اس کو وہاں کچھ نہیں نظر آیا سوائے دیوار کے۔

''زلفی......زلفی......'' رانیہ نے زلفی کو کندھے سے پکڑ کر ہلایا لیکن زلفی کا سکوت نہ ٹوٹا وہ پتھرایا ہوا ریسیور کو کان سے لگا کر ایک بے جان پتھر کے بت کی مانند یک ٹک دیوار کو گھورے جا رہا تھا۔

رانیہ نے جھپٹنے کے انداز میں زلفی سے ریسیور چھین لیا اور اپنے کان سے لگایا......رانیہ کو یوں لگا کہ کہیں دور سے مندر کی گھنٹیوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں ایسا لگ رہا تھا کہ مندر کی گھنٹیوں کو کوئی جنونی انداز میں بجا رہا ہو اب رانیہ کی بھی وہی حالت تھی جو کہ زلفی کی ہو رہی تھی......کچھ پل گزرے زلفی جیسے ٹرانس کی کیفیت سے باہر نکل آیا اس نے جو یوں رانیہ کو فون کان سے لگائے بت بنے دیکھا تو اُسے یاد آ گیا کہ کس طرح وہ فون پر مندر کی گھنٹیوں کی آوازیں سن کر سکتے کی کیفیت کا شکار ہو گیا تھا اُسے یاد تھا کہ وہ تاشون کو فون کر رہا تھا لیکن فون شاید مندر میں مل گیا تھا یا ملایا گیا تھا سب کچھ گڈ منڈ تھا سب کچھ۔

اب رانیہ کی وہی کیفیت تھی جو کچھ دیر پہلے زلفی بھگت چکا تھا زلفی نے ٹرانس میں آئی رانیہ کے ہاتھ سے ریسیور چھیننا چاہا کہ رانیہ کے منہ سے نکلے لفظ ''سیلشیا'' پر ایک حیرت انگیز جھٹکا لگا۔

''سیلشیا......'' رانیہ نے پھر آہستگی سے کہا۔

''رانیہ رانیہ ہوش کرو......'' زلفی زور سے چلایا لیکن رانیہ جیسے اپنے آپ میں نہ رہی تھی وہ ایک معمول کے انداز میں سیلشیا کی گردان کر رہی تھی......زلفی نے پہلے رانیہ کی گود سے لے کر ربیعہ کو کاؤچ پر لٹایا اور پھر رانیہ کو ہاتھ سے ریسیور چھین کر اسے بازوؤں سے پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا رانیہ کا پورا جسم برف کی سل کی مانند ٹھنڈا ہو رہا تھا...... رانیہ کے بازوؤں پر رکھے زلفی کے ہاتھ اس کے بازوؤں سے اس طرح چپک رہے تھے جیسا کہ کوئی برف کی سخت اور ٹھنڈی سل پر اپنے ہاتھ رکھ دے تو وہ برف کی اس سل سے اس کی یخ بستگی کی وجہ سے چپکنے لگتے ہیں۔

زلفی نے تیزی سے اپنے چپکتے ہوئے ہاتھ رانیہ کے کندھوں اور بازوؤں سے ہٹائے تو اس کی ہتھیلیاں بے حد سرخ ہو رہی تھی زلفی کے اعصاب بے حد کشیدہ ہو رہے تھے اس کی زندگی پے در پے انوکھے پُراسرار بلکہ ہیبت ناک حادثوں کی نذر ہو رہی تھی......وہ خود کو اس لمحے بہت Helpless محسوس کر رہا تھا......رانیہ ابھی تک ٹرانس کی کیفیت میں تھی......اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے باہر حبس تھا لیکن زلفی کے گھر میں سرد ہوئیں اپنے جوبن پر تھیں نامعلوم پُراسرار سرسراہٹوں کا عمل جاری تھا......زلفی نے اپنی بچی کھچی ہمت جمع کی رانیہ کو جیسے تیسے لے جا کر بیڈ روم میں لٹا دیا وہاں بیڈ روم میں بھی سردی کی اتنی شدت تھی کہ زلفی کے دانت بج اُٹھے تھے......وہ رانیہ کو بیڈ پر لٹا کر جلدی سے ربیعہ کو لے گیا تھا اور جب ربیعہ کو لے کر دوبارہ بیڈ روم کے دروازے تک آیا تھا تو وہاں کے منظر نے جیسے کہ اس کے قدم دروازے پر جما دیئے تھے...... بیڈ روم کے منظر نے اس کے دل تک کو منجمد کر دیا تھا جو سفید سفید بے جان بوجھل دھوئیں کے مرغولوں سے بھرا ہوا تھا......وہ کمرے میں دائروں کی شکل میں اس طرح ناچ رہے تھے جیسا کہ کوئی جشن منا رہے ہوں پھر ان مرغولوں کا رخ دروازے پر موجود زلفی کی طرف ہو گیا......اب یکے بعد دیگرے یہ دھوئیں کے بے جان سرد اور بوجھل مرغولے زلفی کو چھوتے ہوئے باہر نکل رہے تھے زلفی دیوانہ وار ایک ہاتھ سے ان مرغولوں کو ہٹاتا ربیعہ کو سنبھالتا آگے بڑھا......سفید سفید مرغولے زلفی کے جسم کو نہایت بے دردی سے چھیلتے ہوئے باہر نکل رہے تھے زلفی کے جسم پر اب ایسی خراشیں نمودار ہو رہی تھیں جیسا کہ وہ ببول کی کانٹے دار جھاڑیوں کے اندر سے

Scanned by CamScanner

نکل آیا ہوا ان خراشوں سے اب خون نکلنا شروع ہو چکا تھا......زلفی کے اندر اس وقت اپنا کوئی احساس باقی نہ بچا تھا اسے اس وقت صرف اور صرف رانیہ کی فکر تھی اور بس اس کا دل کسی نے گویا اپنے شکنجے میں کس رکھا تھا......اعصاب چیخ رہے تھے وہ اپنے تمام حواس مجتمع کر کے ان شیطانی قوتوں سے نبرد آزما تھا بالآخر ان دھوئیں کے مرغولوں کے پار اس کو وہ منظر نظر آ ہی گیا جس کی اُمید اُسے اس ایک گھنٹے سے جاری وساری شیطانی کھیل سے تھی۔

رانیہ کا آدھا دھڑ بیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا اس کی دہشت زدہ آنکھیں چھت سے لگی ہوئی تھیں رانیہ کی مرمری گردن سوجی ہوئی تھی پوری گردن کے گرد لال رنگ کا نشان تھا جیسا کہ کوئی چیز گردن کے گرد کسی گئی ہو۔

''رانیہ......!'' زلفی کی آواز جیسے کسی اندھے کنویں سے برآمد ہوئی اور وہ تیورا کر زمین پر گر گیا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

آسمان پر چاند کا دلفریب سفر جاری وساری تھا اور وہ ایک عجیب وغریب علاقہ تھا...... آبادی سے کوسوں دور جنگلات کا ایک سلسلہ ختم ہونے کے بعد کچھ کھنڈرات تھے اور پھر جنگل...... ان ہی کھنڈرات کے سلسلے سے کچھ دور ہٹ کر ایک شکستہ مندر کھنڈر کی صورت موجود تھا جس کی ٹوٹی پھوٹی دیواریں اپنی عمر رفتہ کی دہائی دیتی معلوم ہو رہی تھیں...... ڈھلتے چاند کی زرد دم توڑتی روشنی میں یہ کھنڈر بڑا پُر ہول اور ہیبت ناک منظر پیش کر رہا تھا یہ ٹوٹا پھوٹا مندر جواب تقریباً ختم ہو رہا تھا اس میں دور دور تک کہیں کوئی قابل ذکر چیز نظر نہیں آ رہی تھی جنگلی گھاس پھوس اور جنگلی پھل دار پھول دار جھاڑیاں جا بجا اُگی ہوئی تھیں، جگہ جگہ کچھ پرندوں اور چوپایوں کے خستہ حال پنجہ پڑے ہوئے تھے...... مندر کے ٹوٹے پھوٹے احاطے کے اندر اور باہر پیپل اور بڑ کے پرانے درختوں کا ایک سلسلہ تھا...... پیپل کے درختوں نے مندر کے کھنڈر کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا...... بڑ کے درختوں کی لٹکتی جٹائیں چاند کی پُر اسرار اور ملگجی روشنی میں بڑا بھیانک منظر پیش کر رہی تھیں...... جبکہ مندر کے شکستہ صحن میں خزاں رسیدہ پتے اپنی کم مائیگی اور شکستگی پر نوحہ کناں تھے ان درختوں کے جھنڈ میں ایک کنواں موجود تھا...... مندر کا فرش اور اس کی دیواریں اگرچہ شکستہ تھیں مگر مندر کی چھتیں کافی مضبوط ہونے کے بعد صحیح سلامت تھیں اُوپر تک جاتی سیڑھیاں لال اینٹوں کی بنی ہوئی تھیں پہلی سیڑھی کے دونوں اطراف دیوی، دیوتاؤں کی مورتیاں نصب تھیں...... پورے مندر کی اندرونی دیواروں پر جا بجا دھندلے رنگوں سے بنی دیوی دیوتاؤں کی مزید تصویریں اور مورتیاں نصب تھیں اس مندر کی تمام تر شکستگی کے باوجود جو قابل ذکر چیز تھی وہ تھی مندر کی چھت سے لٹکتی لاتعداد چاندی کی چھوٹی بڑی گھنٹیاں، ان کی چمک اور نیا پن کھنڈر ہوتے ہوئے مندر سے ذرا بھی تال میل نہیں کھا رہا تھا...... آگے جا کر سیڑھیوں کے عین سامنے مندر میں ایک اُونچا چبوترہ موجود تھا جہاں ایک خوفناک مورتی نصب تھی، یہ مکمل طور پر کالی تھی، مورتی کی

Scanned by CamScanner

لال لپلپاتی ہوئی زبان باہر کو نکلی ہوئی تھی اور آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں...... یہ کالی دیوی کا مجسمہ تھا، غیظ و غضب کی دیوی کالی......وہ کالی کا مندر تھا......اس کے قدموں میں ایک قربان گاہ بھی موجود تھی جہاں تازہ تازہ خون پھیلا ہوا تھا اور کالی کے قدموں میں ایک معصوم بچے کی سر بریدہ برہنہ لاش پڑی تھی۔

لاش سے ٹپکتے خون کا آخری قطرہ ایک بڑے پیالے میں محفوظ کر کے سیلشیا فاتحانہ انداز میں اُٹھ کھڑی ہوئی پیالہ کالی کے قدموں میں رکھ دیا۔

چند لمحے وہ منہ ہی منہ میں کچھ بدبداتی رہی......اچانک مندر کی لاتعداد گھنٹیاں ایک ساتھ بج اُٹھیں۔

سیلشیا کی آنکھوں میں ایک شیطانی چمک رقصاں تھی......اس کا کام ہو چکا تھا......اس پر شادیٔ مرگ طاری تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

آج رات ایک عظیم الشان معرکہ تھا کالی قوتوں اور نورانی طاقتوں کے بیچ، حق و باطل کے درمیان اگر کبھی باطل کو فتح حاصل ہو جائے تو بھی یہ فیصلہ کن معرکہ نہیں ہوتا بلکہ ان لوگوں کی آزمائش ہوتی ہے جن کو اللہ رب العزت اس عظیم معرکہ کے لئے چن لیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں ناکہ امتحان جتنا سخت ہوتا ہے اس کا انعام اتنا ہی بڑا ہوتا ہے...... وقتی طور پر اگر باطل قوتوں کی جیت ہو بھی جائے تو ایمان اور ایمانی طاقتوں سے متنفر نہیں ہونا چاہیے یہ تو حق کے امتحان کا ایک حصہ ہوتا ہے اور حق کے امتحانات آسان نہیں ہوتے کہ آسانی سے کامیاب ہوا جا سکے، راہِ حق کے مسافروں پر خدا کی رحمت سایہ فگن ہوتی ہے جسے عام انسان محسوس نہیں کر سکتے۔

چنا حق و باطل کہ اس معرکہ میں آج وقتی طور پر سیلشیا کی بظاہر جیت ہی ہوئی تھی لیکن صرف اور صرف وقتی، کاتبِ تقدیر نے تو کچھ اور ہی لکھا تھا لوحِ محفوظ پر، بس کاتبِ تقدیر راہِ حق کے مسافروں کو عظیم انعام دینا چاہتا تھا...... چنانچہ امتحان بھی کافی کڑا لیا جا رہا تھا...... اس وقت تاشون گھر پر نہیں تھا وہ اور مونگا دونوں ہی کام سے کہیں گئے ہوئے تھے کہ یہ حادثہ پیش آ گیا اور جب تک وہ دونوں واپس لوٹے زلفی کی دنیا بدل چکی تھی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

وہ زلفی تھا اس کے بال پریشان اور چہرہ مرجھایا ہوا تھا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ سرسوں کے پھول کے مانند زرد ہو رہا تھا......زلفی کے پورے وجود میں شدید خوف وکرب کا عالم چھایا ہوا تھا، وہ اس وقت وہاں کھڑا ہوا ان لوگوں کی سمت اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہ انسان نہیں بلکہ خوفناک بھوت ہوں جو اچانک زلفی کے سامنے آ گئے ہوں......وہ اپنے بازوؤں پر رانیہ کے بے جان وجود کو اُٹھائے ہوئے تھا جس کے بال اس کے بازوؤں سے نیچے لٹک رہے تھے اور بے جان ٹانگیں جھول رہی تھیں اس کا چہرہ سفید ہو چکا تھا آنکھوں کی نیلی نیلی رگیں واضع نظر آ رہی تھیں...... بظاہر اس پر موت کا عالم طاری تھا......تاشون نے تیزی کے ساتھ رانیہ کو اپنی رسد گاہ میں منتقل کیا......''رانیہ صرف بے ہوش ہوئی ہے......صرف بے ہوش ہے نا؟ اس کو کچھ ہو تو نہیں سکتا نا......کیوں، ٹھیک ہے نا؟ بولو......'' زلفی نے تاشون کو بازوؤں سے پکڑ رکھا تھا اور دیوانہ وار بس ایک ہی بات دہرائے جا رہا تھا رانیہ صرف بے ہوش ہے مردہ نہیں اب وہ دیوانہ وار تاشون سے لپٹ گیا تھا۔

''بتاؤ نا؟......بتاؤ نا؟......تاشون......بولو کچھ بولتے کیوں نہیں......؟''

''زلفی میرے یار خود کو سنبھالو......'' اس وقت تاشون کے لئے زلفی کو سنبھالنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو رہا تھا۔

مونگا نے رانیہ کے بے جان جسم کی طرف دیکھا اس کا سر ہاتھ میں لے لیا اس کے بعد سینے پر اپنا ہاتھ دبا کر بار بار تنفس بحال کرنے کی کوشش کی لیکن سب بے سود رہا......''دل کی حرکت بند ہو چکی ہے تاشون......'' مونگا نے کہا......''یہاں دیکھو گردن کی طرف'' مونگا نے رانیہ کے بے جان جسم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

گردن پر لال نشان موجود تھا۔

Scanned by CamScanner

"گردن میں تعویذ موجود نہیں ہے......" تاشون نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔

ایک بار پھر رانیہ نے تعویذ اُتارا اور پہننا بھول گئی تھی۔

"مسیلشیا نے اپنا وار بھرپور کیا تھا جیسے ہی ہم لوگ گھر سے باہر گئے۔"

"تم لوگ اس اندھیری ڈھلتے چاند کی رات گھر سے باہر کیوں گئے کیا میں نے تمہیں یہ ہدایات نہیں دی تھی کہ تمہیں گھر میں ہی رہنا ہے؟"

تاشون زلفی پر برس پڑا!

"پلیز! ٹیک اٹ ایزی تاشون......" مونگا نے جلدی سے تاشون کو سنبھالا۔

"پلیز! یہ وقت ان سب باتوں کا نہیں ہے۔"

زلفی کو جیسے اب ہوش آتا جا رہا تھا......واقعی تاشون نے اس کو ڈھلتے چاند کی راتوں میں رانیہ کے ساتھ گھر سے باہر جانے کے لئے منع کیا تھا اور سختی سے منع کیا تھا......اب اُسے احساس ہو رہا تھا کہ اس سے بہت بڑی ناقابل تلافی غلطی ہوگئی تھی......جیسے جیسے یہ احساس بڑھ رہا تھا، زلفی کا جسم ڈھیلا پڑتا جا رہا تھا بالآخر وہ زمین پر دوزانو بیٹھ گیا اور بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

"پلیز! تاشون مجھے معاف کردو......معاف کردو اور رانیہ کو بچالو......بچالو پلیز تاشون پلیز۔"

زلفی سسک رہا تھا، تڑپ رہا تھا۔

"اُٹھو زلفی کھڑے ہو جاؤ......" تاشون نے جلدی سے زلفی کے بکھرے وجود کو زمین سے اُٹھا کر اپنے بازوؤں میں بھرلیا۔

زلفی تاشون کے گلے لگ کر بڑا ہی پھپھک کر رُو دیا تھا......کچھ دیر بعد تاشون نے اُسے خود سے علیحدہ کرتے ہوئے تسلی دی۔

"میری نظر میں اب بھی ایسا کچھ ہو سکتا ہے جو سب ٹھیک کردیگا......رانیہ کو ایک زندہ موت دی گئی ہے......زندہ موت......کالی دنیا میں ایسی موتیں عام سی بات ہیں اور میں ہر حال میں رانیہ کو واپس لانے کی کوشش کروں گا۔"

یہ بات سن کر زلفی نے شکر گذاری والے جذبات کے ساتھ ایک مرتبہ پھر تاشون سے معافی مانگی۔

"زلفی اب تم بار بار شرمندہ مت ہو مجھے اپنا کام کرنے دو اور اللہ سے دعا کرو۔"

Scanned by CamScanner

"لیکن رانیہ کے دل کی دھڑکن تو واقعی بند ہو چکی ہے تو پھر کیا......؟" زلفی نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا تھا...... یہ سوال کرتے ہوئے زلفی کی آواز رندھ گئی تھی...... آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

"زلفی تم اس وقت بس اپنے حواس قابو میں رکھو اور میرا ساتھ دو اور یہ بھی جان لو کہ رانیہ کی جو حالت ہے وہ ایک قسم کا سکتہ ہے ویسے بھی اب موت جانچنے کے پرانے طور طریقوں کو آخری نہیں سمجھا جاتا...... موڈریٹ سائنس کا کہنا یہ ہے کہ ایکسیڈنٹ کی صورت میں اگر خون بہنا بھی بند ہو جائے یعنی انسانی جسم کا آخری قطرہ بھی نکل جائے پھر بھی کہیں کسی جگہ پر جسم میں زندگی باقی رہتی ہے اور پھر وہ اس یقین پر پہنچتے ہیں کہ انسان کے جسم میں زندگی کا وجود دراصل ایک ایسی توانائی پر منحصر ہے...... ایک ایسی ایٹمی توانائی جس کو ہم "روح" کہتے ہیں اور اس ایٹمی توانائی کی کوئی چنگاری موت کے کچھ گھنٹوں بعد تک انسانی جسم میں کہیں نہ کہیں موجود ضرور رہتی ہے جیسا کہ جب ہمارے حواس نیند کے حواس میں داخل ہوتے ہیں تب ہماری آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن اس وقت بھی کوئی قوت ہمارے اندر موجود ہوتی ہے...... جو دیکھ بھی سکتی ہے...... سن بھی سکتی ہے یہ لاشعوری حواس ہوتے ہیں۔ انسانی زندگی نیند اور بیداری کے مختلف دورانیوں پر مشتمل ہوتی ہے، انسان بیداری میں شعوری حواس اور نیند میں لاشعوری حواس کے زیر اثر ہوتا ہے اور ہر انسان لاشعوری حواس کے ذریعہ اپنے ماضی اور حال سے منسلک ہے...... نیند کو آدھی موت بھی کہا جاتا ہے اس میں ہماری روح جسم سے نکل کر آزاد تو ہو جاتی ہے مگر ہمارے مادی جسم سے اس کے تار جڑے رہتے ہیں ایک مقررہ وقت پر وہ اپنے منبع کی طرف واپس آتی ہے اور ہماری آنکھ کھل جاتی ہے پھر ہم شعوری حواس میں داخل ہوتے ہیں لیکن......" تاشون نے رک کر کہا...... "رانیہ کا مسئلہ بالکل الگ ہے زلفی...... اور یہ بات ہم سب بخوبی جانتے ہیں کہ سیلشیا رانیہ کو اپنا آلہ کار بنانا چاہتی تھی اور آج اس نے ایسا کر بھی دیا۔"

"تو اب کیا ہوگا؟"

"کچھ نہیں ہوگا سنو......!!!"

تاشون نے زلفی کو کندھوں سے پکڑ رکھا تھا...... "تمہاری تسلی ہو جانی چاہئے...... کہ روح اپنے جسم سے ابھی زیادہ دور نہیں گئی ہے ان قوتوں کا حملہ جب تک بے معنی ہے جب رانیہ کی روح اس گھر میں ہے...... خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے اس گھر کی ساری کھڑکیاں دروازے بند ہیں ویسے بھی رانیہ کی روح جانا نہیں چاہتی۔"

Scanned by CamScanner

تاشون نے یکا یک اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں اس کے ہاتھ میں موجود زمرد کی تسبیح کے دانے تیزی سے گر رہے تھے......''زلفی تمہارے اطمینان کے لئے بتا رہا ہوں''......اچانک تاشون نے آنکھیں کھول کر کہا......''کہ رانیہ کی روح جسم میں واپس آنا چاہتی ہے اور رانیہ کے اس بے جان جسم پر کسی شیطانی قوت کا قبضہ نہیں ہوا ہے ابھی جسم بالکل محفوظ ہے۔''

تاشون رانیہ کے بے جان جسم کو دیکھتے ہوئے بولا۔

اس دوران مونگا نے لہسن کی پوتھیوں کا ایک ہار لا کر رانیہ کے گلے میں ڈال دیا تھا......رانیہ لہسن کی پوتھیوں کا ہار پہنے ہوئے بے حس و حرکت ایک پتھر کے خوبصورت مجسمے کی طرح دکھائی دے رہی تھی یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے تڑپ کر آنکھیں کھول دیگی۔

اس وقت باہر رات کی تاریکی گہری ہوتی جا رہی تھی......فضا میں خاصا حبس سا تھا لیکن گھر میں بدستور ایک سرد لہر چکرا رہی تھی......مگر اس میں اب وہ شدت نہیں تھی۔

تاشون نہایت گہری سوچ میں ڈوبا اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

مونگا ایک بیگ سے نہ جانے کون کون سا سامان نکال کر ایک ٹیبل پر جمع کر رہی تھی۔زلفی رانیہ کے پاس سر جھکائے بیٹھا تھا وہ کبھی کبھی اس کا مرمریں ہاتھ اپنے ہاتھوں سے چھوتا، رانیہ کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا اور سسک سا پڑتا، اس کے آنسو رانیہ کے بالوں میں جذب ہو جاتے اب تک وہ سختی رانیہ کے جسم پر ظاہر نہیں ہوئی تھی جو طبعی موت کے بعد ہوتی ہے اس کا جسم اور سارے اعضاء نرم تھے......البتہ جسم بے حد ٹھنڈا ہو رہا تھا......بے حد۔''

مونگا اب اپنے کام سے فارغ ہو چکی تھی۔

''اب کیا ارادہ ہے تاشون......؟''مونگا نے تاشون سے سوال کیا۔

تاشون جو گہری سوچ میں گم تھا چونک کر سر اٹھایا اور پھر بولا۔

''تمہاری تیاری دیکھ کر یوں لگ رہا ہے مونگا جیسا کہ تم میرا ذہن پڑ رہی تھی۔''

''ہاں میں سمجھ رہی ہوں کہ تم کیا کرنے والے ہو......'' مونگا نے بہت رسان سے کہا۔

''مونگا آج میں اپنی زندگی کا بہت ہی انوکھا تجربہ کرنے جا رہا ہوں۔''

''مجھے یقین ہے کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گے......لیکن میں ایک وضاحت چاہتی ہوں۔''

Scanned by CamScanner

مونگا نے اجازت طلب نظروں سے تاشون کی جانب دیکھا اور پھر تاشون کے اثبات میں سر ہلانے پر بولی۔

"روح کو مردہ جسم میں واپس لانے میں کوئی نہ کوئی تکلیف تو ضرور ہوتی ہوگی......رانیہ پہلے خود آجاتی تھی لیکن یہ وار اتنا طاقتور ہے کہ وہ جسم میں داخل ہو ہی نہیں پا رہی ہے۔"

"ٹھیک کہہ رہی ہو تم......" تاشون نے پُرسوچ انداز میں کہا۔

"لیکن ایک عام طبعی موت میں ایسا ہوتا ہے کہ جب انسان طبعی موت مرے تو اس میں روح کا بلانا ٹھیک نہیں ہے......لیکن تم جانتی تو ہو سب کچھ رانیہ کے ساتھ ایسا نہیں ہے اس کو شیطانی قوتوں کا سامنا ہے اور اس کی روح جسم کو چھوڑ کر بھی نہیں چھوڑ پاتی اس مرتبہ کالی قوتوں کو کچھ زیادہ ہی موقع مل گیا کہ رانیہ کی روح نے جسم چھوڑ دیا لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی سے وہ یہیں ہے ابھی......اور بے چین ہے کیونکہ رانیہ کو پتہ تھا بہت پہلے سے کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہوسکتا ہے اور یہ سب طبعی نہیں سفلی ہے چنانچہ رانیہ واپس آنا چاہتی ہے...... مجھے یقین ہے بہت حد تک تمہارا ابہام دور ہوا ہوگا تو کام شروع کریں......؟"

تاشون نے مونگا کے نکالے گئے سامان سے عود و لوبان نکالتے ہوئے کہا۔

"بالکل......شیور......" مونگا کے ہاتھ بھی تاشون کی مدد کے لیے تیزی سے چلنے لگے۔

وہ پری زاد کے لائے ہوئے بکس سے بڑی بڑی کافوری شمعیں میز پر نکال کر رکھ رہی تھی۔

عود، لوبان، کافور......افسوں گری کی تمام رسموں اور عملیات میں خاص قسم کی خوشبوؤں، دھونیوں کا اہتمام لازمی ہوتا ہے کیونکہ خوشبویات اور دھونیاں عامل کے کیے ہوئے عمل کے اثرات کو ایک خاص قوت دیتی ہیں...... ہر ستارے کی خوشبو ہی الگ ہے شمس ہو زہرہ ہو یا عطارد جس بھی ستارے کا آسمان پر اس کے مخصوص اوقات میں عمل دخل ہوتا ہے اس وقت اس کے ان اوقات و نظرات کے تحت دھونیاں ایک عامل کے عمل کو کامیاب کرتیں ہیں......مریخ کی خوشبو سندروس، رال اور قسط ہے کافوری شمعیں خاص حیثیت کی حامل تھیں اس حق و باطل کے معرکے میں کیونکہ مریخ ایک جنگجو ستارہ ہے......اس کے علاوہ زحل کی خوشبو رال، سیاہ مرچ، قرنفل ہے۔

مشتری سیارے کی خوشبو، صندل سرخ، عود، عنبر ہے۔ شمس کی خوشبویات میں عود، زعفران مشک سرِ فہرست ہیں، زہرہ کے بخورات میں عنبر، مشک، صندل سفید وغیرہ وغیرہ شامل ہیں، جبکہ تر

Scanned by CamScanner

یارے کی خوشبو کافور، عود ہے عطارد کی صندل سرخ، لوبان، گوگل سرِفہرست ہیں۔
جب تاشون عود ولوبان یکجان کر چکا تو اس نے اپنی رسدگاہ کی زمین پر ایک وسیع دائرہ بنایا اور زلفی سے کہا کہ وہ اس کی مدد کرتے ہوئے رانیہ کا بے جان جسم دائرے کے اندر رکھ دے۔
''یہ تم نے رانیہ کو دائرے میں کیوں رکھا......؟'' زلفی نے کچھ وحشت سے پوچھا۔
''تم اطمینان رکھو میرے یار......!!''
تاشون نے زلفی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کے سمجھانے والے انداز میں کہا۔
''یہ ایک حصار ہے ایک Supernatural Protective Barrier دائرہ کس چیز کا لگایا گیا ہے یہ پہلو اس حفاظتی حصار کے لئے بہت اہم ہے تمہیں اس بارے میں معلوم ہوتا تو سوال نہ کرتے لیکن تمہیں پتہ نہیں ہے کہ زمانہ قدیم سے یہ حصار کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے کیونکہ یہ احساس تحفظ پیدا کرتا ہے یہ ایک نفسیاتی پہلو ہے، انگلیوں، بازوؤں اور ٹخنوں میں پہنے جانے والے کڑے بھی اسی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں......اب یہاں رانیہ کو حصار میں لٹانے میں یہی دفاعی مقصد کارفرما ہے کہ کوئی خبیث یا شیطانی چیز اس کے خالی جسم کو اپنا گھر نہ بنالے......دائرے میں آجانے کے بعد مخالف ارواح اور مخالف طاقتوں کے حملے سے خود کو بھی محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔''
''زلفی اب تم مطمئن ہو گئے ہو یا ابھی کچھ پریشانی ہے......؟'' مونگا نے زلفی سے پوچھا تھا۔
''نہیں بس ٹھیک ہے اصل میں میرے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا ہے کہ اب میں ہر چیز سے خوف زدہ ہو رہا ہوں......اسی لئے مجھ سے اگر غلطی ہو جائے تو پلیز میرے دوست معاف کر دینا......!!''
زلفی نے تاشون سے لجاجت سے کہا تھا۔
''بس زلفی تم ایک جانب ہو کے بیٹھ جاؤ اور یہ دعا کرو کہ میں جو یہ اپنی زندگی کا اہم اور انوکھا تجربہ کرنے جا رہا ہوں اس میں مجھے میرا خالق و مالک سرخرو کر دے......'' تاشون اللہ اکبر کہتے ہوئے اب دائرے میں داخل ہو گیا۔
تاشون کے دائرے میں داخل ہوتے ہی اچانک باہر آسمان پر بجلی نہایت ہی زوردار آواز میں کڑکی تھی......بجلی کے اس زوردار کڑاکے سے وہاں موجود زلفی اور مونگا چونک گئے اُسی وقت کمرے میں داخل ہونے کی کسی نے اجازت چاہی......مونگا نے اشارے سے بلا لیا آنے والا الاعمر سومرو تھا جے تاشون کی ایماء پر یہاں بلایا گیا تھا اس وقت وہ زلفی کے بائیں جانب بے حس و حرکت کھڑا تاشون کی

Scanned by CamScanner

حرکات وسکنات دیکھ رہا تھا۔

تاشون نے دائرے میں داخل ہو کر رانیہ کے کچھ ناخن اور سر کے چند بال نکال لیے......ادھر مونگا بھی تیار کھڑی تھی......تاشون کی طرف سے دی گئی تمام ہدایات کے مطابق کام کرنے کے لیے۔

تاشون کے اشارے پر اس نے ایک چھوٹا سا چاقو نکال کر ایک روشن کی ہوئی موم بتی کے لپکتے شعلے پر رکھ دیا او چاقو کو آگ کے شعلے پر تاپنے لگی۔

اس کے بعد مونگا نے تاشون کی ہدایات کے مطابق اس کی انگشت شہادت پر ایک کٹ لگایا اور خون کے چند قطرے ایک چینی کی پیالی میں جمع کر لیے پھر تاشون نے دائرے کے اندر بیٹھ کر رانیہ کے بالوں اور ناخنوں پر اپنے خون کے چند قطرے اچھی طرح لگا دیئے۔

اسی اثنا میں مونگا نے سات عدد لمبی لمبی سفید کافوری شمعیں لے کر رانیہ کے عین سر کی جانب حصار سے باہر روشن کر دیں......تاشون نے خون ملے بال اور ناخنوں کو عود و لوبان میں ملا دیا اور اب وہ پیالی لے کر دائرے سے باہر نکل آیا۔

''ہم سب اب حصار کے باہر ہی انتظار کریں گے تاکہ رانیہ اپنے جسم میں آئے تو اس کو کوئی دقت نہ ہو......'' اب اس نے پری زاد کا لایا ہوا نیلا موم ۹ عدد ٹکڑوں میں تقسیم کیا اور کچھ پڑھتے ہوئے رانیہ کے جسم کے اطراف بہت سے نشانات بنا کر نیلے موم کے ساتھ حد بندی کر دی اس کے بعد رصد گاہ کی بتیاں بجھا دیں......ایکا ایکی چاروں طرف اندھیرا چھا گیا......تاشون دھیرے سے چلتے ہوئے رانیہ کے سرہانے کب پہنچا کسی کو معلوم ہی نہ ہوا......وہ سب ایک دوسرے کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہے تھے کچھ دیر بعد جب آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو انہوں نے ایک ناقابل یقین منظر دیکھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

قرآن مجید فرقانِ حمید میں کئی مقامات پر سحر اور ساحر دونوں کی مذمت کی گئی ہے سحر کی حیثیت و ماہیت کو قرآن شریف میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"اور انہوں نے ایسی چیز کا (یعنی سحر کا) جس کا چرچا کیا کرتے تھے،
شیاطین (یعنی خبیث جن)"

حضرت سلیمانؑ کے (عہد) سلطنت میں اور حضرت سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا مگر (ہاں) شیاطین کفر کیا کرتے تھے اور حالت یہ تھی کہ آدمیوں کو بھی (اس) سحر کی تعلیم کیا کرتے تھے اور اس (سحر) کا بھی جو ان دونوں فرشتوں پر نازل کیا گیا تھا شہر بابل میں جن کا نام ہاروت، ماروت تھا اور وہ دونوں کسی کو نہ بتلاتے جب یہ (نہ) کہہ دیتے کہ ہمارا وجود بھی ایک امتحان ہے، سو کہیں کافر مت بن جائیو (کہ اس میں پھنس جاوے) سو (بعضے) لوگ ان دونوں سے اس قسم کا علم سیکھ لیتے جس کے ذریعے سے کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے مگر خدا ہی کے (تقدیری) حکم سے اور ایسی چیزیں سیکھ لیتے ہیں جو (خود) ان کو ضرر رساں ہے اور ان کو نافع نہیں ہیں اور ضرور یہ (یہودی) بھی اتنا جانتے ہیں کہ جو شخص اس کو اختیار کرے ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ (باقی) نہیں اور بے شک بری ہے وہ چیز (یعنی سحر و کفر) جس میں وہ لوگ اپنی جان دے رہے ہیں کاش ان کو اتنی عقل ہوتی۔"

(آیت نمبر ۱۰۲، سورۃ البقرہ)

قرآن پاک کی اس آیت سے صاف صاف اظہار ہو رہا ہے کہ ساحری کفر ہے اور ساحر کافر...... کسی پر جادو کرنے والا اور کرانے والا دونوں پہلے دائرہ اسلام سے باہر ہو جاتے ہیں ان کا دین اسلام سے کوئی واسطہ یا ناطہ نہیں رہتا اور پھر وہ اپنی جانوں کو عظیم ترین ہلاکتوں میں ڈال دیتے ہیں۔ ابلیس پرستوں کا کوئی مذہب کوئی ضابطۂ حیات نہیں ہوتا وہ مجسم ظلمات ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

سیلشیا اسی خانوادے سے تعلق رکھتی تھی جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا بس یہاں اس فانی دنیا کے کھیل تماشوں میں ان کے لئے سب کچھ ہوتا ہے چنانچہ وہ اس دنیا کے کھیل تماشوں میں سے ایک ''تماشہ'' وقتی طور پر جیت چکی تھی اور اب وہ اپنے اسی سڑک کے کنارے بنے درختوں کی پُراسرار خاموشی میں ڈوبے آسیبی مکان میں بیٹھی جشن منا رہی تھی آج اس کے اس طلسماتی زرد روشنی والے کمرے کی شان کچھ اور ہی نرالی تھی بلکہ اس کے پورے گھر میں ان دیکھی سرسراہٹوں کی چہل پہل سی تھی......ایسا لگتا تھا کہ کسی کے سواگت کی تیاریاں پورے زور و شور سے کی جا رہی ہیں...... یہاں رانیہ کی روح کی سواگت کی تیاری عروج پر تھی......سیلشیا اپنی جیت کے نشے میں سرشار تھی اس نے اپنی جانب سے تاشون کو شاندار شکست دی تھی......وہ اپنی شیطانی قوتوں پر نازاں اور اپنی کامیاب ساحر گری پر از خود رشک کر رہی تھی......اس کے آسیبی زرد روشنی والے کمرے میں چاروں طرف طرح طرح کے پھول اور جڑی بوٹیاں بکھری پڑیں تھیں، جو اس کی اس آخری تیاری کا حصہ تھیں جو رانیہ کی روح کے سواگت میں کی جا رہی تھیں۔

لیکن سیلشیا بھول رہی تھی کہ معجزہ اور سحر میں بڑا فرق ہے معجزہ اور کرامت ہمیشہ قائم و دائم رہتے ہیں جبکہ سحر اور شعبدہ قائم نہیں رہتا......وہ اپنی سرشاری میں اپنے غرور میں بھول رہی تھی کہ اس کے آقا شیطان کو شیطان بنانے والا پوری دنیا کا ایک واحد بادشاہ بھی موجود ہے ساری کائنات کا نظام چلانے والا ''احکم الحاکمین'' موجود ہے وہ طاغوطی قوتوں کو مہلت ضرور دیتا ہے مگر صرف اور صرف اپنے مقرب اور برگزیدہ بندوں کا خود پر یقین اور ایمان جانچنے کے لئے بندے کا امتحان اس کے ایمان کی مقدار کے مطابق لیتا ہے اگر اس کا ایمان مضبوط ہو تو اس کی ابتلاء یعنی مشکلات بھی سخت درپیش آتی ہیں اور اگر اس کا ایمان کمزور ہو تو اس پر ابتلاء یعنی مشکلات بھی کم آتی ہیں جیسا کہ سونے کی دھات کے ساتھ ہوتا ہے کہ اگر اس کو جانچنے کے لئے آگ میں ڈال دیتے ہیں تو کچھ تو خالص سونا نکلتا ہے کچھ اس سے کم درجے کا اور کچھ سیاہ ہو جاتا ہے......یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کے ہاں رائج ہے کہ اپنے بندے سے جب محبت کرتا ہے تو اس کو آزمائش ابتلاء میں ڈال دیتا ہے......اب اگر بندہ صبر کو چن لیتا ہے اور اللہ سے راضی رہتا ہے وہ اسے اپنے برگزیدہ بندوں میں شامل کر لیتا ہے۔

تاشون کوئی معمولی آسٹرولوجر یا ماورائی علوم کا ماہر کوئی عام عامل نہیں تھا بلکہ وہ اللہ کے ان پسندیدہ برگزیدہ بندوں میں شامل ہو چکا تھا جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں شرف قبولیت حاصل

Scanned by CamScanner

کرتی تھیں اور کرامت کا ظہور بن کر واپس زمین پر اترتی تھیں تاشون جو نظر آتا تھا وہ تھا نہیں، وہ ان بندوں میں شامل ہو چکا تھا جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں سندِ پسندیدگی حاصل کر چکے ہوتے ہیں جن کی قسمت پر کائنات کا ہر زرہ رشک کرتا ہے......ظاہر ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدگی کا درجہ حاصل کر لیتا ہے اس پر کائنات کے زرے زرے کو رشک ہونا بھی چاہیے۔ ان ہی لوگوں کے لئے شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے کہا تھا ''پُر اسرار بندے'' تاشون کی پُر اسراریت ''مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ'' کی عملی تفسیر و تعبیر بنی......اس روز رانیہ کی روح جسم سے نکلنے کے بعد بھی اللہ کے حکم سے اپنے جسم میں واپس داخل ہونے کے لئے بے چین تھی......اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی فراست کے ایک اشارے پر اپنے حکم کو زمین پر اتارنا ہی چاہتے تھے۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

زلفی، مونگا اور عمر کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی جب عادی ہوئیں تو اس ناقابلِ فراموش منظر کو دیکھ کر دنگ رہ گئیں جو انہوں نے رانیہ کے بے حس و حرکت پڑے وجود میں اس کے سر کی جانب دیکھا تھا......مونگا کی روشن کی گئی سفید کافوری شمعیں بدستور اس کے سرہانے جل رہی تھیں ان شمعوں کے لو رانیہ کے سرہانے انگڑائیاں تو لے رہی تھیں لیکن ذرا سی بھی روشنی کمرے میں موجود نہ تھی......رانیہ کے سرہانے اور حصار کے اردگرد روشن کی گئی تقریباً ۱۴ موم بتیاں اور ان کی انگڑائیاں لیتی لوئیں لیکن رتی بھر کمرے میں روشنی نہ ہو تو انسانی عقل کو ایسا ہی جھٹکا لگتا ہے جیسا کہ اس وقت ان تینوں کی عقل کو لگا تھا...... ہاں البتہ جس نیلے موم کے ٹکڑوں سے رانیہ کے جسم کے اطراف نشانات بنا کر حد بندی کی گئی تھی وہ اس وقت چھوٹی چھوٹی ٹکڑوں میں اپنے اندر فاسفورس کی موجودگی کی وجہ سے چمک رہا تھا روشن نقطوں کی طرح بس اسی سے ہی حصار کی موجودگی کے آثار تھے۔

زلفی نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا تھا کہ پھر بند کر لیا۔

تاشون نے زلفی کی طرف نظر ڈالی اور پوچھا......"کوئی خطرہ محسوس کر رہے ہو؟"

"نہیں تو......" زلفی کی مری مری آواز سرگوشیانہ انداز میں ابھری۔

"یہ جو زبردست حملہ کیا ہے سیلشیا نے......" تاشون نے انگلی سے حصار میں پڑے رانیہ کے بے حس و حرکت وجود کی طرف اشارہ کیا......"اس میں اس کو اپنی شیطانی جادوئی قوتیں بے حساب خرچ کرنی پڑی ہیں اس وقت اس کی قوتیں بہت کمزور ہیں اور وہ اپنے گھر میں موجود اپنی اس وقتی جیت کے نشے میں اتنی سرشار ہے کہ اس کو احساس ہی نہیں کہ کیا ہونے والا ہے اس کے ساتھ......اس نے اپنی طاقتوں کا آج رات آخری معرکہ سمجھ کر بے حساب استعمال کیا ہے اب وہ کسی نئے حملے کی سکت نہیں رکھتی اس لئے تم بے فکر رہو اور پُرسکون ہو کر اس وقت صرف اور صرف اللہ کی طرف دھیان

Scanned by CamScanner

لگا"اس گھڑی جس خلوص سے تم اللہ کو پکارو گے تمہیں خود محسوس ہوگا جیسے تم نے پہلے کبھی نہیں پکارا ہو گا۔"

تاشون نے زلفی کو حوصلہ دلایا اور پھر ان تینوں کو اشارہ کیا تھا کہ اب وہ لوگ اس حصار کے باہر دائرے کی شکل میں فرش پر بیٹھ جائیں......اس نے مونگا کو رانیہ کی پائنتی اور زلفی عمر کو دائیں بائیں بٹھایا۔

پھر کسی ان دیکھی شخصیت سے مخاطب ہو کر اس کو ہدایت دیں کہ رانیہ کے سرہانے بیٹھ جائیں......زلفی اور عمر چونکے کہ تاشون کس سے مخاطب ہے لیکن یہ وقت سوال و جواب کا نہ تھا، اس وقت صرف تاشون اور مونگا جانتے تھے کہ وہ پری زاد سے مخاطب ہے......اس کے بعد تاشون نے ان دونوں کو ہدایات دی تھیں کہ اب وہ بالکل خاموشی اختیار کئے رہیں اور اگر اچانک وہ سردی محسوس ہو جو کہ ابھی کچھ گھنٹے پہلے زلفی کے گھر میں بڑے طمطراق سے موجود تھی تو اس سے ذرا بھی نہ گھبرائیں وہ جو سردی یا سرد ہوا محسوس کریں گے وہ رانیہ کی روح کی وجہ سے ہوگی اور اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی آواز پر جواب نہ دیا جائے اور نہ ہی یہ حلقہ جو اس نے بنایا ہے توڑا جائے۔اب جس سے بھی اور جو بات کرنی ہوگی تاشون خود ہی کریگا کیونکہ رانیہ کی روح یہاں قریب ہی موجود ہے اور وہ زیادہ انتظار نہیں کرسکتی۔اپنے جسم سے زیادہ دور نہیں رہ سکتی۔اب اس کو جسم میں واپس آنے کے لئے مکمل خاموشی چاہیے۔

یہ ساری ہدایات دے کر تاشون رانیہ کے چہرے کی طرف منہ کر کے حصار کے باہر بیٹھ گیا تھا زمردی تسبیح کے دانے اس کی انگلیوں سے تیزی سے گر رہے تھے زیرلب وہ ایک نہایت عظیم جلیل الشان دعا پڑھ رہا تھا جیسے ہی ایک چکر مکمل ہوتا وہ اپنے سامنے رکھی چینی کی پیالی میں موجود رانیہ کے بالوں ناخنوں اور عود ولوبان کے ملغوبے پر ایک پھونک مارتا جیسے ہی وہ یہ کام کرتا رانیہ کے سرہانے رکھی موم بتیوں کی لو ایک جھٹکے دار انگڑائی سے بیدار سی ہوجاتی......کمرے میں اس وقت گہرا سکوت تھا ان کو اس عالم میں بیٹھے تھوڑا ہی وقت گزرا تھا لیکن یوں لگ رہا تھا جیسے کہ صدیاں بیت گئیں ہوں کمرے میں ایک نامانوس سی پُر اسرار مہک چکر لگا رہی تھی جس دم تاشون اپنی تسبیح کا ایک چکر مکمل کر کے اپنے سامنے رکھی چینی کی پیالی میں موجود ڈھیری پر دم کرتا اسی لمحے پیالے سے چھوٹے چھوٹے دھوئیں کے چھلے چند انچ اُوپر اُٹھتے اور فضا میں تحلیل سے ہوجاتے۔

Scanned by CamScanner

زلفی اور عمر تاشون کی کاروائی کو بغور دیکھ رہے تھے وہ ہی خدا کے بعد ان کی اُمید تھا۔

وقت دھیرے دھیرے گزرتا جا رہا تھا...... تاشون کی تسبیح کے ہر چکر پر موم بتیاں بھی ایک ہو شربا انگڑائی لیتیں اور سیدھی نوک دار انداز میں جلنے لگتیں وہ جل رہی تھیں لیکن ختم نہیں ہو رہی تھیں ان کی جسامت جوں کی توں تھیں ...... یہ رات اور انتظار بڑا ہی کٹھن تھا...... پھر تاشون نے اپنی بند آنکھیں اچانک کھول دیں...... اس کے ہاتھ کی جنبش رک چکی تھی...... کمرے کا سکوت نہایت گہرا تھا اس طرح کہ ایک دوسرے کی سانسوں کی سرسراہٹ گونج کی طرح محسوس ہو رہی تھی، موم بتیوں کی لو ایک دم سیدھی نوک دار ہو گئی تھی نیلے موم میں موجود فاسفورس کچھ زیادہ ہی روشن ہو گیا تھا تاشون کے آگے رکھی چینی کی پیالی میں موجود ڈھیری سے دھوئیں کے چھلے دھڑا دھڑ برآمد ہو رہے تھے اور اب وہ کمرے کی فضا میں تیرتے پھر رہے تھے چینی کی پیالی میں موجود رانیہ کے بالوں ناخنوں اور عود ولوبان کا ملغوبہ اب تیزی سے سلگنے لگا تھا...... کمرہ نامانوس مہک سے بھرتا جا رہا تھا...... اس میں سے نکلنے والے دھوئیں کے چھلے اب بڑے اور نیلگوں مرغولوں میں تبدیل ہو رہے تھے جو کمرے میں تیرتے ہوئے رانیہ کے وجود سے آ کر چھو جاتے اور پھر کہیں جیسے گم ہو جاتے ...... بالکل اچانک ہی رانیہ کے سرہانے رکھیں روشن شمعیں ایک تیز روشن جھماکے کے ساتھ گل ہو گئیں...... شمعوں کی روشنی تو پہلے بھی کمرے میں نہیں تھی لیکن اُن کے جلنے کا احساس ضرور شامل تھا جب وہ احساس بھی ختم ہوا تو کمرہ ایک دم تاریکی کا شکار نظر آیا لیکن اب کمرے میں موجود تمام لوگ دیکھ رہے تھے کہ ہلکی روشنی کمرے کی نہایت ہی معطر خوشبودار فضا میں نمایاں ہو رہی ہے...... تاشون کی تسبیح پر رُکی انگلیاں پھر تیزی سے چلنے لگیں اب وہ کھڑا ہو چکا تھا پھر اس نے رانیہ کے حصار کے گرد چکر لگانا شروع کیا...... جب ایک چکر پورا کر لیا تو وہ حصار سے ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا اور اپنی شہادت کی انگلی پر پھونک مار کر اشارے سے کمرے کی فضا پر کچھ تحریر کرنے لگا...... اس کے تحریر کرتے ہی وہاں موجود ہر شے نے یہ منظر دیکھا کہ حصار میں موجود رانیہ کے جسم کے اُوپر وہ پُراسرار نیلی روشنی سمٹنے لگی تھی جو کچھ دیر پہلے کمرے میں داخل ہوئی تھی ...... رانیہ کے پیروں سے لے کر سر تک خوشبودار نیلی روشنی نے ایک چادر سی تان دی تھی وہ روشنی اسی طرح قائم رہی پھر اچانک اس کی چمک میں اضافہ ہوا اور ہوتا ہی چلا گیا...... اب اس میں چاندی کی سی چمک پیدا ہو گئی تھی اس کیفیت میں وہ روشنی کی چادر جو رانیہ کے وجود کو ڈھانپ رہی تھی اُوپر کو اُٹھ رہی تھی اس چادر کی روشنی میں رانیہ کے جسمانی خدوخال واضح نظر

Scanned by CamScanner

آرہے تھے اس کا بے جان سفید چہرہ اس معطر پُر اسرار روشنی میں نہایت پُر انوار اور معصوم نظر آ رہا تھا۔

اس وقت وہاں موجود ان تینوں اور ان تینوں کے ساتھ موجود پری زاد جو بظاہر ان کی نگاہوں سے اُوجھل تھا لیکن ان کے ہر عمل میں ان کے ساتھ شامل تھا ان سب کے وجود کی تمام قوت صرف اور صرف آنکھوں میں سمٹ آئی تھی......وہ اپنے سامنے عقلِ انسانی سے ماورائی دنیا کا انوکھا تجربہ ہوتے دیکھ رہے تھے جہاں انسانی عقلی دلائل ختم ہو جاتے ہیں، جہاں عقلِ انسانی کی حد بندی ہوتی ہے جہاں عقل کو محدود کر دیا گیا ہے......وہاں سے ماورائی دنیا کی حد شروع ہوتی ہے۔

جو لوگ آج بھی معجزوں اور کرامتوں کو عقلِ انسانی کے دلائل اور ثبوتوں پر پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ تہی دامن رہ جاتے ہیں۔ اکثر اوقات اپنی بربادی کو بھی دعوت دے ڈالتے ہیں انہیں صرف اور صرف ایک چھوٹا سا نکتہ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ اس کو اس طرح کیوں نہیں سمجھ سکتے کہ...... تمہارے گھر کی ایک حد بندی ہے اب تمہارے گھر کی یا شہر کی حد بندی ختم ہوگی تو دوسرا شہر یا گھر شروع ہوگا، نا کہ تم اپنے گھر اپنے شہر اپنے ملک میں بیٹھ کر ضد کرو گے کہ یہ برابر والا گھر یا شہر تمہارے گھر کے اندر سے شروع ہو؟......چنانچہ جب عقلِ انسانی کی حد بندیاں ختم ہوتی ہیں تو کچھ اور دنیائیں ہیں جو انسان کی منتظر رہتی ہیں، ماورائی دنیا اور اس کی حد شروع ہونے کی شرط یہی ہے کہ عقلِ انسانی جہاں سے ختم ہو دلائل اور بحثیں ختم ہوں تو ماورا اور اس کی دنیا شروع ہو یعنی معجزہ اور کرامت۔

رانیہ کو واپس لانے کے لئے تاشون نے جو وظیفہ یا جو دعا یا التجا عالمِ کرب یا شدت طلب سے بارگاہِ لم یزل میں پیش کی، وہ زلفی یا عمر بھی پڑھ سکتے تھے کیونکہ وہ قرآن کی دعائیں یا اسمِ الٰہی پر مبنی تھیں لیکن ان کے پڑھنے سے وہ تاثیر نہیں پیدا ہوتی جو کرامت یا معجزہ بیدار کرتی حالانکہ قرآن وہ ہی اسمِ الٰہی وہ ہی تھا جو تاشون نے پڑھا لیکن زلفی یا عمر کے پاس وہ زبان نہیں تھی جو تاشون کو عطا کی گئی تھی ایک پُر تاثیر زبان......جس سرعت سے تاشون کے کیے گئے عمل نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت حاصل کی تھی وہ اللہ تعالیٰ ہی کی مرضی تھی...... یہ تاشون کی برگزیدگی کی نشانی تھی اللہ کے حضور...... ایک عامل کامل کے اور اس کے ادا کئے وردِ اَسماء یا وظیفہ کے درمیان Energy Currents کا تبادلہ ہوتا ہے جسے عامل اپنے جسم میں جذب کر کے اس حاصل شدہ توانائی کو خیال کی لامحدود قوت پر Load کر کے کسی انسان کو فائدہ پہنچانے کے لیے استعمال کرتا ہے وردِ اَسماء یا

Scanned by CamScanner

وظیفہ میں تعداد کا مخصوص تعین بنیادی اہمیت وحیثیت رکھتا ہے......اگر اِسم یا دعا معین کردہ مخصوص تعداد میں نہ پڑھی جائے تو اِسم یا دعا کی طاقت صحیح طور پر انجذ اب کے قابل نہیں بنتی یا اگر اِسم یا دعا کی تعداد بتائی گئی تعداد سے زیادہ کردی گئی تو وہ توانائی جو اس اِسم اور عامل کے درمیان Energy بن رہا ہے وہ تباہ کن Energy میں تبدیل ہوجائیگا چنانچہ جب عامل اَسماء کا یا دعا کا Power ورد یا یوں کہیں تو زیادہ بہتر ہوگا کہ ان Energy Unites کا ورد صادق نیت اور اُمورِ خیر کے لیے کرتا ہے تو ایک غیبی قوت اور توانائی ایک نورانی پوٹینشیل اس عامل سے مانوس ہوتی چلی جاتی ہے ......آہستہ آہستہ وہ عامل اس وقت توانائی کی پکار اپنے پاس محسوس کرنے لگتا ہے جو اس کو ماورائی دنیا سے Contact کراتی ہے۔

تاشون کی برگزیدگی اور اللہ رب العزت کے یہاں مقبولیت نے اس کو ماورائی دنیاؤں سے نہ صرف Contact کرایا بلکہ آج اسے اس قابل کیا کہ وہ ایک کرامت اور ایک معجزہ کو بیدار کر رہا تھا ......رانیہ کی واپسی اللہ تعالیٰ کی مرضی کی مرہونِ منت تھی......ابھی رانیہ کی موت کا وقت نہیں آیا تھا تاشون کو بارگاہِ لم یزل سے اس بات کا اشارہ مل چکا تھا اور اس کام کی ہدایات بھی کہ وہ رانیہ کی روح کو اس کے جسم میں واپسی کا راستہ دکھائے کیونکہ قدرت اپنا اظہار ہر ہر طریقے سے کرتی ہے جس طرح وہ چاہے......اس وقت اپنی کامیابی کو یوں مجسم ہوتے دیکھتے تاشون کی نظریں بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہوگئیں آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ نکلیں معبودِ حقیقی نے کس طرح اس کمزور اور بے بس انسان کو آج اپنی رحمت اور نظر کرم سے اس قابل بنایا تھا کہ وہ صحیح معنوں میں خلیفۃ اللہ کہلانے کے لائق ہوا اور تسخیر کائنات کا امین بنا۔

تاشون نے رانیہ پر تنی اس نورانی نیلگوں چادر میں غیر معمولی تحریکات دیکھ کر مزید پڑھائی شروع کردی تھی اور اب وہ اپنی شہادت کی انگلی پر پھونکیں مار کر فضا میں مستقل نامانوس الفاظ تحریر کرتا جا رہا تھا......کمرے میں معطر اور ٹھنڈی خنک لہر بڑھ گئی تھی......کچھ دیر بعد رانیہ کے جسم پر بنی نیلگوں چادر کا حجم پھیل گیا اور وہ وسیع جگہ گھیرنے لگی یہ دیکھ کر تاشون نے چاندی کے ایک منقش پیالے میں موجود ایک خوشبودار محلول سے اس روشنی کی طرف کنول کے پھول کی ایک تازہ پتی کے ذریعے چھڑکاؤ کرنا شروع کیا خوشبودار محلول کے چھینٹے پڑتے ہی نیلگوں چادر کا رنگ پھیکا سا پڑنے لگا......یکا یک رانیہ کے سر کے عین درمیان رکھی گئی چینی کی پیالی میں موجود سلگتے مغلوبے سے دھواں ایک بڑی لہر کی

شکل میں بل کھا کر اُوپر کو اُٹھا اور اس نیلگوں چادر کی طرف بڑھا اس روشنی کی چادر نے اس بل کھائے دھویں کو اپنے اندر سمیٹنا شروع کر دیا تھا اور اب فضا میں ایک شبیہہ بن رہی تھی۔

وہ دم سادھے ساکت آنکھوں سے پل پل بدلتی فضا میں اُبھرتی تصویر کو غور سے دیکھ رہے تھے اب رانیہ کے سر ہاتھ پاؤں کا دھندلا سا خاکہ مرتب ہو رہا تھا تاشون تیزی سے ورد کر رہا تھا اور خوشبودار جڑی بوٹیوں کے محلول کا چھڑکاؤ بھی تیز کر دیا تھا تھوڑی دیر تک یہ شبیہہ دھندلاتی رہی ایک نرم روئی جیسے بادل کی طرح لیکن آہستہ آہستہ یہ شبیہہ واضح ہوتی چلی گئی اور اب حصار میں نیچے پڑے رانیہ کے جسم کے اُوپر ایک روشنیوں سے بنا جسم تشکیل پا رہا تھا تاشون کا ورد مستقل جاری تھا...... کمرے کی فضا میں بتدریج خنکی بڑھ رہی تھی خوشبودار تیرتے مرغولے بھی کہیں کہیں کمرے کی پُراسرار فضا میں نظر آ رہے تھے زلفی اور عمر کے دل زور زور سے دھڑک رہے تھے......وہ لحظہ بہ لحظہ پیدا صورتحال اور اس کے بعد کی صورتحال کے لئے خود کو تیار رکھ رہے تھے خاموشی اور گہرا سکوت کمرے میں جامد ہو چکا تھا انہیں ایک دوسرے کی دھڑکنیں محسوس ہوتیں اور کبھی محسوس ہوتا دل بند ہو چکا ہے ایسا لگتا تھا جیسا کہ ان کے سینوں میں موجود دل بھی ساکت ہو کر یہ منظر دیکھ رہا ہے اور دھڑکنا بھول گیا ہے اور پھر وہ ہوا جو اللہ تعالیٰ کی رحمت تاشون کی محنت، یقین، ایمان اور اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے علم کی بدولت ظہور پذیر ہوا......جسم کا بالائی اور زیریں حصہ دونوں حصار میں پڑے رانیہ کے بے جان وجود میں سما گئے تھے روشنیوں سے بنا جسم جیسے ہی رانیہ کے جسم میں سمایا، کمرے کی فضا میں چکراتی خوشبو بھی ٹھہر سی گئی...... چند سیکنڈ گزرے سب سے پہلے رانیہ کی پلکیں لرزیں اس کے جسم میں ایک تھرتھراہٹ ایک جھرجھری سی پیدا ہوئی اور پھر ایک زوردار چھینک کی آواز آئی جس کے جواب میں جلدی سے پہلے الحمد اللہ اور فوراً یرحمک اللہ تاشون نے کہا وہ اب حصار سے باہر بیٹھ چکا تھا......اس نے رانیہ کے سر کے بالوں کی ایک لٹ پکڑ لی اور دھیرے سے پکارا۔

''رانیہ......!''

رانیہ نے آنکھیں کھول دیں، پوری آنکھیں چھت پر غیر مرئی نقطے پر جمی ہوئی تھیں۔

تاشون اب بھی زیرِلب پڑھائی کر رہا تھا، رانیہ کے بالوں کی لٹ اس کے ہاتھوں میں تھی......

یوں رانیہ کی واپسی دیکھ کر زلفی پر گویا شادیٔ مرگ کی سی کیفیت طاری ہو رہی تھی وہ ہچکیوں سے رو رہا تھا، عمر اور مونگا اس کو سنبھالے ہوئے تھے وہ تینوں بھی حصار کے باہر دو زانو بیٹھے ہوئے تھے...... پری

Scanned by CamScanner

پیچھے ہٹ کر کھڑا تھا۔

زادتاشون کی ہدایات کے مطابق ان سے پیچھے ہٹ کر کھڑا تھا۔

''رانیہ......!'' تاشون نے ایک مرتبہ پھر پکارا۔

رانیہ بدستور خالی خالی نظروں سے چھت کو گھورتی رہی۔

''رانیہ......!'' تاشون نے تیسری بار نہایت نرمی سے پکارا۔

اس بار رانیہ کے وجود میں حرکت ہوئی لب تھرتھرائے ''جی......'' نہایت کمزور سی آواز اُبھری۔

تاشون کے چہرے پر ایک سکون کی لہر چمکی لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے سنبھل کر کہا......

''رانیہ......کیا تم میری آواز سن رہی ہو۔''

''ہاں......'' اس مرتبہ آواز پہلے کی نسبت کچھ بہتر تھی۔

''کلمہ پڑھو میرے ساتھ......'' تاشون نے رانیہ کو کلمہ طیبہ پڑھایا......رانیہ نے تیزی کے ساتھ حرف بہ حرف تاشون کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھا......اب تاشون کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی...... اس کا پورا وجود سرشاری کی سی کیفیت میں تھا، اپنی لازوال کامیابی پر وہ جلد از جلد خدا کے حضور سجدہ ریز ہونا چاہتا تھا لیکن ابھی کچھ دیر باقی تھی تہجد کا وقت ختم ہو رہا تھا فجر کی اذانیں بس ہوا ہی چاہتی تھیں۔

''رانیہ ہے......یہ واقعی رانیہ ہے......'' زلفی پاگل ہو رہا تھا۔

مونگا اور عمر بھی اس کی خوشی میں شامل تھے ان کی خوشی بھی دیکھنے کے لائق تھی۔

تاشون نے مونگا کو اشارہ کیا اور اس نے جلدی جلدی حصار سے چیزیں اُٹھانی شروع کر دیں۔

''زلفی آگے آؤ میرے دوست رانیہ کو اُٹھانے میں مدد کرو اور میرے کمرے میں لے چلو اس وقت اس کا اُوپر رہنا ہی ٹھیک ہے آؤ مونگا۔''

تاشون نے مونگا کو بھی زلفی کے ساتھ رانیہ کو حصار سے اُٹھانے میں مدد کا اشارہ کیا اور اس نے رانیہ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اُسے بٹھا دیا پھر وہ تھوڑی دیر تک اس پر کچھ پڑھ کر پھونکتا رہا پھر پری زاد کا لایا Scrab Beetle رانیہ کے گلے میں ڈال دیا......اس کے بعد زلفی، مونگا اور تاشون نے مل کر رانیہ کو دھیرے دھیرے کھڑا کیا اور عمر کی لائی کرسی پر بٹھا دیا۔

رانیہ چاروں طرف نظریں گھما گھما کر دیکھ رہی تھی اس کی نظروں میں پیاس ہی پیاس تھی پھر وہ زلفی کو دیکھنے لگی زلفی نے رانیہ کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے۔

''رانیہ......رانی......دیکھو میں ہوں تمہارا زلفی۔''

''زلفی......!'' رانیہ کی آنکھوں میں یکا یک شناسائی کی لہر اُٹھی۔

''زلفی...... زلفی......'' رانیہ بے قراری سے زلفی کے کندھوں کو چھو رہی تھی کبھی چہرے پر ہاتھ پھیرتی کبھی بالوں کو چھوتی اور پھر وہ ایک زوردار چیخ مار کر زلفی سے لپٹ گئی اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگی......مونگا اس کو سنبھالنے کے لئے آگے بڑھی لیکن تاشون نے مونگا کو روک دیا۔

''رہنے دو مونگا ایسا ہونا چاہیے تھا......'' رانیہ کی روح اپنے ہی جسم میں آنے کے بعد بھی ہراساں تھی وہ تین گھنٹے جسم سے دور رہی ہے لیکن پھر بھی خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ نارمل ہی ہو کر رہی ہے۔اتنا تو بے ہوش انسان بھی نہیں کرتا جب وہ ہوش میں آتا ہے......'' تاشون نے رسانیت سے کہا......''اس کا رونا اور اس قدر رونا بہت ضروری ہے۔''

جب رانیہ جی بھر کے رو چکی تو زلفی نے ہاتھ پکڑ کر اس کو کھڑا کیا اور مونگا کی مدد سے تاشون کے کمرے میں لے گیا جہاں پر پری زاد نے پہلے سے ہر ستارے کا بخور سلگایا ہوا تھا۔ کمرے کو مشک، عنبر، صندل، عود و لوبان کی خوشبو نے مہکایا ہوا تھا کہیں کہیں لیونڈر کا بھی ایک جھونکا کمرے میں تیرتا محسوس ہوتا تھا۔

تاشون نے اپنے کمرے کا وہ مشرقی دریچہ کھول دیا تھا جو زلفی کے لان میں کھلتا تھا......دور بادام کے درختوں کے جھنڈ میں چڑیوں کی چہکار ایک نئے اور معصوم سویرے کا پتہ دے رہی تھی، پھولوں اور پتوں پر ٹکے شبنم کے قطرے ایک نئی خوبصورت صبح کا مژدۂ جانفزا سنا رہے تھے......صبح کے پھولوں کی دل فریب مہک لان میں تیرتی پھر رہی تھی گلاب کے کنج کے پاس تتلیوں کی شوخیاں بہار دکھلا رہی تھیں۔

پری زاد اس وقت کونے میں رکھی آبنوسی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا......زلفی رانیہ کو بیڈ پر لٹا رہا تھا، مونگا چند محلولات مکس کر کے ایک نیا محلول بنا لائی تھی اور اس نے وہ محلول رانیہ کے ہاتھ پیروں پر لگانا شروع کر دیا تھا......وہ جوں جوں ہلکے گلابی رنگ کے اس محلول کو رانیہ کے پیروں اور ہاتھوں پر مل رہی تھی، توں توں رانیہ کو اپنے اندر ایک انوکھی توانائی سی اُترتی محسوس ہو رہی تھی۔

تاشون نے ایک گہری سانس لی اور دریچے سے ہٹ کر پری زاد کی طرف دیکھا، وہ تاشون کا اشارہ پا کر اس کے ساتھ چل پڑا......''میں ابھی ذرا دیر میں اپنے رب کا شکر ادا کر کے آتا ہوں......

Scanned by CamScanner

زلفی رانیہ کو اب آرام کرنے دو اور ہاں عمر اور مونگا تم لوگ آج یہیں رہو گے زلفی اور رانیہ کو اکیلا نہیں چھوڑنا ہے۔"

تاشون نے عمر اور مونگا کو تاکید کی۔

"تم بے فکر رہو تاشون......" عمر نے کہا!

"میں بھی یہیں ہوں......" مونگا نے تاشون کو تسلی دی......"تم بے فکر ہو جاؤ، زلفی رانیہ کو ہم اس حال میں چھوڑ کر نہیں جائیں گے......" مونگا نے مزید کہا۔

تاشون لاؤنج میں نماز کی نیت باندھ رہا تھا......اس کے ساتھ پری زاد بھی خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے کی تیاری کر رہا تھا کہ اللہ رب العزت نے اُسے اشرف المخلوقات کے ساتھ خلوص دل سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی......پری زاد چونکہ ایک مسلمان جن زادہ تھا چنانچہ وہ اس وقت تاشون کے ساتھ اللہ کے حضور سجدہ ریز تھا ظاہری آنکھ صرف تاشون کو دیکھ سکتی تھی کسی کو ہلکا سا شبہ بھی نہ تھا کہ تاشون کے ساتھ زلفی کے اس گھر میں ایک جلیل القدر جن زادہ بھی موجود ہے......تاشون جب خدائے بزرگ و برتر کی مناجات حمد و ثناء کے بعد دوبارہ کمرے میں آیا تو بھی پری زاد اس کے ہمراہ تھا رانیہ پر دم کر کے تاشون کمرے میں پڑے کاؤچ پر بیٹھ گیا......مونگا نے رانیہ کے ہاتھ پیروں پر اس ہلکے گلابی رنگ کے محلول کا مساج کر دیا تھا اب وہ اس کے ہاتھ پیروں کو کنول کی تازہ پنکھڑیوں سے جھاڑ رہی تھی......کنول کی ایک پنکھڑی سے اس نے رانیہ کے لمبے سیاہ بالوں کو لپیٹ کر جوڑا سا بنا دیا تھا جبکہ پری زاد کا لایا گیا اسکرپ بیٹل رانیہ کے گلے میں دمک رہا تھا اور وہ اس وقت مونگا کے پلائے مخصوص جڑی بوٹیوں کے سوپ کے زیر اثر نیند میں تھی۔

تاشون کا کہنا تھا کہ رانیہ کو تنہا نہیں چھوڑا جا سکتا چنانچہ سب اسی کمرے میں ساتھ رہیں گے ابھی ...... یہ ایک بڑا اور لمبائی میں طویل کمرہ تھا......اس گھر کا شاید سب سے بڑا کمرہ جس کو زلفی نے تاشون کے لئے آراستہ کیا تھا۔ کمرے کے تینوں اطراف بڑے کشادہ کاؤچ پڑے ہوئے تھے جن میں سے ایک پر عمر سومرو باقاعدہ لیٹ چکا تھا۔

"زلفی تم بھی تھوڑا آرام کر لو......" تاشون نے کہا!

"نہیں میں ٹھیک ہوں......" زلفی نے کہا!

"نہیں یار جو میں کہتا ہوں مان لو ضد نہ کرو چلو شاباش......" تاشون نے زلفی کو بچوں کی طرح

Scanned by CamScanner

چمکارتے ہوئے کہا......''نہیں رانیہ کے پاس لیٹ جاؤ......'' اور زلفی ایک سعادت مند بچے کی طرح بیڈ کے دوسرے کنارے پر ٹک گیا لیکن فوراً اُٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا ہوا......؟'' تاشون نے پوچھا۔

''یہاں مونگا آرام کرلیں گی......میں کاؤچ پر ٹھیک رہوں گا۔''

یہ کہتے ہوئے زلفی نے مونگا کی طرف دیکھا۔

''اوہ نہیں زلفی......آپ رانیہ کے پاس رہیں میں کاؤچ پر ہی ٹھیک ہوں ویسے بھی مجھے آرام کی کوئی خاص ضرورت محسوس نہیں ہورہی ہے، اگر ہوئی تو میں آپ کو بیڈ پر سے اُٹھا کر خود رانیہ کے پاس آجاؤں گی۔''

مونگا نے ماحول کے تناؤ کو کم کرنے کے لئے ازراہِ تفنن کہا۔

مونگا کی اس بات پر سب کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

''تاشون تمہیں کچھ چاہیے؟ میں سب کے لئے کافی یا چائے لاتی ہوں ارے یہ کیا؟......مسٹر عمر تو خراٹے لینے لگے؟'' مونگا نے توجہ دلائی۔

''زلفی تم بھی کچھ لے لو بہت پریشان رہے ہو تمہارے اعصاب کو سکون کی ضرورت ہے پھر تھوڑا سو جانا......'' تاشون نے کہا۔

''نہیں جب تک رانیہ نہیں جاگ جاتی میں سو نہ پاؤں گا......'' زلفی نے کہا۔

''ایسا کرو مونگا......تم سب کے لئے کافی بنا لاؤ......'' تاشون نے کہا!

کچھ دیر بعد مونگا گرم گرم بھاپ اُڑاتی کافی اور سینڈوچز ایک ٹرے میں بھر لائی اور ٹرے اس نے تاشون کے سامنے والی ٹیبل پر رکھ دی۔

''پہلے زلفی کو دے دو بہت تھک چکا ہے......'' مونگا نے زلفی کی طرف کافی کا مگ بڑھایا جسے بغیر کسی حیل وحجت کے زلفی نے تھام لیا پھر تاشون کو کافی دے کر وہ خود اپنا مگ لے کر تاشون کے پاس ہی کاؤچ پر ٹک گئی......تاشون نے سائیڈ میں ہو کر خود مونگا کے لیے اپنے پاس جگہ بنائی۔

''کافی بہت مزے دار ہے مونگا......'' تاشون نے کھلے دل کے ساتھ تعریف کی۔

''تھینک یو......'' مونگا نے گردن کو ذرا سا خم دے کر کہا۔

کافی وغیرہ سے فارغ ہو کر مونگا نے خالی کپ ایک طرف رکھتے ہوئے پوچھا......''اب کیا

Scanned by CamScanner

کرنا ہے تاشون؟''

تاشون نے ایک نظر رانیہ پر ڈال کر کہا......''سیلشیا کا دکھ بانٹنا ہے۔''

''کیا......؟'' زلفی کی آواز بے ساختہ بلند ہوئی۔

''شی......'' تاشون نے زلفی کے اس طرح بولنے پر ہونٹوں پر انگلی رکھ کر یاد دلایا کہ رانیہ سو رہی ہے۔

مونگا تاشون کی بات سمجھ چکی تھی......تاشون کی تو ہر ادا نرالی تھی، شدید دکھ و پریشانی کی حالت میں بھی وہ ایسی باتیں کر جاتا جو ماحول کے تناؤ کو پل بھر میں بدل ڈالتی تھیں......سیلشیا کے دکھ بانٹنے کی بات بھی اس نے اپنی رو میں ازراہ تفنن کی تھی۔

''تم سیلشیا کے دکھ کیسے بانٹو گے تاشون......'' اب مونگا کی باری تھی، وہ مسکرا رہی تھی۔

''اس کے پاس جا کر اس کے آنسو پونچھنے ہوں گے مجھے، بے چاری بہت پریشان ہو رہی ہے وہ میرا انتظار کر رہی ہے۔''

تاشون نے عجیب سحر زدہ سی کیفیت میں کہا۔

☆☆☆☆☆

صبح کا ملگجا اُجالا دھیرے دھیرے روشنی میں تبدیل ہو رہا تھا اس صبح میں ہلکی سی خنکی بھی شامل تھی اسی ہلکی سی خنکی میں لیونڈر، روزمیری، صندل، یوکلپٹس، گل شمدانی، ساج کی مہک کمرے میں موجود لوگوں کے اعصاب کو سکون بخش رہی تھی۔

مونگا نے تمام رات رانیہ کے بازوؤں، پیروں اور پیشانی پر پورے چہرے پر مختلف خوشبودار تیلوں کا مساج وقفے وقفے سے کیا تھا...... کمرے میں سوکھے پھولوں اور خوشبودار تیلوں کی ملی جلی مہک رچ بس رہی تھی...... عمر بیدار ہو چکا تھا، زلفی بھی جاگ رہا تھا اور تاشون کے پاس بیٹھا تھا۔

''یہ مونگا رانیہ کو کیا کیا لگا رہی ہے......'' زلفی نے سوال کیا۔

''اروما آئلز ہیں......'' تاشون جو کسی گہری سوچ میں گم تھا چونک کر بولا۔

''اروما آئلز......؟'' عمر سومرو اس سوال کے ساتھ اپنی نشست سے اُٹھ کر تاشون کے قریب بیٹھ گیا تھا۔

''یہ خوشبودار جڑی بوٹیوں سے کشید کیا جاتا ہے......'' تاشون نے بات شروع کی۔

''آپ لوگ ایسا کریں کہ اس مشرقی دریچے کی طرف بیٹھ جائیں۔''

مونگا اچانک ان کے درمیان بول اُٹھی...... ''کہیں رانیہ آپ لوگوں کی باتوں سے ڈسٹرب نہ ہو۔''

''ہماری باتوں سے رانیہ بالکل ڈسٹرب نہیں ہوگی اس بات سے تم بےفکر رہو مونگا...... بالکل بےفکر...... کیونکہ رانیہ ۲۴ گھنٹے سے پہلے نہیں جاگ سکتی، یہ اس کے لیے ضروری ہے اسی لیے میں نے اس پر ایک میٹھی نیند طاری کی ہے...... رانیہ کی روح اپنے جسم سے تقریباً تین گھنٹے دور رہی ہے واپس اپنی جگہ آکر اُسے ایک پرسکون نیند کی بہت ضرورت تھی چنانچہ اس پر نیند طاری کرنا ضروری تھا ورنہ عام طور پر یہ اتنی گہری نیند نہیں سو سکتی تھی...... اسی لیے تو ہم سب اس کمرے میں موجود ہیں اور چوبیس گھنٹے

Scanned by CamScanner

رانیہ کے جاگنے سے پہلے ہم یہیں اسی کمرے میں رہیں گے۔"

تاشون نے مونگا کی طرف مسکراتی نظروں سے دیکھ کر کہا......"پھر بھی آپ لوگ یہاں مشرقی دریچے کی سمت آ جائیں۔"

"یہاں بیٹھنا مجھے بہت پسند ہے یہ عشق پیچاں کی بیل اوراس کے پھول کس انداز میں جھکے ہوئے ہیں؟......جیسے کوئی محبوب کے سامنے دوزانو ہو کر اپنے عشق کو محترم کر رہا ہو...... تعظیم دے رہا ہو، لافانی دنیا کا راہی ہو......جیسے عشق کا راہی۔"

تاشون نے مشرقی دریچے میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

عمر اور زلفی جیسے تاشون کی اس بات کے سحر میں آ گئے تھے......وہ عشق پیچاں کی بیل اور اس کے لاتعداد پھولوں کو دریچہ چومتے دیکھتے رہے......اس روز سے پہلے زلفی نے کبھی اپنے گھر میں لگی اس حسین اور پھول دار بیل کے بارے میں کچھ خاص غور نہ کیا تھا یہ سب شوق تو اس کی رانیہ کے تھے، رانیہ کا خیال آتے ہی اس نے رانیہ کی طرف ایک پیار بھری نظر ڈالی۔

مونگا تھوڑی دیر بعد رانیہ کے بازوؤں، پیروں اور پیشانی کا مساج کرتی اور کبھی مختلف سوکھے ہوئے پھولوں اور جڑی بوٹیوں سے اس کا جسم اُوپر سے لے کر نیچے تک جھاڑتی۔

تاشون نے مونگا کی طرف دیکھا اور مخاطب ہوا!......"اب سب ٹھیک ہے مونگا تم بھی کچھ دیر آرام کرلو۔"

"نہیں اس کی کوئی خاص ضرورت نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں تم لوگوں کے ساتھ ہی بیٹھوں گی یہ کہتے ہوئے مونگا بھی مشرقی دریچے میں ان تینوں کے درمیان آ بیٹھی۔"

"آپ اروما آئلز کے بارے میں کیا باتیں کر رہے ہیں؟" مونگا نے تاشون سے سوال کیا۔

"میں نا اروما آئلز کے بارے میں کچھ باتیں جاننا چاہ رہا تھا جو رانیہ کو لگائے جا رہے ہیں......" عمر نے مونگا کی بات کے جواب میں کہا!

"مجھے کچھ بات لگتی ہے ان آئلز میں جب انگلینڈ میں تھا تو وہاں اکثر ان اروما آئلز کا ذکر سنتا رہتا تھا، وہاں باقاعدہ اروبیٹک کلینکس Consultancy Herbs Healer موجود ہیں مگر یہاں پاکستان میں میں نے اس کا اتنا چرچہ نہیں سنا، میں ان اروما آئلز اور ان کے فوائد کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں اور یہ بھی کہ یہ آئل رانیہ بھابھی پر کیوں استعمال کرائے جا رہے ہیں؟"

"یہاں پاکستان میں ابھی تک ان جڑی بوٹیوں یا ان کے فوائد اور ان سے نکالے گئے تیلوں

کے بارے میں زیادہ شعور بیدار نہیں ہوا اور اگر کچھ لوگوں میں ہوا بھی ہے تو ایسے لوگوں کی بہت کم تعداد ہے جو ان چیزوں اور ان کی افادیت کے بارے میں کچھ زیادہ جانتے ہوں حالانکہ یہ جڑی بوٹیاں اور ان سے نکالے گئے آئلز ایک خزانہ ہیں جب لوگوں کو ان کے بارے میں مکمل آگہی حاصل ہو جائے گی تو وہ افسوس کریں گے کہ ان کی بہت سی تکالیف کا علاج ان کے آس پاس تھا اور وہ اپنی تکالیف کے علاج کے لئے کہاں کہاں بھٹک رہے تھے۔"

مونگا نے اپنی معلومات کا اظہار کیا۔

"مونگا تم نے بالکل درست کہا......" تاشون نے مونگا کی تائید کی۔

"کیا یہ چیزیں جادو میں بھی استعمال کی جاتی ہیں......؟" عمر نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے دوست! یہ herbs اور ان کی خوشبویات بیماریوں کے علاج کے لیے ہیں جادو اور ساحری کے لیے کچھ دوسرے ایلیمنٹ ہیں یہ نہیں۔"

"لیکن......" عمر نے تاشون کی بات ختم ہوتے ہی پھر کوئی سوال کرنا چاہا۔

"تم سن تو لو یار سوال پہ سوال کیے جا رہے ہو......" زلفی بے ساختہ بولا۔

"ارے نہیں زلفی......" تاشون نے فوراً مداخلت کی......"اس میں عمر کی کوئی غلطی نہیں یہ تو انسانی فطرت ہے کہ ہر نئی چیز آپ کو حیرت میں ڈال دے گی اور آپ کے ذہن میں ہزار ہا سوالات پیدا کر دے گی چنانچہ عمر بھی اسی سچویشن کا شکار ہے کیا تم اس بارے میں نہیں جاننا چاہو گے؟"

"میں تو سب سے پہلے یہ جاننا چاہوں گا جو کچھ رانیہ کے ساتھ ہوا پھر تم نے کس طرح میری دنیا بچائی اس کا علاج کیا کر رہے ہو......میں وہ سب جاننا چاہتا ہو جو تم مناسب سمجھو مجھے بتانا۔"

"ایک منٹ زلفی!" تاشون نے نرمی سے کہا۔

"میں نے تمہاری دنیا نہیں بچائی وہ تو اُوپر سے حکم تھا جو میں نے بجا لانے کی توفیق کی......وہ بھی اُسی کے حکم سے تاشون نے اُوپر آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا......اس کے حکم کے بغیر میں کچھ نہیں سب کچھ وہی ہے۔"

تاشون پر جذب کا عالم طاری ہوا آنکھیں نم سی ہو گئی تھیں تھوڑی دیر خاموشی رہی......پھر تاشون نے ہی وہ خاموشی توڑی۔

"عمر تم اروما آئلز کی بات کر رہے تھے ناں؟"

"یہ لیونڈر اور روز میری کی خوشبو جو ہمارے اعصاب کو بہت سکون بخش رہی ہے، یہ لیونڈر اور

Scanned by CamScanner

روز میری سکون آور خوشبو دار تیل ہیں لیونڈر میں تمام خواب آور ادویات سے زیادہ خواب آور خصوصیات ہوتی ہے اس لیے مونگا تھوڑے تھوڑے وقفے سے رانیہ کی پیشانی پر اس کا مساج کر رہی ہے۔"

"لیونڈر کی خوشبو صرف اچھی نیند لاتی ہے......" زلفی نے رانیہ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"لیونڈر آئل کی مالش نیند کے علاوہ جلد کے نقائص کو دور کرنے عام حشرات الارض جیسے مچھر، بھڑ، چیونٹیوں کے کاٹنے سے پیدا ہونے والے مضر اثرات کو دور کرنے کے لیے بھی مفید ہے پوری دنیا کے اروماتھراپسٹ اس بات پر متفق ہیں کہ جب سانس کے ذریعے لیونڈر کی خوشبو کو محسوس کیا جاتا ہے تو دماغ میں پہنچ کر Limbic System کو متحرک کر دیتی ہے۔ دماغ کا یہ حصہ ہر ذی روح کے جذبات و احساسات کو کنٹرول کرتا ہے اور جب لیونڈر کی خوشبو کی بدولت متحرک ہوتا ہے تو ذہنی سکون میسر آتا ہے اور نیند بہت گہری اور پرسکون آتی ہے۔"

تاشون یہ بتاتے ہوئے ذرا رکا...... "یہ صرف ماخذ کی گئی باتیں نہیں ہیں بلکہ اس پر باقاعدہ ریسرچ ہوئی ہے۔ ویانا یونیورسٹی، آسٹریلیا کے کیمسٹ لیونڈر جیرو ویز اور ان کی ٹیم کے افراد نے لیونڈر کی خواب آور خصوصیات کا تجربہ چوہوں پر کیا، اس سلسلے میں چوہوں کے پنجرے میں لیونڈر کی خوشبو بکھیر دی گئی جس کے بعد کچھ دیر ہی میں چوہے اونگنے لگے اور پھر کئی گھنٹوں کے لئے دنیا و مافیا سے بے خبر ہو گئے اور جب خوشبو کا اثر ختم ہوا تو چوہے بیدار ہو کر دوبارہ پنجرے میں اچھل کود کرنے لگے۔ اس ریسرچ سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ لیونڈر گہری نیند کی راہ ہموار کرتی ہے۔"

"اوہ، جب ہی تم تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد لیونڈر کا اسپرے کمرے میں جاری رکھے ہوئے ہو تاکہ رانیہ کی نیند کا وقفہ طویل ہو جائے۔"

"تمہارا خیال بالکل درست ہے......" تاشون نے کہا...... "یہ رانیہ کے لئے ازحد ضروری بھی ہے اس لیے اکثر خوشبویات کو جادوئی اثر کہا جاتا ہے جس میں یہ لیونڈر شامل ہے اور یہ سب جو مونگا کر رہی ہے اس کو ہم "اروماتھراپی" Aromatherapy کہتے ہیں۔ یہ علم فرانس سے نکلا ہے اس کے موجد فرانس کے کیمیا دان "مودس کیتے فوسے" ہیں اور تم لوگ یہ جان کر حیران ہو گے کہ اس کی ابتداء ایک حادثے سے ہوئی تھی۔"

"حادثے سے......؟" عمر بولا۔

"ہاں......" تاشون نے کہا...... "اروماتھراپی کے اس عظیم الشان پُراسرار علم کی ابتداء حادثاتی

طور پر ہی ہوئی ہے ہوا کچھ یوں تھا کہ ۲۰ ویں صدی کی ابتداء میں ایک لیبارٹری میں کام کے دوران کیمیکل ری ایکشن کے سبب کیتے فوسے کا ہاتھ جل گیا تھا، جلن اور تکلیف کے باعث فوری طور پر اس کے حواس معطل ہوگئے اور اس نے بنا سوچے سمجھے بالکل غیر ارادی طور پر اپنا ہاتھ لیونڈر آئل سے بھرے برتن میں ڈال دیا جب اس کے حواس بحال ہوئے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ درد اور تکلیف بالکل ختم ہو چکی تھی۔''

''کیتے فوسے نے پھر عملی طور پر پہلی جنگِ عظیم کے دوران زخمی سپاہیوں پر اس تیل کے تجربات کرنے شروع کیے جس سے یہ بات مشاہدے میں آئی کہ کئی افراران تیلوں کے لگانے سے زخم ٹھیک ہوجاتے ہیں چنانچہ اس نے ۱۹۲۸ء میں اپنی ان قیمتی معلومات پر مبنی ایک کتاب لکھی جسے اروماتھراپی سے متعلق پہلی کتاب قرار دیا جاتا ہے...... کیتے فوسے کے بعد دوسرے ماہرین بھی اس دوڑ میں شامل ہوگئے...... فرانس ہی کے بائیوکیمسٹری کے ماہر ''میڈ مائل ماوی'' نے تجدیدِ شباب اور افزائش حسن کے اس طریقہء علاج کی اہمیت کو اُجاگر کیا اور پھر ان ہی ماہرین کی کاوشوں کی بدولت آج اروماتھراپی ایک مسند علم کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ یہ طریقہ علاج دنیا بھر میں تیزی سے مقبولیت کی سند حاصل کر رہا ہے اور اب یہاں پاکستان میں بھی کافی شعور بیدار ہو رہا ہے اس سلسلے میں......اروماتھراپی جسمانی نظام خصوصاً جسمانی دفاعی نظام کے لیے ایک بہترین طریقہ علاج ہے۔''

''جسمانی بیماریوں کے علاج میں آج سنگِ میل کی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ایلابامایونیورسٹی، امریکہ کے سائنس دانوں نے حال ہی میں خوشبو کے اثرات پر تجربات کیے ہیں ......اس سلسلے میں اُنہوں نے اپنے دیگر ہم عصروں کی طرح چوہوں کو ہی زیرِ تجربہ رکھا ہے...... جنہیں ہر تیسرے دن چار گھنٹوں تک کافور سنگھایا گیا......کافور سنگھانے سے پہلے انہیں کیمیائی مرکب کا ایک انجیکشن لگایا جاتا جس سے جسم میں انٹرفیرون جسم کے ان خلیات کو مستعد اور چوکس کر دیتے ہیں جن پر جسم کے ان خلیات کا دارومدار ہوتا ہے جو کینسر کے خلاف مزاحم ہوتے ہیں......میڈیکل سائنس کے ماہرین کے مطابق یہ کینسر کے خلاف ہمارے جسم کی پہلی دفاعی لائن ہوتی ہے...... سائنسدانوں نے ان تجربات کو ۹ مرتبہ دہرانے کے بعد چوہوں کو تین دن آرام Rest دیا اور چوتھے دن ان میں بعض کو صرف کافور سنگھایا اس بار انہیں وہ انجیکشن نہیں دیا جو انٹرفیرون کو تحریک دیتا ہے، اس تجربے کے نتائج دیکھ کر سائنس دان حیران رہ گئے کیونکہ؟......محض کافور سونگھنے سے ہی چوہوں کے جسم میں انٹرفیرون کی افزائش تین گنا بڑھ گئی۔''

تاشون نے ایک گہری سانس لی اور اعصاب کو ڈھیلا چھوڑ دیا اور پھر بولا۔

''یہ تو تم لوگ جانتے ہی ہو گے کہ سونگھنے کی حس کو قوت شامہ کہتے ہیں لیکن اس کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگاؤ کہ اگر ہم ایک ملی گرام کلوروفینال Chlorophenol کو اگر ایک ۲۳۰ کیوکب میٹر کے کمرے میں ڈال دیں تو اس کی Smell محسوس کی جا سکتی ہے یعنی ایک ملی گرام کا ۳۳ کروڑواں حصہ بھی ایک کیوکب سینٹی میٹر ہوا میں محسوس کر سکتے ہیں اس لئے ایک قطرہ لیونڈر یا بیسل آئل یا اور کوئی دوسرا اروما آئل براہِ راست Nervous System پر اثر انداز ہوتا ہے۔''

''واقعی تاشون یہ بات تو ہے......'' زلفی نے کہا...... ''اگر کوئی خوشبو سونگھ لی جائے تو ہمیں کافی دیر تک اس کا احساس رہتا ہے لیکن خوشبویات بیماریوں کا علاج یا بے خوابی دور کرتی ہیں یہ نہیں معلوم تھا......کہاں لوگ بے خوابی دور کرنے اور اعصاب کو سکون پہنچانے کی مہنگی ترین ادویات استعمال کرتے ہیں......ڈاکٹرز کے چکر پہ چکر لگاتے ہیں لیکن بے سود ہی رہتا ہے......کہاں یہ معمولی جڑی بوٹیوں سے کشید کیا گیا قیمتی ترین فوائد کا حامل اروما آئل۔''

''نہیں زلفی ہر جڑی بوٹی معمولی نہیں ہوتی کچھ جڑی بوٹیاں قیمتی ہوتی ہیں جیسے صندل اور تلسی وغیرہ ان کے آئل بھی بہت ہی قیمتی ہوتے ہیں اور کچھ جڑی بوٹیاں بالکل عام معمولی ہمارے گھروں میں موجود ہوتی ہیں لیکن ہم ان کے فوائد سے انجان ہوتے ہیں۔''

''مثلاً......'' زلفی نے فوراً پوچھا!

''جیسے اجوائن......'' مونگا نے جواب دیا۔

''اجوائن......؟'' عمر نے حیرت کا اظہار کیا...... ''اس کی خوشبو بھی استعمال ہوتی ہے؟''

''جی جناب......!'' مونگا نے کہا۔

''شکاگو یونیورسٹی کے ڈاکٹر ولیم ایلیٹ نے اپنی ریسرچ کے دوران یہ تجزیہ بھی کیا ہے کہ اجوائن کا ایک جز ۳ بیوٹائل منتھلا ئیڈ ہوتا ہے اور اس کی بدولت اجوائن میں خوشبو ہوتی ہے اجوائن کا اہم ترین فائدہ یہ ہے کہ اسے کھانے سے اعصابی تناؤ اور ذہنی کرب سے چھٹکارہ ملتا ہے، تمہیں یہ جان کر مزید حیرت ہو گی کہ اجوائن کے محض دو ڈنٹھل سونگھنے سے ہی ذہنی دباؤ میں کمی آتی ہے اور بلڈ پریشر نارمل ہو جاتا ہے۔''

''واقعی یہ بہت حیرت انگیز ہے......'' عمر نے کہا۔

''اچھا مونگا یہ بتاؤ......تم نے رانیہ کو کون سی خوشبودار جڑی بوٹی کا تیار کردہ تیل لگایا ہے؟''

Scanned by CamScanner

زلفی نے مونگا سے سوال کیا۔

''اس مساج میں لیونڈر، بیسل آئل (Basil Oil) یعنی تلسی کا تیل، صندل آئل، ساج کا تیل یعنی Clarysage Oil وغیرہ استعمال کیے گئے ہیں......اب تم یقیناً تلسی کے تیل اور باقی آئلز کے بارے میں بھی جاننا چاہو گے تو یہ Basil Oil یعنی تلسی ایک مشہور درخت ہے جو خوشبو دار پتے اور پھول رکھتا ہے......ان ہی سے یہ تیل کشید کیا جاتا ہے یہ جو تیز کافوری خوشبو تمہیں محسوس ہو رہی ہے تلسی کی ہے...... یہ ڈپریشن، افسردگی، مایوسی ختم کرنے میں جادوئی اثرات کی حامل ہے...... ڈاکٹر جین والنٹ فرانس کے مشہور اروماتھراپسٹ ہیں ان کی تحقیق کے مطابق Basil Oil عصبی اور اعصابی نظام کے لئے ایک ٹانک کا درجہ رکھتا ہے اور اس کو Nervous System کی خرابیوں کو دور کرنے میں اہم مقام حاصل ہے یہ جو دنیا کی کل آبادی کا ۵ تا ۷ فیصد درد شقیقہ (مائیگرین) کا شکار ہے......تلسی کا تیل اس کا شافی علاج ہے۔''

''اوہ مائی گاڈ! مائیگرین کا تو میں عرصہ دراز سے شکار ہوں......'' عمر نے کہا۔

''ہزار ہا علاج کر چکا ہوں لیکن یہ درد پیچھا نہیں چھوڑتا۔''

''اب چھوڑ دیگا......'' مونگا نے کہا......''کیونکہ مائیگرین کے درد کے لئے Basil Oil خاص الخاص ہے اگر اس کی اولین علامت میں Basil Oil کا مساج کیا جائے اور اس کے پتوں کی چائے شہد میں ملا کر استعمال کرائی جائے ......اس کا مساج خاص طور پر کنپٹیوں، گردن اور سولر پلیکسیز یعنی سینے کی نچلے حصے کی ہڈی کے مقام پر دائرے کی صورت میں کیا جائے تو صرف ۲۰ منٹ میں مائیگرین کے شدید ترین دورے میں افاقہ ہو جاتا ہے اور ایک گھنٹے میں آپ اُٹھ کھڑے ہونگے اور سوچیں گے کہ مجھے مائیگرین تھا بھی یا نہیں؟''

مونگا نے پُر جوش انداز میں کہا۔

''کیونکہ نفسانی اعتبار سے بھی Basil یعنی تلسی کی خوشبو انسان کے شعور کو جلا بخشتی ہے سوچ وبچار اور فیصلہ کرنے کے لیے تلسی کے تازہ پتے مسل کر سونگھتے رہنا چاہیے......ایک قطرہ صرف ایک قطرہ اگر Basil Oil کا روئی پر ٹپکا کر آپ اپنے آفس کی ٹیبل پر یا گھر میں ہوں تو اپنی ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ لیں تو یہ دماغ سے سارے فضول خیالات نکال کر یکسوئی اور ہم آہنگی پیدا کرتا ہے اور ساتھ ہی ذہنی تھکان دور کرتا ہے۔ اسی لیے اب جب رانیہ اُٹھے گی تو یہ افسردہ، رنجیدہ یا ڈپریسڈ نہیں ہوگی......اور جو اس پر گذری ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے اعصاب بہت حد تک نئے سرے سے تعمیر ہوں

Scanned by CamScanner

گے......'' مونگا نے اپنی بات مکمل کی۔

''اس کا مطلب ہے گھر میں تلسی کا پودا لگانا چاہیے تا کہ جب بھی سستی، کاہلی، افسردگی، ڈپریشن محسوس ہو تو پتے توڑ کر مسل کر سونگھ سکیں یا پھر آپ سے Basil Oil لے لینا چاہیے؟''

''جی بالکل...... بالکل میں آپ کو پودا بھی دے سکتی ہوں...... میرے یہاں پاکستان میں جو گھر ہے وہاں تلسی کے بے شمار پودے لگا رکھے ہیں میرے مالی نے۔''

مونگا نے عمر کے سوال کے جواب میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو جناب آپ کو اب اروما تھراپی کی ہسٹری یقیناً سمجھ آ گئی ہوگی......؟'' تاشون نے زلفی اور عمر سے سوال کیا اور ان کے اثبات میں سر ہلانے پر بولا۔

''یہ ٹاپک بہت وسیع ہے ابھی تو میں نے آپ کو صرف ایک دو آئلز کے بارے میں بتایا ہے وہ بھی چیدہ چیدہ باتیں...... یہ تو کچھ بھی نہیں، اگر آپ کو تفصیلاً ہر جڑی بوٹی کے بارے میں بتانے بیٹھ جاؤں تو نہ جانے آپ کے ساتھ کتنی نشستیں کرنی پڑیں مجھے...... اسی لیے فی الحال میں چند ایک اسینشیل آئلز یعنی اروما آئلز کے بارے میں خاص باتیں بتا دیتا ہوں، تفصیل اگلی کسی نشست میں ہوگی ان میں ایک سرِ فہرست آئل ہے جو سفیدہ یعنی Eucalyptus Oil ہے جو کہ کھانسی، زکام، بخار، جوڑوں کے درد اور گھر کو جراثیم سے محفوظ رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لوبان یعنی Benzoin Oil ایک درخت کا گوند ہے جس کی خوشبو کو بے خوابی...... ذہنی دباؤ، فوبیا، سانس کے عوارض سے نجات کے لئے موثر قرار دیا گیا ہے...... اس کے علاوہ اس کے سحری خواص میں سرِ فہرست ہے کہ اگر لوبان کے ٹکڑے سلگتے ہوئے کوئلوں پر ڈال کر گھر میں دھونی دی جائے تو یہ گھر سے جراثیم اور بدنظر کا خاتمہ کرتا ہے اور اس منفی تاثر کو توڑتا ہے جو آپ کے گھر آنے جانے والوں کے دلوں میں آپ کے لیے چھپا ہوتا ہے یہی سحری خاصیت سفیدہ یعنی یوکلپٹس کے اندر ہے کہ یوکلپٹس آئل کے چند قطرے اُبلتے ہوئے پانی میں ڈال کر آپ گھر کے کسی ایسے کونے میں رکھ دیں تو گھر سے بدنظری اور منفی تاثر دور کرتا ہے اگر آئل کی جگہ یوکلپٹس کے پتے مل جائیں تو انہیں بھی اُبلتے ہوئے پانی میں ڈال کر گھر کے کسی کونے میں رکھ دیں...... گلاب کا تیل یعنی Rose Oil بھی بہت سی خصوصیات کا حامل ہے لیکن بالکل اصلی Rose Oil عام انسان کی خرید سے باہر ہوتا ہے تو اس کا بہترین نعم البدل گلاب کی پتیاں ہیں...... گلاب کی تازہ پتیوں یا سوکھی پتیوں کو اپنے نہانے کے پانی میں ملا ئیں ۵ تا ۷ منٹ میں پتیاں رنگ اور اپنا عرق چھوڑنا شروع کر دیں گی...... اس پانی سے آپ کا غسل کرنا

بہترین اینٹی ڈپریسنگ علاج ہے اور خواب آور بھی یہ نہ صرف ٹینشن بلکہ معدے کے نقائص دور کرنے کے ساتھ ساتھ جلد کی خوبصورتی بھی بڑھاتا ہے...... اس کے علاوہ تازہ پتیاں سوتے ہوئے اپنی خواب گاہ کے کسی کونے میں ایک باؤل میں ڈال کر رکھنے سے یادداشت بہتر ہوتی ہے، ذہنی امراض کا شائبہ تک نہیں رہتا...... اس کے سحری خواص میں سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ جو انسان اپنی خواب گاہ میں گلاب کی پتیاں رکھ کر سوئے گا وہ دن بدن دلکش و حسین ہوتا چلا جائے گا...... بنفشہ Voilet Oil کا بطور مساج استعمال وزن کو کنٹرول رکھتا ہے، سوجن دور کرتا ہے ...... صنوبر (Cedar) کی خوشبو غسل کے پانی میں شامل کی جائے تو اعصابی تناؤ، مثانے کی خرابیاں اور اینٹھن وغیرہ میں مفید ہے...... روز میری بھی ایک اینٹی سپٹک ہے، کیل مہاسے، چھائیوں، ایگزیما اور جلد کے انفیکشن دور کرنے میں کردار ادا کرتا ہے...... ساج یعنی Clarysage Oil اس ایسینشیل آئل کی کاسمیٹک انڈسٹری اور ادویہ سازی میں بہت مانگ ہے اور خصوصاً امراض نسواں میں اس کے طبی خواص بہت باکمال ہیں نہایت طاقتور اینٹی سپٹک ہے۔"

"پندرہویں، سولویں صدی کے تمام حکماء اور ڈاکٹرز کلیری سیج Clarysage Oil کے خواص کے معتقد تھے...... ۱۶۳۹ء میں سائمن پالی نامی ماہر نباتات نے بھی چار سو صفحے کی ایک کتاب صرف اور صرف کلیری سیج کے خواص پر لکھی اور اس کا ایک مشہور جملہ آج بھی انگریزی محاوروں میں موجود ہے۔"

"اگر ہاتھ پاؤں شل ہو جائیں اور اعصاب تباہ ہو چکے ہوں تو بھی کلیری سیج انسان کو مضبوط و توانا بنا سکتا ہے۔"

"جدید تحقیقات سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اعصابی قوت و توانائی اور بیماریوں کے اثرات دور کرنے کے لئے کلیری سیج سے بہتر کوئی چیز نہیں...... اس آئل سے آنکھوں کے لاتعداد امراض میں شفایابی کا تناسب اتنا زیادہ تھا کہ اس آئل کا نام ہی کلیری سیج پڑ گیا کیونکہ یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں "شفاف آنکھیں"...... قدیم رومی اسے یادداشت گم ہونے یا حسیات کی کمی کا شافی علاج تصور کرتے تھے...... قدیم رومی اس کی خوشبو دار پتیوں کو پیس کر آنکھوں میں اس کی ٹکور کیا کرتے تھے۔ جس سے نہ صرف بصارت کی کمزوری دور ہوتی تھی بلکہ دھند، سفیدی اور الرجی وغیرہ کا بھی شافی علاج کیا جاتا تھا...... قدیم مصریوں کے ہاں بانجھ پن کے امراض کا دنیا میں اور کوئی دوسرا علاج نہ تھا سوائے کلیری سیج کے...... اس کی تاریخی شہرت کے پیش نظر ۱۹۳۸ء میں دو یورپی ماہر حیاتیات نے

Scanned by CamScanner

اس پر باقاعدہ تحقیق کی اوران کی تحقیق کی روشنی میں بھی ثابت ہوا کہ کلیری سیج خواتین کے امراض حیض، رحم میں خون کا انجماد، پیڑوں کی درد و تکالیف، دوران حیض پسینہ کی زیادتی اور جسمانی درد اور بانجھ پن کے لئے اکسیر حیثیت رکھتا ہے...... اس کے ان طبعی خواص کو کئی ماہرین نے من وعن تسلیم کیا ہے، جن میں ڈاکٹر لیکریک (Dr. Leclerc) جیسی قدآور ہستی بھی شامل تھی...... فرانسیسی ڈاکٹرز اور اروما تھراپسٹ کے مطابق رحم کے امراض خصوصاً حیض کی تکالیف میں کلیری سیج سب سے زیادہ مفید ہے یہ تحریک آور پسینہ کی زیادتی دور کرتی ہے...... مصفا خون، ریاحی اخراج کرنے والا انتہائی طاقت ور اینٹی سپٹک ہے...... جبکہ اس کے سحری خواص میں سب سے اہم یہ ہے کہ یہ راحت اور بشاشیت پیدا کرتا ہے لیکن اس کے نشہ آور چیزوں کے ساتھ استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔ شدید غم کی حالت میں چند لمحے اس کے آئل کو سونگھا جائے اور پھر نیلی وسنہری روشنی کا مراقبہ کریں تو اس سے نہ صرف طبیعت میں بشاشیت طاری ہوگی، بلکہ غیر معمولی شفاف خواب نظر آئیں گے۔"

تاشون نے اپنی بات سمیٹتے ہوئے کہا اور پھر وہ مونگا سے مخاطب ہوا۔

"مونگا تمہیں یاد ہے نارانیہ بھابھی کے جاگنے پر انہیں ان آئلز کا ہاتھ لینا ہے؟"

"تم بے فکر رہو تاشون مجھے سب یاد ہے بالکل ویسا ہی ہوگا جیسا کہ تم نے ہدایات دی ہیں۔"

"میں بہت مشکور ہوں تمہارا تم نے جس طرح اس معاملے میں میرا ساتھ دیا ہے۔"

تاشون نے تشکر انداز میں کہا۔

"ارے یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟...... تم دوست ہو میرے...... دوست یاد نہیں؟"

یہ کہہ کر مونگا شرارت سے مسکرائی۔

☆☆☆☆☆

دن کافی چڑھ آیا تھا، تاشون کی ہدایات پر مکیا کو صبح سویرے ہی جگا دیا گیا تھا...... رات کس قیامت خیزی کو اپنے دامن میں سمیٹے گذر گئی تھی ...... مکیا کو معلوم ہی نہ ہوسکا تھا...... اسے تو حسبِ معمول بس اتنا ہی پتہ تھا کہ رانیہ بی بی کی طبیعت خراب ہے اور اُوپر تاشون صاحب اس کا علاج کر رہے ہیں، ویسے بھی وہ ایک وفادار خدمت گذار تھی...... جو بتایا گیا سن لیا...... اور جو نہ بتایا گیا اس کی سن گن لینا اس کی سرشست میں شامل نہ تھا۔

عمر سومرو، تاشون سے اجازت لے کر نیچے لان میں آکر بیٹھا ہوا تھا، تاشون اور زلفی، رانیہ کے پاس ہی تھے، مونگا ہلکا پھلکا ناشتہ تیار کرنے میں مکیا کی مدد کر رہی تھی...... ناشتے کی تیاری کے بعد مکیا نے ٹیبل لگانا ہی چاہی لیکن مونگا نے روک دیا کیونکہ آج انہیں رانیہ کے پاس سے ہٹنا بالکل نہیں تھا...... وہ سرونگ ٹرے میں ناشتہ لگا کر اُوپری منزل پر آگئی اور تاشون کے سامنے رکھی میز پر ناشتہ لگا دیا، عمر کو بھی بلا لیا گیا تاشون نے زلفی کو اپنے ہاتھ سے ناشتہ سرو کیا...... زلفی بار بار رانیہ کو دیکھ رہا تھا، اس کے حلق سے ایک نوالہ نہیں اُتر رہا تھا...... تاشون اس کی یہ حالت دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا کہ اس وقت زلفی کو کچھ کہنا سننا بے کار ہے چنانچہ بس خاموشی سے اُسے دو چار نوالے لیتے ہوئے دیکھتا رہا۔

''یہ میری ہی لاپرواہی، نااہلیت کا نتیجہ ہے جو ہم اس مصیبت میں پھنس گئے......'' زلفی نے رانیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اسی اثناء میں مونگا چائے پیالیوں میں انڈیل رہی تھی...... تاشون نے گرم گرم چائے کی پیالی سے ایک خوشگوار گھونٹ لیتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا۔

''پلیز زلفی! اب تم خود کو سنانا چھوڑو، تمہارا کوئی قصور نہیں ہے قسمت میں جتنے دھکے ہوتے ہیں بہرحال انسان کو اپنے گھر میں بیٹھ کر بھی کھانے پڑتے ہیں۔''

زلفی کی آنکھیں نم ہوگئیں...... تاشون محسوس کر رہا تھا کہ زلفی کس قدر شدید قلبی اذیت میں مبتلا

Scanned by CamScanner

ہے......" مجھے معلوم ہے زلفی تم نے گذشتہ رات جو شیطانی تماشہ دیکھا ہے اس نے تمہیں بیحد خوفزدہ کر دیا ہے لیکن اب ثابت ہو چکا ہے کہ کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان شیطانی قوتوں سے مرعوب ہو کر رہ جائیں اور سمجھ لیں کہ شیطانی قوتیں سب کچھ کر سکتی ہیں......دنیا کی ہر چیز کی طرح ان شیطانی قوتوں کی بھی حد ہوتی ہے......غیر محدود قوت صرف اور صرف اللہ کی ہے اس کے علاوہ ہر چیز محدود ہے اور میں تمہیں ایک انوکھی بات بتاؤں کہ یہ پُر اسرار قوتیں قوانین فطرت پر ہی قائم ہوتی ہیں لیکن سیلشیا ان قوانین فطرت کو توڑنے کی مرتکب ہوئی ہے......اب تم دیکھنا اس کا ڈاؤن فال کیسے شروع ہوتا ہے۔"

تاشون نے اپنے پیارے دوست کے دل سے مجرمانہ احساس مٹانے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

ناشتے سے فراغت کے بعد مونگا نے تاشون کے بیڈروم اور رصدگاہ کو الگ کرنے والا درمیانی دروازہ کھول دیا تھا......تاشون جب سے پاکستان آیا تھا اس نے زلفی کے گھر کے اندر اپنی اس رصدگاہ میں موجود اسٹڈی روم کو اپنے ذوق کے مطابق ترتیب دے دیا تھا......اس کمرے میں بہترین پالش کیا ہوا لکڑی کا فرش تھا......جس پر دونوں اطراف آرام دہ صوفے اور بڑی سی آرام دہ کرسی پڑی ہوئی تھی، سامنے ہی ہشت پہلو کتابوں کی الماریاں تھیں جن میں اُوپر چھت تک کتابیں بھی ہوئی تھیں ......لکھنے کے لئے تاشون کی ایک بہت بڑی بیضوی میز کشادہ دریچے کے سامنے پڑی ہوئی تھی، بڑے بڑے فرانسیسی دریچوں پر جب رات کو پردے گرائے جاتے اور چھت کے اندر چھپی ہوئی روشنیاں کام میں لائی جاتیں تو یہ کمرہ ایک نہایت پُرسکون اور آرام دہ مقام بن جاتا تھا جو مطالعہ کرنے اور روحانی عملیات کرنے کے لئے بہترین ماحول پیش کرتا تھا۔

اس وقت مونگا کے ساتھ عمر بھی وہاں موجود تھا......وہ پہلے بھی اس کمرے میں کئی مرتبہ آ چکا تھا لیکن آج ایک بار پھر نئی دلچسپی کیساتھ اس کا جائزہ لے رہا تھا، گذشتہ رات اسی رصدگاہ یا دارالمطالعہ میں اس نے اپنی زندگی کا پہلا اور شاید آخری انوکھا تجربہ دیکھا تھا جس کا وہ خود حصہ بن چکا تھا لیکن یہاں دوبارہ آ کر اب اس کے دل میں کسی خوف کا شائبہ تک نہ تھا، اسے وہ جگہ اور بھی نئی اور پُرسکون نظر آ رہی تھی، رونق ہی رونق تھی، وہاں پر عجیب سی سحر انگیز سی فضا تھی اور کمرہ بغیر روشنی کے روشن نظر آ رہا تھا، تاشون مشرقی دریچے کی سمت بیٹھا سامنے عمر کی حرکات نوٹ کر رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، عمر سومرو تیز تیز چلتا تاشون کے قریب آ پہنچا تھا۔

"کل یہاں اتنا کچھ ہوا لیکن حیرت کی بات ہے اب یہاں کتنی رونق ہے ایسا لگتا ہے جیسا کہ کچھ ہوا ہی نہیں مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے آج سے پہلے میں نے رصدگاہ ایسے نہیں دیکھی جیسے کہ

Scanned by CamScanner

آج۔"

"اس کی ایک اہم وجہ ہے۔"

"وہ کیا......!" عمر بولا۔

"نپ چون کے سعد نظرات......" یہ کہہ کر تاشون مسکرایا۔

"نپ چون......؟" عمر نے نا سمجھنے والے انداز میں کہا۔

"ہاں نپ چون......ایک پُراسرار سیارہ ہے جس کو اب تک Astrology میں پوری طرح سمجھا ہی نہیں جاسکا، نپ چون ہر شخص کے زائچہ پیدائش میں کسی بھی گھر میں ہوتا ہے، جب یہ ستارہ اپنے دوست ستاروں کے ساتھ سعد نظرات قائم کرتا ہے تب سحر انگیز اوقات آتے ہیں یا ہم اپنے آپ کو ایسے مقامات پر پاتے ہیں جنہیں ہم جادوئی محسوس کرتے ہیں اور حقیقتاً جادوئی ہوتے بھی ہیں یہ جو ابھی تمہیں اچانک دارالمطالعہ عجیب سحر انگیزی لیے ہوئے محسوس ہوا ہے، یقیناً تمہارا نپ چون سعد نظرات قائم کررہا ہے اور حقیقتاً میرا دارلمطالعہ سحر انگیز بھی ہے ورنہ تمہیں لگتا بھی نہیں۔"

"اوہ......وری انٹرسٹنگ۔"

اب زلفی اور مونگا بھی تاشون کے قریب آ گئے تھے......"یہ اچھا ہے کہ تم ہمیں سحر انگیز اوقات اور مقامات کے بارے میں بتاؤ اس طرح ٹائم اچھا گذر جائیگا...... جو ہم رانیہ کے بیدار ہونے کے انتظار میں گذار رہے ہیں......" یہ کہتے ہوئے زلفی کے لہجے میں خاصا تجسس موجود تھا۔

"ہاں یقیناً......" تاشون نے کہا......اسے خوشی ہوئی تھی کہ زلفی اب پہلے سے ری لیکس تھا۔

"کیا تم نے کبھی دل موہ لینے والی یا پھر یوں کہہ لو دلکش دلفریب جگہ دریافت کی ہے؟ یا کبھی جنگل میں درختوں کے درمیان کوئی ایسا راستہ پایا جہاں انتہائی خاموشی اور سکون کا احساس ہو؟ اور کیا کمرے کو ایسا روشن، چمکدار دیکھا جو کسی روشنی کی وجہ سے نہ ہو، زندگی میں سب ٹھیک چل رہا ہو اور اس احساس کی کوئی معقول وجہ نہ ہو؟"

تاشون نے چند سوالات یکے بعد دیگرے کیے......پھر خاموشی سے عمر اور زلفی کی طرف دیکھا وہ انہماک سے گفتگو سن رہے تھے۔

"تم نے بتایا نا ایسا نپ چون کے سعد نظرات کی وجہ سے ہوتا ہے......" عمر نے کہا۔

"ہاں بالکل ٹھیک لیکن تم ان مقامات کو تلاش کرنا چاہو گے تو کبھی نہیں ملیں گے۔ یہ صرف اس وقت ملتے ہیں جب ہمارا پیدائشی نپ چون سعد نظرات بنا رہا ہو یا شمس، قمر، مشتری، زحل یا زہرہ مقام

Scanned by CamScanner

نپ چون پر آئے ہوں اس لیے کہ یہ کواکب نپ چون کے دوست کواکب ہیں......ان میں سے کسی بھی ستارے کا جب آپ کے پیدائشی نپ چون سے قران ہوگا تو یہ آپ کو کسی بھی سحرانگیز مقام پر لیجائے گا جو ایک دم خوبصورت، سحرانگیز اور پُرسکون محسوس ہو جو آپ میں خوشی کا احساس پیدا کرے وہ دراصل سحرانگیز ہوتی ہے......ایسی کسی جگہ کا مل جانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ زندگی میں بہتر تبدیلی آنے والی ہے اور اسے ایک اچھی علامت سمجھنا چاہیے......اس لئے کہ نپ چون کے دوست کواکب اس سے سعد نظر بنا رہے ہوتے ہیں، اس طرح وہ آپ کی فلاح کے لئے کام کرتے ہیں۔"

"لیکن ایک سوال میرے ذہن میں آرہا ہے وہ یہ کہ......" ابھی عمر سومرو نے اپنا سوال مکمل بھی نہیں کیا تھا کہ اچانک باہر سے مکیا کی ایک چیخ بلند ہوئی۔

پھر ایک چیخ......اور پھر تو جیسے اس کی دیوانہ وار چیخوں کا نہ ٹوٹنے والا سلسلہ تھا۔

تاشون کے ساتھ موجود عمر، زلفی، مونگا بھی بری طرح چونک اُٹھے تھے۔

"ارے مکیا کو کیا ہوا ہے......؟" زلفی نے تشویش کے ساتھ کہا۔

"چلو چل کر نیچے دیکھتے ہیں......" مونگا کے یہ کہنے کے ساتھ عمر سومرو اور زلفی نیچے جانے کے لئے اُٹھے ہی تھے۔

"سب ایک ساتھ نہیں جائیں گے......" تاشون نے انہیں روکتے ہوئے کہا۔

"میں اور زلفی جاتے ہیں، تم اور عمر یہیں رانیہ بھابھی کے پاس رہو......" یہ کہتے ہوئے تاشون تیزی سے سیڑھیاں اُترتا چلا گیا تھا جبکہ زلفی اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

نیچے ٹی وی لاؤنج میں عجب ہی تماشہ ان کا منتظر تھا......مکیا جوان کے لئے مزید چائے، کافی بنا کر اُوپر لا رہی تھی اس وقت زمین پر بیٹھی اپنے پیر پکڑے ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی ٹرے اس کے ہاتھ سے گر چکی تھی اور اس میں موجود مگ اور کپ ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو کر اس کے گرد بکھرے پڑے تھے لیکن وہ جو اتنے ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی اس کی وجہ؟......اس کی آنکھیں ٹی وی لاؤنج کی کھڑکیوں کے باہر باغ میں موجود دور درختوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔

تاشون نے مکیا کا یہ حال دیکھ کر لمحے کے ہزارویں حصے میں اس بات کا اندازہ کر لیا تھا کہ بات وہ نہیں جو نظر آرہی ہے بلکہ بات تو کچھ اور ہی ہے اور وہ نظر کا شبہ ہرگز نہیں بلکہ حقیقت ہے۔

"مکیا......مکیا ہوش میں آؤ......" زلفی کے پکارنے پر بھی مکیا کے اُوسان بحال نہیں ہوئے تھے تو اس نے مکیا کو کاندھوں سے پکڑ کر ہلا ڈالا۔

Scanned by CamScanner

تاشون نے فوراً ہی کچھ پڑھتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ مکیا کے سر پر رکھا تو یک لخت جیسے مکیا کی چیخوں کو بریک لگ گیا تھا اور پھر اس نے پہلے تو پھٹی پھٹی آنکھوں سے تاشون کی طرف دیکھا اور پھر وہ خوف زدہ انداز میں باہر کی طرف اشارہ کرنے لگی تھی۔

''ہاں کیا ہوا؟......کون تھا باہر......؟'' زلفی نے اسے بولنے کا حوصلہ دیا۔

اسی دوران تاشون نے تیزی سے کھانے کی میز پر رکھے پانی کے جگ سے گلاس بھرا اور کچھ پھونک کر مکیا کو دیا۔

''لو پی جاؤ......'' تاشون نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

مکیا نے تاشون کی ہدایت پر گلاس اپنے ہاتھ میں لیا......اور دوسرے ہی لمحے ایک سانس میں سارا پانی پی گئی...... پانی پی کر مکیا کے اُوسان خاصے بحال ہوئے، وہ زمین سے کھڑی ہونے لگی...... زلفی نے مکیا کا ہاتھ پکڑ کر اُسے کھڑے ہونے میں مدد دی، مکیا لنگڑاتی ہوئی قریبی صوفے پر بیٹھ گئی...... لیکن وہ اب بھی خوف زدہ سے انداز میں مڑ مڑ کر باہر لان میں لگے درختوں کی جانب دیکھ رہی تھی۔

زلفی نے پھر مکیا کی نگاہوں کا تعاقب کیا......''بتاؤ کون تھا وہاں پر......کوئی چور؟ کوئی ڈاکو؟ کسی کو دیوار پھاندتے دیکھا کیا......؟'' زلفی کے تابڑ توڑ سوالات پر مکیا ہراساں ہوگئی۔

''ارے آرام سے زلفی......آرام سے کوئی چور، اور ڈاکو نہ تھا تم پریشان مت ہو......مکیا نے جو دیکھا وہ کچھ اور ہی تھا بلکہ تھی...... کیوں ٹھیک ہے نا؟''

تاشون نے مکیا کی پیشانی پر نظریں گڑا دیں۔

''جی جی بالکل صاحب جی......'' مکیا کی پیشانی پر پسینہ چمک اُٹھا تھا۔

''گھبراؤ نہیں مکیا......تم نے کیا دیکھا ہے؟......سب کچھ مجھے ٹھیک سے یاد کر کے بتاؤ۔''

تاشون نے مکیا کو حوصلہ دلاتے نرم لہجے میں کہا۔

مکیا نے نظریں اُٹھائیں......''وہ......میں نے......میں نے......مکیا نے انگلی سے کھڑکی سے باہر اشارہ کیا وہاں درختوں کے پیچھے کوئی کالے کپڑوں میں کھڑا تھا......میں نے سوچا کہ کہیں چور اُچکا تو نہیں آ گیا؟ کہیں گیٹ تو کھلا نہیں رہ گیا؟......ابھی میں باہر جا کر دیکھنا چاہ رہی تھی کہ وہ کالے کپڑوں میں ملبوس چیز باہر آ گئی اُف......میرے خدا......وہ کتنا خوفناک چہرہ تھا......مکیا نے جھرجھری لی......کالی رنگت بال اس کے لمبے، سیاہ بکھرے ہوئے تھے بالکل سفید آنکھیں اس چہرے پر صرف اور صرف آنکھیں تھیں باقی، باقی چہرہ بالکل غائب تھا......وہ میری نظروں کے سامنے بالکل اسپرنگ

کی طرح اُچھلی تھی اور وہاں اُونچی والی شاخ پر بیٹھ گئی تھی...... اس کی آنکھیں آگ برسا رہی تھیں، وہ مجھے گھور رہی تھی اور پھر...... پھر اچانک اس کے چہرے پر ناک اور منہ بھی بن گیا تھا۔''

یہ بتانے کے بعد مکیا کا سانس تیزی سے پھولنے اور آنکھیں پھیلنے لگی تھیں، اس کے ہاتھ پیروں میں لرزہ طاری ہو گیا تھا...... تاشون نے فوراً ہی زیرِ لب کچھ پڑھتے پڑھتے اپنا داہنا ہاتھ مکیا کے سر پر رکھ دیا...... دھیرے دھیرے مکیا نارمل ہونے لگی تھی۔

''ہاں پھر کیا ہوا......؟'' تاشون نے سوال کیا۔

''پھر صاحب اس خوفناک عورت کے منہ سے ایک لمبی سی سرخ زبان جیسی چیز نکلی تھی، یوں لگ رہا تھا جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہو، یہ زبان دیکھتے ہی دیکھتے لمبی پتلی رسی جیسی ہو گئی تھی یہاں تک کہ زمین سے لگ گئی تھی، اس کی انگارہ آگ برساتی آنکھیں اور وہ لال خون ٹپکاتی زبان مجھے اپنی جانب بڑھتی محسوس ہو رہی تھی......'' مکیا پر ایک بار پھر لرزہ طاری ہونے لگا تھا۔

''اُف یہ سب کیا ہے؟ میرے گھر کو کیا ہوتا جا رہا ہے؟'' زلفی بس رونے کے قریب ہی تھا۔

اب تاشون نے اپنی توجہ زلفی کی جانب کر لی...... ''دھیرج رکھو زلفی...... اتنا سب کچھ ہونے کے بعد تمہیں اندازہ تو ہو ہی چکا ہے کہ تمہارا کن طاقتوں اور کن خباثتوں سے واسطہ پڑ چکا ہے یا پڑ سکتا ہے...... اب یوں حیران اور پریشان ہونا چھوڑ بھی دو میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی صرف اور صرف یہی کہوں گا کہ یہ طاغوتی طاقتیں اپنا کتنا بھی مظاہرہ کیوں نہ کر لیں، ہمارا بگاڑ کچھ نہیں سکتیں کیونکہ ہمارے ساتھ اس کائنات کا ان طاقتوں کو بنانے والا مالک ہے۔''

''وہ ہمارے ساتھ ہے تو پھر یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟...... ابھی رانیہ کو ہوش نہیں آیا اور ایک نئی شیطانی قوت درختوں پر نظر آ گئی وہ بھی اس گھر میں آ سکتی ہے بلکہ آ گئی ہے۔''

زلفی کی اس تمام گفتگو کے دوران تاشون بس اسے تاسف سے دیکھے جا رہا تھا۔

اچانک زلفی کو خود ہی اپنے بولے ہوئے لفظوں کی سنگینی کا احساس ہوا...... اس کی زبان کو جیسے ایک دم بریک لگ گیا اور وہ حواس باختہ سا تاشون کو دیکھنے لگا اور پھر یکا یک اپنی جگہ سے اُٹھا اور لپک کر تاشون کے پاس آ گیا...... اس کے دونوں ہاتھ تھام کر بولا...... ''سوری یار پلیز ریئلی ویری سوری، معاف کر دو دوست ڈس ہارٹ ہو جاتا ہوں میں کبھی کبھی انجانے میں پتہ نہیں کیا کچھ کہہ دیتا ہوں۔''

''کوئی بات نہیں......'' تاشون نے زلفی کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا...... ''لیکن ایک بات تم کیا، اکثر لوگ برملا کہہ دیتے ہیں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے تو ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہوا دیا

Scanned by CamScanner

کیوں ہوا؟......لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ اللہ تو ان کے ساتھ ہمیشہ سے ہے لیکن کیا وہ اللہ کے ساتھ ہیں جیسا کہ انہیں ہونا چاہیے؟...... یہ ایک بہت بڑا سوال ہے زلفی اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرنے والوں کے لئے پہلے وہ اس سوال کا جواب لائیں پھر اللہ تعالیٰ سے شکوہ کریں تسلی ہو جائے گی کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے تو پھر ایسا کیوں ہوتا ہے؟''

تاشون نے بہت رسانیت سے کہا۔

''سوسوری تاشون......'' زلفی نے باقاعدہ تاشون کے سامنے ہاتھ جوڑے۔

تاشون نے اس کے جڑے ہوئے ہاتھ پکڑ کر کہا تھا......''نہیں دوست معافی مانگنی ہے تو اللہ تعالیٰ سے مانگو وہی سب کو معاف کرنے کا حق دار ہے۔''

''بے شک......!'' زلفی نے آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

''اچھا چلو اب ان باتوں کو چھوڑو اور جو کچھ مکیا نے دیکھا اس کی فکر مت کرو، رانیہ بھابھی پر کیا گیا اتنا کاری وار ضائع ہو جانے پر سیلشیا پاگل ہی ہو اُٹھی ہے یہ بہت شدید اور مکمل وار تھا اور وہ خالی گیا......کامیابی کے نشے اور یقین کے باوجود ہونے والی ناکامی انسان کو پاگل بنا ڈالتی ہے اور سیلشیا اب اسی دُور سے گذر رہی ہے اس کی طاقتیں لمبے عرصے کے لئے کمزور پڑ چکیں ہیں لیکن اس کے چیلے تو اپنی مادام کے لئے سرگرم ہیں، یہ انہی کی سرگرمی کا ایک مظاہرہ تھا اور بس صرف ہمیں پریشان کرنے کے لئے ورنہ تو اس وقت سیلشیا کے ہاں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے زلفی......اس کے خونی پنجے سے اس کا قیمتی شکار جو نکل گیا ہے۔''

تاشون نے دور اِن درختوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جن پر کچھ دیر پہلے ہی مکیا نے ایک عفریت کو اپنا غضب ڈھاتے ہوئے دیکھا تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

یہ ساحلِ سمندر پر واقع، سیلشیا کے بھوت بنگلے پر جنم لینے والی اس حیرت اور اسرار سے بھری کہانی کی روداد ہے جو ایک رات پہلے پیش آئی تھی...... کسی کے آنے کی سواگت کی تیاریاں چل رہی تھیں، سیلشیا کے اس بھوت بنگلے کو سجایا جا رہا تھا پُر اسرار خوشبوئیں مکین اور مکان کا احاطہ کر رہی تھیں، کالی مومی شمعوں سے بنگلے کا ہر کونہ سجا ہوا تھا...... سیلشیا اپنے خاص کمرے میں پانچ کونوں والے طلسمی ستارے کے درمیان بیٹھی تیزی سے منتر پڑھنے میں مصروف تھی کہ ہوا کا ایک زوردار جھونکا اس کی کالی شمعوں کو بجھا ڈالتا ہے...... پھر تو جیسے سیلشیا کے اس بھوت بنگلے میں ایک بھونچال سا آجاتا ہے، سیلشیا کے گھر کے کونے کونے سے سفید، سرمئی کالے مرغولے جوق در جوق برآمد ہوتے ہیں، پرچھائیوں میں ڈھلتے ہیں، بڑے بھدے بے ہنگم اجسام نہایت بھیانک خدوخال اور منمناتی آوازوں کے ساتھ سیلشیا کی دعوتِ عام کو چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرتے نظر آتے ہیں راحت چچا جو ان دیکھے پُراسرار مہمانوں کی ضیافت کے منتظمِ اعلیٰ تھے، پریشان ہو اُٹھے...... باہر مطلع صاف ہوتا ہے لیکن سیلشیا کے گھر میں گھٹا ٹوپ اندھیرے نے اپنا آسن جما رکھا ہے...... اس سے پہلے کہ راحت چچا کچھ سمجھ پاتے...... سیلشیا کا دروازہ دھڑ سے کھلتا ہے...... تھوڑی دیر پہلے کی سجی سنوری سیلشیا اس وقت کسی ہراساں ہرنی کی طرح بدکی ہوئی نظر آ رہی تھی...... اس کا سرخ و سفید رنگ زردی مائل ہو رہا تھا، وحشت اور لاچاری اس کے پورے وجود پر طاری تھی۔

مسٹر راحت سیلشیا کو دیکھتے ہی لپکتے ہیں ''مادام'' سیلشیا نے پتوائے دیوار کا سہارا لیا...... سیلشیا کی یہ درگت دیکھ کر راحت چچا کے چھکے ہی چھوٹ گئے۔

''راحت کھڑے کیا ہو؟...... گاڑی...... گاڑی نکالو...... جلدی کرو......'' سیلشیا نے اپنی قوتوں کو جمع کرتے ہوئے کہا...... ونشم...... ونشم......'' سیلشیا کے منہ سے بے ربط الفاظ ٹوٹ کر ادا ہوئے۔

مسٹر راحت نے اس وقت اپنی بساط سے بڑھ کر تیزی دکھائی...... سیلشیا دوسرے ہی لمحے گاڑی میں تھی سیلشیا کا دیوہیکل ڈرائیور کسی بھوت کی طرح اندھیرے سے برآمد ہوا اور گاڑی ہواؤں سے باتیں کرنے لگی...... اور پھر بمشکل دس منٹ کے بعد سیلشیا کی گاڑی سرسراتے درختوں کے درمیان نیالی رنگت والے بدہیئت سوکھی بیلوں کے جھرمٹ میں سجے بنگلے میں موجود تھی...... مسٹر راحت جو کہ سیلشیا کے ساتھ آئے تھے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہیں اور سیلشیا کو سہارا دیکر اُتارتے ہیں...... یہ وہی بنگلہ تھا جہاں سیلشیا اپنے پُر اسرار آسیبی ساتھیوں کے ساتھ اکثر محفل جماتی ہے...... لیکن آج سیلشیا محفل سجانے جمانے نہیں بلکہ اپنی زندگی بچانے گرتی پڑتی بُرے حال یہاں پہنچی تھی...... بُری طرح لرزتی کانپتی، لبِ دم سیلشیا کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ ایک شیطانی فرستادہ ہے...... وہ مسٹر راحت کے سہارے مغربی ہال تک پہنچی اور اس کی دیوار پر بنے پانچ پہلوؤں والے ستارے پر اپنے پورے ہاتھ بلکہ پورے وجود کا دباؤ ڈال رہی تھی...... سیلشیا کے چاروں طرف سفید سرمئی، کثیف دھوئیں کے چکر کھاتے مرغولے گھوم رہے تھے جیسے سیلشیا سے زیادہ انہیں شیطانی عبادت گاہ میں پناہ لینے کی جلدی ہو...... دیوار کے ایک حصے کے ہٹ جانے سے زمین دوز تہہ خانہ سامنے آ گیا تھا......

سیلشیا اپنی قوتوں کو ایک بار پھر مجتمع کر کے تیزی سے سیڑھیاں اُترنے لگی...... راحت چچا اور ان کے پیچھے کثیف دھوئیں کی چادر بھی اس تہہ خانے میں داخل ہوگئی...... اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ سرخ آتشیں پتھر سے بنی قربان گاہ کے فرش پر تقریباً ڈھیر ہو چکی تھی...... یہاں ایک دیوہیکل عجیب خدوخال کی شبیہ پہلے دیوار پر اُبھری پھر جیسے جیسے واضح ہوتی گئی ویسے ویسے وہ ایک بھیڑیے کی شبیہ میں تبدیل ہوتی چلی گئی...... شبیہ میں صرف آنکھیں زندہ معلوم دے رہیں تھیں جو کہ شرر برسا رہی تھیں اس عبادت گاہ میں لگے لیمپ کی دھندلی سی روشنی میں اس کے سرخ آتشیں پتھر اب ایک خبیث سی چمک لیے چمکتے نظر آرہے تھے...... عبادت گاہ کے چاروں طرف تہہ خانے کی دیواروں میں سیلشیا کے پیچھے آنے والے دھوئیں کے مرغولے غائب ہو چکے تھے...... اب دیکھنے والی آنکھ نظارہ کرتی تو تہہ خانے کی دیواروں، چھت اور فرش تک صرف بھیانک آنکھیں نظر آرہی تھیں...... صرف آنکھیں......!''

سیلشیا کے تمام شیطانی چیلوں کی آج سیلشیا کے ساتھ یہاں اپنے آقا کے سامنے طلبی ہوئی تھی...... اس کالے بھجنگ شیطانی بھیڑیے کی شکل والی دیوار پر اُبھرنے والی شبیہ سے ایک نہایت ہی کرخت آواز اس تہہ خانے میں گونجی۔

''سیلشیا کھڑی ہو جاؤ۔''

Scanned by CamScanner

آواز سنتے ہی تہہ خانے کی دیواروں اور فرش پر بنی آنکھیں یک لخت غائب ہوگئیں، مر
راحت جو تہہ خانے کے دروازے کے باہر سخت ترین سردی سے تھرتھر کانپ رہے تھے، بے ہوش ہو کر
گر پڑے تھے۔

سیلشیا آواز سنتے ہی اسپرنگ کی طرح اُچھل کر کھڑی ہوگئی اس کا چہرہ سفید سے سفید تر ہوتا گیا
دہشت وتشویش کی لہریں اس کے جسم میں خون بن کر دوڑ رہیں تھیں وہ تہہ خانے میں موجود سخت ترین
لحظہ بہ لحظہ بڑھتی سردی سے تھرتھر کانپ رہی تھی ...... اس نے یکبارگی نظریں اُٹھائیں لیکن اس کے آقا
کی شیطانی آنکھوں سے نکلنے والی آسیبی شعاعیں اتنی طاقت ور تھیں کہ سیلشیا کو محسوس ہوا جیسے اس کی
آنکھیں دھندلی پڑ گئیں ہوں اس نے اپنی نگاہیں نیچے کرلیں اور پھر وحشت ودیوانگی، ناکامی وحسرت
ویاس کی شکار سیلشیا ایک غیر فطری مخلوق بن گئی ...... بے ربط سازوں کی ایک بلند چیخ کے ساتھ رقص
ابلیس شروع ہوگیا سیلشیا شیطان کو خوش کرنے اور ناکامی کو کامیابی میں بدلنے کے لئے اپنے آقا کے
سامنے دیوانہ وار رقص کرنے لگی وہ ایک انتہائی خوفناک بدمست رقص تھا پھر رفتہ رفتہ سیلشیا نے شیطانی
عبادت گاہ میں رکھی شراب اپنے اندر اُنڈیلنا شروع کردی۔ بے ربط سازوں کا بے ہنگم شور بڑھ گیا تھا
تیز کثیف دھوئیں دار خوشبوؤں نے سیلشیا کو چاروں طرف سے جکڑ لیا تھا...... کچھ دیر پہلے کی بے دم اور
جاں بلب سیلشیا میں اس وقت کوئی شیطانی قوت کارفرما تھی، وہ انتہائی غیر فطری، غیر مہذبانہ انداز میں
رقص کر رہی تھی پھر یکا یک آسیبی موسیقی بند ہوگئی اور اب مکمل سکوت کا عالم طاری تھا...... سیلشیا اب
ڈھیر ہوچکی تھی رقص مکمل ہو چکا تھا اب وہ دیوہیکل شبیہ جو دیوار میں اُبھری سیلشیا کے رقص کو سراہتی
نظروں سے قبول کر رہی تھی دیوار سے نکل کر سامنے موجود تھی اس طرح کہ پورا وجود غائب تھا......
عبادت گاہ کے فرش پر اِدھر اُدھر کالے بھجنگ بھیڑیے کا سر جیسے فضا میں تیر رہا تھا اس کے خوفناک منہ
اور نتھنوں سے شرارے نکل رہے تھے...... سیلشیا اُٹھ کھڑی ہوئی...... اس کے حواس بحال ہو چکے تھے
اپنے آقا کو یوں سامنے درشن دیتے دیکھ کر سیلشیا پر شادیٔ مرگ طاری ہونے لگی تھی اُسے اپنا دکھ اور
زندگی کی سب سے بڑی ناکامی جس کا منہ دیکھ کر وہ یہاں پہنچی تھی اب چھوٹی محسوس ہو رہی تھی اس کی
ناکامی ذلت آمیز ناکامی کا وہی وقت تھا جب رانیہ کی روح اپنے جسم میں اللہ تعالیٰ کی مرضی وحکم سے
بخیر وخوبی واپس آئی تھی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

رانیہ کے نیند سے اُٹھنے کا وقت ہوا ہی چاہتا تھا...... تاشون، عمر سومرو، زلفی اور مونگا چاروں مکیا کے ساتھ ہونیوالے بھیانک واقعے کے بارے میں اپنی اپنی رائے دے رہے تھے، مکیا شدید خوف و ہراس کا شکار تھی۔ اس گھر میں رانیہ کے ساتھ ہونے والے واقعات اس کی ہمت و حوصلے کو توڑ نہ سکے تھے لیکن جب سے اس نے اپنی آنکھوں سے درختوں پر وہ عفریتی تماشہ دیکھا تھا، تب سے اس کی ہمت بھی کچھ ٹوٹ پھوٹ سی گئی تھی۔

زلفی نے تو مکیا سے کہہ دیا تھا کہ وہ جب چاہے اپنے گھر جاسکتی ہے اُسے رُکنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا لیکن وہ بھی نہ جانے کس مٹی کی بنی تھی یہاں سے جانے کو تیار ہی نہ تھی، اس وقت بھی وہ ٹی وی لاؤنج میں کافی نارمل سے انداز میں بیٹھی اپنے معمول کے کام سرانجام تو دے رہی تھی لیکن وقفے وقفے سے اب بھی لان میں لگے درختوں پر نظر ڈالنا نہیں بھول رہی تھی۔

عمر سومرو نے مکیا کی ان حرکات وسکنات کو نوٹ کرتے ہوئے کہا...... ”ایسا لگتا ہے اسے درختوں میں اب بھی کچھ نظر آرہا ہے۔“

”نہیں ایسا کچھ نہیں ہے......“ تاشون نے فوراً ہی کہا۔

”وہاں اب کوئی نہیں ہے یہ ایک فطری عمل ہے جو مکیا سے سرزد ہو رہا ہے ویسے کافی مضبوط اعصاب کی مالک ہے اس نے بہت ہمت کی اس لئے یہاں ہم لوگوں کے درمیان ہے۔“

”ویسے یہ کتنی عجیب بات ہے کہ جب ہم سحر والے موضوع پر گفتگو میں مصروف تھے عین اُسی وقت مکیا کے ساتھ یہ واقعہ پیش آگیا۔“

عمر سومرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن بھئی...... سچی بات یہ ہے کہ اس وقت مجھے اس چڑیل، آسیب جو بھی کچھ تھا اس کا آنا بہت بُرا لگا...... ہم اچھا خاصا سحر انگیز مقامات کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔“

Scanned by CamScanner

''تو کیا ہوا؟...... بات وہی سے شروع کی جاسکتی ہے دوبارہ...... ویسے بھی آج کا دن واقعی سحر انگیزی لئے ہوئے ہے......'' تاشون نے زلفی کی بات سن کر دور درختوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے کہا تھا...... مشتری، زہرہ، زحل، قمر، شمس وغیرہ قران کرتے ہیں سعد نظر بناتے ہیں تو ہم خود کو کسی سحر انگیز مقام پر پاتے ہیں لیکن کون سی جگہ سحر انگیز ہے اور کون سی نہیں...... یہ کیسے پتہ چلتا ہے؟'' عمر نے بھی وہی سوال دہرایا۔

''آپ کو اس کا احساس اس جگہ پر پہنچ کر ہوسکتا ہے اور یہ خاص قسم کا احساس آگہی پر ہوتا ہے جو آپ کو وہاں اُس جگہ موجودگی پر محسوس ہوتا ہے...... اس مقام پر انسان گفتگو نہیں کرنا چاہتا، وہ خاموش رہنا چاہتا ہے وہ محسوس کرتا ہے جیسا کہ وہ ساری دنیا سے الگ تھلک ہے...... وہ جب تک اس جگہ یا مقام پر رہتا ہے، ایسا محسوس کرتا ہے کہ وہ دنیا کے ایک ایسے مختصر گوشے میں ہے جہاں سے ایک اعلیٰ وارفع دنیا کی طرف دروازہ کھلتا ہے...... ہاں اتنا ضرور ہے کہ آپ جب خود کسی سحر انگیز مقام پر محسوس کریں یعنی کوئی جگہ اٹریکٹ کرے تو وہاں کچھ نشانیاں ضرور ہوتی ہیں جیسا کہ کسی جنگل کا گوشہ کسی کو اچانک اٹریکٹ کرے یا اپنے ہی گھر میں باغ کا کوئی حصہ یا کالج اور اسکولز میں لگے درخت یا وہ حصے جہاں جا بجا جنگلی پھول دار جھاڑیاں اور پودے اُگ آتے ہیں جہاں لوگوں کی آمد و رفت کم ہوتی ہے...... اگر کہیں کوئی ایسا حصہ دریافت ہو جاتا ہے تو وہاں پر آپ کو کچھ خاص قسم کے پرانے پتھر بھی مل جائیں گے آپ کو اگر وہاں پر ایک بڑا اور بالکل گول اور اُوپر سے نوکدار پتھر مل جائے تو سمجھ جائیے کہ آپ نے سحر انگیز مقام تلاش کر لیا ہے۔''

''ایسے پتھر عموماً بہت کم نظر آتے ہیں......'' زلفی نے تاشون کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں تم ٹھیک کہتے ہو قدیم مصری تہذیب میں یہ گول پتھر ایسی قوتوں کی قربان گاہ تصور کیے جاتے تھے جو بنی نوع انسان کو مادی تحائف مثلاً خوراک، روپیہ پیسہ اور دوسری دینوی اشیاء دینے کی قوت رکھتی تھیں...... ایسی زمینی قوتوں کے نزدیک خاص مقام مقدس ہوتے ہیں جو اچھی فصلیں پیدا کرتی ہوں چنانچہ ایسی قوتوں کو بطور ہدیہ گیہوں یا کوئی ایسا پودا پیش کیا جاسکتا تھا جو گھر کے قریب اُگا ہوا ہو...... ان کا عقیدہ تھا کہ کوئی انسان ایسا کریگا تو اس کی فصلیں اچھی ہونگی...... جبکہ نیچے سے گول اور اُوپر سے نوک دار سا پتھر کو ''سنگِ حُب'' سمجھا جاتا تھا اور وہ عشاق جو اپنے محبوب کی یاد میں زندگی

Scanned by CamScanner

بسر کرنا چاہتے تھے یا جو اپنے اور محبوب کے درمیان محبت بڑھانا چاہتے تھے وہ نیلے پھولوں کا ہار بنا کر اس پتھر پر چڑھاتے تھے......اور اگر اس پتھر کو تلاش کرنے والا شادی کا خواہش مند ہو اور موسم بہار ہو تو اسے گیندے کے پھولوں کا ہار بنانا ہوتا تھا اور اگر موسم گرما ہو تو حنا یا گلاب کے پھولوں کا، جبکہ موسم سرما ہو تو انار یا نارنگی کے پھولوں کا ہار بنانا ہوتا تھا......لیکن اگر کوئی شخص چاہتا تھا کہ اُسے حقیقی محبت ملے تو پتھر پر ایک سونے کی اور ایک چاندی کی انگوٹھی کے ساتھ سفید پھولوں کا ہار چڑھانا ہوتا تھا تا کہ یہ تکمیل ہو سکے۔''

''مصری تہذیب پُر اسراریت سے بھری پڑی ہے اور آج تک یہ پُر اسراریت چلتی چلی آ رہی ہے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ دنیا میں دوسری تہذیبوں میں بہت سے اسرار وقت اور لوگوں کے ساتھ صدیوں کی دھول میں دفن ہو گئے ہیں لیکن مصری تہذیب واحد تہذیب ہے جس کی اسراریت سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی چلی گئی......آج بھی مصر میں قدیم پُر اسرار مصری تہذیب کی نمود کی جھلک نظر آتی ہے......آج بھی لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں اور عمل کرتے ہیں۔''

''تاشون اس حوالے سے صنوبر کے درختوں کے بارے میں تمہارا کیا کہنا ہے؟'' عمر نے پوچھا۔

''صنوبر کے درخت؟......مجھے لگتا ہے تم صنوبر کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟''

تاشون نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

''ہاں میرا ایک کلاس فیلو تھا انگلینڈ میں بنگلہ دیش سے تعلق تھا اس کا، وہ کہتا تھا کہ جو صنوبر کے درخت کے نیچے ساری رات سوئے اُسے اپنا مستقبل خواب میں نظر آ جاتا ہے......کیا یہ سچ ہے؟'' عمر نے سوال کیا۔

''یہاں ایک بات بہت اہم ہے وہ یہ کہ صنوبر کے درخت عموماً تمہیں سحر انگیز مقامات پر ملیں گے اور سچے خواب انسان کی روحانی صلاحیتوں کے ترجمان ہوتے ہیں جس کا نفس جتنا پاک صاف ہوگا اس کی پرواز اُتنی ہی بلند ہوگی۔''

''نفس کی پاکی کیا ہے......؟ اور اس کی بیماریاں اس کا علاج؟''

''اس ٹاپک پر گفتگو کریں گے تو اصل ٹاپک گم ہو جائیگا......بس اتنا جان لو کہ جو جتنا اس دنیا کے جھمیلوں سے دور ہوگا، خود کو مسافر سمجھ کر دنیا میں رہے گا، مالک و مختار نہیں سمجھے گا اتنا ہی وہ خرابیوں

سے بچے گا، پُرسکون رہے گا اس کا دل مطمئن و شاداب ہوگا یعنی نفسِ مطمئنہ حاصل ہوگا اسے..... کیونکہ دنیا ایک ویرانہ ہے اور اس سے بھی ویران ہے وہ دل جو دنیا کو اپنے اندر آباد کرے..... آخرت ایک آبادی ہے اور اس سے بھی شاداب و آباد ہے وہ دل جو آخرت کو آباد کرے..... نفسِ مطمئنہ آخرت کے آباد کرنے والوں کو ہی حاصل ہوتا ہے چنانچہ ان کی روحانی پرواز بہت اُونچی ہوجاتی ہے اور ان کو اس صورت میں سچے یا الہامی خواب نظر آنے لگتے ہیں..... ویسے ہم انسانوں کی ظاہری حالت دیکھ کر اندازہ نہیں لگا سکتے کہ ان کے معاملات اللہ کے ساتھ کس طرح چل رہے ہیں..... وہ اللہ کی رضا پہ راضی نفس ہے یا نہیں اگر ہے تو سب کچھ حاصل ہے..... چنانچہ تمہارے دوست نے جو صنوبر کے نیچے سچے خواب کا ذکر کیا وہ اس کی سحر انگیزی کی بناء پر کیا..... کیونکہ پُرسکون اور شانت مقامات پر صنوبر کے درخت ملتے ہیں جہاں آپ صرف اپنے آپ سے ملاقات کریں..... میں نے تمہیں بتایا نا کہ ایسا لگتا ہے ان سحر انگیز مقامات پر کہ جیسا کہ دوسری دنیا کا دروازہ کھلتا محسوس ہو رہا ہو، آپ ان مقامات پر اگر مراقبہ کریں تو بھی آپ کو رفتہ رفتہ سچے خواب نظر آسکتے ہیں، کیونکہ نفس اور روح کی پاکیزگی کے لئے بھی ایسے مقامات بہت اہمیت رکھتے ہیں۔"

"لگتا ہے پودوں، درختوں، قدیم داستانوں اور علمِ نجوم میں بہت گہرا تعلق موجود ہے؟" زلفی نے پوچھا۔

"زلفی تم ٹھیک کہتے ہو..... دراصل یہ جو کائنات ہے اس کی تمام چیزیں ایک دوسرے سے مربوط ہیں اور ہر ہر چیز میں اس کا علم اور نشانیاں رکھی گئی ہیں لیکن عقل والوں کے لئے..... انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا اور کائنات کی ہر شے اس کی تسخیر میں دے دی لیکن افسوس انسان اپنے اس مقام سے ہٹ کر ایک دوسرے کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کرجاتا ہے جو اپنے اصل سے ہٹ جاتا مقام و محور سے ہٹ جاتا ہے۔"

وہ جو شاعر مشرق نے کہہ دیا ہے کہ:۔

"کوئی قابل ہو تو ہم شان بھی کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں"

تاشون نے علامہ اقبال کا یہ شعر بڑے جذب کے ساتھ پڑھا..... "یہ حقیقت کا معاملہ ہے کہ تسخیر کائنات یعنی ڈھونڈنے والوں کے لئے بہت کچھ ہے، یہاں اس مادی دنیا کے ہر شخص کو اس نعم

ی باتیں تھوڑی کیا بہت عجیب لگیں گی لیکن میرے دوست یہی تو وہ نئی نئی دنیائیں ہیں جو کہ ابنِ آدم کے لئے مسخر کی گئی ہیں...... کائنات کی ہر شے کا ایک دوسرے کے ساتھ ربط باہم ہے ہر شے دوسری شے کے لئے کام کرتی ہے اس کی مددگار ہے جیسا کہ ابھی میں تمہیں یہ بتاؤں کہ کس طرح ایک عام سے گوکھرو کے پودے کا ایک گچھا توڑ کر اپنے سونے والے کمرے میں رکھو تو یہ اعصابی تھکان سے چور چور بدن میں شفایابی کے عمل کو تیز تر کر دیتا ہے اور نئی قوت و طاقت دیتا ہے اور اگر کسی برتن میں پانی لے کر اس میں ایک زنگ آلود کیل بھی ڈال دیں اور پھر اس گوکھرو کے پودے کا ایک گچھا لے کر اس میں ڈالیں تو حیرت انگیز طور پر شفایابی کی رفتار تیز ہو جائیگی کیونکہ گوکھرو اور لوہا دونوں پر مریخ کی حکمرانی ہے جو قوت و طاقت کا ستارہ ہے......اب دیکھو علمِ نجوم کا پھولوں سے تعلق کیسے بنتا ہے کہ موسمِ بہار میں بکائن کے پھول گھر میں رکھنا چاہیں کیونکہ بکائن کے درخت اور پھولوں پر مشتری کی حکمرانی ہوتی ہے جو کہ خوش بختی لانے والا ستارہ ہے جبکہ حنا اور گلاب پر زہرہ کی حکومت ہے ان پودوں کو جمعہ والے دن گھر میں لانا چاہئے کیونکہ یہ محبت کے معاملات کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں ......گھر میں نقلی پھول ضرور استعمال کریں مگر اصلی پھول و پودے بھی ضرور اُگائیں کیونکہ جب قمر اور زہرہ کی شعاعیں یکجا ہوتی ہیں تو محبت خوش بختی اور خوشی ملتی ہے......لیکن کچھ پودے جیسے ناگ پھنی ایسے ہوتے ہیں جن میں عجیب کسیلی کڑوی مہک یا دوسرے لفظوں میں کہیں تو بدبو پائی جاتی ہے۔“

”ان کے بارے میں علم نجوم نے کیا کہا ہے......؟“ اس موضوع میں عمر کچھ زیادہ دلچسپی لے رہا تھا کیونکہ وہ باغبانی کا شوق رکھتا تھا۔

”میں نے سنا ہے کہ ناگ پھنی کا پودا گھر میں نہیں لگانا چاہئے۔“

”ہاں کانٹے دار یا بدبودار پودوں کو گھر میں نہ ہی اُگائیں تو بہتر ہے اگرچہ ان پودوں کا اس میں کوئی قصور نہیں...... لیکن جو چیز بھی بدبودار یا کڑوی کسیلی مہک رکھتی ہے وہ عموماً کسی نہ کسی معاملے کے لئے خراب ہی ہوتی ہے اس لئے ایسے پودوں کو گھر میں لا کر کوئی خرابی مول نہ لیں تو بہتر ہے صرف خوشبودار پودوں کو ہی گھر میں اُگائیں ...... کیونکہ وہی بات ہے کہ پھولوں پر قمر اور زہرہ کی حکومت ہوتی ہے تو جب دونوں کواکب کی شعاعیں یکجا ہو کر اس گھر میں پھیلتی ہیں جہاں یہ لگے ہوتے ہیں تو محبت خوش بختی اور خوشحالی خوشی کا دور دورہ وہاں ہو جاتا ہے۔“

”مجھے لگ رہا ہے کہ ہم اصل موضوع سے کچھ ہٹ گئے ہیں......“ زلفی نے تاشون کی بات ختم

Scanned by CamScanner

ہوتے ہی کہا۔

"زلفی...... سحر انگیز مقامات کے ساتھ یہ پھول اور پودے باہم ربط رکھتے ہیں ان کے بغیر سحر انگیزی مکمل نہیں...... کیا تمہیں یہ بات پہلے معلوم تھی کہ صنوبر کے درخت اور سحر انگیزی میں کیا تعلق ہے؟...... پھول اور پودوں میں کیا سحر انگیزی چھپی ہے؟"

مونگا نے زلفی کے سوال کی صورت جواب دیا۔

"تمہارا ابہام دور ہوا ہوگا یقیناً کہ موضوع ہٹ نہیں گیا پھیل سا گیا ہے......" تاشون نے مسکراتے ہوئے کہا...... "چلو ہم اس کو سمیٹتے ہیں اور تمہاری شکایت دور کرتے ہیں...... سحر انگیز مقامات اور اس کو سحر انگیز بنانے والے عوامل جان ہی چکے ہو...... اسی طرح نحس اور تاریک مقامات بھی ہوتے ہیں......" تاشون نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جس طرح ہم نپ چون کے اس کے دوست کواکب کے ساتھ سعد نظرات کے تحت خود کو سحر انگیز خوش قسمت مقامات پر پاتے ہیں...... اسی طرح نپ چون کے نحس نظرات کے تحت نحس مقامات پر خود کو پائیں گے...... ان کے نحس اثرات کا اندازہ بالکل اسی احساس سے ہوگا جس طرح سحر انگیز مقامات کا ہوا تھا یعنی خوشی اور سکون کے بجائے آپ کو بے چینی اور خوف محسوس ہوگا...... اس کا اندازہ بھی آپ کو پودوں سے ہوگا یعنی پودے درخت اور سحر انگیزی یا نحس انگیزی ایک دوسرے سے گہرا ربط رکھتے ہیں...... نحس مقامات پر کانٹے دار جھاڑیاں، پودے، بدبودار پھول اور درخت پائے جاتے ہیں بعض تو اس طرح کے درخت ملیں گے جن کے پھل اس قدر زہریلے ہوتے ہیں کہ پرندے یا جانور کھالیں تو فوراً مر جائیں ...... یا ایسے پودے جو کیڑے مکوڑوں کو بھی مار دیں ...... نحس مقامات کی پہچان ہیں یہ ایسے پودے ہوتے ہیں جو مکھیوں یا چھوٹے کیڑوں کو اپنے اندر اس وقت بند کر لیتے ہیں جب وہ ان پر بیٹھتے ہیں...... یہ سب تاریک مقامات پر ہوتے ہیں۔ تمام جنگلوں میں ایسے مقامات ضرور موجود ہوتے ہیں جو تاریک یعنی جہاں دھوپ کی روشنی نہیں پہنچتی ہو...... وہاں موذی چیزیں پھلتی پھولتی ہیں اور جو بھی کوئی وہاں نکل جاتا ہے پکنک مناتا ہے یا رات گزارتا ہے تو پھر اُسے رونا پڑتا ہے...... قدیم روایات کے مطابق ایسے مقامات شیطانی قوتوں کے زیرِ اثر ہوتے ہیں...... شیطانی قوتوں کے زیرِ اثر مقام پر انسان جیسے ہی داخل ہوتا ہے اسے فوراً ہی خطرے کا نامعلوم احساس ستانے لگتا ہے ایسی جگہوں پر عموماً پرندوں کی چہچہاہٹ نہیں ہوگی اور زمین سے نکلنے والی مہک بڑی ناخوش

Scanned by CamScanner

گوار ہوتی ہے......ایسی جگہوں پر وقت گزارنا، سونا، اکثر اوقات ایسی جگہوں سے صرف گزرنا ہی بڑا خطرناک اور نقصان دہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ اسی صورت حال میں نقصان دہ شیطانی قوتیں متوجہ ہوجاتی ہیں چنانچہ ایسے مقامات پر جانے، گزرنے اور رُکنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔''

''لیکن اکثر اوقات انسان کا ایسے مقامات سے گزر ہو ہی جاتا ہے؟......ایسی جگہیں تو ہم زندگی میں ایک سے زیادہ بار دیکھ ہی لیتے ہیں؟......'' زلفی نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

''ہاں بالکل......انسانی زندگی میں ایسے مواقع آ ہی جاتے ہیں لیکن جن کو علم نہ ہو وہ پھنس جاتے ہیں اور جن کو علم ہو جائے تو وہ خود کو بہت بڑے صدموں اور نقصانات سے محفوظ کر لیتے ہیں اس لئے تو علم کو روشنی کہا گیا ہے۔''

''تاشون تم نے درست کہا......اس لئے مجھے تمہاری یہ رصدگاہ آج بہت پُرکشش لگ رہی تھی، میرا انپ چون سعد نظرات بنا رہا تھا اور میں نے خود کو ایک سحر انگیز مقام پر پایا۔''

عمر نے ایک لمبی سانس لے کر کہا۔

''دیکھو عمر......جہاں کل رات اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک عظیم تجربہ یا معجزہ ہوا وہ جگہ سحر انگیزی اور خوش بختی لئے ہوئے تو ہوگی ہی، تمہیں اس کا احساس اب اچانک وہاں کھڑے کھڑے اس لئے ہوا کہ یہ دیکھو......'' تاشون نے بات کرتے کرتے عمر کا Natal Chart بنا ڈالا تھا......''میرے حساب کے مطابق تمہارا انپ چون ٹھیک ایک گھنٹے پہلے شمس اور قمر کے ساتھ سعد نظر بنا رہا تھا اس لئے تم نے میری رصدگاہ کو سحر انگیز مقام کے بطور پایا یعنی اس مقام کی سحر انگیزی تم پر عیاں ہوگئی۔

ابھی تاشون نے بات ختم ہی کی تھی کہ کمرے میں ایک سحر انگیز خوشبو پھیل گئی۔

☆☆☆☆☆

خوشبو کا یہ جھونکا تاشون کے قریب سے ہوتا ہوا کمرے کے دریچے سے باہر فضا میں تحلیل ہو گیا ...... یہ وہی مانوس سی مہک تھی جو ہر بار تاشون کو راشانیہ کے آنے کا پتہ دیتی تھی لیکن ہمیشہ تنہائی میں مگر یوں سب کی موجودگی میں آنے کی راشانیہ نے کبھی جرات نہیں کی تھی ...... تاشون مصر کی اس ہزاروں سال پرانی شہزادی کے اس دخل در معقولات اور وہ بھی سب کے سامنے کی وجہ سے سخت برہم نظر آ رہا تھا اور اچانک خاموش ہو جانے کے بعد خوشبو کے تعاقب میں دریچے سے باہر دیکھ رہا تھا......

کمرے میں موجود سبھی لوگوں نے اس پُر اسرار سی مہک کو محسوس کیا تھا، عمر تو جیسے چاروں طرف گھوم گھوم کر زور زور سے سانس لیتے ہوئے اس مہک کو اپنے اندر اُتار رہا تھا اور وہ اس اچانک آنے والی بالکل مختلف سی مہک کو کسی سحر انگیزی کا شاخسانہ ہی سمجھ رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس خوشبو کے جھونکے کے بارے میں کوئی سوال جواب کرتا، مونگا کی خوشی سے لبریز تیز آواز نے سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کرالی تھی۔

''یہ دیکھو تاشون، زلفی، رانیہ جاگ رہی ہے......'' مونگا کی اس آواز کے ساتھ ہی وہ سب رانیہ کے گرد جمع ہو گئے تھے...... رانیہ کی پلکیں دھیرے دھیرے لرز رہی تھیں وہ بس کھلنا ہی چاہتی تھی پھر رانیہ کو ایک چھینک آئی اور وہ ایک نارمل انسان کی طرح بیدار ہو گئی تھی۔

''رانیہ...... رانی تم اُٹھ گئیں......؟'' زلفی رانیہ کے پاس بیٹھا پیار سے آوازیں دے رہا تھا۔

رانیہ مسکراتے ہوئے بولی...... ''زلفی تم بھی کیا بچوں جیسی باتیں کرتے ہو کبھی کبھی، کیا میں نیند سے اُٹھوں گی نہیں لگتا ہے آج اُٹھنے میں بہت دیر ہو گئی ہے ربیعہ کا اسکول مس نہ ہو گیا ہو......'' رانیہ اپنی رُو میں روزانہ کی طرح بالکل نارمل بولتی چلی گئی کہ اس کی نگاہ اچانک بیڈ کے گرد کھڑے عمر، مونگا اور تاشون پر پڑی...... سو وہ بری طرح چونکی...... پھر اس کی نظریں کبھی کمرے کو اور کبھی بیڈ کو دیکھنے لگی

تھیں.....جس پر وہ محوِ استراحت تھی......اس کی حیران کن نظروں میں سوال ہی سوال تھے کچھ سمجھ نہ سمجھ کے انداز لئے اس نے ایک جھٹکے سے بیڈ سے اُترنا چاہا تھا۔

''بھابھی پریشان نہ ہوں.....'' تاشون نے رانیہ کی حیران کن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا....''آپ اپنے ہی گھر میں ہیں۔''

''لیکن میں ایسے اور یہاں کہاں......؟'' رانیہ کے لہجے میں حیرت اور چہرے سے شرمندگی بھی مترشح تھی۔

''رانیہ تم ابھی کچھ مت سوچو چلو آؤ میرے ساتھ.....'' مونگا نے پیار سے رانیہ کی بکھری زلفوں کو لپیٹتے ہوئے کہا......ہم باتیں بعد میں کریں گے۔

''یہی ٹھیک رہے گا.....'' تاشون نے فوراً تائید کی۔

''لیکن میں یہاں؟......اور کیا ہوا ہے مجھے......؟'' رانیہ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر جیسے یادداشت پر زور ڈالا۔

''کچھ نہیں ہوا رانی......بس تم فریش ہو جاؤ مونگا تمہاری مدد کرے گی......'' زلفی نے رانیہ کے سلیپرز بیڈ کے پاس رکھتے ہوئے کہا۔

''ناشتہ لگ رہا ہے......مکیا انتظار کر رہی ہے ہمارا......'' عمر نے نجانے کب نیچے کچن کا ایک چکر لگایا تھا اور اُوپر آ کر سب کو ناشتہ تیار ہونے کی اطلاع دینے لگا۔

''لگتا ہے تمہیں بہت بھوک لگ رہی ہے......؟'' تاشون نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں کچھ ایسا ہی ہے......'' عمر نے مسخرانہ انداز میں پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

باتھ روم میں رانیہ کو فریش کرانے کے بعد مونگا اب رانیہ کو سہارا دیتی ہوئی بیڈ تک لائی تھی...... رانیہ مکمل طور پر جیسے سوچوں میں گم تھی۔

''کیا سوچ رہی ہیں بھابھی؟......آپ بالکل ٹھیک ہیں چلیں آئیں ہم ناشتہ کرتے ہیں پھر بیٹھ کر کیوں ہوا؟ کیا ہوا؟......قسم کی باتیں کریں گے......'' تاشون نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

رانیہ کے چہرے پر بھی پھیکی سی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

''ربیعہ......ربیعہ کہاں ہے......؟'' رانیہ نے یکا یک بے چین ہو کر پوچھا۔

''اوہ......رانیہ پریشان مت ہو وہ اپنے نانا، نانی کے پاس ہے میں نے بھیج دیا تھا......شام کو

Scanned by CamScanner

میں خود لے کر آؤں گا۔''

''اوہ......'' رانیہ جیسے کچھ سمجھتے ہوئے گہرا سانس بھر کر بولی......''میں خود چل رہی ہوں مونگا ڈیئر......میں ٹھیک ہوں۔''

''ہاں ٹھیک ہے......تم رانیہ بھابھی کا ہاتھ چھوڑ دو......یہ خود چلیں گی ہمارے ساتھ......'' تاشون نے مونگا کو ہدایات دیں۔

رانیہ اب دھیرے دھیرے سب کے ساتھ چلتی ہوئی سیڑھیاں اُترنے لگی......زلفی بالکل سائے کی طرح رانیہ کے ساتھ ساتھ تھا......ذرا دیر بعد سب لوگ خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے درمیان میں ہلکی پھلکی کوئی بات ہو جاتی ورنہ سب کی توجہ ناشتے کی جانب مبذول تھی......رانیہ کے لئے تاشون کی ہدایات پر صرف دلیئے اور جوس کا انتظام کیا گیا تھا اور پھر ناشتے سے فراغت کے بعد سب ٹی وی لاؤنج میں آ بیٹھے تھے جبکہ مکیا ٹیبل سمیٹنے لگی تھی۔

''مجھے سب یاد آ گیا ہے بھائی صاحب کہ مجھے کیا ہوا تھا اور میں آپ کے کمرے میں آپ سب لوگوں کے ساتھ کیوں تھی......'' رانیہ نے دھیرے سے کہا اور جیسے تھک کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگا لی تھی۔

''دیکھا آپ لوگوں نے......'' تاشون نے کہا......''میں یہی چاہتا تھا کہ رانیہ بھابھی کو خود سب یاد آئے......ماشاءاللہ رانیہ بھابھی اب آپ بالکل ٹھیک ہیں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔''

''لیکن بھائی صاحب! مجھے ایک حد تک سب یاد ہے اس کے آگے ذہن پر بہت زور ڈال رہی ہوں لیکن اندھیرے کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا......مجھے بس یہ یاد ہے کہ گھر میں ہم اکیلے تھے ربیعہ نے آئس کریم کی ضد کی تھی......اس کے بعد گھر میں بے حد سردی، فون پر مندر کی گھنٹیوں کی آوازیں بس وہ سنتا تھا......کہ مجھے لگا میرا وجود دُھواں دُھواں ہو رہا ہے میں ہوا کی طرح ہلکی ہو کر اُوپر اُٹھتی جا رہی تھی......اُٹھتی چلی جا رہی تھی لیکن مجھے کوئی نیچے کھینچ رہا تھا پھر میں اپنے گھر میں دھواں بن کر یہاں، وہاں تیر رہی تھی میں جیسے کسی چیز کو چھونا چاہ رہی تھی تو وہ میرے ہاتھوں سے نکل جاتی تھی، زلفی! میں نے تمہارا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا، کئی مرتبہ تمہیں آوازیں بھی دیں تھیں لیکن تم نے میری آواز نہیں سُنی تھی......'' رانیہ بولتی ہی چلی گئی تھی۔

زلفی نے اُسے ایک دو مرتبہ ٹوکنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن تاشون نے زلفی کو چپ رہنے کا اشارہ

دیا......"پھر مجھے احساس ہوا کہ میری روح پھر جسم سے نکل گئی ہے میں بہت روئی، واپس آنا چاہا لیکن پتہ نہیں کیا ہو رہا تھا، میں پہلے کی طرح اپنے جسم میں واپس نہیں آ رہی تھی جیسے سوتے میں میری روح نکل جاتی تھی اور میں زلفی...... یاد ہے نا تمہیں......" رانیہ اپنی دُھن میں بول رہی تھی۔

"بھابی! آپ نے پھر کیا دیکھا......؟" تاشون نے بڑی گھمبیرتا سے پوچھا۔

"بھائی صاحب! میں جلد از جلد اپنے جسم میں واپس آنا چاہ رہی تھی...... مجھے لگ رہا تھا کوئی میری طرف بڑھ رہا ہے، بہت گھبراہٹ تھی مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی کہہ رہا ہے رانیہ...... کہیں مت جانا اپنی جگہ سے ہلنا نہیں بالکل بھی، رانیہ جہاں ہو وہیں رہنا جب تک میں نہ کہوں...... جہاں آپ سب لوگ کمرے میں تھے تو میں وہیں دروازے پر کھڑی تھی...... جب آپ سب لوگ میرے لئے راستہ بنا رہے تھے، مجھے لگا تھا جیسے میرے جسم اور میری روح کے درمیان صدیوں کا فاصلہ آ گیا ہے میں جیسے ہی اپنے جسم کی طرف بڑھتی......لگتا جیسے کہ کوئی اُسی لمحہ مجھے پیچھے کی جانب کھینچ لیتا ہو......کبھی مجھے ربیعہ آوازیں دیتی جیسے وہ رو رہی ہو مجھے پکار رہی ہو......کبھی لگتا زلفی آواز دے رہے ہوں لیکن زلفی کو تو میں آپ سب لوگوں کے ساتھ وہاں اس حصار کے پاس دیکھ رہی تھی جہاں میرا جسم رکھا ہوا تھا...... میں بہت بہت مشکل سے واپس آئی ہوں یوں لگ رہا تھا جیسا کہ ایک طویل ریت کی دیوار پار کرنی پڑی ہے مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا بس ایک آواز تھی جو مسلسل مجھے کہہ رہی تھی کہ میں جہاں ہوں وہاں سے صرف اپنے جسم کی جانب قدم بڑھاؤں بس۔"

"وہ......وہ آواز رانیہ نے ذہن پر زور ڈالا......" اس کا سانس پھولنے لگا۔

مونگا نے جلدی سے اُسے پانی پلایا...... جسے رانیہ ایک سانس میں پی گئی۔

"بھائی صاحب آپ تھے...... ہاں مجھے یاد آ گیا وہ آواز وہ لفظ آپ کے تھے آپ تھے نا بھائی......!" رانیہ نے کہا۔

"ہاں میرا جسم چند قدم کے فاصلے پر تھا میں چاہ کر بھی اپنے جسم میں داخل نہیں ہو پا رہی تھی ......وہ ریت کی دیوار ختم ہی نہیں ہو رہی تھی وہ درمیان میں تھی......" رانیہ نے یہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا لیا اور سسکیاں لینے لگی تھی۔

زلفی نے فوراً ہی آگے بڑھ کر رانیہ کا سر اپنے کاندھے سے لگا لیا اور اُسے چپ کرانے لگا۔

تاشون کے اشارے پر مونگا نے اُسے پھر ایک مرتبہ سبزی مائل جڑی بوٹیوں کا مشروب پلایا

Scanned by CamScanner

......رانیہ کے اعصاب اب پُرسکون ہو چکے تھے......اس نے اپنے آنسو پونچھ لئے اس کو جو کمزوری یادداشت پر زور ڈالنے اور رونے سے ہوئی تھی وہ بھی منٹوں میں دور ہو چکی تھی......وہ سنبھل گئی تھی۔

''بھابھی آپ کو سب یاد آ گیا نا اور یقیناً آپ یہ سمجھ بھی گئی ہونگی کہ اس بار وہ طاغوتی طاقتیں کامیاب بھی ہو گئیں تھیں اور آپ جا رہی تھیں لیکن اللہ سب سے بڑا ہے اور ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو۔''

''کیوں حضرات......'' تاشون نے تائید چاہی۔

''بے شک...... بے شک......'' سب نے بیک وقت کہا۔

''اچھا تاشون کیا اب ڈاکٹر کو بلانے کی ضرورت ہے؟ رانیہ کا چیک اپ وغیرہ ضروری ہے یا نہیں......؟'' زلفی نے تاشون کا مشورہ چاہا تھا۔

''نہیں کوئی ایسی خاص ضرورت تو نہیں ہے مگر تم اگر اپنی تسلی کرنا چاہو تو بلا لو ڈاکٹر......ویسے مجھے نہیں لگتا کہ اس کی ضرورت پڑے گی......شکر الحمدللہ کہ بھابھی بالکل ٹھیک ہیں اور انہیں جو کمزوری ہو رہی ہے وہ میرے بنائے اس جڑی بوٹی کے مشروب سے ہی دور ہو جائیگی......سو یو ڈونٹ وری۔''

ابھی یہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ زلفی کے فون کی بیل بج اُٹھی، زلفی نے فون ریسیو کیا۔

یہ فون عمر کے لئے تھا جو گذشتہ رات سے یہیں موجود تھا......''تمہارے لئے کسی نواز سولنگی کا فون ہے......'' زلفی نے عمر کو ریسیور تھماتے ہوئے کہا۔

''اوہ......نواز......میں تو بالکل ہی بھول گیا تھا یار۔''

عمر نے عجلت سے کہا۔

پھر فون پر بات کر کے وہ تاشون کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

''یار تاشون ایک بہت ضروری بات تھی جو میں تم سے ڈسکس کرنا چاہتا تھا......شاید ابھی تمہارے پاس بالکل ٹائم نہیں ہے کیا کروں بات بہت اہم ہے......'' عمر نے اُمید بھری نظروں سے تاشون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں عمر ایسی کوئی بات نہیں، بتاؤ کیا بات ہے......؟'' تاشون نے اپنے ازلی تبسم کے ساتھ عمر کا حوصلہ بڑھایا۔

''یہ جو ابھی نواز سولنگی کا فون آیا تھا...... یہ میرا دوست ہے......'' عمر نے جلدی جلدی کہنا

Scanned by CamScanner

عمر سومرو تمہاری مدد

حوالے سے بتایا ہے کہ میں کس طرح نواز کی مدد کر سکتا ہوں بس اس سلسلے میں نواز کو

"پہلے تو میری سمجھ میں نہیں آیا کہ

تم سے ملوانا ہے اب بتاؤ میں اُسے کب بلاؤں؟"

عمر نے اپنی بات مکمل کر کے تاشون کی طرف دیکھا۔

"ابھی بلا لو! مجھے کوئی اعتراض نہیں بلکہ خوشی ہوگی کہ میں رانیہ کے ساتھ ساتھ کسی اور کے بھی

کام آسکوں گا۔"

"کیوں زلفی ٹھیک ہے ناں......؟" تاشون نے زلفی سے پوچھا۔

"ہاں...... ہاں بالکل ٹھیک ہے یار مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو......" زلفی ایک کھسیاہٹ سے

بولا۔

"نہیں زلفی!...... یہ تمہارا گھر ہے یہاں لوگوں کو بلانے ملاقات کرنے سے پہلے تم سے

اجازت لینا اخلاقی فرض ہے میرا۔"

"کیسی باتیں کر رہے ہو یار......؟" زلفی نے تاشون کی بات کا بُرا مانتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا تمہارا کیوں؟ میرا گھر تمہارا گھر نہیں ہے کیا؟ تم یہ کرو گے تو کیا مجھے اچھا لگے گا......؟"

زلفی نے باقاعدہ یوں منہ پھلاتے ہوئے کہا تھا کہ تاشون کو بے ساختہ ہنسی آ گئی۔

"اچھا بابا...... سوری اب تو یوں عورتوں کی طرح رُوٹھ مت جانا کیونکہ عورتوں کو منانے کا مجھے

فی الحال کوئی تجربہ نہیں ہے......" تاشون کی یہ بات سن کر صرف مونگا، عمر، رانیہ ہی نہیں ہنس دیئے بلکہ

زلفی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ دوڑ گئی...... یوں تناؤ زدہ ماحول خوشگوار ہو گیا۔

"چلو پھر ٹھیک ہے ایسا کرو عمر، نواز کو فون کر کے ظہر کی نماز کے بعد بلا لو...... یہ ٹھیک رہے گا۔"

زلفی نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے......" یہ کہہ کر عمر نواز سونگی کا نمبر ملانے لگا۔

Scanned by CamScanner

"بالکل ٹھیک وقت پر آئے...... میں اور تاشون تمہارا انتظار ہی کر رہے تھے...... گھر مل گیا آرام سے......؟" عمر نے گیٹ بند کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں کیونکہ مجھے میرا کزن یہاں چھوڑ گیا ہے ورنہ میں کہاں کراچی کے راستوں سے اب واقف ہوں...... دس، گیارہ سال بعد آیا ہوں بہت بدلاؤ آ چکا ہے یہاں......" نواز نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں باتیں کرتے اندر ڈرائینگ روم میں آ گئے تھے جہاں تاشون نے کھڑے ہو کر نواز سولنگی کا استقبال کیا۔

تاشون نے مکیا کو پہلے ہی ہدایات دے دیں تھیں کہ مہمان کے آ جانے کے بعد اس کی مہمانداری کا بہت اچھی طرح خیال رکھا جائے...... چنانچہ ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ مکیا کچھ لوازمات لئے آ گئی تھی۔

نواز جو پہلے کچھ تکلف محسوس کر رہا تھا...... لیکن اب تاشون جو اس کی سوچوں کے برعکس نکلا تھا، سو اب تک کی گئیں باتوں سے اس کا تکلف جا تا رہا...... وہ بہت ریلیکس نظر آ رہا تھا۔

"اب آپ یہاں میرے قریب آ کر بیٹھیں......" تاشون نے نواز کو مخاطب کیا۔

"مجھے آپ یہ بتائیے کہ آپ کیا چاہتے ہیں اور اس صورتحال میں کس طرح ملوث ہوئے بزرگو......؟" عمر چونک پڑا۔

تاشون نے اسے فوراً ہی چپ رہنے کا ہی نہیں...... ڈرائینگ روم کا دروازہ بند کرنے کا بھی اشارہ کیا تھا۔

نواز نے اپنی نظریں اُوپر اُٹھائی تو اس کی سرخ سرخ نگاہوں میں عجیب سی بے بسی تھی......

"یقین رکھیے آپ مجھ پر اعتبار کر سکتے ہیں۔"

تاشون نے زمردی تسبیح کے دانوں کو گراتے ہوئے کہا اور پھر نواز سولنگی کے کاندھے پر آہستگی سے تسبیح والا ہاتھ رکھ دیا۔

"مجھے باہر نکالو...... میں باہر آنا چاہتا ہوں......" نواز کے لبوں سے ایک قدرے بھاری لیکن بوڑھی آواز نے نہایت بے بسی سے کہا۔

"آپ جس طرح اس جسم میں داخل ہوئے تھے...... بسم اللہ کیجئے اور باہر آ جائیں۔"

"یہی تو تکلیف ہے میں باہر نہیں آ رہا ہوں...... میری مدد کرو...... نکالو مجھے یہاں سے......

Scanned by CamScanner

اب تو میرا دم گھٹنے لگا ہے مجھے لگتا ہے کہ میں بار بار رستہ بھول جاتا ہوں، مجھے رستہ دکھائی نہیں دیتا......" نواز کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا اس کے اندر حلول ایک بوڑھے جن کی بے بسی قابل حیرت تھی......مگر عجائب خانہ زمانہ اسی کو تو کہتے ہیں۔

"آپ مجھے سب کچھ ذرا تفصیل سے تو بتائیں......" تاشون نے نواز کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور پھر کچھ پڑھ کر اس کی پیشانی پر ہلکی سی پھونک ماری۔

جبکہ عمر سومرو، تاشون کے سامنے والے صوفے پر ایک کونے میں سمٹا ہوا ٹکٹکی باندھے یہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔

"میں بتاتا ہوں......میرے ساتھ کیا ہوا تھا......" بوڑھے جن نے ایک بے بسی کے ساتھ کہا ......"یہ جو نواز سولنگی ہے جرمنی میں رہتا ہے چھٹیاں منانے دو سال پہلے ایک پہاڑی علاقے کی طرف جا نکلا تھا جو بہت سرسبز ہے پہاڑیوں کے سلسلے سے آگے جنگل ہے وہاں سے ہمارا گزر اپنے قبیلے کے ساتھ ہو رہا تھا کہ ہم راستہ بھٹک گئے......اس وقت ہمیں یہ شخص نواز وہاں نظر آ گیا تو ہم کچھ سوچ سمجھے بغیر جھٹ اس کے اندر داخل ہو کر ساتھ ہو لئے......لیکن اب دو سال ہو گئے ہیں ہر بار یادداشت ساتھ نہیں دیتی۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے......؟" عمر کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا......لیکن اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو دیر ہو گئی تھی۔

"کیسے نہیں ہو سکتا......؟" بزرگ جن کا رُخ عمر کی طرف ہو گیا...... وہ برہمی سے عمر کو دیکھ رہے تھے۔

"ہمارے یہاں بھی تمہارے ہاں جیسے معاملات چلتے ہیں، پیدائش، بچپن، جوانی، بڑھاپا...... زندگی، موت سب کچھ اور ہم بہت بوڑھے ہو چکے ہیں ہمارے قویٰ اب جواب دے چکے ہیں، بھولنے کی بیماری لاحق ہو چکی ہے......" یہ سب قدرے خفگی سے کہا گیا۔

"ارے بزرگو......! چلیں چھوڑیں یہ پانی پی لیں، غصہ آپ کے لئے ٹھیک نہیں ہے......" تاشون نے گلاس پر کچھ پڑھ کر پانی کا گلاس نواز کے ہونٹوں سے لگا دیا۔

"تو اس کو سمجھاؤ کچھ......اسے تو اب بھی ہمارے ہونے کا یقین نہیں جاہل کہیں کا......" بزرگ جن کا غصہ دوبارہ عمر کا رُخ کرنے لگا تھا۔

"ارے......ارے......ریلیکس رہیے جانے دیں اپنا بچہ سمجھ کر معاف کر دیں......" تاشون

Scanned by CamScanner

بولا۔

''ہاں سمجھتے ہیں بچوں جیسا ہی سمجھتے ہیں اس نواز کو بھی ہم نے بچہ ہی سمجھا اسی لئے ہم نے اس کی بڑی مرتبہ حفاظت بھی کی......کئی مرتبہ اس کو اپنی ذات سے فائدہ بھی پہنچایا۔''

''اچھا بزرگو آپ ایک بات بتایئے......آپکی عمر کتنی ہے؟''

''پانچ ہزار سال......عمر ہے ہماری......'' نواز کی سرخ آنکھیں تاشون کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اس کے چہرے پر گڑ گئی تھیں۔

''ماشاءاللہ......'' تاشون نے جواباً کہا، جبکہ عمر سومرو کو تو جیسے ایک غش سا آیا......نواز سونگی ذرا دیر سر جھکائے بیٹھا رہا، پھر دھیرے سے سر اُٹھایا اور تاشون کی طرف بے چارگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا......''میری مدد کرو گے نا بیٹا؟''

تاشون کا دل ایک دم ہمدردی اور رحم کے جذبات سے لبریز ہو گیا تھا......''کیوں نہیں حضرت ضرور......بلکہ ابھی میں آپ کو جسم سے باہر آنے کا رستہ دکھاتا ہوں پہلے مجھے ایک بات بتایئے کہ آپ اس وقت اندر کہاں بیٹھے ہیں۔''

''میں نواز کے پیٹ کی جانب بیٹھا ہوں......'' بزرگ جن نے کہا۔

''اچھا تو آیئے پھر بسم اللہ کیجئے......یہ میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہو جایئے......'' تاشون نے زیرِ لب پڑھتے ہوئے اپنی زمردی تسبیح نواز کے گلے میں ڈال دی تھی......اور نواز کو دونوں ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دیا تھا پھر زیرِ لب کچھ پڑھنے کے بعد کہا......''آیئے میں نے آپ کے ہاتھ پکڑ لئے ہیں اللہ کا نام لے کر بے جھجک آ جائیں......'' پھر تاشون نے بلند آواز قرآن کی تلاوت شروع کر دی کچھ دیر بعد نواز کی انگلیوں سے دھواں سا نکلنا شروع ہو گیا اور بزرگ جن باہر آ گئے اور پھر نواز اور عمر سومرو کی آنکھوں نے ناقابلِ بیان منظر دیکھا۔

تاشون کے برابر میں روئی کے گالوں بلکہ یوں کہنا زیادہ ٹھیک رہے گا کہ کسی برف کے گڈے کی مانند ایک نہایت نورانی اور خوبصورت بزرگ ہستی گلے میں تاشون کی زمردی تسبیح پہنے اپنی بلور جیسی خوبصورت آنکھوں سے محبت بھرے انداز میں تاشون کو دیکھ رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

زلفی جب سے گھر واپس آیا تو بڑی بے صبری سے نواز سولنگی کے ساتھ ہونے والی روداد سننے کا منتظر تھا اور جب عمر نے اس کو بزرگ جن کے جسم سے نکل آنے کا آنکھوں دیکھا احوال سنایا تھا تو اس کی حیرت کی انتہا نہیں رہی...... رانیہ نے بھی جب سے سنا تھا کہ اس گھر میں ایک بزرگ جن کو انسانی جسم سے رہائی ملی ہے تو بہت حیران ہوئی تھی کیونکہ اس نے تو آج تک سنا تھا کہ جن ایک بار انسانی جسم پر قبضہ کرلیں تو اتنی آسانی اور خوشی سے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے اُسے بڑی ایکسائٹمنٹ ہو رہی تھی کہ ایک بزرگ جن اس کے گھر میں موجود ہیں مگر جب تاشون نے یہ بتایا کہ وہ بزرگ جن پری زاد کے ساتھ اپنے قبیلے کی جانب روانہ ہو چکے ہیں تو ایک دم سے اس کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا تھا اور یہ حقیقت بھی تھی کہ تاشون نے ان بزرگ جن کو پری زاد کے حوالے کر دیا تھا کہ وہ انہیں ان کے قبیلے تک پہنچادے۔

رات کے کھانے کے بعد وہ سب کے سب ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے۔

میں تو آج تک جنات کے وجود کے بارے میں مختلف ابہام کا شکار تھا...... ہاں عمر تب ہی تو وہ بزرگ تم پر بھڑک رہے تھے......'' تاشون نے عمر کی بات پر مسکراتے ہوئے کہا تھا...... ''شکر کرو اُنہوں نے زیادہ غصہ نہیں دکھایا کیونکہ وہ خود اپنی پریشانی کا شکار تھے ورنہ جنات خود کو جھٹلانے والے اور اپنے وجود کے منکر لوگوں کا بہت ہی بُرا حال کرتے ہیں۔''

''تاشون پتہ نہیں کیوں سب کچھ دیکھنے کے باوجود میرا دل بھی ان کے بارے میں ابہام کا شکار ہے۔''

''دیکھو زلفی ......'' تاشون نے زلفی کے شک و شبے کو رد کرتے ہوئے کہا...... ''کہ قرآن مجید فرقان حمید بھی جنات کے ہونے کی گواہی دیتا ہے کہ جنات کی اپنی ایک دنیا ہے جو عالمِ ملائکہ اور عالمِ

Scanned by CamScanner

بشر سے علیحدہ ایک اور عالم ہے۔"

قرآن کریم جنات کے وجود پر دلائل دیتا ہے:

ترجمہ: "اور وہ واقعہ بھی قابلِ ذکر ہے جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے تاکہ وہ قرآن سنیں...... (سورۃ احقاف، آیت ۲۹)"

ترجمہ: "اے نبی ﷺ کہو میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا پھر جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے کہا، ہم نے بڑا عجیب قرآن سنا ہے۔" (سورۃ جن، آیت ۱)

ترجمہ: "میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔"

"قرآن کی ان آیات مبارکہ کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد کوئی مسلمان جنات کے وجود کا منکر نہیں ہوسکتا اور اگر وہ منکر ہے پھر بھی تو اللہ اس پر رحم کرے، اس کا کچھ نہیں ہوسکتا۔"

اب عمر اپنی کم عقلی اور کم علمی پر شرمندہ نظر آرہا تھا...... زلفی کی حالت اس سے کم نہ تھی۔

"وہ بزرگ جن مسلمان تھے......" زلفی خفت سے بولا۔

"ہاں وہ اسی گروہ سے تعلق رکھتے تھے جو نبی کریم ﷺ پر ایمان لائے تھے اور مسلمان ہوئے تھے۔"

"انہیں جسم سے نکلنے میں آخر کیا دقت پیش تھی......؟" زلفی نے استفسار کیا۔

"دیکھو زلفی......!"

"جنات کے معاملات بھی انسانوں سے جدا نہیں بلکہ ہمارے جیسے ہیں، ان کے ہاں شادیاں بھی ہوتی ہیں بچے پیدا ہوتے ہیں، بڑھاپا آتا ہے اور موت بھی طاری ہوتی ہے عمر! تم نے تو ان کی زبانی سنا ہی تھا کہ وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں...... پانچ ہزار سال پرانے جن ہیں......؟"

"ہاں میں نے سنا تھا وہ ایک جن ہوتے ہوئے اپنی کم طاقتی کی بات کر رہے تھے۔"

"اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں تھی انسانوں کی طرح جنات بلکہ کائنات کی ہر مخلوق کی طاقت اور حدود اللہ تعالیٰ نے قائم کی ہے...... چنانچہ بڑھاپے میں ان کی توانائیاں ختم ہونا آخری عمر کا جھٹکا ہم انسانوں کے بڑھاپے کی طرح ہی آتا ہے سب کچھ ختم کر دینے والا...... مجھے اُمید ہے وہ بزرگ جن اب زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہیں گے...... بہر حال وہ ایک بزرگ اور بہت نیک جن ہیں،

Scanned by CamScanner

[illegible] جن اگر مسلمان بھی ہوں تو وہ انسانوں کی طرح شریر اور فتنہ گر بھی ثابت ہو سکتے ہیں انسانوں کی طرح ہی نیکی بدی کی طاقت کا اظہار کرتے ہیں لیکن انسان بہرحال اشرف المخلوقات ہے سب سے اشرف و افضل۔"

"لیکن صرف انسان......؟" زلفی نے بڑی گہری اور ذومعنی بات کہی تھی......وہ جو شاعر نے کہا ہے کہ۔

آدمی کو بھی میسر نہیں انسان ہونا

"تم نے بالکل ٹھیک کہا ہے......" تاشون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جب سے تاشون نے نواز سولنگی کے جسم سے پانچ ہزار سال پرانے عمر رسیدہ جن کو نکالا تھا اور انہیں اُن کی منزل کی جانب روانہ کیا تھا......تب سے زلفی بہت خوش تھا، تاشون کا دوست ہونا اس کے ساتھ یوں رہنا اور اس کے مرتبے اور منازل کا مشاہدہ کرنا زلفی کو خود پر فخر کا موقع فراہم کرتا تھا...... وہ رانیہ کی روح کی واپسی ہو یا نواز کے جسم سے ہزار ہا سالہ بزرگ جن کو نکالنا، دونوں واقعات ہی تاشون کی حیثیت اور مقام کا تعین کر رہے تھے کبھی کبھی تو زلفی کو سب خواب سا لگتا تھا کہ اس کے گھر میں اس کی پکار پر مصر سے چلے آنے والا اس کا دوست تاشون اس کے گھر میں اللہ تعالیٰ کے عطا کئے علم کے خزانوں میں سے دکھی انسانیت کی خدمت کر رہا ہے۔

اس وقت بھی زلفی اور تاشون ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے جھٹ پٹے کا وقت تھا......کائنات پر راج کرتی سورج کی کرنیں رخصتِ سفر باندھ رہی تھیں، سرمئی سانجھ کا آنچل......اب کائنات پر پھیلتا جا رہا تھا......لاؤنج کے اختتامی دیوار سے لگے فل سائز ٹی وی پر اس وقت کوئی ٹاک شو ٹائپ کا پروگرام چل رہا تھا، رانیہ کچن میں رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی......اس کا پسندیدہ ڈرامہ آنے میں ابھی بہت ٹائم باقی تھا۔ اسی مناسبت سے وہ جلدی جلدی ہاتھ چلا رہی تھی۔ بہت عرصے بعد وہ خود کو فریش محسوس کر رہی تھی...... زلفی نے ٹی وی کی آواز مدھم کر دی تھی......ربیعہ ملکیا کے ساتھ لان میں کھیل رہی تھی کہ ربیعہ اپنی سائیکل چھوڑ کر بھاگتی ہوئی کچن میں آ گئی تھی اور رانیہ کے پیچھے چھپ گئی تھی......ملکیا اس کے پیچھے ہنستی ہوئی آئی تھی اور ربیعہ کو ماں کی اُوٹ میں جا لیا تھا۔

اب تینوں کے قہقہے تواتر سے گونج رہے تھے......زلفی نے بھی ایک دم تاشون کی باتوں سے توجہ ہٹا کر ہنستی ہوئی رانیہ اور ربیعہ کی طرف دیکھا اور تشکر سے اس کی آنکھیں بھر آئیں تھیں......زلفی مدت

Scanned by CamScanner

کر کہا...... ''ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے، میں جا کر دیکھتا ہوں......'' زلفی نے گھر کے صدر دروازے کی جانب جاتے ہوئے کہا۔

اسی اثناء میں مونگا اُوپری منزل سے نیچے آ گئی تھی اور وہ بھی تاشون کے ساتھ آنے والے اجنبی مہمان کا استقبال کرنے کو تیار تھی۔

زلفی نے گیٹ کھول دیا...... گیٹ پر ایک باوردی ڈرائیور کھڑا تھا...... ''ذوالفقار صہبائی صاحب کا گھر یہ ہے؟''

ڈرائیور نے زلفی کے ایڈریس کی تصدیق چاہی تھی۔

''بالکل آپ صحیح ایڈریس پر آئے ہیں......'' ڈرائیور یہ جواب سن کر مستعدی سے واپس مڑا اور بلیک کلر کی مرسڈیز کار کا دروازہ کھولا ...... دروازہ کھلتے ہی سفید براق کرتہ شلوار میں ملبوس ایک باریش نورانی چہرے والی نہایت باوقار شخصیت اُتری اور نپے تلے انداز میں زلفی کے گیٹ تک آ کر ٹھہر گئی...... وہ تقریباً ساٹھ سالہ بزرگ آدمی تھے ان کی شخصیت نہایت سادگی اور دلکشی کی حامل تھی...... زلفی دل ہی دل میں ان سے بہت متاثر ہوا۔

''آپ شاید ذوالفقار صہبائی ہیں......'' بزرگ نے مسکراتے ہوئے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا جسے زلفی نے گرم جوشی سے تھام لیا...... ''جی بالکل بالکل آیئے آپ ہی کا انتظار ہو رہا تھا......'' زلفی نے انہیں لے کر گھر کے اندر قدم بڑھا دیئے۔

ذرا دیر بعد وہ سب تاشون کی رصدگاہ میں رکھے صوفوں پر براجمان تھے۔

''یہ شاکر علی خان صاحب ہیں اور سنگاپور سے آئے ہیں......'' تاشون نے زلفی اور مونگا سے آنے والی شخصیت کا تعارف کراتے ہوئے کہا......''اور شاکر صاحب زلفی سے تو آپ گیٹ پر ہی مل ہی چکے ہیں......مونگا سے بھی آپ کا غائبانہ تعارف ہے۔''

شاکر علی اپنے تعارف پر تھوڑا سا مسکراتے ہوئے بولے۔

''مجھے جب معلوم ہوا کہ آپ آج کل یہاں تشریف فرما ہیں تو مجھ سے رہا نہ گیا اور ملنے چلا آیا۔ کچھ ضروری باتیں بھی کرنی تھیں جو کہ فون پر کافی حد تک آپ سے کر ہی چکا ہوں۔''

Scanned by CamScanner

”آپ کو دیکھ کر لگتا نہیں ہے کہ آپ نے اپنی زندگی سنگاپور میں گزاری ہے اب تک......برا مت مانیئے گا جو مجھے محسوس ہوا وہ کہہ دیا......“ زلفی نے خجل ہوتے ہوئے کہا......”وہ آپ کا مکان والا معاملہ جس کے بارے میں تاشون نے مجھے تھوڑا بہت بتایا مجھے تو آپ سے ملنے کا بڑا انتظار تھا......“ زلفی نے اشتیاق بھرے انداز میں کہا۔

شاکر خان صاحب!...... سچی بات تو یہ ہے کہ انہیں آپ سے ملنے سے زیادہ آپ کے سنگاپور والے مکان کی روداد جاننے کا بڑا اشتیاق تھا......“ تاشون نے اپنے مہمان کو زلفی کی بے چینی کی اصل وجہ بتائی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

یوں تو اس عالم رنگ و بو میں روز ہی ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں جن کی کوئی عقلی یا سائنسی توجیہہ ممکن نہیں اور وہ واقعات کیونکہ عام لوگوں یا غیر معروف لوگوں کی ساتھ پیش آتے ہیں اس لئے ایسے واقعات کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی اور نہ ہی قابل غور سمجھا جاتا ہے یوں ایسے واقعات اس شخصیت تک محدود رہتے ہیں یا اگر وہ کسی کو بتا بھی دیتا ہے تو زیادہ تر لوگ اُسے وہمی یا مخبوط الحواس سمجھتے ہیں کیونکہ اس شخصیت کی بتائی ہوئی چیز عقل سے ماورا یا سائنس کے خلاف نظر آتی ہیں حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے اور وہ یہ کہ ہر حس و شعور کا دائرہ عمل محدود ہوتا ہے......قوتِ باصرہ (آنکھ) ایک خاص حد تک کام کرتی ہے اس کے آگے وہ عاجز ہے قوتِ سامعہ (کان) سے بھی ایک حد تک استفادہ کیا جاسکتا ہے لیکن اگر متکلم مخاطب سے بعید اور اس کی آنکھوں سے اُوجھل ہو تو نہ اس کی آواز سنی جائے گی اور نہ ہی اس کی شکل دکھائی دے گی لیکن اس بناء پر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ جو چیز میری نگاہ کے سامنے نہیں ہے وہ تو دراصل موجود ہی نہیں ہے۔ چونکہ ہر حس و شعور کا دائرہ محدود ہے اسی طرح عقل کا بھی دائرہ اور ادراک و شعور محدود ہے...... ہر چیز کو میزانِ عقل پر نہیں تولا جاسکتا۔

جو چیز عقل پر میزان نہیں کی جاسکتی وہ مافوق الفہم یا مافوق الفطرت کہلاتی ہے اور عقلِ انسانی سے ماورا کے ادراک کے لئے عقل کو علم و معرفت اور وحی ربانی کے تابع رکھ کر اس سے استفادہ کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے تعلیم کیا گیا ہے اور یہی تعلیم ہمیں معجزات و کرامت پر یقین کرنا بھی سکھاتی ہے کیونکہ عقل کے ساتھ وحی الٰہی کا لطیف و آفریں نورانی تعلق باقی رہے تو اسلام کا بتایا ہوا کوئی حکم خلافِ فطرت اور خلافِ حقیقت نظر نہیں آسکتا......اگر وحی سماوی اور تعلق معہ اللہ کا کنیکشن منقطع ہو جاتا ہے تو قدم قدم پر انسانی عقل اس طرح ٹھوکریں کھاتی ہے جیسے کہ اندھیرے میں بینائی کی قوت......اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہ السلام کو جو معجزات عطا فرمائے وہ بھی دراصل اس بات کی طرف اشارہ

Scanned by CamScanner

تھے کہ مستقبل میں لوگ سلسلہ نبوت ختم ہونے کے بعد ان معجزات کے ذریعے قانون، قدرت اور عقل انسانی کی رسائی کے معاملات میں وحی الٰہی کو قدم قدم پر رہنما رکھیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ وقاہرہ کا ظہور ہوتا رہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا میں اُڑ کر صبح سے شام تک دو ماہ کی مسافت طے کرتا تھا اور آج فضا میں ہزاروں میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائی جہاز پرواز کرتے ہیں...... جو کام ٹیکنالوجی سے ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی تصدیق کے لئے بغیر ٹیکنالوجی سے ظاہر کر کے عقلِ انسانی سے ماوراامُور کی جانب اپنی قدرتِ کاملہ کا ظہور کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم فرقانِ حمید بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت ورحمت کا ایک معجزہ ہی ہے۔ پھر بھی آج ایسے افراد موجود ہیں جو Protein-in-Water کے کیمیائی فارمولے پر یقین رکھتے ہیں یعنی کائنات میں اس فارمولے سے ہٹ کر کسی جاندار کا وجود نہیں۔ یہ نظریہ کسی مافوق الفطرت اور غیر مرئی وجود کو تسلیم نہیں کرتا۔

شاکر علی خان کے والد گرامی صابر علی خان بھی اسی نظریہ کے حامی تھے وہ سائنس کے طالب علم رہے اور پھر بعد میں انہیں ایک سائنسی ریسرچ سینٹر میں ملازمت ملی...... چنانچہ مابعد الطبیعیات اور مابعد الحیاتیات سے ان کا دور دور تک کا واسطہ نہیں تھا...... وہ مادے اور جوہر کے ظاہری وجود سے کبھی آگے نہ بڑھے تھے مگر ان کی زندگی میں ہونے والے پے در پے دو اہم واقعات نے ان کو یہ نظریہ بدلنے پر مجبور کر ڈالا۔

زلفی کو بھی رانیہ کے ساتھ ہونے والے پے در پے واقعات نے اپنا نظریہ بدلنے پر مجبور کر دیا تھا اور اب وہ تاشون کے ساتھ روزانہ ہی ایسے واقعات اور باتیں ڈسکس کرتا تھا۔

اس روز بھی جب وہ لوگ شام کو لاؤنج میں بیٹھے تھے، تب تاشون کے ذریعے زلفی کو معلوم ہوا تھا کہ شاکر علی سنگاپور سے آئے ہیں اور ان کے سنگاپور والے مکان کی تھوڑی بہت روداد وہ تاشون سے سن چکا تھا۔ کیونکہ آج وہ مافوق الفطرت چیزوں کے متعلق گفتگو کر رہے تھے...... زلفی کو اب اپنے ہی جیسے متاثرہ لوگوں سے ملنے اور گفتگو کرنے کا انتظار رہتا تھا...... زندگی میں اس سے پہلے کبھی اس قسم کی صورتحال سے آشنائی نہ ہوئی تھی زندگی کا یہ ایک پُراسرار مگر حقیقی پہلو اُسے کبھی کبھی دہشت زدہ کرنے کے ساتھ ساتھ دلچسپ بھی لگا کرتا تھا اور اس وقت بھی وہ شاکر علی سے سوال کر رہا تھا کہ وہ اپنے والد صاحب کے مادے اور جوہر کے نظریہ کے بدلنے کی روداد بتائیں۔

Scanned by CamScanner

شاکر علی...... زلفی کے سوالوں کے جواب میں گویا ہوئے ...... ''میرے والد صاحب ایک سائنسی دماغ رکھتے تھے ، پوری زندگی سائنس کے طالب علم رہے، ہر چیز کی پرکھ عقل ، پھر Experement، پھر Observations, Precautions اور Result پر مبنی ہوتی تھی...... مجھے یاد ہے کہ ان دنوں پڑوس میں ایک صاحب کا انتقال ہو گیا...... کچھ وجوہات کی بناء پر تدفین کے انتظامات رات کو مکمل ہوئے اور قبرستان دور ہونے کی بناء پر جنازہ بس کے ذریعے آخری منزل کی طرف روانہ ہوا...... والد صاحب اپنی ذاتی گاڑی میں تھے، تدفین کی تکمیل تک کافی رات ہو چکی تھی...... چاندنی روشن راتیں تھیں وہ چمک رہا تھا آس پاس خاصی روشنی تھی...... تدفین کے بعد جب لوگ بس میں سوار ہو گئے اور جن جن کی اپنی سواری تھی وہ بھی رفتہ رفتہ چلے گئے تو والد صاحب اپنی گاڑی کی طرف آ گئے ۔ ابھی انہوں نے گاڑی اسٹارٹ کی ہی تھی کہ انہیں کار کی ہیڈ لائٹس میں ایسا محسوس ہوا جیسے ایک دم سے بہت طویل سائے جیسی شبیہ نمودار ہو گئی ہے اور انہیں گھور رہی ہے ابھی وہ اپنا وہم سمجھ کر گاڑی چلانے والے ہی تھے کہ اسی اثنا میں اُن کی خاصی بلند سرگوشیاں بھی شروع ہو گئی تھیں ۔ انہوں نے جب یہ سرگوشیاں سنیں تو اپنے خوف کو دباتے ہوئے ڈپٹ کر پوچھا......!

''کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو؟''

''والد صاحب کو ان کے اس سوال کا جواب تو خیر کیا ملتا مگر اب سرگوشیاں دبے دبے قہقہوں میں بدل رہی تھیں ۔ والد صاحب کے اعصاب ایک دم کشیدہ ہو گئے اور وہ بڑی دقتوں کے بعد انتہائی اسپیڈ سے اپنی کار وہاں سے نکال لے آئے آخری آواز جو انہوں نے سنی وہ قبرستان کی دیوار پار کرنے سے پہلے تھی...... ''کہو صابر علی ہمیں مانتے ہو یا کوئی اور ثبوت دیں......'' والد صاحب کے اعصاب اتنے مضبوط نہ ہوتے تو اور کوئی عام اعصاب والا شخص ہوتا تو یقیناً بے ہوش ہی ہو جاتا یا ہارٹ فیل بھی ہو سکتا تھا...... اس واقعے نے والد صاحب کے نظریات کو بالکل تبدیل کر دیا تھا...... اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ مادے اور جوہر کے ظاہری وجود سے آگے بھی کچھ ہے۔''

''یعنی...... کچھ تو ہے جو نظر نہیں آتا۔''

شاکر علی خان نے نہایت پُراسرار انداز میں یہ مصرعہ پڑھا۔ شاکر علی خان کی بات مکمل ہو چکی تھی، ماحول پر ایک خاموش سکوت طاری تھا۔

Scanned by CamScanner

تاشون کے ایک گہرے سانس نے جیسے سکوت میں ارتعاش پیدا کر دیا تھا......''ایسے بہت سے واقعات ہمارے اردگرد رونما ہوتے ہیں......'' وہ گویا ہوا......'' مجھے یقین ہے سائنس کبھی نہ کبھی ان کی توجیہہ پیش کرے گی اور سائنس کے ذریعے ہی اس کائنات میں موجود دوسری غیر دریافت شدہ مخلوقات کا وجود بھی ثابت کیا جا سکے گا لیکن ایسا ہوا بھی ہے......سائنس نے وہ ایجادات یا وہ کام اب آ کر سمجھے ہیں جو انبیاء کرام علیہ السلام اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ذات مبارک سے معجزاتی طور پر ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے سامنے درخت جھک جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کو سلام کیا کرتے تھے......کفار اس معجزہ کا مذاق اُڑایا کرتے تھے......مسجد نبوی میں مسجد کا منبر ایک درخت کا تنا تھا اس سے ٹیک لگا کر حضور ﷺ خطبہ مبارک دیا کرتے تھے۔ جب مسجد میں منبر لگایا گیا اور درخت کے اس تنے کو اُتارا جانے لگا تو وہ باقاعدہ رونے لگا اور پھر جب حضور ﷺ نے اس پر اپنا دستِ مبارک رکھا تو وہ چپ ہو گیا......ہم جانتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ محسنِ انسانیت اور تمام عالم کے لئے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں......کائنات کے ہر ذرہ اور کائنات میں موجود نباتات و موجودات ہر ذی روح کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں تو کیوں نہ وہ جہاں سے گزرتے ان کے احترام میں کائنات کا ذرّہ ذرّہ تعظیم کے لئے جھک جاتا؟......یا منبر بنا تنا ان کے فراق و جدائی کے احساس سے رُو پڑتا؟''

''آج ماہرین علم نباتات نے درختوں اور پودوں کے متعلق حیرت انگیز انکشافات کیے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پودوں میں دیکھنے، سننے کی قدرت ہے اور وہ آپس میں بات چیت بھی کر سکتے ہیں......ان پر عشق و محبت، رنج و غم کی کیفیات بھی وارد ہوتی ہیں اور بعض پودے تو اتنے حساس ہوتے ہیں کہ جو چھونے سے ہی سکڑ جاتے ہیں اس طرح کی حس رکھنے پر ایک پودے کو ''چھوئی موئی'' کہتے ہیں......مشہور ماہر سائنس سر جگدیش چندر بوس نے طویل تجربہ و تحقیق کے بعد ایک کتاب ''پلانٹس آٹوگرافس اینڈ ایوولیشن'' کے نام سے شائع کی ہے۔ جس میں اس نے پودوں کے متعلق نہایت حیرت انگیز معلومات جمع کی ہیں جس کو پڑھنے کے بعد کوئی عقل و دانش کا مالک انسان مذکورہ معجزہ سے انکار نہیں کر سکتا۔''

تاشون نے اپنی بات سمیٹتے ہوئے کہا۔

''ایسے بہت سے معجزات اور واقعات مافوق الفطرت ہونے کے باوجود غیر فطری نہیں بلکہ عین

Scanned by CamScanner

مظہر فطرت ہوتے ہیں اب شاکر علی صاحب نے بھی اپنے تجربات کی بنیاد پر یہ بات کہی تھی۔"

"بات کہاں سے کہاں نکل گئی لیکن اچھا ہوا کہ بہت سی گراں قدر معلومات حاصل ہوئیں لیکن مجھے تو یہ جاننا ہے کہ اس مکان میں جو کار پورچ میں آ کر رُکتی تھی اور کوئی سلام کرتا تھا پھر کار واپس جاتی تھی..... کیا اب بھی ایسا ہی ہے......" زلفی نے شاکر علی صاحب سے براہِ راست سوال کیا۔

"ہاں وہ بھی مافوق الفطرت واقعات میں سے ایسا ایک واقعہ تھا جس نے میرے والد صاحب کی سوچ کو اور میری زندگی کو بھی بدل ڈالا......" شاکر علی صاحب نے بڑے گہرے لہجے کہا۔

"اس وقت تو آپ کے والد گرامی اعلیٰ حضرت صاحب بھی ہمارے درمیان موجود تھے۔

شاکر علی صاحب نے تاشون کی طرف توجہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تقریباً ۱۹۶۹ء کی بات ہے جس سائنسی ریسرچ سینٹر میں والد صاحب کام کرتے تھے انہوں نے انہیں کسی کورس کے سلسلے میں سنگاپور بھیجا......اس وقت انڈونیشیا سے اس کی سیاسی چپقلش چل رہی تھی جس کی وجہ سے گاہے گاہے مارشل لاء لگ جاتا تھا قصہ مختصر والد گرامی تو پہلے سنگاپور چلے گئے پھر ہم سب کو بھی جانا تھا کیونکہ ریسرچ سینٹر والوں نے والد صاحب کو کورس کے بعد چند سال وہیں رُکنے کو کہا تھا۔ ان دنوں ہمارے ایک ماموں بھی ملایا میں مقیم تھے جو کہ بعد میں سنگاپور آ گئے تھے چنانچہ میں اور میری چھوٹی بہن والدہ صاحبہ کے ساتھ سنگاپور کے لئے روانہ ہوئے...... ماموں نے ہمارے جانے سے پہلے رہائش کے لئے جگہ تلاش کرنا شروع کی کیونکہ والد صاحب اپنی نوکری اور کورس میں مصروف تھے اس لیے سب کچھ ماموں اکیلے کر رہے تھے بالآخر انہوں نے ایک مکان تلاش کر ہی لیا وہ سمندر کے کنارے قدرے ڈھلوان پر واقع ایک کافی بڑا مکان تھا......اس مکان میں چار ستون پر بنا ایک طویل برآمدہ تھا جیسے کہ پورچ ہوتا ہے......اس میں اسٹور اور گیراج بھی تھا تمام رہائشی کمرے بھی پہلی منزل پر تھے۔ اس کا ڈرائنگ روم ۵۰ فٹ لمبا تھا اور باقی کمرے بھی اسی حساب سے بڑے بڑے تھے......مکان اتنا بڑا تھا کہ اس کی دیکھ بھال کے لئے ایک بہت بڑے اسٹاف کی ضرورت تھی اسی وجہ سے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا جبکہ ہمیں باورچی اور دیگر ملازمین کی بھی فوری ضرورت تھی۔"

شاکر علی صاحب تھوڑی دیر کو رک کے پھر بولے......"یہ بھی ماموں کی مہربانی تھی وہ جلد ہی دو ملازمین عورتیں لے کر آ گئے وہ ہمارے گھر کے کام پر راضی تو ہو گئیں مگر شام چار بجے تک اور اس کے

Scanned by CamScanner

علاوہ دوپہر میں انہیں دو گھنٹے کی چھٹی بھی چاہیے تھی......ان کا اصرار تھا کہ وہ ہر حال میں اندھیرا ہونے سے قبل ہمارے گھر سے چلی جایا کریں گی ان کے اتنے اصرار کی وجہ جب والدہ صاحبہ نے دریافت کی تو وہ بولی......ہم دونوں کام سے نہیں گھبراتیں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ مکان جو آپ نے لیا ہے اچھا نہیں ہے اس کے متعلق اس قسم کے واقعات مشہور ہیں جن سے خوف آتا ہے۔ جب جنگ کے دوران جاپانی اس مکان پر قابض تھے تو یہاں بہت خراب واقعات ہوئے تھے ظاہر ہے اس کے بعد والدہ نے خاموش ہوجانا تھا...... ماموں ان دنوں کہیں سے ایک کتا خرید لائے لیکن اس نے بھی مکان میں داخل ہونے سے انکار کردیا تھا تاہم مکان کے اردگرد چکر لگانے شروع کردیئے تھے وہ کتا بعض اوقات اپنے سایہ پر بھی غراتا تھا بہر حال ہم نے ان سب باتوں کو یکسر نظر انداز کردیا تھا میں نے اسکول جانا شروع کردیا تھا......میری بہن جو بہ مشکل سال بھر کی تھی وہ والدہ صاحبہ کے ساتھ گھر پر ہوتی تھی والد صاحب ایک بجے ریسرچ سینٹر سے آتے کھانا کھاتے آرام کرتے......اس گھر میں چند ہفتے تو خیریت سے گزرے ہونگے کہ پھر مافوق الفطرت واقعات کا ظہور ہونا شروع ہوگیا تھا......''

شاکر علی ذرا دیر کے لئے خاموش ہوگئے۔

''دوپہر بارہ اور ایک کے درمیان والدہ صاحبہ کو یوں محسوس ہونے لگا تھا کہ جیسے کوئی کار پورچ میں آئی ہو دروازہ کھلا ہو اور کسی نے سلام کیا ہو اور پھر کار چلی گئی ہو...... والدہ صاحبہ دوڑ کر باہر آ کر دیکھتیں کہ کون آیا ہے؟......مگر وہاں کوئی نہ ہوتا تھا نہ کار ہوتی اور نہ ہی کار کے آنے جانے کا نشاں۔''

''والدہ صاحبہ جب یہ بات والد صاحب سے کہتیں تو وہ سخت غصے میں آجاتے......ایک ویک اینڈ پر والد نے اپنے چند کولیگ اور ان کی بیگمات کی دعوت کی، انہیں لنچ پر بلایا تھا وہ سب تو آگئے تھے لیکن میرے والد صاحب جو کسی کام سے باہر گئے تھے لیٹ ہوگئے، اب سب کولیگ اور دوست د احباب کو والد صاحب کا انتظار تھا کہ اتنے میں انہیں ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کہ پورچ میں کوئی کار آ کر رکی ہو......دروازہ کھلا اور کسی نے سلام کیا اور کار چلی گئی ان دوستوں میں سے ایک نے باہر آ کر دیکھا کہ کیا ماجرا ہے مگر وہی بات، پورچ میں کوئی نہ تھا اور نہ ہی کار کے آنے جانے کے نشانات تھے سارے دوستوں کے پاس اب یہی موضوعِ گفتگو تھا...... والدہ صاحبہ سے والد صاحب کے دوست اور بیگمات طرح طرح کے سوالات کر رہے تھے......انہوں نے بتایا کہ کچھ دنوں سے ایسا ہو رہا ہے مگر وہ یہ معاملہ سمجھنے سے قاصر ہیں اتنے میں والد صاحب کی آمد ہوگئی اور وہ یہ باتیں سن کر خاموش ہی

Scanned by CamScanner

رہے۔''

''یہاں میں یہ بتاتا چلوں کہ......'' شاکر علی صاحب نے جیسے اپنی یادداشت پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔

''میرے ماموں کی بیٹی سارہ بھی میری ہم عمر تھی میرے ساتھ ہی ایک اسکول میں پڑھتی تھی خیر اس روز مہمان چلے گئے تھے سارہ اور میں کھیل رہے تھے کہ اچانک سارہ کو نیند آنے لگی اور وہ بہت تھکی تھکی لگ رہی تھی اس نے کہا کہ وہ سونا چاہتی ہے چنانچہ وہ اپنے کمرے میں سونے چلی گئی......میری والدہ میری چھوٹی بہن کے کپڑے سی رہی تھیں کہ اچانک انہیں کمرے کی کھڑکی سے باہر ایک نیلے رنگ کی روشنی نظر آئی جسے اُنہوں نے نظر انداز کر دیا پھر انہیں کچن سے برتن اُٹھانے دھونے رکھنے کی آوازیں آنے لگیں وہ یہ سوچ کر کہ آج ملازمہ اتنی جلدی لنچ بریک ختم کر کے کیسے آ گئی؟ وہ کچن کی طرف جانے لگیں تو انہیں کچن سے کسی عورت اور مرد کی صاف انگلش میں بات چیت کرنے کی آوازیں آنے لگیں تھیں۔''

مرد نے کہا......''سارہ بیٹی بہت بیمار ہے تم جاؤ جلدی سے ڈاکٹر سیمسن کو بلا کر لے آؤ......'' اور پھر جب والدہ کچن میں پہنچیں تو وہاں کوئی نہ تھا۔

''والدہ صاحبہ نے یہ بات بھی ہمت کر کے والد صاحب کو بتائی، اس مرتبہ انہوں نے والدہ صاحبہ کو اتنا ڈانٹا تو نہیں تھا مگر یہ ضرور کہا تھا کہ اب تم روز مجھے ایسے ہی واقعات سناؤ گی؟''

''لیکن اس روز ایک حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ سارہ کی طبیعت جو اتنی خراب تھی کہ اس کو تقریباً ایک سو چار بخار چڑھا ہوا تھا لیکن وہ دیکھتے دیکھتے ہی بالکل ٹھیک ہو گئی تھی۔''

''دو روز خیریت سے گزرے تھے کہ تیسرے روز ایک اور واقعہ رونما ہوا......اس دن والدہ گھر میں شام کے وقت اکیلی کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھیں، یکا یک اُنہوں نے فضا میں غیر معمولی خنکی محسوس کی، والدہ صاحبہ کتاب چھوڑ کر کچن میں چائے بنانے چلی گئی، تو انہیں ایسا محسوس ہوا تھا کہ جیسے کسی کا سرد ہاتھ اچانک ان کی کمر پر لگا ہو، والدہ صاحبہ بہت مضبوط اعصاب کی خاتون تھیں مگر وہ ایسی ڈریں کہ سب چھوڑ چھاڑ اپنے کمرے میں آ کر بند ہو گئی تھیں اور پھر جیسے یہ معمول ہو گیا تھا کچھ نا آشنا آوازیں کچن سے یا کھانے کے کمرے سے آنے لگی تھیں......مزید یہ کہ اب تو والد صاحب کو بھی اسی قسم کی آوازیں آتی تھیں پھر اُنہوں نے بھی تسلیم کر لیا تھا کہ واقعی کوئی دوسری غیر مرئی مخلوق بھی ہے جو

Scanned by CamScanner

ہمارے ساتھ رہتی ہے اور پھر ہم نے وہ گھر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا...... اس گھر میں وہ ہمارے آخری دن تھے کہ ایک رات والدہ صاحبہ کی اچانک جیسے ایک جھٹکے سے نیند سے آنکھ کھل گئی تھی...... انہوں نے دیکھا کہ والد صاحب کھڑکی میں کھڑے باہر ہونے والی تیز بارش دیکھ رہے ہیں...... والدہ صاحبہ نے گھڑی میں وقت دیکھا، رات کے دو بج رہے تھے وہ اس وقت سیدھی کروٹ سے سو رہی تھیں، انہوں نے کروٹ لیے بغیر والد صاحب کو مخاطب کیا۔

''کیا باہر بارش ہو رہی ہے؟''

''والدہ کی آواز پر والد صاحب پلٹے تھے لیکن خاموش رہے تھے کہ اچانک والدہ صاحبہ کو بستر کے دوسری طرف سے والد صاحب کی نیند میں ڈوبی آواز آئی۔''

''کیا بات ہے زرینہ؟ کیوں چلا رہی ہو......؟'' والدہ صاحبہ نے تیزی سے کروٹ لے کر بستر کے دوسری جانب دیکھا تو ان کے ہوش گم ہو گئے تھے...... والد صاحب تو ان کے پاس ہی سو رہے تھے، والدہ نے پھر تیزی سے پلٹ کر کھڑکی کی جانب دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھا...... وہ فوراً ہی خوف کے مارے بے ہوش ہو گئی تھیں۔''

''دوسرے دن ہوش آنے کے بعد بہت مشکل سے والدہ کی حالت سنبھلی تھی اور اُسی شام ہم سب نیا مکان تلاش کرنے تک ایک ہوٹل میں شفٹ ہو گئے تھے۔''

''والد صاحب نے اب مکان ڈھونڈنے کی ذمہ داری ماموں کو نہیں سونپی تھی وہ خود مکان ڈھونڈ ہی رہے تھے اور اس دہشت ناک مکان کے بارے میں معلومات بھی اکھٹی کر رہے تھے...... اس سلسلے میں اُنہوں نے دور نزدیک کے دیہاتوں تک کے چکر لگانے شروع کر دیے تھے پھر اُنہیں اس مکان کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی چلی گئیں تھیں...... سب سے پہلے تو اس بات پر سب لوگ حیران تھے کہ ہم میں سے کسی ایک کو بھی اس گھر میں جان کا خطرہ نہیں ہوا کیونکہ اس گھر میں ہم سے پہلے ایک آفیسر آیا تھا جس کی موت بہت بری حالت میں ہوئی تھی...... ایک اور شخص نے اس مکان کے گیراج میں خودکشی کی تھی، ساتھ ہی یہ بات بھی پتہ چلی تھی کہ جب ملایا پر جاپانیوں کا قبضہ ہوا تھا یہ گھر جاپانی فوج کے استعمال میں تھا جہاں پر لوگوں پر بے پناہ تشدد کرنے کے بعد انہیں مار دیا جاتا تھا اور یہ مکان کسی ڈاکٹر سیمسن کی ملکیت تھا۔''

شاکر علی خان اس دہشت ناک مکان کی رُوداد سنا چکے تھے...... ماحول پر خاموشی طاری تھی۔

Scanned by CamScanner

''واقعی حیرت کدہ ہے دنیا......'' زلفی نے خاموشی کو توڑا۔

''ان دونوں واقعات نے میرے والد کی مادے اور جوہر کے ظاہری نظریے کی دھجیاں بکھیر دی تھیں وہ اب غیر مرئی قوتوں اور مافوق الفطرت مخلوق کا وجود ماننے پر مجبور ہو چکے تھے......اسی سلسلے میں ان کی ملاقات آپ کے والد گرامی اعلیٰ حضرت صاحب سے کسی دوست کے توسط سے ہوئی تھی۔''

شاکر علی خان نے تاشون کو مخاطب کیا۔

''اسی طرح کی کسی چیز سے کوئی ۷، ۸ سال پہلے زلفی کا بھی واسطہ پڑ چکا تھا......'' تاشون نے زلفی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا...... ''لیکن اس وقت موصوف مافوق الفہم کو وہم یا نظر کا دھوکہ سمجھتے تھے......زلفی تمہیں وہ آگ یاد ہے جس کے بارے میں تم نے مجھے خط لکھ کر بتایا تھا؟''

تاشون نے زلفی کو یاد دلاتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا تھا برخوردار......! کچھ ہمیں بھی بتاؤ......'' شاکر علی نے کہا۔

''ویسے اب تو تم بھی مافوق الفہم اور وہم کے درمیان فرق جان گئے ہو گے کیونکہ تمہاری اپنی زندگی نے یہ فرق واضح کر دیا ہے......'' شاکر علی خان کا اشارہ رانیہ کے ساتھ ہونے والے حادثات اور واقعات کی طرف تھا۔

''میں بھی کبھی آپ کے والد صاحب کی طرح مادے اور جوہر کی ظاہری حالت کا قائل تھا......'' زلفی نے سوچ کے گہرے ساگر میں ڈوبتے ہوئے کہا۔

''ان دنوں ہم عمر کے گاؤں میں ٹھہرے ہوئے تھے، میرے اور عمر کے علاوہ اس کا ایک کزن بھی ہمارے ساتھ تھا......ہم رات کے وقت ایک علاقے سے دوسرے میں جا رہے تھے دیہی علاقہ تھا سو چاروں طرف کھیت اور درختوں کے سلسلے تھے اور پھر چلتے چلتے ہمیں احساس ہوا کہ ہم رستہ بھول گئے ہیں......اچانک دیکھا کہ کچھ دور آگ جل رہی ہے ہم نے سوچا وہاں کوئی موجود ہو گا جس سے رستہ پوچھیں گے ہم اس طرف چل دیئے لیکن ابھی ذرا دور چلے تھے کہ آگ بجھ گئی تھی اور پھر چند سیکنڈ بعد وہی آگ دوبارہ اُبھری لیکن کافی دور چلتے رہنے کے باوجود وہ ایک فرلانگ کا فاصلہ طے نہ ہو پا رہا تھا......عمر اور اس کا کزن سمجھ گئے تھے معاملہ کیا ہے لیکن میرے ازحد پوچھنے پر بھی مجھے نہیں بتا رہے تھے پھر اسی طرح چلتے ہوئے ہمیں اچانک درست راستے کا احساس ہوا......ہم اس آگ کو چھوڑ کر درست راستے کی طرف ہو لیے تھے مگر ہم نے ابھی درست راستے کی طرف چند قدم ہی بڑھائے تھے

Scanned by CamScanner

کہ اچانک ہمارے سامنے ایک خوفناک آواز کے ساتھ آگ کا بڑا از بردست شعلہ بلند ہوا اور پھر بجھ گیا، لیکن اس کے باوجود خوف کے اپنے راستے پر چلتے رہے، پھر کچھ اور فاصلے پر ایک اور شعلہ بلند ہوا ......اور وہ ہمارے ساتھ ساتھ سبک خرامی سے چلنے لگا، اس نے بھی ہمیں راہ سے بھٹکانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن ہم جی کڑا کر کے درست راستے پر چلتے رہے تھے......عمر کا کزن منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتا بھی رہا تھا......عمر اور مجھے بھی اس نے اللہ کو یاد کرنے کی تلقین کی......ہم بھی حالت کی نزاکت سمجھتے ہوئے اللہ کو ہی یاد کر رہے تھے......پھر یہ ہوا کہ وہ شعلہ ہمارے راستے میں تو نہ آیا لیکن ہمارے ساتھ ساتھ اس وقت تک چلتا رہا جب تک ہماری منزل مقصود نہ آ گئی اور جیسے ہی ہماری منزل آئی وہ شعلہ غائب ہو گیا تھا۔''

''وہ شہابہ تھا......شہابہ......جو سنسان راستوں، صحراؤں میں نظری فریب دے کر مسافروں کو بھٹکا دیتا ہے وہ غیر مرئی اجسام میں سے ہے......'' تاشون نے کہا۔

''ہاں عمر کا کزن بھی یہی کہہ رہا تھا گاؤں دیہات کے لوگ یا صحرا میں رہنے والے لوگ چونکہ پیدل دور دراز کے سفر کرتے ہیں اور اگر سفر رات میں کرنا ہو جائے تو عموماً ایسے نظری فریب غیر مرئی اجسام انہیں مل سکتے ہیں یہ نقصان دینے سے زیادہ شرارتی عناصر کے زمرے میں آتے ہیں......'' تاشون نے کہا۔

''شرارتی عناصر......؟'' زلفی نے کہا۔

''حیرانگی ہے مجھے یہاں اس دن روح فنا ہو رہی تھی اور غیر مرئی اجسام ہم سے لطف اندوز ہو رہے تھے، شرارت کر رہے تھے۔''

''جی جناب شرارتی عناصر......صرف یہ ہی نہیں زلفی......'' تاشون نے کہا۔

''تمہیں یہ جان کر مزید حیرت ہوگی کہ علم نجوم اور قدیم مائی تھولوجی کے نظریات کے مطابق ہر مہینے کے شرارتی عناصر اپنے موجودہ اوقات میں کارفرما ہوتے ہیں اور ان میں سب سے زیادہ ماہ فروری کو قدیم رومی بے زار کن مہینہ گردانتے تھے رومی اس مہینے سے اتنی نفرت کرتے تھے کہ انہوں نے ہی اسے گھٹا کر اٹھائیس دن کا کر دیا تھا......ایک ایسا مہینہ جس میں لیپ کے سال میں ہر سال بعد ایک دن کا اضافہ کر دیا جاتا اس طرح کلینڈر کو مزید پیچیدہ بنا دیا گیا......قدیم مائی تھولوجی کے مطابق جسے ہم اب فروری کہتے ہیں اُسے شرارتی عناصر کا مہینہ کہا جاتا تھا......ان عناصر کی ایک دیوی تھی جو

Scanned by CamScanner

''نارٹیا'' کہلاتی تھی اسے ''T'' کی شکل کے پتھر پر تراشا جاتا تھا...... T کے شکل کے پتھر کو شرارتی عناصر کا حاکم یا اُن پر نظر رکھنے والا بھی تصور کیا جاتا ہے لوگ اکثر ان عناصر کے بارے میں گفتگو تو کرتے ہیں لیکن جانتے بہت کم ہیں ......'' تاشون چند لمحوں کے توقف کے بعد دوبارہ گویا ہوا...... ''علم تو ایک نہایت گہرے سمندر کی طرح ہے جہاں سے آپ نہ جانے کون کون سے خزانے نکال لیں یا آپ کے ہاتھ لگ جائیں معلوم نہیں یہ تو سمندر میں اُتر کر ہی پتہ چلتا ہے...... یہ عناصر کافی دلچسپ اور حیرت انگیز ہوتے ہیں قدیم مائی تھولوجی کے نظریات اور علمِ نجوم میں ان کو خاص مقام اور اہمیت حاصل ہے...... ان عناصر کی شرارت اس قسم کی ہوتی ہے کہ آپ حیران رہ جائیں گے لیکن تجربات ثابت کرتا ہے کہ اگر غور کیا جائے تو وجود ثابت ہوتا ہے۔''

''کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کیا ہوسکتی ہیں......؟'' تاشون نے شاکر علی خان اور زلفی کی طرف دیکھا تو اُنہوں نے نفی میں سر ہلایا۔

''تو پھر آپ کو یقیناً جان کر حیرت ہوگی کہ ان شرارتی عناصر کی مشہور شرارتوں میں سے ایک ہے کہ فرنیچر کا کسی زاویئے سے ٹیڑھا ہو جانا یہ عناصر فرنیچر کو حرکت میں نہیں لاتے بلکہ میز یا کسی لکڑی کی چیز کا کونہ خفیہ طریقے سے ٹیڑھا ہو جاتا ہے، بعض دن تو ایسے بھی ہوتے ہیں جب بے جان چیزیں ضدی اور دشمن ثابت ہوتی ہیں اور قدیم روایات کے مطابق ان کا پسندیدہ مہینہ فروری کا ہوتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ فرش پر کچھ اُٹھانے کے لئے جھکے اور آپ سیدھا ہونے لگتے ہیں تو آپ کی کمر میں بل پڑ جاتا ہے...... بعض راتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ انسان اپنے ہی گھر میں ڈر جاتا ہے ہینگر پر لٹکے کپڑے عجیب و غریب شکل بنا کر ڈر کا سبب بنتے ہیں...... سینٹ ویلنٹائن کو بھی فروری سے ہی منسوب کیا ہے سینٹ ویلنٹائن محبت کے معاملے میں مشہور ہیں لیکن اس کی زندگی کے اصل مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا محبت سے دور تک کا بھی واسطہ نہیں تھا اور تاریخ گواہ ہے کہ 14 فروری کو سینٹ ویلنٹائن کو پھانسی دے دی گئی تھی...... 14 فروری اس کے مرنے کا دن ہے اور اس دن اور بھی مزید افسوسناک واقعات رونما ہوئے تھے اس دن اس کے مرنے کے بعد ایک خاص قسم کے رقص کا بندوبست کیا گیا تھا جس میں چہرے پر مختلف ماسک پہن کر شرکت کرنی تھی تاکہ اصل شخصیت پوشیدہ رہے اسی کی یاد میں آج بھی 14 فروری کو ماسک پہن کر رقص کیا جاتا ہے اس موقع پر شادیوں اور قریبی تعلقات کا خاتمہ کیا گیا تھا لیکن کوئی اس طرف توجہ نہیں دیتا...... سینٹ ویلنٹائن کو باغی ہونے

Scanned by CamScanner

کے جرم میں پھانسی دی گئی تھی...... یہ حقیقت ہے کہ علم نجوم کے حساب سے بھی فروری کے زیادہ تر حصے پر یورنس کی حکمرانی ہوتی ہے اور یورنس کے متعلق کبھی کوئی بات پورے یقین سے کہی نہیں جاسکتی...... یہ ایک پریشانی اور ابتری پھیلانے والا ستارہ ہے چنانچہ یہاں ان دیکھے شرارتی عناصر کی تشریح اگر کی جاسکتی ہے تو وہ یورنس کے رویئے سے کی جاسکتی ہے۔''

''فروری کی 10,14,22,23 تاریخ خاص طور پر اہم ہیں...... یورنس کی ان دنوں بہت ہی بری حکمرانی ہوتی ہے اور ان عناصر سے بچاؤ کے لئے ان عناصر پر حکمرانی کرنے والا پتھر T کی شکل میں تراشا جاتا ہے کیونکہ قدیم مائی تھولوجی کے مطابق T کی شکل کا پتھر ان شرارتی عناصر کو کنٹرول کرسکتا ہے اور مصیبتوں آفتوں سے تحفظ دیتا ہے یہ بات کہاں تک درست ہے اس کے متعلق کچھ خاص نہیں کہا جاسکتا ہے کیونکہ قدیم عقائد محض عقائد ہوتے ہے ان کے پیچھے ہمیشہ ٹھوس بنیادیں ہوا کرتی ہیں۔''

''اگر آپ کے گھر کا کوئی کمرہ ایسا ہے جس میں کوئی ناخوشگوار تجربہ ہو چکا ہے تو یہ حقیقت ہے کہ ناخوشگواریت کے اثرات اس کمرے کے دیواروں میں سرایت کر چکے ہوتے ہیں...... جس کی وجہ سے مجموعی طور پر کمرے کی فضا خوش کن نہیں رہتی بلکہ اس میں ایک قسم کی اُداسی رچی رہتی ہے اُسے دور کرنے کے لئے اس کمرے کے فرنیچر کو T کی شکل میں ترتیب دیں اور رات بھر اسی شکل میں رکھا رہنے دیں اگر اس کمرے کا فرنیچر ایسا ہے کہ اس سے T کی شکل نہیں بن سکتی تب لکڑی کے دو ٹکڑے استعمال کرلیے جائیں اس طرح کہ تقریباً کمرے کے وسط میں لکڑی کے دو ٹکڑوں سے T کی شکل بنالی جائے...... اس سے بھی مقصد کسی حد تک پورا ہو جائے گا اس ضمن میں حقیقت صرف ان زاویوں کی ہے جو اہمیت رکھتے ہیں اور یہ زاویئے ہی ارتعاشات سے مطابقت پیدا کرتے ہیں اور نتیجۂ دوسری چیزوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔''

''ان شرارتی عناصر کے متعلق ایک اور دلچسپ بات یہ کہی جاسکتی ہے کہ وہ خالی جگہ کو قطعی برداشت نہیں کرسکتے اس بات کی آزمائش آپ میں موجود ہر شخص کرسکتا ہے۔''

تاشون نے شاکر علی اور زلفی کو شرارتی عناصر کے حوالے سے ایک دلچسپ موڑ پر لاتے ہوئے کہا۔

''آپ ایک میز یا سائیڈ بورڈ بالکل خالی کردیں اور پھر کسی شخص کے کمرے میں داخل ہونے کا

Scanned by CamScanner

انتظار کریں......آپ دیکھیں گے کہ جو شخص بھی آئے گا وہ اس خالی میز یا سائیڈ بورڈ پر کچھ نہ کچھ ضرور رکھے گا حالانکہ وہ یہ دیکھے گا کہ اسے کسی نہ کسی مقصد کے لئے ہی خالی کیا گیا ہوگا لیکن وہ پھر بھی وہاں کچھ نہ کچھ رکھے گا...... گویا وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوگا یہ بھی ایک طریقہ ہے ان شرارتی عناصر کے عمل کا۔''

''اوہ مائی گاڈ......'' زلفی نے کہا......''بڑی ہی عجائب خانہ ہے یہ دنیا......کیا کیا ممکن ہے یہاں راز پہ راز ایک کے بعد ایک کھلتا ہی چلا جاتا ہے......اسرار بھرا ہر ذرّہ واہ خوب......'' زلفی نے ورطہ حیرت میں اُبھرتے ڈوبتے ہوئے کہا۔

''تاشون اگر زلفی کو وہ واقعہ بتایا جائے جو ہمارے ساتھ ہوا......؟'' مونگا نے پہلی بار گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

''کون سا واقعہ......'' شاکر علی صاحب بولے۔

''گو یہ موضوع اتنا طویل ہے کہ ہم اگر پوری رات بھی بیٹھ کر اس پر بات کریں تو وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلے گا......''مونگا نے کہا۔

''ہاں ٹھیک کہا...... یہ جو مونگا نے واقعہ کہا ہے وہ واقعہ نہیں ذاتی تجربہ کہا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا......شرارتی عناصر کو اگر موقع ملے تو وہ کس طرح کام کرتے ہیں دیکھیے......'' تاشون نے کہا۔

''ہوا یوں کہ گزشتہ سال فروری میں مونگا مصر آئی تھی اپنے کسی کام کے سلسلے میں میرے پاس ہی ٹھہریں تھیں یہ وہاں مارکیٹ سے ایک کیتلی اُٹھا لائیں جو پانی گرم ہونے پر سیٹی بجاتی تھی......اس کیتلی کا رنگ نارنجی مائل سرخ تھا اور دیکھنے میں بھی کچھ عجیب سی لگتی تھی مجھے تو زیادہ پسند نہ آئی......اس لئے کہ اس کی سیٹی کی آواز اچانک ایک لمحے کے لئے گھبرا دیتی تھی......مونگا لے تو آئیں لیکن پھر سب سے زیادہ ناپسند ان کو ہی ہونے لگی۔''

''بہر حال...... میرے باورچی نے اُسے استعمال کرنے کا سوچا اور ایک دن چائے بنانے کے لئے پانی بھر کر چولھے پر رکھا......مونگا وہیں قریب میز کے پاس کھڑی باورچی کو کچھ ہدایات دینے لگی......اس کی کمر چولھے کی طرف تھی......اچانک سیٹی کی آواز کے ساتھ اس کی سرخ اور گرم ٹونٹی کا ڈھکن پوری تیزی سے اُچھل کر اس کی کمر پر لگا......خیر اس کے بعد پھر ایک اور مرتبہ اس کو استعمال میں لایا گیا تو اس دفعہ اس کا ڈھکن سیدھا سامنے برتنوں سے جا ٹکرایا اور کچھ برتن توڑ ڈالے

Scanned by CamScanner

غرضیکہ اس کو جتنی مرتبہ استعمال کیا گیا اتنی مرتبہ کچھ نہ کچھ نقصان ہوا۔"

"اس کے لئے کوئی یہ بھی تاویل پیش کرسکتا ہے کہ گرم پانی کی شدت کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے یہ درست ہے لیکن اس کی ٹونٹی کسی خالی گوشے سے بھی ٹکرا سکتی تھی......؟ لیکن ایسا نہیں ہوا دراصل بے جان اشیاء بھی انسان کی ناپسندیدگی کے احساس کو قبول کر کے دشمنی پر اُتر آتی ہیں......اکثر اس طرح سے بھی شرارتی عناصر کام کرتے ہیں اور میرا خیال تو یہی ہے کہ وہ کیتلی جس وقت بنی ہوگی اس وقت یقیناً مریخ اور یورنس کا قران ہوگا۔"

"لیکن ظاہر ہے پتہ چلانا ناممکن تھا چنانچہ میں نے اس کو درست کرنے کے لئے T (ٹی) کی شکل کے پتھر کو آزمانے کا فیصلہ کرلیا......ایک پتھر لے کر اس کو T کی شکل میں تراشا اور چولھے پر لٹکا دیا پھر کیتلی میں پانی ڈال کر اُسے چولھے پر رکھا اور نتیجے کا انتظار کرنے لگا...... دوسرا چولھا جلا ہوا تھا......میں نے کچھ خیال نہ کیا لیکن کیتلی کو پھر سے شرارت کا موقع مل گیا اس دفعہ اس کی ٹونٹی کا ڈھکن سیدھا جلتے ہوئے چولھے میں گرا اور وہ شکل سے بے شکل ہوگیا اسے اس حال میں دیکھ کر میں نے خیال کیا کہ اب اس کی شرارتیں ختم ہوجائیں گی لیکن ایسا بالکل نہیں ہوا...... بلکہ دوسری دفعہ اسے چڑھایا گیا اور اس دفعہ اس نے T کی شکل کے پتھر کو نشانہ بنایا اور اسے چولھے کے پیچھے ایسی جگہ گرا دیا کہ جہاں سے نکالنے کی کوشش میں انسان کا کسی حد تک زخمی ہونا ضروری ہے اور کیتلی کے شرارتی عناصر یہی چاہتے ہیں کہ ایسا ہو چنانچہ اس کے بعد اُسے استعمال نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا۔"

"بہت حیرت انگیز بہت زیادہ......لیکن تاشون مجھے لگتا ہے مافوق الفطرت اور توہم پرستی ان دونوں میں فرق عام لوگوں کو محسوس کرنا مشکل ہوتا ہوگا......" زلفی نے بڑے پتے کی بات کی تھی۔

"تم نے ٹھیک کہا مگر یہاں بات صرف اور صرف علم کی ہی آجاتی ہے ہم اس بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کرتے اور مرتے دم تک توہم پرستی کا شکار رہتے ہیں...... میں تمہیں صرف جاہل نہیں بلکہ ایسے ایسے پڑھے لکھے اشخاص کے بارے میں بتاؤں تو تم حیران رہ جاؤ گے......یورپ جو تہذیب وتمدن کا بڑا فخریہ شاہکار بنتا ہے تاریخ شاہد ہے کہ سب سے زیادہ توہم پرستی کا شکار ہے......کیا تم یقین کروگے کہ ایک امریکن پروفیسر ڈاکٹر ایڈورڈ ایچ کالویل نے اپنے گھر پر اپنے تین ساتھیوں کو کھانے پر مدعو کیا، کھانے کے دوران ان کے ایک مہمان سے جو کہ ریاضی داں تھا کچھ نمک گر گیا تو اس نے خود بخود اختیاری طور پر کچھ نمک لیا اور بائیں شانے کی طرف پھینک دیا......اور پھر شام کو تاش کی میز پر

اس کے تیسرے مہمان نے جو کہ ایک فلسفی تھا بتایا کہ وہ برج کھیلتے ہوئے نیک شگون کے لئے نیلے پتے پسند کرتا ہے اور پھر بعد میں جب وہ فارغ ہو کر جمع ہوئے تو پروفیسر ڈاکٹر ایڈورڈ نے اپنے تینوں دوستوں سے ان کے ان توہمات کا ذکر کیا، تینوں نے حتمی طور پر اُسے بتایا کہ ہم سب اس عام انسانی کمزوری سے مبرا نہیں ہیں۔''

''یہ ۱۹۴۴ء کی بات ہے کہ اس کے بعد ڈاکٹر ایڈورڈ کالویل نے توہمات کے سلسلے میں کافی چھان بین کی...... اس کی ٹیم نے جو اٹھارہ ملکوں میں پھیلی ہوئی تھی ایک لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ لوگوں کے عام توہمات کے نظریات معلوم کیے...... پہلے تو سائنس دانوں نے تقریباً چار ہزار توہمات کو مختلف قسموں میں تقسیم کیا اس کے بعد آدمیوں کو منکرین، پختہ معتقدین اور ڈھلمل یقین، تین حصوں میں تقسیم کیا...... یہ آخری قسم ان لوگوں کی تھی جو خود توہمات پر اعتقاد نہیں رکھتے تھے مگر کھانے کی میز پر ۱۳ افراد ہوں، پسند نہیں کرتے تھے یا لکڑی کی سیڑھی کے نیچے سے گزرنے سے پرہیز کرتے تھے......
اس ہمہ گیر تحقیق سے بہت سی عجیب باتیں معلوم ہوئیں مثلاً عموماً لوگ دو دنیاؤں میں رہتے ہیں، ایک عقلی سائنسی دوسری غیر منطقی اور توہماتی صرف 30 فیصد لوگ ایسے ہیں جو قطعیت سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ توہم پرست نہیں ہیں عموماً عورتیں زیادہ وہم کی شکار ہوتی ہیں......اس کے بعد سب سے زیادہ توہم پرست تاش اور جوئے باز ہوتے ہیں، ہندو قوم سب سے زیادہ توہم پرست ہے، چینی قوم بھی کسی وقت ایسی تھی مگر اب نئے دور کے افراد کی حالت پہلے جیسی نہیں رہی......امریکن سب سے زیادہ ٹونے ٹوٹکے باز ہوتے ہیں بلکہ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ امریکن سب سے زیادہ ٹونے ٹوٹکوں پر یقین کرتے ہیں مثلاً آج بھی وہ کوئی سکہ، چاندی کا نعل، پرانا بٹوہ، رسی کا ٹکڑا اور کچھ نہیں تو خرگوش کا پیر ہی سہی اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں......ان کی دنیا آج بھی توہم پرستی سے آباد ہے...... بہر حال یہ سب ماوراء سے دور دنیاؤں سے جڑے خیال اور حقیقتیں ہیں جن کو پہلے مادے اور جوہر کی ظاہری حالت کے قائل حضرات گردانتے ہیں اور جب ان سے سابقہ پڑتا ہے تو پھر یہ غیر ماورائی دنیا اپنا یقین خود دلاتی ہے۔''

''تاشون...... میں نے تمہیں شاید بتایا نہیں جب میں رانیہ کے سلسلے میں پریشان حال اِدھر اُدھر پھر رہا تھا تو مجھے ایک صاحب نے کسی بزرگ کے بارے میں بتایا تھا ان بزرگ سے ملاقات کے دوران میری ایک ایسے شخص سے بھی ملاقات ہوئی......جس کو شکایت تھی کہ اس کا مکان کسی شیطانی

Scanned by CamScanner

قوت کے زیرِ اثر آ گیا ہے جو کرائے دار بھی اس مکان میں رہنے آیا اس کا ذہنی سکون ختم ہو گیا اور وہ جتنے دن بھی اس مکان میں رہا انتہائی خوف و ہراس میں رہا...... اس صورت حال کے بعد وہ اپنا مکان بیچنا چاہتا تھا مگر مکان بہت بدنام ہو چکا تھا اُسے کوئی گاہک نہیں ملتا تھا اور اگر ملتا تھا تو مکان کے بارے میں اُس کو پہلے ہی سے پتہ چل جاتا تھا...... بقول اس شخص کے ''میرے مکان کے سارے کمرے حیرت انگیز طور پر سرد رہتے تھے''...... اور ایک کمرہ تو ایسا تھا کہ اس میں جو شخص بھی داخل ہوتا اس کو فوری طور پر کسی ان دیکھی قوت کی موجودگی کا احساس ستانے لگتا اور اس کمرے میں سونے والے کو آدھی رات کے وقت جیسے کوئی کمرے سے باہر لا کر پٹخ دیتا تھا اور وارننگ کے طور پر اس کی کوئی نہ کوئی ہڈی پسلی ضرور توڑ دی جاتی تا کہ وہ اس کمرے میں دوبارہ سونے کی جرات نہ کر سکے۔''

''یہاں ایک سوال میرے ذہن میں اُٹھ رہا ہے؟''

''وہ کیا......؟'' مونگا جلدی سے بولی تھی۔

''وہ یہ ہے کہ میں تو سمجھتا تھا کہ یہاں پاکستان، ہندوستان، یا ایشیائی ممالک کے لوگ ہی اس طرح کی چیزوں کا شکار ہوتے ہیں اور بعض اوقات تو ان میں حقیقت بھی نہیں ہوتی، صرف وہم ہوتا ہے لیکن کیا یورپ اور مغربی ممالک میں بھی مکان اور آسیب کا چولی دامن کا ساتھ ہے؟''

''اپنی کم عقلی کا ماتم ہی کرو تم۔''

تاشون نے خفیف مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

''میرے دوست...... یورپ اور مغربی ممالک تو توہمات اور حقیقت کے چکر میں ہم سے زیادہ پھنسے ہوئے ہیں جیسا کہ میں نے ابھی تھوڑا ہی تمہیں بتایا ہے کہ یورپ اور مغربی دنیا کی توہم پرستی کے قصے تمہیں حیرت کے شدید جھٹکے لگائیں گے...... لیکن ان میں کچھ نہ کچھ حقیقت بھی ہے جیسا کہ ہمارے ساتھ ہوا......'' شاکر علی نے تاشون کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''جی بالکل...... اصل کیسیز بھی ہوتے ہیں اور پھر ان مکانات کو آسیب یا کسی اور شیطانی قوت سے بچانے کے لئے وہی طریقے اپنائے جاتے ہیں جو کہ زمانہ قدیم سے چلے آ رہے ہیں۔''

''مثلاً......'' زلفی نے کہا۔

''مثلاً اب بھی ان ممالک میں مکانوں کی بنیادوں میں سکے دفن کیے جاتے ہیں تا کہ مکان دولت سے خالی نہ رہے، مکان کی آخری اینٹ لگانے کے ساتھ صنوبر کے درخت یا ورچی خانے کے

Scanned by CamScanner

ساتھ یا مکان کی چمنی کے قریب لگائے جاتے ہیں...... صنوبر کے درخت کو زمانہ قدیم سے مقدس اور گھر کو تحفظ دینے والا تسلیم کیا گیا ہے اس کے علاوہ قدیم رومیوں سے بھی کچھ رسوم وابستہ ہیں جن میں گھر کے دالان یا ڈیوڑھی کو گھر کی دیوی ویستا سے منسوب کرتے تھے اور گھر کے دروازے اور گیٹ کو قدیم اطالوی دیوتا جانوس سے منسوب کیا کرتے تھے جو دروازوں کا محافظ سمجھا جاتا تھا...... اگرچہ اب روم اور اس کی قدیم رسمیں صرف یادیں بن چکی ہیں تاہم رومی گھر کو اس قدر مقدس سمجھتے تھے کہ اس کو ایک معبود یا گھریلو عبادت گاہ کا درجہ دیتے تھے...... قدیم زمانے میں انگلستان میں دلہن کو وہ چمٹا بطور تحفہ دیتے تھے اس سے اس بات کا اظہار مقصود ہوتا تھا کہ وہ گھر اور باورچی خانہ کی مالکن ہے۔''

''اوہ یعنی زمانہ قدیم میں بھی گھر کی مالکن اور باورچی خانہ کی حکومت مسلمہ تھی؟'' زلفی نے حیرت کا اظہار کیا۔

''جی بالکل......'' تاشون نے کہا...... ''گھر کی سلطنت کا پایہ تخت ''باورچی خانہ'' شروع سے تھا اور رہے گا قدیم زمانے میں باورچی خانے کو گھر کے وسط میں بنایا جاتا تھا...... دھویں کی نکاسی کے لئے چمنی بنائی جاتی تھی اس وقت آگ اور چولھے کو اس قدر مقدس سمجھا جاتا تھا کہ ایک شخص صرف اس لئے ملازم رکھا جاتا تھا کہ وہ آگ کبھی بجھنے نہ دے اور اگر گھر کے کسی فرد کی شادی ہوتی اور وہ الگ گھر بنالیتا...... تو وہ اپنے گھر میں پہلی بار آگ جلانے کے لئے اسی خاندانی اور قدیم چولھے سے آگ یا دھکتا ہوا انگارہ لے کر جاتا تھا اس طرح خاندانی زندگی کا تسلسل نسل در نسل اس مسلسل جلتی رہنے والی آگ کے ذریعے برقرار رکھا جاتا تھا...... آگ اور چولھے کی تقدیس کی وجہ سے دنیا کے بعض ممالک میں آج بھی یہ رواج ہے کہ وہاں کسی شخص سے سات سال سے کم عرصے کی واقفیت پر اس کے چولھے یا آگ کو ہاتھ لگانا اچھا نہیں سمجھا جاتا ہے...... دنیا میں کئی ممالک میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ گھر کے چولھے میں جلنے والی آگ کو مقدس دیوتا کا تحفظ حاصل ہے اور روس میں تو بعض علاقوں میں آج بھی چولھے کی آگ کی حفاظت کرنے والے مقدس دیوتا کی عزت کی جاتی ہے کیونکہ وہاں کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ یہ دیوتا اس قدر غصے والا ہے کہ اگر حفاظت نہ کی گئی تو وہ ناراضگی میں گھر میں آگ لگا سکتا ہے...... چمنی کو طویل عرصے تک بے حد اہمیت حاصل رہی ہے تاہم آج چمنی گھر کے وسطی کمرے میں نہیں لگائی جاتی ہے...... جیسا کہ پرانے زمانے میں دستور تھا پرانے زمانے میں لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ چمنیاں شیطانوں، بھوتوں اور چڑیلوں کا مسکن ہوتی ہیں انہیں نیچے آنے سے روکنا صرف اسی

Scanned by CamScanner

صورت میں ممکن ہے کہ جب رات کو سونے سے قبل کوئی جادوئی چھڑی چمنی میں لگادی جائے......اس کے علاوہ گھر میں لٹکی ہوئی کوئی تصویر اگر بغیر کسی وجہ کے گر جائے تو اسے موت کی دستک سمجھا جاتا ہے تاہم اس وارننگ کا اطلاق عموماً حاملِ تصویر پر ہوتا ہے مغربی جدید وقدیم توہمات میں سے ایک آئینے کے متعلق بھی ہے بعض علاقوں میں یہ دستور ہے کہ کسی گھر میں موت واقع ہوجانے کی صورت میں گھر میں موجود آئینے اس خوف سے ڈھک دیئے جاتے ہیں کہ کہیں روح آئینے میں اپنا عکس نہ دیکھ لے، ایسا ہونے کی صورت میں وہ دوسری دنیا تک طویل سفر میں رفاقت کی غرض سے خاندان کے کسی اور فرد کو بھی ساتھ لے جائیگی......اس کے علاوہ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ آئینے کا ٹوٹنا......سات سال کے لئے بدقسمتی لاتا ہے۔''

''توہمات اور وہم کی دنیا میں درختوں اور پودوں کو بھی گھسیٹ لیا گیا ہے......زمانہ قدیم میں باغات کو روحانی استحکام بخشنے کا ذریعہ تصور کیا جاتا تھا...... باغ کو گھر، خوشیوں، جنت اور نجات کی علامت تصور کیا جاتا ہے جب کہ وہ باغ جس کے چاروں جانب باڑ لگی ہو اس کو پاکیزگی کی علامت سمجھا جاتا تھا......درختوں پھولوں کو بہت احتیاط سے اور سعد وقت میں لگایا جاتا تھا......اسکاٹ لینڈ میں اب بھی یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ پہاڑوں کی مٹی اگر گھر میں رکھی جائے تو چڑیلیں اور شیطانی روحیں گھر میں داخل نہیں ہوسکتی ہیں۔ کچھ لوگ گھر کی چھت پر ہرالہسن اگاتے ہیں......کیونکہ ان کی وجہ سے ان کے خیال میں اس طرح گھر آگ لگنے سے محفوظ رہتا ہے بعض لوگ درخت لگا کر اس کے چاروں طرف سفید پھول اُگاتے ہیں کیونکہ اس انداز میں درخت اور پھول لگانے سے گھر کو چاند کی دیوی ''آئی سس'' کا تحفظ حاصل ہوجاتا ہے یا پھر گھر میں سنہری یا نارنجی پھول لگا کر ''سورج دیوتا'' کے تحفظ میں دے دیا جاتا ہے......اس کے علاوہ گھر میں نیلے پھول لگا کر خوشی اور خوشحالی کو دعوت دی جاتی ہے...... کچھ عقیدوں اور باتوں میں حقیقت بھی ہوتی ہے...... یہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں توہمات کی دنیا آباد ہے وہاں شیطانی قوتیں بھی کارفرما ہوتیں ہیں جیسا کہ شاکر علی صاحب نے بتایا......'' تاشون نے اپنی بات کے تسلسل میں ایک مرتبہ پھر شاکر علی صاحب کے سنگا پور والے مکان کی مثال پیش کی۔

''کسی گھر میں غیر مرئی یا شیطانی قوت کی موجودگی سے خطرناک کوئی اور بات نہیں...... کیونکہ ایسی قوتیں روحانی، جسمانی مادی غرض ہر قسم کا نقصان پہنچا سکتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں

Scanned by CamScanner

بھی پرانے زمانے کے لوگ گھروں میں ایسی چیزیں ضرور رکھا کرتے تھے جن کی موجودگی شیطانی قوتوں کو گھر میں آنے سے روکتی تھیں......مثلاً گھوڑے کی نعل گھر کے دروازے پر لٹکانے میں بھی یہی خیال کارفرما ہوتا ہے کیونکہ نعل لوہے کی با قوت حفاظتی جادوئی خصوصیات کے ساتھ ساتھ مال ودولت کی بھی خصوصیات رکھتی ہے......اس طرح یہ نعل نہ صرف تحفظ بلکہ خوش بختی لاتی ہے، گھر تبدیل کرتے وقت سب سے پہلے نمک لاکر رکھا جاتا ہے کیونکہ نمک شیطانی قوتوں کے خلاف روحانی رکاوٹ کا کام کرتا ہے گھر کو شیطانی قوتوں سے محفوظ اور برکتوں خوشیوں سے ہمکنار کرنے کے لئے زمانہ قدیم سے یہ سلسلہ چلا آرہا ہے اور چلتا رہے گا۔''

''بالکل بجا فرمایا آپ نے......'' شاکر علی نے کہا......''لیکن اس کے علاوہ بھی ایک چیز ہے جو گھر یا گھروں میں رہنے والے مکینوں کو روحانی اور جسمانی نقصان، بیماری وغیرہ کی صورت پہنچا سکتی ہے اور جسے بہت عرصے تک گھر میں رہنے والے سمجھتے ہیں کہ وہ جب سے اس گھر میں شفٹ ہوئے بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت کچھ اور ہی تھی۔''

''وہ چیز کیا ہے......؟'' زلفی نے کچھ سمجھتے نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

''جادو......کالا جادو......'' تاشون نے گہرے لہجے میں کہا۔

''ہاں گھروں میں موجود شیطانی قوتوں کے علاوہ گھروں میں رہنے والے مکینوں کو بھی شیطانی مقاصد کا شکار بنایا جاتا ہے ایسا کسی دشمنی کی بناء پر یا دیگر وجوہ کی بناء پر ہوتا ہے......'' شاکر علی نے کہا۔

''کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے میرے پاس جو افریقی سیاہ فام ملازم ہنڈرک ہے اس کے گھر کی دو عورتیں اس کا شکار ہو کر مر چکی ہیں اور اس سیاہ فام لڑکے ہنڈرک کو میں بڑی ناگفتہ بہ حالت میں اپنے گھر لے کر آیا تھا اور پھر رفتہ رفتہ اس کی حالت میں سدھار آتا گیا لیکن اب بھی وہ اس واقعہ کو نہیں بھولا اور کبھی کبھی تو اس پر ایک دورہ سا پڑتا ہے تو اس کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔''

''کیا کچھ آپ کے جیسا ہی گزرا ہے اس پر......؟'' تاشون نے شاکر علی سے پوچھا۔

''ہاں ہم سب تو اس گھر سے بہ خیر و خوبی نکل آئے تھے لیکن ہنڈرک کا تقریباً پورا خاندان شدید متاثر ہوا......میں اس کے ساتھ افریقہ چلا گیا کہ شاید اپنے تباہ شدہ گھر کو دیکھ کر اُسے سکون آجائے۔''

''ہوا کیا تھا اس کے ساتھ......؟'' زلفی نے پوچھا۔

''آپ سنیں گے زلفی......'' جبکہ دوسروں نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

''ہنڈرک نے بتایا تھا کہ وہ کسی کھیت میں رہتے تھے ان کے ساتھ ان کی ایک غیر شادی شدہ خالہ بھی رہتی تھی...... وہ مرغیوں کے انڈے جمع کر کے بیچتی تھی اور ان کی بہت مدد کرتی تھی...... ایک دن اس کی دائیں ٹانگ میں درد اُٹھا جو بڑھتا ہی چلا گیا حتیٰ کہ وہ چلنے پھرنے سے معذور ہوتی گئی لیکن پھر بھی اُس نے لاٹھی کے سہارے انڈے جمع کرنا اور بیچنا نہ چھوڑے...... وہ صبح نکل جاتی اور شام ڈھلے واپس آتی...... ہنڈرک کی والدہ نے اپنی بہن کی حالت کے پیشِ نظر اُسے روکا لیکن اس نے اصرار کیا کہ وہ کام ضرور کرے گی کہ وہ جس گھر میں رہتی ہے اس کا فرض ہے کہ وہ ان کے لئے کچھ کرے...... خیر اس نے کام جاری رکھا...... لیکن اس کی وہ درد زدہ ٹانگ آہستہ آہستہ خراب ہونا شروع ہوگئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دوسری ٹانگ بھی خراب ہوگئی یہاں تک کہ وہ چلنے پھرنے سے بالکل معذور ہوگئی تھی...... اس کی ماں اُسے ایک ڈاکٹر کے پاس لے جاتی رہی تھی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا تھا وہ دن بدن کمزور اور لاغر ہوتی چلی گئی تھی حتیٰ کہ وہ اپنے بستر سے بھی نہ نکل سکتی تھی اور پھر اس کی خالہ ایک دن موت کے منہ میں چلی گئی۔''

''ہنڈرک جس کھیت میں رہتا تھا اس کے برابر والے کھیت میں ایک ہندوستانی کرشن ناتھ رہتا تھا وہ ہنڈرک کی والدہ کے پاس آیا اور اُسے بتایا کہ آپ کی بہن کی موت جادو کی وجہ سے ہوئی ہے...... کیونکہ میں نے خود ایک جادوگر ڈاکٹر کو آپ کے راستے میں کالے جادو کی پڑیا دفن کرتے دیکھا تھا آپ کی بہن جونہی اس پر گزری ہوگی جادو نے اپنا کام کر دیا اور وہ تکلیف میں مبتلا ہو کر مرگئی۔''

''میری ماں اور باپ یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھے...... ہنڈرک نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا کہ وہ ان باتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے...... اُنہوں نے اس شخص سے پوچھا کہ پڑیا میں ایسا کیا ہوسکتا ہے جو اس جادوگر ڈاکٹر نے دفن کی تھی...... کرشن ناتھ نے بتایا کہ اس پڑیا میں آپ کی بہن کے بال اور ناخن ہوں گے افریقہ میں جادوگر ڈاکٹر یہ کام معاوضہ لے کر کرتے ہیں اور مختلف عملیات کر کے وہ جادوئی پڑیا تیار کرتے ہیں...... یہ پڑیا جس شخص کے لئے ہوتی ہے اس کے راستے میں دفن کرتے ہیں جس پر سے وہ گزرتا ہے اور بیماری کی حالت میں مر جاتا ہے...... اگر مجھے اجازت دیں تو میں یہ پڑیا نکال دوں؟ اور اس کو جلا دوں...... ایسا کرنے سے جس نے جادو کیا ہے وہ آدھے گھنٹے تک یہاں حاضر ہو جائیگا...... میرے باپ نے کرشن ناتھ کو اس بات کی اجازت دے دی تھی وہ یہ دیکھنا چاہتے

تھے کہ رام جھوٹ بول رہا ہے یا سچ؟"

"رام نے اپنی مذہبی روایات و رسومات کے تحت پوجا پاٹ کر کے ایک کدال لی اور مرغی خانے کے راستے میں جا کر ایک جگہ کھودنے کے بعد وہاں سے ایک پڑیا نکالی جس پر ایک ڈوری لپٹی ہوئی تھی......اس نے ہمیں ہدایات دی تھی کہ اسے ہاتھ نہ لگایا جائے اور پھر اس نے پڑیا کو کدال پر رکھ کر آگ دکھا دی جونہی پڑیا جلی ایک بدبودار دُھواں پیدا ہوا اور تقریباً بیس منٹ بعد میری ممانی ہمارے گھر آن موجود ہوئی تھیں ان کا نام اینا تھا۔"

"یہی وہ عورت ہے جس نے جادو کرایا ہے......" کرشن ناتھ نے میرے باپ سے کہا۔

"لیکن وہ یہ بات ماننے کے لئے تردد اس لئے کر رہے تھے کہ میری ممانی اینا اتفاقاً بھی تو یہاں آسکتی ہیں...... بہرحال پھر کرشن ناتھ نے میرے باپ سے اور کوئی بات نہیں کی اور اپنے کھیت واپس ہولیا......اس تمام صورتحال میں تباہی کا اصل پہلو تب نکلا جب میری بہن نیلیا جو پندرہ سال کی عمر کو پہنچی ہی تھی کہ اچانک بیمار رہنے لگی......نیلیا ایک بہت خوبصورت لڑکی تھی اور اس کی خوبصورتی اور معصومیت کی وجہ سے اس کو اسکول میں سبھی بہت پسند کرتے تھے......وہ ممانی اینا کی بیٹی جانا نا سے زیادہ حسین تھی......جس کی وجہ سے نانا، نانی بھی نیلیا کو بہت چاہتے تھے۔ نیلیا اور جانانا ایک ہی اسکول میں پڑھتی تھیں......نیلیا کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے اینا ممانی کی بیٹی جانانا نیلیا سے شدید حسد کرنے لگی اور پھر نیلیا شدید بیمار ہوگئی ......میرے ماں باپ بہت پریشان تھے اُنہوں نے نیلیا کے علاج میں کوئی کسر باقی نہ رکھی تھی پھر بھی وہ دیکھتے ہی دیکھتے خالہ کی طرح دونوں ٹانگوں سے مفلوج ہو گئی تھی......اب میرے باپ کو کرشن ناتھ کی باتوں میں کچھ سچائی محسوس ہوئی تھی اُنہوں نے فوراً اس کو بلا کر تمام صورتِ حال بتائی تھی اس نے میری بہن کا معائنہ کرنے کے بعد یہی کہا تھا کہ اس پر جادو ٹونہ کیا گیا ہے......میرے باپ نے نیلیا کو بچانے کے لئے کرشن ناتھ کو تمام ممکنہ اقدامات کرنے کی اجازت دے دی تھی۔"

"کرشن ناتھ نے ایک پوجا کی اور کافی دیر منتروں کا جاپ کرتا رہا پھر وہ ہمارے گھر کے کچن کی سیڑیوں کی طرف گیا اور وہاں کھدائی شروع کر دی تھی اور وہاں سے ویسی ہی پڑیا نکلی تھی جیسی پڑیا کرشن ناتھ نے اس سے پہلے خالہ کے گزرنے کے راستے سے نکالی تھی......میری بہن نیلیا روزانہ کچن کی سیڑھیوں کے پاس سے گزرتی تھی وہاں سے سب ہی لوگ گزرتے تھے مگر یہ جادو نیلیا کے نام کا تھا اس

لئے صرف اُس کو ہی نقصان پہنچا تھا......کرشن ناتھ نے اس پڑیا کو بھی آگ لگا دی پڑیا جلنے کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی ممانی اینا ہمارے گھر آ گئی تھیں اور انہوں نے کہا کہ میں نیلیا کی طبیعت دریافت کرنے آئی ہوں......اب میرا باپ اپنا صبر کھو چکا تھا اس نے ممانی سے صاف صاف بات کہی ہمیں تمہاری چالبازیوں، کالے کرتوتوں کا علم ہو چکا ہے۔''

''میری ممانی پہلے تو یہ بات تسلیم ہی نہیں کر رہی تھیں لیکن ان کے انکار پر کرشن ناتھ نے ان پر کچھ منتر پڑھ کر پھونک ماری تھی پیچھے سے آ کر......پھر اچانک ہی ممانی کے اندر سے بدبو کے بھبکے اُٹھنے شروع ہو گئے تھے......اور ممانی نے فوراً ہی یہ اقرار کر لیا کہ وہ نیلیا کو جان سے مارنا چاہتی ہیں اور خالہ کو بھی اُنہوں نے ہی کالے جادو کے سبب مروا دیا ہے۔''

''ممانی نے جرم قبول تو کر لیا لیکن نیلیا کو بہت دیر ہو چکی تھی......اس کی زندگی اگلے دن ختم ہو گئی......خالہ کی طرح نیلیا بھی دنیا سے چلی گئی......میری ماں صدمے سے نیم پاگل ہو گئی اور اس نے پھر ہمارے کھیت میں بنے کنویں میں چھلانگ لگا دی......میرا باپ اپنے گھر کی تباہی برداشت نہ کر سکا اس نے میری ممانی اینا کو جان سے مار دیا اور جیل چلا گیا......'' شاکر علی کی زبانی ہنڈرک کی اتنی دلخراش روداد زندگی سن کر ماحول پر ایک بوجھل سا سکوت طاری ہو چکا تھا۔

پورا گھر، خاندان......آہ......بے چارہ غریب ہنڈرک......'' زلفی کو اس سیاہ فام لڑکے سے بہت ہمدردی ہو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

وہ ایک نہایت خوبصورت سا مضافاتی مقام تھا جہاں تا حدِ نظر درخت ہی درخت نظر آ رہے تھے......درختوں کے اس جنگل کے درمیان ایک خوبصورت، صاف ستھرا درمیانی راستہ دکھائی دے رہا تھا وہاں ایک بہت شاندار فارم ہاؤس تھا جو کہ پورے چاند کی اس روشن نرم چاندنی بکھیرتی رات میں آنے والے مہمانوں کے سواگت کا منتظر تھا۔ درختوں اور جنگلی بیلوں سے ڈھکے اس خوبصورت فارم ہاؤس میں آج تاشون کی طرف سے اپنے دوستوں کے لئے ایک ضیافت کا انتظام کیا گیا تھا...... مہمان دھیرے دھیرے آنا شروع ہو چکے تھے زلفی اور دیگر لوگوں کے لئے یہ ایک سرپرائز نگ بات تھی کہ تاشون کسی اتنے خوبصورت مقام پر یوں اچانک ضیافت کا انتظام کریگا۔

اس وقت ایک خدمت گار فارم ہاؤس کا بڑا سا دروازہ کھول کر ملاقاتیوں کو نہایت احترام کے ساتھ اندر بھیج رہا تھا اندر جدید و قدیم امتزاج کے ساتھ نہایت نفاست اور خوبصورتی سے زیب و زینت کی گئی تھی......خوبصورت مرمریں فرش، بلوری آئینوں اور حسین منقش فرنیچر سے سجا یہ فارم ہاؤس میزبان کے اعلیٰ ذوق کی گواہی دے رہا تھا۔ تاشون چونکہ پیدائشی مصری تھا چنانچہ دریائے نیل کی قدیم تہذیب اس کے ذوق میں اپنی جھلک ضرور دکھلاتی تھی۔ فارم ہاؤس کی سادہ مگر نفیس سی زیب وزینت میں بھی مصری تہذیب کی ایک خوبصورت جھلک موجود تھی۔

''یار کمال کر دیا تم نے واقعی چھپے رستم نکلے......'' زلفی نے چاروں طرف گھوم کر تحسین آمیز نگاہوں سے جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

''اس میں سارا کمال میرا ہی نہیں بلکہ فارم ہاؤس کی خریداری اور تلاش میں عمر اور مونگا نے میری بہت مدد کی ہے......اور پھر یہ جنگل سا مقام مجھے بہت ہی زیادہ پسند آیا یہاں جنگلی پھولوں کی مہک کی تو کیا بات ہے......انسان کو پتہ نہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے بلکہ اپنے آپ سے ملوا دیتی

Scanned by CamScanner

ہے۔"

"بھئی مجھے تو یہ جگہ بہت پسند آئی ہے......" رانیہ چاروں طرف گھوم پھر کر ان لوگوں کے پاس آئی تھی...... "سچ تاشون بھائی خود سے ملاقات ہوسکتی ہے یہاں......؟" رانیہ نے جذب کے عالم میں کہا۔

اُسی وقت کچھ اور مہمانوں کی آمد ہوئی...... تاشون اُن کے استقبال کے لئے آگے بڑھ گیا تھا...... آنے والے مہمانوں میں شاکر علی اور ذوہانی بھی شامل تھے...... ذوہانی کو دیکھ کر بھی بہت خوش اور حیران ہوئے تھے، عمر نے بتایا کہ وہ اینگلو انڈین لڑکی بس اچانک ہی انگلینڈ چلی گئی تھی اور اب دو روز پہلے ہی واپسی ہوئی تھی...... اسے وہاں اپنے درمیان دیکھ کر سب ہی کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

رات بھیگتی جارہی تھی اور موسم بہت خوشگوار تھا کیونکہ اس وقت ہلکی سی پھوار پڑنا شروع ہوگئی تھی اور پھر دھیرے دھیرے تاشون کے سارے مہمان رخصت ہوگئے تھے مگر زلفی، رانیہ، ذوہانی اور شاکر علی عمر کی فرمائش پر آج وہیں رُکنے والے تھے...... عمر پہلے ہی سے پروگرام بنا کر آیا تھا کہ سب کو وہ روکنے والا ہے ورنہ تاشون کا پروگرام جانے کا تھا۔

فارم ہاؤس کے فرانسیسی دریچوں سے چھن کر آنے والی چاند کی روشنی میں ماحول خاصا پُراسرار سا ہورہا تھا...... بدرِ کامل کی حسین رات تھی وہ...... ذوہانی جو کافی دیر سے دریچے کے آگے کھڑی تھی اب سب کے درمیان آکر بیٹھ گئی تھی...... تاشون سے اس کی ہلکی پھلکی بات چیت چل رہی تھی...... مونگا سب کے لئے کافی بنالائی تھی...... بھیگی بھیگی نرم چاندنی رات میں بھاپ اُڑاتی کافی اس پُرتکلف ضیافت کا ایک خوبصورت اختتام معلوم دیتی تھی...... شاکر علی عمر کو سنگاپور کے قصے سنا رہے تھے دریچوں کے باہر بدرِ کامل کا سفر جاری تھا زلفی کی نظر کچھ دیر کے لئے چاند پر ٹکی تو اُسے جیسے کچھ یاد آیا۔

"ارے واہ......! آج تو پورے چاند کی رات ہے میں نے تو غور ہی نہیں کیا...... چاندنی رات ہو اور آئی سس کا ذکر نہ ہو...... کیا ایسا ہوسکتا ہے......" زلفی نے "آئی سس" کا ذکر یاد کرتے ہوئے تاشون کی توجہ گزشتہ گفتگو میں ہونے والے "آئی سس" کے ذکر پر دلائی۔

"اوہ......! کیا کہنا چاہتے ہو "آئی سس" کیوں یاد آگئی میرے بھائی تم کو......" تاشون نے گرم گرم کافی کا ذائقہ لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے لگتا ہے پتہ نہیں کیوں بڑا رومنٹک سا نام ہے "آئی سس" دیوی...... چاند کی دیوی......

Scanned by CamScanner

یہ بڑی ہی خوبصورت ہوگی ......'' زلفی نے رانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں بالکل میری طرح خوبصورت ......'' رانیہ زلفی کی شرارت سمجھتے ہوئے بولی ......'' بالکل میری طرح......'' رانیہ دوبارہ بولی۔

''ارے نہیں بھابھی ...... خود کو انجانے میں ''آئی سس'' سے نہ ملائیں ......'' تاشون نے قدرے چونکتے ہوئے کہا۔

''کیوں خیریت بھائی......'' زلفی نے کہا، اس کے لہجے میں ہلکی سی تشویش تھی۔

''کیا آئی سس' چاند کی دیوی' نہیں کہلاتی؟ یا کوئی اور بات ہے......؟'' اب وہاں موجود ہر شخص ایک سوالیہ نشان تھا...... ''بڑے اسرار و رموز چھپے ہیں آپ کی بات میں......'' عمر نے بھی گفتگو میں حصہ ڈالا۔

''ہاں ہم اکثر انجانے میں خود کو ایسی چیزوں سے ملا دیتے ہیں جیسا کہ رانیہ بھابھی نے قطعیت سے کہا'' آئی سس'' بالکل میری طرح...... ہمارے جملے کس طرف اشارہ کرتے ہیں یا ہم کس سے خود کو ملا رہے ہیں یہ بے احتیاطیں ہیں ایسا مذاق میں بھی نہیں کرنا چاہیے۔''

''اب تو مجھے ڈر سا لگ رہا ہے......'' رانیہ واقعی خوفزدہ تھی۔

''نہیں ...... نہیں بھابھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ...... ایسا کچھ نہیں ہوا...... میں نے آپ کو روک دیا تھا...... مطمئن رہیں کچھ نہیں ہوا ہے نہ ہوگا۔''

''آئی سس کی حقیقت کیا ہے آخر......؟'' زلفی بے چین ہو اٹھا۔

''قدیم مصریوں کے عقیدے کے مطابق یہ چاند کی دیوی ہے...... ''آئی سس'' ہزاروں سال قبل مصریوں نے چاند سے منسوب دیوی کو'' آئی سس'' کا نام دیا تھا اور ان کی درمیانی مدت میں فونیقی قوم میں یہی دیوی عسطوروت کے نام سے یاد کی جاتی تھی ...... یہ لوگ اس کی پیدائش مقدس غاروں میں کیا کرتے تھے جہاں قربان گاہ میں فاختائیں اور کبوتر قربان کیے جاتے تھے اور ساتھ ہی نفس پرستی کے انتہائی شرمناک ناقابل بیان ڈرامے کھیلے جاتے تھے۔''

''مصریوں کی آئی سس اور فونیقی قوم کی عسطوروت دیوی کا ایک عاشق دیوتا بھی مانا جاتا تھا اور فونیقی قوم ہر سال اس کی افسانوی موت کا ماتم کرتے تھے...... وہ جلوسوں کی شکل میں عسطوروت دیوی کے معبد خانوں کی طرف جاتے ہیں اور وحشیانہ طریقے سے بیوہ شدہ دیوی کا غم مناتے ہیں......

Scanned by CamScanner

اپنے جسموں کو خنجروں سے زخمی کرلیا کرتے تھے، آج بھی صدیاں گزرنے کے بعد بھی یہ دیوی ان کے عقیدے کے مطابق مزید خون کی پیاسی ہے......ایک مناسب وقت پر اور مناسب طے شدہ مقام پر ضروری تیاریوں کے ساتھ اگر اعلیٰ ترین درجے کا جادوگر جادو کے مخصوص گیارہ الفاظ جن میں سے ہر ایک لفظ گیارہ حروف رکھتا ہے ایک خاص ترتیب سے دو مرتبہ ادا کرے......تو یہی دیوی چشم زدن میں تمہارے سامنے آ کھڑی ہوگی اپنے بھرپور حسن و جمال کے ساتھ ایک نئی قربانی طلب کرے گی۔"

"اوہ مائی گاڈ......" عمر نے باقاعدہ جھرجھری لے کر کہا۔

"کیسا پُراسرار پیچیدہ لائف اسٹائل تھا قدیم مصری فونیقی اقوام کا اور کتنا خوفناک......" زلفی نے کہا۔

"کیا کیا جائے آئی سس کی پوشیدہ خوفناک حقیقت یہ ہی ہے......" تاشون نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے میں آئی سس جیسی نہیں......" رانیہ نے معصومیت سے کہا اور سب ہنس پڑے۔ ماحول پر چھائی پُراسراریت جنگلی پھولوں کی مہک کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

رات مزید بھیگتی جارہی تھی، پورے چاند کی رات کا فسوں، جواں تھا...... تاشون کے فارم ہاؤس میں بجی محفل برخاست ہو چکی تھی اور اب سب اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے تھے...... تاشون کے خدام بھی اپنا تمام کام سمیٹ کر فارم ہاؤس سے ملحقہ سرونٹ کواٹرز میں جا چکے تھے...... البتہ رانیہ کے ساتھ آئی مکیا لاؤنج میں سو رہی تھی......نیم خوابیدہ رات اب چاندنی میں نہائی ہوئی مدہوشی کے ساتھ آہستہ آہستہ گزر رہی تھی...... کہ سرونٹ کواٹرز کی جانب سے ایک تیز چیخ کی آواز سنائی دی تھی اور پھر متواتر چیخوں نے رات کے سناٹے میں ایک خوفناک ہلچل مچادی تھی، چیخوں کا تسلسل جاری تھا......سب سے پہلے تاشون کی آنکھ کھلی اور وہ ہڑبڑا کر اپنے بستر سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا اور جب نیند کی حالت سے باہر آئے تو وہ تیزی سے کمرے سے باہر آیا اور لاؤنج کی ساری لائٹیں ایک ساتھ جلادی تھیں......مکیا بھی حیران و پریشان اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی، چیخوں کی آوازیں کبھی مدھم ہوتیں اور کبھی ایک دم رات کی سہمی ہوئی خاموشی توڑنے لگتیں...... دھیرے دھیرے سب کمروں کے دروازے کھل رہے تھے اور اب عمر، ذوہانی، مونگا، زلفی، رانیہ شاکر علی سمیت سب لاؤنج میں جمع تھے۔

”یا اللہ! کون ہے یہ جو اس طرح چیخ رہا ہے لگتا ہے کسی بہت بڑی تکلیف میں مبتلا ہے......“ رانیہ کے لہجے میں خوف اور پریشانی کا امتزاج تھا۔

”یہ آواز کہاں سے آرہی ہے......“ عمر نے بیرونی دروازہ کھولتے ہوئے کہا جبکہ اس وقت دور سرونٹ کواٹرز کی طرف کچھ ہلچل سی مچی ہوئی تھی پھر درختوں کے جھنڈ میں ایک شور سا مچا اور انہوں نے دیکھا......”کوئی آرہا ہے۔“

زلفی نے اس طرف بغور دیکھتے ہوئے پوچھا......”یہ کون آرہا ہے؟“

رات روشن تھی آنے والا اب اُنہیں نظر آرہا تھا وہ تاشون کا ڈرائیور پیرل تھا......اس کی حالت

Scanned by CamScanner

''وہ......وہ صاحب......

پیرل نے گرتے پڑتے چیخوں کا راز بتایا...... صاحب آپ کچھ کرو وہ آج ہی گاؤں سے آیا تھا......

پیرل نے تاشون کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا...... ''صاحب وہ بہت تکلیف میں ہے۔''

اس تمام قصے کے دوران تاشون کی نگاہیں مسلسل خلا میں جیسے کسی چیز کو تلاش کر رہی تھیں پھر یکا یک وہ مڑتے ہوئے مونگا، رانیہ اور ذوہانی سے مخاطب ہوا...... ''آپ لوگ اندر جائیں آرام کریں، گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہم ابھی آتے ہیں......'' پھر عمر، زلفی اور شاکر علی تاشون کی معیت میں پیرل کے کوارٹر کی طرف ہو لیے۔

وہ ایک درمیانے قد کا منحنی سا شخص تھا عمر کوئی تیس سے پینتیس کے درمیان ہی رہی ہوگی لیکن حالت بوڑھوں جیسی ہو رہی تھی اس کے ہاتھ پیر رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور وہ ایک کمرے میں جھلنگا سی چارپائی کے اندر ایک گٹھڑی کی مانند پڑا ہوا تھا اس وقت شاید اس پر غشی طاری تھی اسی لئے چیخوں کی آوازیں بند ہو چکی تھیں...... پیرل کے بیوی بچے ایک طرف سہمے کھڑے تھے ساتھ کے سرونٹ کوارٹر میں رہنے والے تاشون کا باورچی اور اس کی بیوی بھی وہاں موجود تھے......پیرل نے مالی اور باورچی کی مدد سے اس کے ہاتھ پاؤں باندھے ہوئے تھے......سب سے بھیانک بات یہ تھی کہ اس شخص نے جگہ جگہ اپنے ہی دانتوں سے اپنے ہاتھوں کو کاٹا ہوا تھا ان زخموں سے خون رِس رہا تھا۔

تاشون اس شخص کے بالکل سامنے آ کھڑا ہو گیا تھا جس کا منحنی جسم اب بھی ہلکے ہلکے جھٹکے کھا رہا تھا...... ''آپ سب لوگ دور ہٹ جائیں اور بچے چلے جائیں۔''

تاشون کی یہ بات سنتے ہی پیرل کی بیوی تیزی سے اپنے بچے لے کر کمرے سے نکل گئی تھی۔

تاشون اب خاصی تیزی سے زیرِ لب کچھ پڑھنے میں مصروف تھا......اس کے داہنے ہاتھ میں زمردی تسبیح موجود تھی جس کے دانے تیزی سے گر رہے تھے...... ذرا دیر بعد اس نے بندھے ہوئے شخص پر دم کرنا شروع کیا تھا......اور پھر جیسے ہی تاشون کی پھونک نے اس کی پیشانی کو چھوا، وہ شخص جیسے ہوش میں آیا......اس کے منہ سے کچھ ایسی بے ہنگم سی آوازیں نکل رہی تھیں جیسے وہ چیخنا چاہتا ہو مگر چیخ نہیں پا رہا تھا...... جب اس نے بہت زور مار لیا تو پھر ایک جھٹکے سے اُٹھ بیٹھا اور قدرے نسوانی

Scanned by CamScanner

آواز میں بولا۔

"اب چھوڑ بھی دے ...... جانے دے مجھے اس وقت...... پھر بات کروں گی تجھ سے ......جلدی کر......ہٹ جا سامنے سے ...... یہ بات سنتے ہی نا صرف تاشون ایک طرف ہوگیا تھا اس نے عمر، زلفی اور شاکر علی کو بھی ایک جانب ہونے کا اشارہ دیا تھا اور پھر کوئی چند سیکنڈ گزرے تھے کہ ایک نہایت تیز نسوانی چیخ بلند ہوئی اور پیرل کا مہمان پھر بے ہوش ہوگیا تھا......تھوڑی دیر اُسے یونہی پڑا رہنے دینے کے بعد تاشون نے پیرل کو اشارہ کیا کہ وہ اس کے ہاتھ پاؤں کھول دے۔

پیرل نے اپنے اس رشتہ دار جس کا نام مکھن خان تھا......اس کے ہاتھ پاؤں کھول دیئے تھے پھر تاشون نے پانی منگوا کر کچھ پڑھا اور مکھن خان کے چہرے پر چند چھینٹے پانی کے مارنے کے بعد بقایا پانی پیرل کو اس ہدایات کے ساتھ دے دیا تھا کہ وہ مکھن خان کے ہاتھ پیروں پر مل دے۔

"یہ سب کیا ہے سائیں......؟" پیرل اس وقت بہت خوفزدگی کا شکار تھا۔

"کچھ نہیں تم صبح مکھن خان کو میرے پاس لے کر آنا اب تم سوجاؤ یہ اب اُٹھے گا نہیں، صبح اس کی آنکھ کھلے گی......" تاشون نے پیرل کو تسلی دی۔

"صبح ہونے میں دیر ہی کتنی بچی ہے؟" عمر نے گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا......

"ساڑھے تین بج رہے ہیں۔"

"چلو شاباش ......ڈرنا نہیں ......" تاشون نے پیرل کو دلاسا دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ لوگ پیرل کے کوارٹر سے باہر آگئے تھے۔

اُدھر رانیہ وغیرہ جاگ رہے تھے مکیا تو جیسے دروازے سے لگ کر ہی بیٹھی تھی......زلفی کی ایک آواز سے اس نے بیرونی دروازہ کھول دیا تھا......چاندنی اب کھل کر برس رہی تھی۔

"میرا خیال ہے اب سب لوگ تھوڑا آرام کرلیں ......" شاکر علی جو سب سے بزرگ تھے انہوں نے سب کو سونے کی ہدایت کی۔

"بالکل درست! میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ آپ لوگ اب آرام کرلیں ......" تاشون نے فوراً ہی تائید کی اور یوں سب سونے چلے گئے تھے ورنہ خواتین تو اسی وقت سب کچھ جاننا چاہتی تھیں۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

عمبر رانا

وہ ریت کے چھوٹے بڑے ٹیلوں پر مشتمل ایک ویران جگہ تھی......لق و دق صحرا جیسی...... جہاں جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں چتائیں جلنے کے آخری مراحل میں داخل تھیں......کچھ جل رہی تھیں......کچھ جل چکی تھیں......اوراب سلگ رہی تھیں...... پورے چاند کی رات، سلگتی چتائیں، سلگتے ہوئے ان میں سے نکلتی لکڑیوں کی چٹاخ چٹاخ کی پُراسراری آوازیں اور ماحول میں رچی جلے ہوئے انسانی گوشت کی بو......کسی بھی انسان کے ہوش وحواس چھن جانے کا پورا ماحول تھا......وہ ایک ایک چتا کے پاس جارہی تھی اور مردے کی راکھ کا تلک آپ ہی آپ اس کے ماتھے کی زینت بنتا جارہا تھا اور پھر اس نے ایک نہایت مکروہ قہقہہ لگا دیا تھا اس کے بعد اس شمشان میں اس کا وجود دیکھتے ہی دیکھتے دھوئیں کے ایک مرغولے میں تبدیل ہوگیا تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

دوسرے دن شاکر علی اور ذوہانی نے صبح ناشتے کے بعد رخصت سفر باندھا.....اس دوران میں ایک آدھ بار رانیہ نے دریافت کرنا چاہا تھا کہ کل رات چیخوں کی حقیقت کیا تھی لیکن زیادہ اصرار نہ کر پائی تھی.....زلفی نے اُسے جو تھوڑا بہت سمجھ آیا تھا بتا دیا تھا کیونکہ لگ رہا تھا جیسے تاشون اس حوالے سے ان سب کو کچھ زیادہ تفصیل بتانے سے گریزاں ہے.....زلفی، تاشون کے ساتھ فارم ہاؤس پر کچھ دن اور رُکنا چاہتا تھا مگر تاشون نے رانیہ اور زلفی کو اس کی اجازت نہیں دی تھی.....وہ نہیں چاہتا تھا کہ رانیہ اس قسم کے واقعات کو دیکھے اور خوف زدگی کا شکار ہو.....وہ پہلے ہی بہت خطرناک حالات سے گزر چکی تھی.....تاشون نے مونگا کو بھی رانیہ کا خیال رکھنے کی غرض سے ان لوگوں کے ساتھ روانہ کیا تھا.....سو اب وہاں بس عمر ہی اس کے ساتھ تھا کیونکہ وہ مقامی زبان جانتا تھا.....مکھن خان کے ساتھ کیا مسئلہ تھا اور کس طرح حل کیا جائے اس کے لئے تاشون کو یکسوئی اور تنہائی کی ضرورت تھی۔

پیرل اس وقت اپنے رشتہ دار مکھن خان کو لے کر آیا ہوا تھا، وہ بالکل جیسے ایک ہڈیوں کا ڈھانچہ تاشون کے سامنے بیٹھا تھا.....تاشون نے اُسے بغور دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

''بتاؤ تم نے یہ عمل کس سے پوچھ کر کیا تھا؟''

''میں نے کچھ نہیں کیا سائیں.....!'' مکھن خان نے پہلے ہاتھ جوڑے اور پھر تاشون کے پیر چھونے چاہے۔

''سیدھے بیٹھو خبردار میرے پیروں کو ہاتھ مت لگانا.....'' تاشون قدرے درشتگی سے بولا۔

عمر اس لہجے اور صورتحال پر خاصا حیران تھا کہ تاشون نے لوگوں کا علاج کرتے ہوئے ان کی مدد کرتے ہوئے ایسا رویہ اور ایسی درشتگی تو کبھی اختیار نہ کی تھی۔

''تم لوگ بغیر استاد اور بغیر جانے بوجھے ایسی جہالت کا مظاہرہ کیوں کرتے ہو؟ کیوں اپنی

زندگی کے پیچھے پڑے ہو؟''

''لیکن اس پر تو جن آ گیا تھا یار بلکہ وہ تو جنی عورت تھی؟ اس کا بھلا کیا قصور......؟'' عمر نے تاشون کو ٹوکا۔

''ہاں ایک حد تک ایسا کہہ سکتے ہیں......مگر نہیں......'' تاشون نے بڑی مبہم بات کہی تھی۔

''کیا مطلب......؟'' عمر سٹپٹا سا گیا۔

''بعد میں بتاؤں گا......'' تاشون نے جواباً کہا۔

''مجھے بچالو سائیں......'' مکھن خان اچانک اُٹھا اور تاشون کے پیروں پر گر گیا......'' وہ...... وہ مجھے مار دے گی......ساتھ لے جائے گی وہ مجھے...... میں...... میں مرنا نہیں چاہتا سائیں......'' اب وہ باقاعدہ زمین پر لوٹنے لگا تھا۔

''تم سے کس نے کہا تھا کہ یہ سب کرو......تم نہیں جانتے وہ کیا چیز ہے؟ پتہ نہیں کیوں اس نے اب تک تمہیں چھوڑ رکھا ہے......؟'' تاشون مکھن خان کی حالت پر رحم کھانے کے برعکس اس پر غصے کا اظہار کر رہا تھا...... ''خیر کل چلنا ہے تمہیں میرے ساتھ اب تم جاؤ...... پیرل لے جاؤ اسے۔''

تاشون نے اب اپنے ڈرائیور پیرل کو مخاطب کیا تھا اور پیرل نے مکھن خان کو فوراً ہی وہاں سے لے گیا تھا۔

عمر جو کہ بڑے ہی ضبط سے بیٹھا یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا مکھن خان کے جاتے ہی بول پڑا...... ''یہ سب کیا ہے؟......اب تک جو تم نے کیا وہ سمجھ آتا تھا مگر تمہارا اس طرح کا رویہ میں نے پہلی بار دیکھا ہے بے چارہ مکھن خان وہ تو پہلے ہی جنی کے قبضے میں ہے اور تم نے اتنا غصہ کیا۔''

عمر کو مکھن خان کے حوالے سے اس طرح افسوس کرتا دیکھ کر تاشون مسکرا دیا...... ''مکھن خان کسی جنی کے نہیں ایک روح کے قبضہ میں ہے اور وہ بھی ارواحِ خبیثہ کے طبقے سے تعلق رکھتی ہے۔''

''اوہ......'' عمر ششدر رہ گیا کیا...... ''میں بھی کل تمہارے ساتھ چل سکتا ہوں۔''

''چل تو سکتے ہو لیکن تمہیں کچھ دور رکنا ہوگا کیونکہ جہاں میں مکھن خان کو لے کر جاؤں گا وہاں مجھے اکیلے ہی جانا ہے۔''

''ٹھیک ہے......'' عمر نے فوراً ہی کہا۔

دوسری صبح کچھ ضروری سامان لے کر تاشون، عمر سومرو اور مکھن خان روانہ ہوئے، گاڑی پیرل

Scanned by CamScanner

نکل کر پیرل نے تاشون کی ہدایت کے مطابق گاڑی سیدھی اور پکی
ڈرائیو کر رہا تھا..... فارم ہاؤس سے نکل کر پیرل نے تاشون کی ہدایت کے مطابق گاڑی سیدھی اور پکی سڑک پر ڈال دی تھی کافی دور جانے کے بعد جنگلات شروع ہو گئے تھے...... درختوں کی گھنی شاخیں محرابوں کی شکل میں راستہ پر جھکی ہوئی تھیں اور ان کے درمیان سے سورج کی روشنی خاموش جنگل کے حسن میں اضافہ کر رہی تھی آخر کار کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ جنگل میں اُترائی کی جانب اُتر گئے یہاں سے تاشون کو مکھن خان کے ساتھ اکیلے آگے جانا تھا کیونکہ گاڑی جنگل کے اور اندر نہیں جا سکتی تھی۔

''عمر تم پیرل کے ساتھ یہیں انتظار کرو ہم آتے ہیں......'' تاشون عمر سے یہ کہنے کے بعد مکھن خان کو لے کر آگے بڑھ گیا تھا۔

''اپنا خیال رکھنا..... پتہ نہیں...... کیوں مجھے گھبراہٹ سی ہو رہی ہے......'' عمر نے قدرے اُونچی آواز میں کہا۔

تاشون نے جواباً جاتے جاتے تسلی دینے والے انداز میں اپنا ہاتھ ہلا دیا...... وہ دونوں اب تیز تیز قدموں سے اُترائی کی طرف جا رہے تھے اور پھر اچانک تاشون نے ایک جگہ رک کر اپنی زمرد کی دانوں والی تسبیح اپنے گلے میں ڈال لی تھی اور قدرے صاف سی زمین دیکھ کر وہاں موجود سوکھی جھاڑی کی ٹہنی کی نوک سے کچھ نقوش بنانے شروع کیے تھے جنہیں غور سے دیکھا جاتا تو وہ حساب کے عجیب و غریب فارمولوں کی طرح نظر آ رہے تھے...... تاشون کچھ دیر تک وہ عجیب و غریب فارمولے بناتا رہا اور پھر ان میں سے ایک تیر کے نشان کی صورت ایک بے حد موٹے درخت کے تنے کی جڑ تک بنا دیا تھا پھر جیسے ہی تیر کے نشان نے درخت کی جڑ کو چھوا درخت کی جڑوں سے دُھواں نکلنا شروع ہو گیا تھا...... اب تاشون زیرِلب کچھ پڑھتا جا رہا تھا جیسے جیسے اس کی پڑھائی میں تیزی آ رہی تھی ویسے ویسے درخت کی جڑوں سے دُھواں خارج ہونے کی رفتار میں بھی تیزی آ رہی تھی اور پھر اچانک جیسے وہ درخت اپنی جگہ سے بُری طرح ہلا...... اس کی انتہائے زمین میں سے پیوست دو جڑیں باہر نکل آئیں...... تاشون نے فوراً ہی ایک زرکار جواہر سے مرصع دستے والے چاقو سے ان جڑوں کا تھوڑا سا حصہ کاٹ لیا تھا اور اس عمل کے پورا ہوتے ہی درخت دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آ گیا تھا...... تاشون نے درخت کے تنے کو بہت نرمی سے تھپتھپاتے ہوئے جیسے اس کا شکریہ ادا کیا اور مکھن خان کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے وہاں سے چل پڑا تھا کیونکہ درخت کا منظر دیکھ کر مکھن خان پر نیم بے ہوشی سی

Scanned by CamScanner

طاری ہوگئی تھی۔

اب تاشون جہاں کھڑا ہوا تھا، وہ ایک کچے مکان کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا...... اندر آ کر اس نے دروازے میں جھولتی کنڈی لگائی اور مکھن خان کو مکان کے صحن میں بچھے ایک رنگین پایوں والے پلنگ پر بٹھا دیا...... مکھن خان کے حواس ابھی بھی خاصے گم تھے کہ اچانک ایک کمرے سے پری زاد برآمد ہوا...... تاشون اور وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے اور پھر مصافحہ کیا...... تاشون کے اشارے پر اسی کچے صحن کے ایک کونے میں رکھی صراحی سے پانی نکال کر پری زاد نے مکھن خان کے منہ سے لگا دیا...... پانی پیتے ہی مکھن خان ایک گہری نیند میں چلا گیا تھا۔

''سب تیاری مکمل ہے......'' پری زاد نے تاشون کو کسی خاص تیاری سے آگاہ کیا تھا۔

''مجھے تم سے یہی امید تھی......'' تاشون نے پری زاد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا...... اب یہ مکھن خان تو رات تک ایسے ہی نیند میں رہے گا آؤ میرے ساتھ میں باقی تیاری دیکھتا ہوں...... یہ کہتے ہوئے تاشون مکان میں بنے واحد کچے کمرے میں داخل ہوگیا...... وہاں اس نے پری زاد کے بنائے ہوئے حصار کا جائزہ لینے کے بعد اپنے عمل کے ذریعے نکالی ہوئی درخت کی جڑ سے اس حصار کے اردگرد مزید کچھ نشانات بنائے جو کہ قدیم مائی تھولوجی، قدیم عبرانی زبان سے تعلق رکھتے تھے اس حصار کے بیچوں بیچ کنول کے ایک پھول کا نشان موجود تھا جہاں تاشون کو بیٹھنا تھا۔

اب ہم سندونی کو بلانے کی تمام تیاریاں تقریباً مکمل کر چکے ہیں اور اب ہمیں بس رات کا انتظار ہے......'' تاشون کی یہ بات سن کر پری زاد کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

حاضراتِ ارواح کا علم بہت وسیع ہے اور اس کی تین اقسام ہیں اول وہ جس میں روح خبر دیتی ہے، دوئم وہ ہے جس میں روح کو تسخیر کیا جاتا ہے...... یہ تیسرا طریق بطور سزا یا دشمنی کے اختیار کیا جاتا ہے اور ان ارواح سے جن سے انسان تعلق قائم کرسکتا ہے چار قسمیں ہیں ان کی......اول وہ انسانی ارواح جو خواہ پاک طینت ہستیوں کی ہوں یا پھر ارواحِ خبیثہ ہوں، دوم ''جنات'' سوم ''موکلات'' چہارم ''ہمزاد'' یعنی اپنی روح کی تسخیر...... پاک طینت ارواح جیسے حضرت خضر علیہ السلام، دیگر شہدا یا اولیائے کرام کی ارواح سے رابطہ قائم کرنا...... ارواحِ خبیثہ مثلاً کالی دیوی، جوگنی ہنومان، بھیروں، کلوا، سندونی وغیرہ......ان کی تسخیر کر کے دنیاوی کاموں (تباہ و برباد کرنے والے کام) میں مدد لی جاتی ہے اور وہ ہستیاں جو صرف خبر دیتی ہیں، موکلوں میں سے...... یاروبائیل یہ اسم یالطیف کا موکل ہے اور جنات میں سے شاہ بکتا نوش ہیں۔

ارواحِ خبیثہ میں سندونی جیسا کہ نام سے ظاہر ہے مسلمانوں کے مطلب کی چیز نہیں ہے لیکن نام نہاد مسلمان عامل یہ عمل کر جاتے ہیں مگر کامیاب ہونے والے عاملوں کی تعداد ایک یا دو ہی ہوگی......اس سے زیادہ نہیں......اب بھلا ایسے لوگوں کا کیا علاج جو اپنے دین و ایمان کو طاق پر رکھ کر جو چاہیں، سو کریں......ایسے تعفن زدہ لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جو اس دنیا میں کامیاب رہنے کے لئے ہر حد سے گزر جاتے ہیں اور پھر ان کے پاس تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں بچتا۔

مکھن خان بھی سندونی کا عامل بننے چلا تھا لیکن اس سے کوئی ایسی بھول چوک ہو چکی تھی جس کی وجہ سے مکھن خان اپنی موت سے قریب تر تھا......اس نے ۱۹۴۰ء کے کسی پرانے رسالے میں عمل سندونی پڑھا اور شروع کر دیا......نہ کوئی استاد، نہ اجازت اور نہ ہی اس کم پڑھے لکھے خطرناک جاہل انسان کو یہ پتہ تھا کہ اصل میں سندونی ہے کون؟ کیا ہے؟......ایسے ہی بے علم اور بے وقوف لوگوں کو

••تاشون••

ارواحِ خبیثہ اپنا شکار بنا کر مار دیتی ہیں اور کبھی زندہ در گور بھی کر دیتی ہیں جیسا کہ مکھن خان کے ساتھ ہوا تھا...... مکھن خان کی خوش قسمتی تھی کہ اُسے تاشون مل گیا تھا، تاشون بحثیت ایک مسلمان اور اللہ کے مقرب بندہ ہونے کی وجہ سے جس نورانی قوت کے سائے میں تھا اس کے سامنے ارواحِ خبیثہ یا ساحر سفلی مسلک کے فرستادہ چیلنج ضرور تھے مگر مٹی میں مل جانے کے لئے...... کیونکہ حق کے سامنے باطل کا نصیب صرف مٹنے کے لئے ہی بنایا گیا ہے...... یہ فیصلہ آسمانوں میں ہو چکا ہے سو ایک بہترین نورانی قوتوں کے عامل کی طرح تاشون کو بھی ایسے کئی امتحانات سے گزرنا پڑا تھا جب سندوئی جیسے تاریکیوں کے فرستادہ اس کی راہ میں چیلنج بن کر آئے تھے اور اللہ کی رحمت سے پانی کا بلبلہ ثابت ہوئے تھے۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

رات ہو چکی تھی...... یہ ڈھلتے چاند کی شروع کی دوسری رات تھی، چاروں طرف رات کی سیاہ چادر تنی ہوئی تھی ایسی تاریک راتوں میں ہی شیطان کے فرستادوں کو کھلی چھٹی ملتی ہے ابلیس ملعون نے اللہ رب العزت سے جو قیامت کے دن تک کی مہلت مانگی تھی اس مہلت کا فائدہ اور مظاہرہ ان تاریک راتوں میں بھرپور انداز میں ہوتا ہے تاشون نے اپنی تیاری مکمل کر لی تھی...... پری زاد کمرے سے باہر تھا جبکہ مکھن خان تاشون کے دائیں طرف بنے ایک اور حصار میں موجود تھا......اس وقت اس کی حالت بہت بہتر نظر آ رہی تھی......اب تاشون کنول کے پھول کے نشان والے حصار میں بیٹھ چکا تھا اس کے ایک ہاتھ میں درخت کی جڑ تھی اور دوسرے ہاتھ میں ایک چاندی کا پیالہ جس میں پانی موجود تھا وہ زیرِ لب کچھ پڑھ رہا تھا اور درخت کی جڑ کو پانی میں بھگو کر سامنے بچی ہوئی کچی زمین پر چھڑک رہا تھا...... کبھی کبھی وہ یہ پانی مکھن خان کے جسم پر بھی چھڑک دیا کرتا اس کچے کمرے میں عود و گوگل سلگ رہا تھا جس کے پُر اسرار دھوئیں کی خوشبودار لہروں نے کمرے کو پوری طرح اپنی گرفت میں لے رکھا تھا...... اب سندونی کے آنے کا وقت قریب سے قریب ہوا جا رہا تھا...... تاشون کے لب تیزی سے کچھ پڑھنے میں مصروف تھے...... تھوڑی دیر گزری رات مزید گہری سی ہو گئی...... کمرے میں روشن کی گئی موم بتیوں کی روشنی مدھم ہونے لگی...... پھر ایک سسکی سی فضا میں گونجی تھی پھر وہ سسکی دبی دبی ہنسی میں بدلی اور پھر ایسی آوازیں آنے لگی تھیں جیسے کہ چند رقاصائیں مل کر رقص کر رہی ہوں گھنگھروؤں کی آواز نے اس کالی رات کو مزید سحر انگیز بنا دیا تھا پھر یکا یک ایک جھماکہ سا ہوا اور تاشون نے فوراً آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

”پہلے تم اپنے کپڑے......“ تاشون کی آواز ابھری ہی تھی۔

”بابا جی...... آنکھیں بند کر کے کیا دیکھتے ہو؟...... اپنی آنکھیں کھولو، دیکھو میں نے کپڑے

Scanned by CamScanner

پورے پہنے ہوئے ہیں.....'' اور پھر ایک بے ہنگم سی ہنسی کی آواز سے فضا جیسے کپکپا گئی تھی۔

سندونی ایسی ارواحِ خبیثہ سے تعلق رکھتی تھی جو حاضر ہوتے وقت اکثر برہنہ ہوتی ہے.....

تاشون سندونی کا عامل ہرگز نہ تھا.....سندونی اپنے عامل کے پاس برہنہ آتی ہے.....تاشون کے مرتبے کے باعث سندونی نے بھی اس کا احترام ملحوظِ خاطر رکھا تھا.....ورنہ وہ یوں بلانے پر برہنہ یا نیم برہنہ بھی آسکتی تھی.....ایک مرتبہ سندونی کے کسی عامل کو کسی نہایت اہم چیز کی ضرورت پڑی تو اس نے سندونی کو طلب کر کے اس کی بابت جاننا چاہا تھا.....سندونی نے اس کو صاف جواب دے دیا تھا کہ وہ خود تاشون کے پاس ہرگز نہیں جائیگی.....وجہ وہی تھی، برہنہ حاضری دینا جو تاشون کو منظور نہ تھا۔

سندونی چونکہ غیر مسلم ہے.....اس کا خاندان طوائف ہے اور جادوگروں پر مشتمل ہے وہ خود بھی جادو جانتی ہے اس لئے بڑی مشکل سے قابو آتی ہے اور اکثر عاملوں کے عمل کو اپنے جادو کے زور پر ختم کردیتی ہے، کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہونے دیتی.....اس کی شرائط بڑی کڑی ہوتی ہیں، عامل اگر پوری کردے تو عمل بھی بخیریت پورا ہوجاتا ہے.....وہ زیادہ تر عامل سے شادی کی شرائط طے کرتی ہے وہ عامل سے شادی کرتی ہے، بیوی بن کر رہنا پسند کرتی ہے ورنہ ان میں سے کچھ داشتہ بن کر رہنا بھی گوارہ کرلیتی ہیں لیکن عامل اگر پہلے سے شادی شدہ ہو تو بیوی چھوڑنے کا کہتی ہے کسی جگہ اگر عامل کا عشقیہ سلسلہ بھی کسی کے ساتھ چل رہا ہو تو وہ اسے بھی ختم کرادیتی ہے.....سندونی بیوی بن کر رہے یا نہ رہے، وہ اپنے عامل کے کسی عورت سے تعلقات کو پسند نہیں کرتی.....اس کو زمین پر بیٹھنا بھی پسند نہیں ہے یہ اس کی دوسری شرط ہوتی ہے.....سو عامل کو کمرے میں کوئی کرسی یا تخت رکھنا پڑتا ہے.....لیکن تاشون نے تو کمرے میں کچھ بھی نہیں رکھا تھا.....کیونکہ اس نے سندونی کو کسی عمل سے نہیں کسی مقصد سے بلایا تھا.....اس لئے وہ آتو گئی تھی مگر زمین پر نہیں بیٹھی تھی.....وہ اپنے جادو کے زور پر ایک منقش زرنگار کرسی اس حصار میں لاچکی تھی جہاں تاشون نے اسے آنے کی دعوت دی تھی اور اب سندونی بڑی شان سے اس کرسی پر براجمان تھی.....وہ خوب سج سنور کر آئی تھی بالوں میں بڑی بڑی کلیاں بجی ہوئی تھیں بڑی تمکنت سے اپنے حسن کو سنوارا تھا اس نے.....سندونی کو دیکھتے ہی مکھن خان کے حلق سے عجیب وغریب آوازیں نکلنا شروع ہوگئی تھیں، تاشون نے ہاتھ میں اُٹھائے چاندی کے کٹورے سے مکھن خان پر پانی چھڑکا۔

''شکل تو دیکھو اس کی اور کرتوت دیکھو.....'' سندونی نے مکھن خان کو گھورتے ہوئے نہایت

Scanned by CamScanner

طنزیہ انداز میں کہا..... ''بہت کم سزا دی ہے میں نے اسے، اگر ایک قدم اور آگے بڑھاتا تو اب تک جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا، ویسے اب بھی نہیں چھوڑوں گی اسے۔''

''بس اب چپ ہوجا..... ورنہ.....'' تاشون ذرا غصے میں آیا..... ''میں نے تجھے بات کرنے کے لئے بلایا ہے..... تو نے وعدہ کیا تھا کہ زیادہ شور شرابہ نہیں کرے گی۔''

''وعدہ.....؟ سندونی.....'' تاشون کی بات پر جیسے تلملا سی گئی تھی۔

''بابا جی! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وعدہ خلافی ہماری نہیں انسانوں کی عادت ہے، مجھے حیرت ہے کہ آپ یہ بات جانتے ہیں پھر بھی ایسی بات کر رہے ہیں؟''

''بس.....'' تاشون نے ہاتھ اُٹھا کر سندونی کو تنبیہ کی..... ''چپ ہوجا، جانتا ہوں..... انسانوں کے علاوہ جتنی بھی دوسری مخلوق ہے وہ وعدہ کی پابند ہوتی ہے..... افسوس یہ کمزوری صرف انسانوں میں پائی جاتی ہے.....'' تاشون نے افسوسناک لہجے میں کہا..... ''مگر تو مکھن خان کا قصور تو بتا اس نے تجھ سے کیا وعدہ خلافی کی ہے جو تیرے عتاب کا شکار ہے۔''

''کیا آپ نہیں جانتے کہ اس نے میرے ساتھ کیا کیا.....؟؟؟''

''میں تجھ سے جاننا چاہتا ہوں.....'' تاشون نے سندونی کے سوال کے جواب میں کہا۔

''یہ..... یہ..... جھوٹ کہتی ہے میں نے کچھ نہیں کیا..... اس نے مجھے دھوکہ دیا..... ورغلایا تھا.....'' مکھن خان گھٹی گھٹی آواز میں چلایا۔

''خبردار..... بابا جی کا لحاظ ہے ورنہ ابھی کے ابھی تیرا ٹینٹوا دبا دوں گی.....'' سندونی مکھن خان کے یوں بولنے پر بری طرح چراغ پا ہوگئی..... وہ کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

''مکھن خان..... خاموش رہو.....'' تاشون نے بھی مکھن خان کو گھر کا۔

''سندونی چل ٹھنڈی ہو..... چل واپس اپنی جگہ پر بیٹھ جا..... چل شاباش.....'' تاشون موقع کی نزاکت کا پاس رکھتے ہوئے سندونی سے تھوڑا نرمی سے بولا..... اُسے مکھن خان کی زندگی بچانی تھی۔

''جی بابا جی! فیصلہ کرو جلدی سے میں بھی یہی چاہتی ہوں..... ایک تو اس نے بغیر اجازت عمل شروع کیا اور پھر شرائط پوری نہیں کیں، لالچی، دھوکہ باز، فریبی انسان..... عمل کے اختتام پر حسب معمول میری چھوٹی بہن عامل کے پاس جاتی ہے اس کا امتحان لینے، جو عامل وعدے کے پکے اور

Scanned by CamScanner

شرائط کو یادرکھنے والے ہوتے ہیں...... وہ میرا نام لے کر پکارتے ہیں، میں فوراً حاضر ہو جاتی ہوں لیکن اس مکھن خان نے وعدہ فراموش کیا، شرائط توڑیں اس نے ایک سندونی کی وفا پوری نہیں کی اور میری بہن کی طرف جی جان سے ملتفت ہوگیا...... یہ جواب تک جی رہا ہے وہ بھی صرف اس لئے کہ اس نے میری بہن کو چھوا نہیں اس کی قسمت اچھی تھی کہ اس کے ہاتھ لگانے سے پہلے ہی میں حاضر ہوگئی اب بتائیں بابا جی...... میں اس کو سزا نہ دوں تو اور کیا کروں، میں اس کو ایک دم مارنے کے بجائے تڑپا تڑپا کر ماروں گی۔''

یہ کہہ کر سندونی خاموش ہوگی تھی۔

تاشون نے نہایت توجہ سے سندونی کی بات سنی تھی...... جبکہ سندونی کے آخری الفاظ سن کر تو مکھن خان پر پھر سے غشی کا دورہ پڑ رہا تھا۔

''سندونی تمہارا کہنا اپنی جگہ بجا ہے لیکن تم میرا احترام کر رہی ہو......تم میرے سامنے بے لباس نہیں آئیں کیا تم میری بات نہیں مانو گی......؟'' تاشون نے سندونی سے پوچھا۔

''آپ اس کی جان بخشی کا کہو گے......؟'' سندونی تاشون کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے بولی۔

''ہاں میں یہ کہوں گا۔''

''مجھے پتہ تھا بابا جی! آپ اس کی ہی طرفداری کرو گے...... خیر میں بھی اس مسئلے کے لئے تیار ہو کر آئی ہوں، میری کچھ باتیں ہیں جو پوری ہوں گی، تب ہی میں مکھن خان کے سلسلے میں آپ کی بات مانوں گی......'' اور پھر سندونی اور تاشون کے بیچ چند شرائط طے ہوئیں اور سندونی نے مکھن خان کی جان چھوڑ دی تھی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

کچھ گناہوں کا بوجھ انسان کو تا عمر ڈھونا ہوتا ہے کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی تلافی انسان کبھی بھی نہیں کر پاتا اور پھر یوں ہی گناہوں کا بوجھ لادتے لادتے اذنِ سفر آجاتا ہے اور گناہوں کے بوجھ سے دبے ہوئے انسان کی روح اس پنجرے کی سلاخیں توڑ کر آسانی سے باہر نہیں نکل پاتی جسے ہم جسدِ خاکی کہتے ہیں...... جسدِ خاکی ایک پنجرہ ہے اور روحِ مثل پرندہ، گناہوں کی کثرت جسدِ خاکی یا پنجرے کی سلاخوں کو اتنا موٹا کر دیتی ہے کہ روح کا پرندہ سلاخوں کو آسانی سے توڑ نہیں پاتا اور یوں گناہ گار انسان کی روح اس قفسِ عنصری سے پرواز کرنے کے لیے زور مارتی ہے اور کئی دن تک حالتِ نزع طاری رہتی ہے...... دوسری صبح تاشون مکھن خان کو وہاں سے واپس لے آیا تھا، پیرل اور عمر پروگرام کے مطابق جنگل کے باہر ان کا انتظار کر رہے تھے سندونی کے عہد و اقرار کے بعد مکھن خان میں یہ تبدیلی آئی تھی کہ اس کا چیخنا چلانا بند ہو گیا تھا جنگل سے آنے کے بعد مکھن خان کو اس کے گاؤں روانہ کر دیا گیا اور ٹھیک دس دن بعد وہ خالقِ حقیقی سے جا ملا تھا...... سندونی نے اپنا وعدہ نبھایا تھا...... سو مکھن خان کو طبعی موت آئی تھی مکھن خان کی روح کا پرندہ پورے دس روز پھڑ پھڑایا اس کے بعد اس کے گناہ گار جسم کا پنجرہ توڑنے میں کامیاب ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

تاشون اب فارم ہاؤس سے زلفی کے گھر واپس آ چکا تھا......سندونی اور مکھن خان کی داستان اس نے کچھ واقعات حذف کر کے ان لوگوں کے گوش گزاری تھی۔

وہ دن ایک عام دن کی طرح ہی شروع ہوا تھا......مکیا ناشتے کی میز سمیٹ چکی تھی......تاشون زلفی کے ساتھ ہی آفس کی طرف نکل گیا تھا......اب گھر میں مونگا رانیہ اور مکیا ہی موجود تھے......مکیا چھت پر سے سوکھے ہوئے کپڑے اُتارنے گئی تھی جو اس نے گزشتہ روز دھو کر ڈالے تھے......وہ آج بھی کپڑے دھونے کا کام کرنا چاہ رہی تھی لیکن رانیہ نے منع کر دیا تھا...... چنانچہ وہ سوکھے ہوئے کپڑے اُتارنے چھت پر چلی گئی تھی......جبکہ رانیہ اور مونگا کچن میں مصروف تھیں ان کے درمیان ہلکی پھلکی باتیں چل رہی تھیں کہ اچانک مکیا تیزی کے ساتھ سیڑھیوں سے لڑھکتی نیچے آ پڑی تھی......مکیا کو اس حال میں دیکھ کر رانیہ کے تو اُوسان ہی خطا ہو گئے تھے۔

''کیا ہوا؟ خیر تو ہے......؟'' رانیہ نے بدحواس مکیا سے پوچھا اور پھر مونگا اور رانیہ نے مکیا کو سہارا دے کر اُٹھانے کے بعد لاؤنج میں پڑے صوفے پر بٹھا دیا......مکیا اپنا گھٹنا پکڑے مسلسل کراہ رہی تھی۔

''کیا ہوا تمہیں بولو تو کچھ......؟'' مونگا نے مکیا کو پانی کا گلاس دیتے ہوئے کہا جبکہ مکیا خالی الذہنی، خالی خالی نظروں سے کبھی چھت پر جاتی سیڑھیوں کو دیکھتی اور کبھی لاؤنج میں چاروں جانب دیکھنے لگتی......پانی کا گلاس اس کے ہاتھوں میں دبا ہوا تھا۔

''پانی پیو شاباش......'' مونگا نے گلاس اس کے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا تو مکیا جیسے چونک پڑی تو اس نے پانی کا پورا گلاس ایک ہی سانس میں ختم کر دیا تھا۔

''کچھ دیکھا ہے تم نے......؟'' مونگا نے مکیا کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں...... ہاں......'' ملکیا زور زور سے اپنا سر اثبات میں ہلانے لگی تھی اور پھر یکا یک تعجب سے بولی...... ''کیا ہوا؟...... کچھ بھی تو نہیں ہوا...... میں نے کچھ نہیں دیکھا۔''

''تو پھر پاگلوں کی طرح زینہ کیوں اُتریں کہ لڑکھڑا کر دھڑام سے نیچے آگریں تم؟...... ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی تمہارے پیچھے آرہا ہو؟...... سچ سچ بتاؤ کیا ہوا تھا۔''

پانی پی کر ملکیا کے اُوسان کچھ بحال ہوئے تو اُس نے بولنا شروع کیا...... ''میں کپڑے لینے چھت پر گئی تھی...... اور جب سب سے اُوپر چھت پر بنے بند کمرے کے سامنے سے گزری تو یوں لگا جیسے کوئی اندر رو رہا ہے...... رونے کی آواز سن کر میں بند کمرے کی کھڑکی کے پاس گئی اور بہت کوشش کی کہ اندر کا منظر دکھائی دے مگر کھڑکی بند تھی اور اس پر پردے بھی پڑے ہوئے ہیں اس لئے مجھے کچھ دکھائی نہ دیا پھر میں دوبارہ کمرے کے بند دروازے کے پاس آئی اور کمرے کے دروازے میں جہاں چابی لگاتے ہیں......'' ''کی ہول'' مونگا درمیان میں بولی...... ''ہاں ہاں وہی اس میں سے اندر جھانکنے کی کوشش کی تو دیکھا وہ...... وہاں کمرے میں سامنے ہی ایک بہت خوبصورت لڑکی تھی...... جو رو رہی تھی اس کا منہ دروازے کی جانب ہی تھا میرے ''کی ہول'' سے جھانکنے پر سیدھا اُس نے میری جانب ایسے دیکھا جیسا کہ اس کو پتہ چل گیا ہو...... اُسے کوئی دیکھ رہا ہے پھر وہ میرے سامنے غائب ہوگئی...... میری کچھ سمجھ نہ آیا...... خوف کے مارے میرا گلہ بند ہوگیا جیسے کسی نے پکڑ لیا ہو...... میں بس پتہ نہیں کیسے نیچے کی طرف بھاگی...... کب چیخی چلائی...... مجھے کچھ یاد نہیں......'' یہ کہہ کر ملکیا نے ایک کراہ کے ساتھ اپنا گھٹنا پکڑ لیا تھا۔

''آؤ رانیہ چل کر دیکھتے ہیں......'' مونگا نے فوراً ہی اُوپر چھت پر جانے کا فیصلہ کیا۔

''نہیں...... میں اُوپر نہیں جاؤں گی، میرا تو خیال ہے کہ ہمیں زلفی کو فون کرنا چاہیے......'' رانیہ بولی۔

''وہ بھی کرلیں گے لیکن پہلے اُوپر چلتے ہیں تم بھروسہ رکھو میں ہوں نا یہاں پر تمہارے ساتھ......'' مونگا نے رانیہ کو تسلی دی۔

مونگا کے پیچھے رانیہ سیڑھیاں طے کر کے اُوپر چھت پر پہنچ گئی تھیں...... رانیہ تو ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوگئی تھی جبکہ مونگا نے چھت اور وہاں موجود کمرے کے چاروں اطراف گھوم پھر کر دیکھ لیا تھا...... اُسے کوئی ایسی ویسی بات نظر نہیں آئی تھی وہ اپنے ساتھ لائی ہوئی کمرے کی چابی سے دروازہ

Scanned by CamScanner

کھول کر اندر گئی...... یہ کمرہ دراصل ایک چھوٹا سا بیڈ روم تھا جو عرصے سے استعمال میں نہیں لایا گیا تھا اب وہ ایک اسٹور روم میں تبدیل ہو چکا تھا...... لیکن عام طور پر اسٹور روم میں کاٹھ کباڑ ہی ہوتا ہے لیکن اس اسٹور روم میں چند قیمتی چیزیں رکھی تھیں اور کچھ الماریاں...... اور صندوق جو استعمال میں نہ تھے لیکن دنیا کی بہترین لکڑیوں سے بنے ہوئے تھے...... کمرے کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھا جاتا تھا...... اس وقت بھی یوں لگا جیسے ابھی ابھی تازہ صفائی کی گئی ہو...... گلابوں کی دلفریب خوشبو نے ان کا استقبال کیا اور پھر چند سیکنڈ بعد وہ خوشبو یکا یک معدوم ہوگئی تھی...... مونگا نے ایک نہایت گہرا سانس لے کر کہا۔

''چلو رانیہ اب یہاں کوئی نہیں ہے۔''

''کیا مطلب کوئی نہیں؟ یعنی پہلے تھا......'' یہ کہتے ہوئے رانیہ کے چہرے پر خوف کی لہر پیدا ہوگی۔

''چلو نیچے چلیں......'' مونگا نے رانیہ کی بات کے جواب میں اس کا ہاتھ تھام کر کہا اور پھر کمرہ لاک کر کے وہ دونوں فوراً ہی نیچے آ گئی تھیں...... نیچے مکیا اپنے گھٹنے کی ٹکور کر رہی تھی...... وہ دونوں بھی لاؤنج میں ہی بیٹھ گئیں تھیں...... رانیہ جو بہت زیادہ متفکر نظر آ رہی تھی فون کی طرف بڑھ گئی، میں زلفی کو فون کرتی ہوں۔

''ارے بھئی...... ابھی رہنے دو، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے......'' مونگا نے اس کے ہاتھ سے فون کا ریسیور لے کر کریڈل پر رکھا...... اور پھر مونگا نے رانیہ کے ساتھ ملکر کچن کا کام سمیٹا کیونکہ مکیا کو اس کے گھٹنے کی تکلیف کے پیشِ نظر رانیہ نے آرام کرنے بھیج دیا تھا...... اس دوپہر رانیہ تھوڑا سا بھی سو نہیں پائی تھی...... رانیہ کی پریشانی اور خوف کے پیشِ نظر مونگا نے ساری دوپہر اس کے ساتھ گزاری تھی تقریباً شام کا وقت ہو رہا تھا جب باہر زلفی کی گاڑی کا ہارن بجا...... رانیہ تیزی سے گیٹ کی جانب لپکی لیکن اس سے پہلے کہ وہ گیٹ تک پہنچتی اُسے تاشون اندر آتا دکھائی دیا تھا...... زلفی نے چند دن پہلے ہی گیٹ پر ایک چوکیدار رکھوا دیا تھا اس وقت گیٹ اُسی نے کھولا تھا۔

رانیہ اور تاشون لان میں موجود کرسیوں پر ہی بیٹھ گئے تھے مونگا اسی اثنا میں چائے بنا لائی تھی۔

''اس وقت تو چائے کی بڑی طلب ہو رہی تھی......'' تاشون نے چائے کا کپ لیتے ہوئے کہا اور پھر چائے کے دوران میں مونگا نے وہ تمام واقعہ تاشون کے گوش گزار دیا تھا جو صبح اس گھر میں

Scanned by CamScanner

رونما ہوا تھا۔

''اوہ......'' تمام صورتِ حال سن کر تاشون کے منہ سے نکلا...... ''میں اُوپر جا کر آتا ہوں......''

یہ کہہ کر وہ اُوپر چھت پر جانے کے لئے کھڑا ہو گیا تھا...... ''مگر آپ لوگ میرے پیچھے مت آئیے۔''

تاشون نے سخت لہجے میں ہدایات دیں......تو مونگا اور رانیہ کے قدم جہاں تھے وہیں رک گئے تھے ورنہ ان دونوں کا ارادہ تاشون کے ساتھ جانے کا تھا۔

تاشون سیڑھیاں چڑھ گیا......اُوپر پہنچ کر سب سے پہلے تو وہ دروازہ بند کیا جو چھت پر آنے والی سیڑھیوں کے خاتمے پر لگا تھا پھر اس نے چھت کے بارہ چکر کاٹے اور ہر چکر کے دوران وہ اپنی زمردی تسبیح پر کچھ پڑھتا اور چھت کا حصار باندھتا رہا اس کے بعد وہ چھت پر بنے بند کمرے کی طرف آیا جہاں مکیا نے کسی لڑکی کو روتے ہوئے دیکھا تھا......تاشون نے کمرے میں داخل ہو کر پہلے کمرے کی کھڑکیوں کے ساتھ ایک چکر لگایا اور پھر کمرے کے وسط میں کھڑے ہو کر زیرِ لب آیاتِ قرآنی کا ورد کرنے لگا......اب عصر کا وقت ختم ہو رہا تھا اور مغرب کی اذان کا وقت ہو چلا تھا اور پھر جیسے ہی اذان ختم ہوئی تاشون نے وہیں کمرے میں قبلہ رخ ہو کر نماز کی نیت باندھی اور نماز سے فارغ ہو کر اس نے جونہی سلام پھیرا اُسے کمرے کے ایک کونے میں سفید لباس میں ملبوس ایک لڑکی روتی، سسکتی ہوئی نظر آئی۔

تاشون نے پورے جذب اور قلبی سکون سے دعا مانگنے کے بعد جائے نماز کا کونہ موڑ دیا تھا مگر وہ جائے نماز سے اُٹھا نہیں تھا......اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنے اردگرد حصار کیا اور پھر شہادت والی انگلی پر کچھ پڑھ کر اس سے لڑکی کی طرف کچھ اشارہ کیا......وہ یک لخت چپ ہو کر تاشون کی جانب ایک ٹک دیکھنے لگی تھی۔

''کون ہو تم......؟'' تاشون نے نہایت نرمی سے پوچھا۔

جواباً وہ ایک ٹک تاشون کی جانب دیکھ رہی تھی...... ''وہ بیس بائیس سالہ ایک خوبصورت لڑکی تھی جس نے سفید لباس پہن رکھا تھا اس کے چہرے پر کرب کے ایسے آثار تھے جیسے کسی شدید تکلیف میں مبتلا ہو۔''

تاشون جان چکا تھا کہ وہ ایک روح ہے اب وہ اس کے حالات جاننا چاہتا تھا...... ''ڈرو نہیں مجھے بتاؤ تمہیں کیا تکلیف ہے؟''

Scanned by CamScanner

اب وہ تاشون کے قریب آنے لگی تھی مگر چند قدم کے بعد ہی جیسے اسے کرنٹ سا لگا وہ رک گئی تھی کیونکہ تاشون نے اس کی حد بندی کی ہوئی تھی۔

''بس بس وہیں رک جاؤ...... پُرسکون رہو ڈرو نہیں اور مجھے اپنے بارے میں بتاؤ؟''

''میں...... میں شمائل ہوں۔''

بہت مہین سی آواز اس کے گلے سے نکلی تھی...... ''بہت دور سے آئی ہوں مجھے مدد چاہیے...... مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میں یہاں کیسے آ گئی ہوں، شاید میں رستہ بھول گئی...... میں تو اپنے بھائی کو ڈھونڈنے جا رہی تھی، میرا بھائی......؟'' اور پھر اس کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں، آنسو تواتر سے اُس کے گال بھگوئے جا رہے تھے یوں روتے روتے ہی اُس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر دبایا تھا اس کے سر میں پیچھے کی جانب گہری چوٹ کا نشان تھا۔

تاشون نے کچھ پڑھ کر اس کی طرف ایک پھونک ماری تو وہ پُرسکون ہو گئی تھی...... ''ہاں اب بتاؤ کیا ہوا تمہارے ساتھ۔''

''مجھے ایک لال رنگ کی گاڑی نے ٹکر ماری تھی اور میں شاید مر چکی تھی......'' یہ کہہ کر وہ اپنا جسم ٹٹولنے لگی۔

''شاید نہیں...... تم یقیناً مر چکی ہو......'' تاشون بہت رسان سے بولا۔

''اوہ...... میں تو مر چکی......'' وہ تاسف سے بولی تھی...... ''مگر اب میرے بھائی کو کون ڈھونڈے گا؟...... وہ بے چارہ تو بہت اذیت میں ہے۔''

''ہم ڈھونڈیں گے تمہارے بھائی کو تمہیں اسی لئے مہلت دی گئی ہے اور یہاں بھیجا گیا ہے تم یہاں آئی نہیں ہو بلکہ لائی گئی ہو......'' تاشون کا لہجہ بہت نرم اور شفیق تھا۔

''ہاں جیسے ہی گاڑی نے مجھے ٹکر ماری تھی مجھے یوں لگا تھا جیسے کسی نے ایک گہرے کنویں سے مجھے باہر نکالا ہو اور پھر میں نے خود کو یہاں اس کمرے میں پایا تھا۔''

''تم ایک روح ہو اور روح کو کبھی بھی موت نہیں آتی...... موت جسم کو آتی ہے، تمہیں تمہارے جسم سے کھینچ نکالا گیا ہے جب کہ تکلیف تمہیں اس لئے نہیں ہوئی کہ تمہارے سینے میں قرآن محفوظ ہے تم حافظِ قرآن ہو۔''

''ہاں ہاں تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو......'' وہ تاشون کی بات سن کر بولی اور پھر یکا یک اس

نے نہایت خوش الحانی سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کردی۔

تاشون تلاوتِ قرآن کے احترام میں مودب ہوکر بیٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد روح نے تلاوت ختم کی اور تاشون سے سوال کیا......''میرے جسم کے ساتھ کیا ہوا ہوگا؟''

''شمائل تم فکر مت کرو......تمہارے جسم کو وہاں سے اسپتال پہنچا دیا گیا ہے مگر ہم اس کے ساتھ کاٹ پیٹ نہیں ہونے دینگے، تمہارے سینے میں قرآنِ کریم فرقانِ حمید محفوظ ہے، بے حرمتی ہرگز نہیں ہوسکتی وہ جسم میری بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ جائیگا۔''

تاشون نے شمائل کو تسلی دی۔

''مگر میرا بھائی......؟'' شمائل کی آواز میں بے قراری سی تھی۔

''اے نیک روح......!'' تاشون نے شمائل کو نہایت احترام سے پکارا......''مجھے اپنے بھائی کے بارے میں سب کچھ بتاؤ......میں تمہاری مدد کروں گا۔''

تاشون کی نرمی اور تسلی بھرے انداز نے شمائل کی روح کو بہت تسکین پہنچائی تھی اور پھر وہ گویا ہوئی۔

''میں اور بھائی......ہماری کہانی یہ ہے کہ میرے ماں باپ کب دنیا سے چلے گئے مجھے پتہ نہیں میں نے جب ہوش سنبھالا اپنے بھائی کو ہی ماں باپ کے روپ میں دیکھا، وہ مجھ سے دس سال بڑا تھا میرا ہر کام وہی کرتا تھا......ہمارا گاؤں بہت دور پہاڑوں کے درمیان ہے ہمارے گاؤں اور اردگرد کے قصبوں میں انگوروں کی کاشت کی جاتی ہے وہاں زیادہ تر لوگوں کا ذریعہ معاش یہ ہی ہے......میرا بھائی بھی انگوروں کی کاشت کا کام بہت زبردست طریقے سے جانتا تھا رفتہ رفتہ میں بھی اپنے بھائی کی کاشکاری میں مدد کرنے لگی تھی ایک دن ہمارے گاؤں میں ایک بڑا زمیندار آیا تھا......اس نے کہا کہ اس کو ایک ایسے آدمی کی تلاش ہے جو انگوروں کی کاشت کا ماہر ہو......اُسے جب خبر ملی کہ میرے بھائی سے زیادہ اچھی انگوروں کی کاشت گاؤں میں کوئی اور نہیں کرسکتا تو وہ میرے بھائی کو اپنے ساتھ یہ کہہ کر لے گیا کہ وہ اسے اتنے پیسے دے گا کہ ہمارے دن بدل جائیں گے اور ہم کسی اور کے باغ

Scanned by CamScanner

زیادہ پریشان تھی اور

بڑی شدت سے اُسے یاد کر کے روئی تھی میں اُس وقت کچے صحن میں چارپائی پر لیٹی تھی کافی رونے کے بعد دل کچھ ہلکا سا ہوگیا تھا میں چپ ہوچکی تھی......لیکن اب میں اپنے بھائی کے متعلق سوچ رہی تھی پھر جو میں نے اچانک کروٹ بدلی تو میں نے اپنے بھائی کو چارپائی کے پاس کھڑے پایا میں بھائی کو دیکھ کو خوشی اور حیرت کے مارے چارپائی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اس کی طرف لپکی تو اس نے مجھے وہیں روک دیا تھا میں نے حیرت کا اظہار کیا تو اس نے کہا......بس تم میری بات غور سے سنو۔"

"ایک تو اتنے دن بعد بھائی گھر آیا تھا اور پھر ایسا اجنبی برتاؤ......وہ شکل سے بھی بہت رنجیدہ اور شدید کرب میں مبتلا نظر آ رہا تھا...... میں نے بہت محبت اور بیتابی سے پوچھا......"بھائی......تم کہاں تھے؟"

"اس نے میری بات کا جواب دینے کے بجائے بہت سپاٹ لہجے میں کہا......"کہ شمائل میری بات دھیان سے سنو...... مجھے جو زمیندار اپنے ساتھ انگوروں کی کاشت کے لئے لے گیا تھا وہ ایک بد معاش آدمی ہے اس نے میرے ساتھ بے ایمانی کی تھی تنخواہ کے بارے میں میرا اس سے جھگڑا ہوگیا تھا...... میں نے اس کے پاس کام نہ کرنے کا فیصلہ کر کے اس سے اپنی تنخواہ کا مطالبہ کردیا تھا ......زمیندار نے آؤ دیکھا نہ تاؤ مشتعل ہو کر گوشت کاٹنے والی ایک لمبی چھری میرے سینے میں گھونپ دی اور پھر میرا سر بدن سے جدا کر کے وہیں گاڑ دیا اور لاش کو تین ٹکڑوں میں تقسیم کر کے حویلی کے پیچھے دبا دیا اور پھر خون آلود کپڑوں کو آگ لگا دی......اس زمیندار کا گھر ایک بڑے درخت کے پاس ہے اور یہ درخت بڑا جھاڑ دار ہے اور گاؤں میں داخل ہوتے ہی نظر آ جاتا ہے......اتنا کہہ کر میرا بھائی ایک دم نظروں سے اُوجھل ہوگیا...... میں اپنے بھائی کے منہ سے خود اس کی موت کی خبر سن کر چیخنے لگی تھی آس پاس کے گھروں سے لوگ آ گئے تھے اور میں نے جو دیکھا اور سنا تھا وہ ان سب کو بتا دیا میری

Scanned by CamScanner

بات سن کر لوگوں نے بہت مذاق اُڑایا میرا......اور اکثر نے کہا کہ میں بھائی کے صدمے میں پاگل ہوگئی ہوں، جو ایسی باتیں کر رہی ہوں اور پھر میری حالت واقعی پاگلوں جیسی ہوگئی تھی......گاؤں کے لوگ کبھی کسی سے میرا علاج کراتے کبھی کسی سے......میں پاگل نہیں تھی مگر کوئی یقین کرنے کو تیار نہیں تھا کہ میرا بھائی مرنے کے بعد میرے پاس آسکتا ہے اور اپنے قتل اور قاتل کے بارے میں بتا سکتا ہے......پھر ایک دن میں خود ہی بھائی کو ڈھونڈنے نکل کھڑی ہوئی اور پہاڑی سے اُتر کر بڑی سڑک پر آگئی......میں اپنی ہی دھن میں چلتی جا رہی تھی کہ ایک لال رنگ کی گاڑی نے مجھے ٹکر ماردی اور پھر میں یہاں پہنچ گئی۔''

''تم میری مدد کرو، میرا بھائی بھی مدد کا منتظر ہے......'' کمرے میں شمائل کی سسکی پھر اُبھری۔

''میں کرتا ہوں کچھ تم اب پُرسکون رہو......'' تاشون نے اُسے پھر سے نرمی کے ساتھ تسلی دی۔

''تم اور تمہارا بھائی اب اس دنیا میں نہیں رہے اور دوسری دنیا میں منتقل ہونے میں دقت ہو رہی ہے......میں تمہیں تمہارے اصل ٹھکانے تک پہنچانے میں تمہاری مدد کروں گا، تم فی الحال یہیں رکو......مگر کسی کو دکھائی مت دینا۔''

''جی اچھا......'' شمائل نے ایک تشکرانہ انداز میں کہا......پھر تاشون نے کمرے کے باہر آکر زیرِ لب کچھ پڑھا اور دروازے کے ہینڈل پر ایک پھونک مارنے کے بعد نیچے جانے کے لیے قدم بڑھادیئے۔

''زلفی کی آمد ہو چکی تھی......رانیہ اُسے آج کا واقعہ بتا چکی تھی......زلفی اب فکرمند اس لئے تھا کہ تاشون اتنی دیر سے اُوپر ہے اور کسی کو بھی اس نے اُوپر آنے سے منع کیا ہوا ہے حتیٰ کہ مونگا کو بھی اور پھر ان کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہوگئیں جب اُنہوں نے تاشون کو اُوپر سے آتے دیکھا۔

تاشون نیچے آیا تو اُس نے سب کو اپنا منتظر پایا وہ جانتا تھا کہ یہ لوگ اس سے کیا جاننا چاہتے ہیں۔

''زلفی میں نماز پڑھ کر آتا ہوں......تم عمر کو بلالو......ہمیں کچھ ضروری کام کرنے ہیں اور ہاں بھابھی......'' تاشون نے اب رانیہ کو مخاطب کیا تھا......''گھبرانے اور پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں جو آپ سمجھ رہی تھیں، ایسا کچھ نہیں ہے۔''

تاشون کا اشارہ سیلشیا کی طرف تھا کیونکہ رانیہ صبح ہونے والے واقعے کو سیلشیا کی کارستانی سمجھ

Scanned by CamScanner

رہی تھی۔

تاشون نماز سے واپس آیا تو ٹیبل پر کھانا تیار تھا......سب نے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اسی دوران عمر کی بھی آمد ہوگئی تھی پھر تاشون نے انہیں مختصراً شمائل اور اس کے بھائی کی کہانی سنائی اس کہانی کو سن کر سوائے مونگا کے سب حیران ہوگئے تھے......باتوں کا سلسلہ جاری تھا کہ پری زاد کی آمد ہوگئی تھی جسے صرف تاشون اور مونگا نے ہی محسوس کیا تھا...... پری زاد کو تاشون نے شمائل کے کیس میں مدد کے لئے خصوصی طور پر طلب کیا تھا اور پھر پری زاد منٹوں میں زمیندار کا پتہ لے آیا تھا......اس کے بعد زلفی نے پولیس کو گمنام فون کر کے زمیندار کے جرم سے آگاہ کرتے ہوئے اس کے گاؤں کا پتہ دیا، یوں تقریباً آدھی رات کے قریب اس دردناک داستان کا ڈراپ سین ہوا......جب پری زاد نے پولیس کے وہاں پہنچنے پر زمیندار کے دماغ پر قبضہ کر کے اس سے وہ جگہیں دوبارہ کھدوائیں جہاں شمائل کے بھائی کا سر اور جسم کے ٹکڑے دبائے گئے تھے اور پھر زمیندار نے فوراً ہی اقبال جرم کر لیا تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

فجر کی نماز کے بعد تاشون، عمر اور زلفی...... پری زاد کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچے تھے۔ پری زاد کے قبیلے کی عورتوں نے شمائل کے جسدِ خاکی کو نہلا دھلا کر کفنا دیا تھا...... قریبی مسجد میں فجر کے بعد نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور پھر شمائل کو سپردِ خاک کر دیا گیا، اس سے اگلے دن شمائل کے بھائی کو بھی پورے اسلامی طریقے سے سپردِ خاک کر دیا گیا تھا...... اس کے بعد دونوں بہن بھائی کی ارواح ایک مرتبہ پھر تاشون کے پاس آئیں اور اس کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اپنی اصل منزلوں کی طرف روانہ ہو گئی تھیں۔

"کیا مرنے کے بعد واقعی کوئی یوں اپنے قاتل کو سزا دلا سکتا ہے......" رانیہ کو اپنے گھر میں شمائل کے حوالے سے پیش آنے والے پُراسرار واقعے سے جڑا یہ سوال بہت پریشان کر رہا تھا۔

"ہاں بھابھی! ایسا اکثر ہوتا ہے کیونکہ مرنے کے بعد بھی روح زندہ رہتی ہے موت صرف مٹی سے بنے جسم کو ہی آتی ہے روح کو نہیں چنانچہ اگر روح چاہے تو وہ ہم سے مل سکتی ہے، ہم کلام بھی ہو سکتی ہے مگر بہت ہی خاص حالات و واقعات میں ایسا ہوتا ہے جیسا کہ اس بے چاری لڑکی شمائل کے ساتھ ہوا...... وہ لڑکی بہت پریشان تھی...... اکیلی تھی...... بھائی کے علاوہ اس کا دنیا میں اور کوئی نہ تھا...... کیونکہ اس کا مقتول بھائی ظلم کا شکار ہو کر اس دنیا سے گیا تھا...... اس لئے وہ بہت بے چین تھا پھر اپنی بہن سے بے تحاشہ محبت کی بناء پر وہ اس دنیا سے جا نہیں پایا تھا جب تک وہ اپنی بہن سے مل نہ لے اس کو اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات سے آگاہ نہ کر دے اس کو محفوظ نہ کر دے۔"

"اس لئے اس نے بہن پر ظاہر ہو کر تمام حالات سے آگاہ کیا...... اسی طرح خاص خاص حالات میں روحیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے دنیا میں آ کر اپنے نہایت قریبی عزیزوں اور پیاروں کو تسلی و تشفی دے جاتیں ہیں یا غیر فطری موت سے ہم کنار ہونے والوں کی روحیں بھی اپنے ساتھ ڈھائے گئے مظالم پر انصاف کے حصول کے خاطر دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں...... وہ یہاں سے اس وقت تک نہیں

Scanned by CamScanner

جاتیں جب تک ان کو سکون نہ مل جائے جیسا کہ شائل کے ساتھ ہوا...... وہ بھائی کو تلاش کرنے نکلی اور خود بدقسمتی سے ایک حادثے کا شکار ہوگئی اور پھر یہاں پہنچ گئی تھی۔''

''ویسے ایسے واقعات تو میں نے بھی بہت سنے تھے مگر یقین کم کم ہی آیا تھا مجھے......'' عمر نے کہا۔

''نہیں تم ہی نہیں ہو ایک اکیلے یہاں پر اور بھی بہت سے لوگ ہیں جو ان باتوں کی باقاعدہ ہنسی اُڑاتے ہیں......'' تاشون نے عمر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''اب تو میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اب یقین نہ کرنے کا کوئی جواز نہیں......'' عمر نے کہا۔

''کیا روحیں صرف اپنے اُوپر مظالم کی وجہ سے ہی بے چین ہو کر آتی ہیں؟؟'' رانیہ بولی۔

''نہیں ......ایسا نہیں ہے صرف مظالم ہی ان کو بے چین نہیں رکھتے بلکہ کچھ اور بھی فرائض یا حقوق یا ذمہ داریاں رہ جاتی ہیں کسی انسان کے ذمے......جس کی وجہ سے وہ مرنے کے بعد بھی سکون سے نہیں جا پاتے اپنے اصل ٹھکانے کی طرف اور اگر چلے جائیں تو بے چین ہوتے ہیں کبھی خواب میں اور کبھی حقیقت میں ظاہر ہو کر ہمیں اشارے دیتے ہیں......کہ ان کے ذمے کوئی کام رہ گیا تھا جس کے باعث ان کو تکلیف ہے مثلاً کوئی اگر کسی کا مقروض ہے اور مر جائے تو وہ بھی اپنے کسی عزیز و اقارب کسی دوست کے خواب یا حقیقت میں آ کر اس کو تلقین کرتے ہیں کہ ان کا قرضہ ادا کر دیا جائے تا کہ وہ سکون پا جائیں......دنیا میں جن باتوں کو ہم عادتاً معمولی خیال کرتے ہیں مثلاً کسی کا قرضہ پیسہ ہضم کر لینا کسی کی کوئی چیز یا جگہ ہتھیا لینا......کسی کا حق کھا جانا...... وغیرہ وغیرہ۔''

''درحقیقت یہی چیزیں مرنے کے بعد انسانوں کی خلاصی ہونے نہیں دیتیں......مسلمان مرد، عورت ہو یا غیر مسلم......اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہیں ظاہر کر دیتے ہیں جس کو چاہیں اخفاء میں رکھتے ہیں حساب کتاب تو مسلم غیر مسلم دونوں ہی کا ہوتا ہے......کچھ کو مہلت دیتے ہیں کہ وہ دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اپنے معاملات سدھار سکتے ہیں یعنی عزیز و اقارب پر ظاہر ہو کر یا خواب میں بار بار آ کر......اور کسی کو اس کی اجازت بھی نہیں ملتی......اور ہم ہی نہیں بلکہ مغرب کے بڑے بڑے اپنے مذہب کے مطابق علم روحانیت کے ماہر اس بات کو مانتے ہیں......''ڈیل اوون'' جیسے جید عالم روحانیت نے اپنی کتاب ''فٹ فالز'' foot falls میں ایک خط پیش کیا ہے جو کہ ڈاکٹر بینز کو کسی 'ایم کے' نامی گرجا کے پادری نے لکھا تھا یہ واقعہ جو بطور خط چلتا ہوا ''ڈیل اوون'' کی کتاب foot

falls تک جا پہنچا ایک مستند واقعہ ہے۔''

''وہ لکھتے ہیں کہ جولائی ۱۸۳۸ء میں ایڈنبرا سے پرتھ شائر مشن تبدیل ہو گیا تھا ابھی تھوڑے ہی روز ہوئے تھے کہ قصبے کی ایک عورت نے جس کا نام 'اینی' تھا مجھ سے رابطہ کیا......اس نے ملاقات کے دوران بتایا کہ ایک عورت جس کا نام 'ملوی' ہے اور جس کو مرے ایک عرصہ ہو چکا ہے......کچھ روز سے ہر رات اس کو اپنے کمرے میں دیکھتی ہوں......'ملوی' کہتی ہے کہ اس نے تین شلنگ دس پنس ایک شخص سے بطور قرض لئے تھے کسی نیک دل پادری سے کہہ کر ادا کرا دو......ملوی قرض کی رقم تو بتاتی ہے مگر قرض خواہ کا نام پتہ نہیں بتاتی۔''

اینی چاہتی تھی کہ میں اس معاملے میں اس کی مدد کروں......میں نے وعدہ کرلیا کہ میں اس قرض دینے والے کا نام پتہ دریافت کروں گا......پھر آس پاس کی آبادیوں سے ملوی کے متعلق معلومات اکٹھی کرتا رہا چنانچہ پتہ چلا کہ ملوی ایک رجمنٹ میں دھوبن تھی......میں نے اس رجمنٹ کا سراغ لگایا ایک دکاندار سے جس سے رجمنٹ کے ملازمین سودا وغیرہ خریدتے تھے......ملوی کے متعلق پوچھا، دکاندار نے کہا کہ وہ ملوی کو اچھی طرح جانتا ہے وہ بھی اسی دکاندار سے سودا خریدتی تھی لیکن اب تو اس کو مرے ہوئے بہت عرصہ گزرا ہے......میرے پوچھنے پر کہ کیا ملوی اُس کی مقروض تھی؟ وہ ایک پرانا رجسٹر اُٹھا لایا اور کچھ دیر تک اس کے ورق الٹتا پلٹتا رہا......پھر اس نے وہ ورق نکال لیا جس پر ملوی کے ذمہ دکاندار کے تین شلنگ دس پنس کا سودا لکھا ہوا تھا چنانچہ یہ رقم ادا کر دی گئی اس کے بعد ملوی کی روح پھر کبھی اینی کو نظر نہیں آئی......'' تاشون نے بات ختم کی اور عمر کی جانب دیکھا......

''اس کے علاوہ ایک اور بات۔''

زلفی نے بیچ میں ٹکڑا لگایا......''روحیں دوستیاں بھی نبھاتی ہیں......؟؟ میں نے سنا ہے بہت سے لوگوں سے۔''

''ہاں......درست ہے یہ......'' تاشون نے جواب دیا......''جو دوستیاں مخلص ہوں اور اگر ان میں دل سے کئے گئے معاہدے ادھورے رہ جائیں اور دوستوں میں سے کوئی ایک اس دارِ فانی سے کوچ کر جائے تو وہ دیگر دوستوں کو اپنی دوستی اور معاہدے کا احساس دلاتا ہے......اس ضمن میں اٹلی کے مشہور فلاسفر ''بوزینو'' نے ارواح کے متعلق اپنی کتاب Les Phenomenes de Hantes میں ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کیا ہے اور واقعہ کی مشہور عالم روحانیت 'پروفیسر جیمز' نے کافی تحقیق کی اور تین چار ڈاکٹروں سے بھی مشورہ کیا اور ان کی رائے معلوم کی......ان

Scanned by CamScanner

ڈاکٹروں میں ایک 'ڈاکٹر ایچ، اے کنمین' بھی تھا...... ڈاکٹر کنمین اس واقعہ کے متعلق لکھتا ہے......

میرا باپ جیکب کنمین اور چچا ڈبلیو کنمین کا ایک دوست تھا جس کا نام ایڈمنز تھا، تینوں ساتھ ڈاکٹری کی تعلیم پا رہے تھے ایک روز باتوں باتوں میں تینوں نے آپس میں گہری دوستی کا گہرا معاہدہ کرلیا کہ اگر تعلیم کے دوران تینوں میں سے ایک مر جائے تو دوسروں کو یہ حق ہوگا کہ وہ مردہ خانہ سے اس کی ہڈیاں مطالعہ کے لئے لے لیں اپنے پاس رکھیں کسی دوسرے کو نہ دیں...... اگر کسی وجہ سے ایسا نہ ہو سکے تو ہڈیاں مٹی میں دفن کر دیں...... پھر اتفاق کہہ لیں کہ کچھ روز بعد ایڈمنز کا انتقال ہو گیا اور میرے چچا ڈبلیو کنمین نے ایڈمنز کی ہڈیاں کیمیائی طور پر صاف کر کے اپنے پاس رکھ لیں جب تک ڈبلیو کنمین زندہ رہا ایڈمنز کی ہڈیاں ایک صندوق میں بند اس کے پاس رکھی رہیں چچا کے انتقال کے بعد یہ ہڈیاں میرے والد نے لے لیں اور اپنے ایک دوست ڈاکٹر لارنس کو دے دیں لیکن پھر جلد ہی میرے بھائی رابرٹ نے جو میڈیکل کا طالب علم تھا لے لیں...... اس طویل عرصے میں جب تک ایڈمنز کی ہڈیاں اس کے دوستوں یا ان کے گھرانے والوں کے پاس رہیں کبھی کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جو پریشانی کا باعث بنتی۔"

"۱۸۴۹ء کی بات ہے میرے والد کو کسی کام سے 'کیلیفورنیا' جانا پڑا انہوں نے ایڈمنز کی ہڈیوں والے صندوق کو اپنے مکان کے تہہ خانے میں حفاظت سے رکھوا دیا اُسی رات تہہ خانے کے زینے پر کسی کے زور زور سے پاؤں مار کر چڑھنے اور اُترنے کی آواز سنائی دینے لگی ہر روز رات کو یہی ہونے لگا...... والد صاحب تو کیلیفورنیا گئے ہوئے تھے گھر والوں نے بغیر سوچے سمجھے تہہ خانے سے ہڈیوں والا صندوق اُٹھا کر باہر گیراج میں رکھوا دیا...... بس پھر کیا تھا شور و غل کی آوازیں اور بھی زیادہ بڑھ گئیں...... اور گھر والوں کا رہنا گھر میں ایک مصیبت بن گیا...... بڑی مشکلوں سے والد صاحب کو واپس بلایا گیا وہ جب واپس آئے تو اپنے دوست ایڈمنز کی ہڈیاں اپنے مطالعہ کے کمرے میں رکھوا دیں...... اس کے بعد 'ایڈمنز' کی روح نے پھر گھر والوں کو تنگ نہ کیا والد کے انتقال کے بعد یہ ہڈیاں رابرٹ میرے بھائی کو ملیں...... اس نے وہ صندوق پڑوسی کے مکان میں رکھوا دیا، اس مکان کی مرمت ہو رہی تھی...... ایڈمنز کی روح اس پر اتنی بگڑی کہ مکان میں کام کرنے والے مزدور خوفزدہ ہو کر مکان چھوڑ کر چلے گئے...... روح نے مزدوروں کو اس طرح پریشان کیا کہ جب مزدور کام کرنے لگتے تو انہیں اپنے شانوں پر ایک ٹھنڈے اور سرد ہاتھ کا دباؤ محسوس ہوتا اور مزدور خوفزدہ ہو جاتا...... جب رابرٹ کو ان حالات کا علم ہوا تو وہ صندوق کو واپس لے آیا اور والد کے مطالعے کے کمرے میں رکھ دیا

تو اپنے واپس اصل مقام پر پہنچ کر ایڈمنز کی روح کو سکون ملا اور کوئی غیر معمولی بات نہیں ہوتی......
'پروفیسر جیمز ہائی سلوپ' نے ایڈمنز کی ہڈیوں کے متعلق اور لوگوں کے مختلف مشاہدات قلم بند کیے اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ ایڈمنز تو مر چکا تھا لیکن اس کی روح زندہ تھی وہ اس بات کو پسند نہیں کرتی تھی کہ وعدے اور عہد کی خلاف ورزی کی جائے......اور اس کی ہڈیاں اجنبی لوگوں کے پاس رہیں روح چاہتی تھی کہ وعدے کے مطابق اس کی ہڈیاں اس کے دوستوں یا خاندان والوں کے پاس رہیں یا دفنادی جائیں۔"

"مائی گاڈ......" زلفی کے منہ سے نکلا۔

"یار عمر تم میری کسی بات کو سیریس تو نہیں لیتے......" عمر کچھ سمجھی نہ سمجھی کے عالم میں ہونق سا دیکھنے لگا......"کیا مطلب!"

"مطلب یہ کہ کیا میں نے تو تم سے کوئی معاہدہ ایسا نہیں کیا نا؟؟"......کوشش کے باوجود سب کے لبوں پر مسکراہٹ سی آ گئی......"نہیں بھئی مذاق نہیں ہے یہ اب ہم لوگ ایسی ایسی باتیں کر جاتے ہیں دوستی یاری محبت میں کہ ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا یار......روح اپنے وعدے ہر حالت میں نبھاتی ہے اور فرائض بھی......" تاشون نے کہا......"جیسا کہ شمائل کے بھائی نے نبھایا مر کر بھی اپنی بہن کو اطلاع دی کیونکہ وہ اکیلی تھی۔"

"بھئی مجھے تو اپنے اُوپر غرور سا ہونے لگا ہے کہ میرا یار تاشون زندہ انسانوں کے ہی نہیں بلکہ دنیا سے چلے جانے والے مظلوم انسانوں کے بھی مسئلے حل کرتا ہے، ان کے بھی کام آتا ہے۔"

زلفی نے تاشون کے کندھوں پر پیار سے دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب بس بھی کرو میری اتنی تعریف نہ کرو میرا تو کام ہی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور مدد سے میں بنی نوع انسان کے کام آؤں چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ یا پھر کوئی اور بھی مخلوق کیوں نہ ہو......"

تاشون نے اپنے ازلی تبسم کے ساتھ کہا۔

"کوئی اور مخلوق؟ تمہارا مطلب......؟" عمر نے سوال ادھورا چھوڑ دیا تھا۔

"ہاں عمر؟......تم صحیح سمجھے کوئی اور بھی مخلوق اور ایسا ہو بھی چکا ہے......یہ اُس وقت کی بات ہے جب ابا جان زندہ تھے اس پُراسرار دنیا سے تعلق کے بعد پہلا نہایت ہی انوکھا تجربہ تھا میں اپنے ساتھ پیش آنے والے ان گنت واقعات اور پُراسرار چیزوں کو اس دنیا میں ایک الگ سا مقام دیتا ہوں۔"

"وہ انوکھا واقعہ کیا تھا؟ کچھ بتائیں نا بھائی صاحب......!" رانیہ کی دلچسپی حد سے سوا تھی۔

Scanned by CamScanner

وہ واقعہ پھر کبھی سہی تاشون نے بات ٹالنا چاہی۔

''بتادو نا تاشون وہ صنوبر کے جنگل والا واقعہ وہ تو میں بھی نہیں بھولی.....'' مونگا نے ایک معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

''یعنی تمہیں بھی اب تک یاد ہے میرا پہلا پروجیکٹ......؟'' تاشون بھی مسکرا دیا۔

''تو اور کیا...... بہت پچی سا واقعہ تھا نہایت انوکھا بھی میں تو اس کو بھول ہی نہیں سکتی۔''

''ہاں مونگا صنوبر کے وہ جنگل تو میں بھی نہیں بھولا اور وہ محبت اور وفا...... یہ سچ ہے کہ ہم انسانوں سے زیادہ محبت وفا اور وعدے کی پاسداری دوسری مخلوقات میں ہوتی ہے مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ...... وہ صنوبر کا جنگل تھا بہت خوبصورت اور حسین لیکن وہ دوپہر کی تیز دھوپ میں سائیں سائیں کر رہا تھا اور میری منزل ایک مزار تھا، صاحب مزار 'بابا خرواری' کے نام سے مشہور تھے۔ خرواری کا مطلب ہے جسے بہت زیادہ عطا ہوا ہو، اپنے زمانے کے بہت بڑے بزرگ تھے۔ ان کا وصال ایک چھوٹی سی وادی میں ہوا جو سرسبز پہاڑی میں گھری ہوئی ہے۔ انگریزوں نے اس وادی کے چار میل کے فاصلہ پر قصبہ بسایا جس کا نام خرواری کی نسبت سے زیارت رکھا۔ صنوبر کے اس جنگل کو عبور کرتے اور مزار تک پہنچتے پہنچتے کافی تھکن ہو جاتی تھی مگر زائرین عقیدت مند جب مزار پر پہنچتے تو ان کی یہ تھکن راحت میں بدل جاتی تھی...... مجھے بھی ابا جان نے 'بابا خرواری' کے مزار پر حاضری دینے کے لئے بھیجا تھا...... یہاں میں والد صاحب کے ایک قریبی دوست ملک جہانگیر کے ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا...... اس روز جب میں مزار پر حاضری دے کر واپس ہوٹل پہنچا تو اندھیرا پھیل چکا تھا ہوائیں طویل القامت درختوں سے الجھ رہی تھیں، بھوک مجھے بالکل نہیں تھی...... بھوک نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ یہاں ایک ملنگ بابا جو مجھے بچپن سے جانتے تھے وہ مجھے اپنی درختوں کی چھال سے ڈھکی جھونپڑی میں لے گئے تھے اور میری بہت اچھی طرح خاطر تواضع کی تھی اور آتے آتے بڑی ہی مزے دار سبز چائے پلائی تھی...... بس ملنگ بابا کی ہاتھ کی بنی مصالحہ دار روٹی اور سبز چائے کے بعد میں بس اب سونا چاہتا تھا لیکن میں ابھی کمرے میں آ کر لیٹا ہی تھا کہ دروازہ بری طرح بج اُٹھا...... میں نے کسل مندی سے اُٹھ کر دروازہ کھولا...... تو دیکھا ہوٹل کے مالک ملک جہانگیر اور ہیڈ ویٹر صادق دروازے پر کھڑے ہیں ملک جہانگیر کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں دروازہ کھلتے ہی اس نے بڑی عاجزی سے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور بولے۔''

''بیٹا تاشون! مجھے پتہ ہے بہت رات ہو رہی ہے مگر بات ہی کچھ ایسی ہے ابھی گھر سے ایک

Scanned by CamScanner

بندہ آیا ہے اور وہ یہ خبر لایا ہے کہ پتہ نہیں میری بیٹی عاشی کو دوپہر سے کچھ ہو گیا ہے اور اس وقت تو وہ آپے سے باہر ہو رہی ہے یہ ہیڈ ویٹر صادق ان چیزوں کے بارے میں تھوڑا بہت جانتا ہے کہہ رہا ہے کہ میری بیٹی پر کسی چیز کا سایہ ہوا ہے......" ملک جہانگیر نے ویٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میری خوش قسمتی تو یہ ہے کہ تم اس وقت یہاں موجود ہو ورنہ یہ زیارت تو ایک چھوٹا سا ہل اسٹیشن ہے یہاں کسی عامل کا ملنا ایک معجزے سے کم نہیں ہے......چلو بیٹا، چل کر اسے دیکھ لو۔"

بس پھر میری نیند تو اُڑن چھو ہو گئی اور میں ملک جہانگیر کے گھر کی طرف چل پڑا...... جب ہم گھر میں داخل ہوئے تو وہاں کسی قسم کی ہل چل شور شرابا ایسا کچھ نہ تھا اور وہ لڑکی عاشی جس پر بقول ہیڈ ویٹر صادق کے سایہ ہوا تھا خاموشی سے سر جھکائے ایک صوفے پر بیٹھی تھی جبکہ دیگر دو لڑکیاں اور ملک جہانگیر کی بیوی ایک کونے میں سہمے ہوئے کھڑے نظر آئے تھے۔

میں نے جاتے ہی عاشی سے نرمی کے ساتھ سوال کیا......" کیا ہوا ہے تمہیں عاشی؟ کیا تکلیف ہے؟"

تو اس نے اپنا سوجا ہوا پیر آگے کر دیا۔

میں نے پوچھا......" کیا درد ہو رہا ہے تمہیں؟"

"نہیں تو!......آپ سے کس نے کہا کہ مجھے درد ہے؟؟؟......جب درد ہوا تھا تو کسی نے نہیں پوچھا تھا......" وہ عجیب سے کرب ناکی والے انداز میں بولی۔

"اچھا تو درد کب ہوا تھا؟"

میں نے بہت نرمی سے دوبارہ پوچھا......ویسے مجھے بھی یقین ہو چلا تھا کہ ہیڈ ویٹر صادق غلط نہیں کہہ رہا، عاشی واقعی کسی کے زیرِ اثر تھی......اس کی آنکھیں عجیب سی ہو رہی تھیں اور پھر جب میرے سوال پر اس نے نظریں اُٹھائیں تو میرے جسم میں سنسناہٹ کی ایک لہر سی دوڑ گئی تھی، ویسے تو اب تک ابا جان نے مجھے بہت کچھ سکھا دیا تھا مگر ان نظروں میں پتہ نہیں کیا تھا کہ میں سنسنا گیا تھا پھر اس نے اُلٹا مجھ سے ہی سوال کر ڈالا۔

"تم سمجھ تو گئے ہو......؟" اور میرے خاموش رہنے پر بولی تھی......"اب ان لوگوں کو منع کرو کہ یہ کسی مولوی وغیرہ کے چکر میں نہ پڑیں ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔"

وہ اب عجیب سے انداز میں غرائی۔

"بس میں خود ہی چلی جاؤں گی......" وہ بہت دھیمی آواز میں بولی۔

Scanned by CamScanner

یہ سن کر مجھے شدید حیرت ہوئی تھی کیونکہ ایسے کیسیز میں کسی کے جسم سے کوئی اس طرح اتنی آسانی سے قبضہ نہیں چھوڑتا۔

میں اس سے مزید سوالات کرنا چاہتا تھا مگر وہ اس سے پہلے ہی بول اُٹھی۔

''ان سب کو کمرے سے نکال دو...... پھر بتاؤں گی......'' اور پھر میں نے سب کو کمرے سے باہر جانے کو کہا۔

''دروازہ بند نہ کرنا......'' وہ فوراً ہی بولی اور میں نے دروازہ کھلا ہی چھوڑ دیا تھا۔

''چلو اب بتاؤ تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے؟ کون ہو تم؟'' میں نے سوال کیا۔

''میں کون ہوں؟''

''میں سنہرا ہوں......'' وہ بولی۔

''عاشی کو کیوں تنگ کر رہی ہو؟''

''میں نے کہاں تنگ کیا ہے اسے؟ میں تو خود تنگ ہوئی ہوں اس کی وجہ سے......میں بابا خرواری کے مزار کی جانب جا رہی تھی اور یہ لوگ بھی ......میں راستے میں ایک جگہ بیٹھ گئی تھی تو اس لڑکی نے مجھے زور سے ٹھوکر ماری تھی اب میں بھی اس کو اذیت دوں گی۔''

اس نے عاشی کے پیر کی طرف اشارہ کیا۔

''لیکن اس نے تمہیں جان بوجھ کے تو نہیں مارا تھا پھر تم کیوں اس کو اذیت دینا چاہتی ہو؟...... قصور تو وہ ہوتا ہے جو شعوری طور پر جان بوجھ کے کیا جائے۔''

میں نے اُسے سمجھایا۔

عجیب مخلوق تھی وہ رونے لگی تھی اور روتے ہوئے بولی...... ''ہاں تو پھر میرا بھی کیا قصور تھا جو مجھے ستایا گیا؟''

''بولو......؟''

''میں سمجھا نہیں......تم کیا کہنا چاہ رہی ہو؟ تمہیں کس نے ستایا ہے؟؟''

''مجھے جس نے ستایا ہے وہ دنیا میں نہیں ہے مجھے بھی اب یہاں نہیں رہنا میں چلی جاؤں گی مگر ایک شرط ہے جو تم مان لو تو؟''

''بلا آخر تم اپنے رنگ پر آ گئیں ناں......؟'' میں نے خاصے تیز اور تلخ لہجے میں کہا۔

''رنگ؟......رنگ تو میں تم کو دکھا ہی نہیں رہی ہوں......رنگ تو میں نے خود ہی چھوڑ رکھے

Scanned by CamScanner

ہیں......" وہ بہت آرزدہ لہجے میں بولی۔

"اچھا چلو...... بتاؤ کیا کرنا ہے؟" میں بھی خاصے ہمدردانہ لہجے میں بولا۔

"بابا خرواری کے مزار سے ملحقہ جو قبرستان ہے وہاں ایک قبر ہے جس پر سبز رنگ کا پتھر لگا ہوا ہے وہاں پر یہ لڑکی روزانہ نیلے رنگ کے پھول چڑھائے گی...... جو قبرستان سے ملحقہ جنگل میں جا بجا ملیں گے...... پھر میں اس کو معاف کر سکتی ہوں۔"

اس کی یہ انوکھی شرط سن کر میں بڑا حیران تھا اور اس سے سوال کیا؟......" کہ تمہیں اس قبر سے کیا دلچسپی ہے؟"

وہ لیکا یک پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی پھر اس نے گلوگیر آواز میں کہا......" یہ اس کی ہی قبر ہے جو مجھے ساری زندگی کا درد دے کر چلا گیا......" پھر وہ دیوانوں کی طرح بے چین ہوگئی تھی اور میرا نام لے کر پکار کر بولی۔

"تاشون! تاشون مجھے اس درد سے نجات دلا دو...... مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا تم ایسا کرو مجھے مار دو...... مار دو...... مار سکتے ہو نا مجھے؟ میں خود کہتی ہوں مجھے مار دو۔"

اُف وہ بے بسی۔

میں تو عاشی کو اس کے اثر سے نجات دلانے گیا تھا مگر وہ تو خودکشی کے زیرِ اثر تھی اور نجات چاہتی تھی!!

بُری طرح رو رہی تھی وہ......" کیا تمہارے پاس میرے بھی درد کی کوئی دوا ہے یا پھر صرف انسانوں کے درد کا درماں کرتے ہو تم......" عجیب اشک آلود لہجہ تھا۔

بہت دکھ محسوس ہوا مجھے اس وقت میرا بھی دل بھر آیا تھا۔

پہلی بار کوئی کیس یوں اس طرح سامنے آئے گا اور وہ بھی انوکھا اتنا کہ یقین نہیں آ رہا تھا کہ کوئی جن زادی ایک عام سے انسان کے عشق میں اتنی پاگل ہوسکتی ہے کہ اس کے دنیا سے چلے جانے کے بعد یوں سوگ منائے گی...... یوں دکھ کے سمندر میں ڈوب جائیگی......اور مجھ سے اپنے درد کا درماں مانگے گی...... میں کافی دیر حیرت میں ڈوبا رہا تھا، میں اب اچھی طرح سمجھ ہی چکا تھا کہ وہ کون ہے...... کیا چاہتی ہے مگر پھر بھی اپنا سوال دُھرایا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ تو یہ اس ایک سبز والی قبر سے تم کو اتنی دلچسپی کیوں ہے......" اس نے میرے دوبارہ اصرار پر نظریں اُٹھائیں۔

Scanned by CamScanner

زمانے بھر کا درد جیسے اس کی نظروں میں کراہ رہا تھا......''وہ قبر اس لڑکے کی ہے جسے میں اپنی جان سے زیادہ پیار کرتی ہوں......میرا عشق تھا، ہے، میرا جنون ہے وہ......اس کے خاطر میں نے اپنے قبیلے سے ٹکر لی......میں......میں تمہیں کیا کیا بتاؤں۔''

''میری بدقسمتی دیکھو وہ مجھے چھوڑ گیا میں اس کو یہ بتا بھی نہ سکی کہ میں اس کی محبت میں مبتلا ہو چکی ہوں......فنا کے راستے پر قدم رکھ چکی ہوں لیکن اس سے پہلے میں اس کو بتاتی وہ خود ہی فنا ہو گیا......مٹی میں مل گیا......اب یہ کیسی آگ ہے کیسی جلن ہے یہ......میں جل گئی ہوں جل رہی ہوں وہ زور زور سے اپنا چہرہ رگڑنے لگی......میں آگ سے بنی ہوں مگر اس آگ کا مقابلہ نہیں کر پا رہی ہوں جو میرے اندر جل رہی ہے مجھے جھلسائے جا رہی ہے میں ان شعلوں سے خود کو کیسے بچاؤں تاشون......میں زندہ ہوں اب تک وہ کیوں چلا گیا۔''

''تم مجھے اس کے پاس پہنچا دو تاشون مجھے مار ڈالو تمہیں خدا کا واسطہ......'' وہ سب بھول کر میرے آگے ایک عام لڑکی کی طرح گڑگڑا رہی تھی عجیب بات تھی نا؟

یہ محبت بھی کیا شے ہے؟؟......جن و انس، جانور، نباتات و جمادات غرض کہ ہر شے کی اصلیت و ماہیت بدل ڈالتی ہے محبت کا جذبہ کائنات کی ہر جاندار شے پر ایک ہی طرح سے وارد ہوتا ہے......محبت بہت سلجھا ہوا اور بیک وقت بہت الجھا ہوا موضوع ہے، کتابیں لکھ ڈالو، صفحے کے صفحے کالے کر دو......ادیب، شاعر، آرٹسٹ، نغمہ گو، نغمہ کار......کوئی نہیں، کوئی نہیں جو اس کی پُر اسراریت کو صحیح طریقے سے پہنچ پاتا......اسی محبت کی پُر اسرایت کا شکار ایک غیر انسانی مخلوق دوزانوں میرے آگے گڑگڑا رہی تھی۔

تاشون نے ایک گہری سانس لی اور پھر گویا ہوا......''اس کی یہ شرط کہ روز پھول چڑھانے ہوں گے وہ بھی جنگل سے لے کر نیلے پھول......کیونکہ اس کے محبوب کو پسند تھے......میں نے اس شرط پر مانی تھی کہ تقریباً ایک ہفتے تک عاشی قبر پر پھول چڑھا سکتی ہے اور پھر پھول اس کے محبوب کی قبر پر روز چڑھ جایا کریں گے لیکن کسی مخصوص انسان کی شرط کے بغیر وہ میری بات مان گئی تھی......'' پھر اپنے آنسو پونچھ کے مجھ سے بولی۔

''اب میں جا رہی ہوں......اس لڑکی کے گھر والوں سے کہہ دو کسی مولوی وغیرہ کو نہ بلائیں اور نہ تم کوئی تعویذ اس کو دینا......اپنے وعدے پر قائم رہنا۔''

وہ چلی گئی تھی......اس کے جاتے ہی عاشی ایک دم اُٹھی اور آنکھیں بند کر کے زمین پر چت

Scanned by CamScanner

لیٹ گئی تھی......کچھ دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور مجھے دیکھنے لگی اسی اثناء میں اس کے گھر والوں کو بھی میں نے کمرے میں بلا لیا تھا عاشی ان کو دیکھ کر ایک جھٹکے سے اُٹھ بیٹھی تھی اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔

''ہم تو پہاڑ سے اُتر رہے تھے یہاں گھر پر کیسے؟'' وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی......''امی......کیا ہم واپس آ گئے؟ کیا ہوا تھا مجھے؟ میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے۔''

''مجھے یاد کیوں نہیں آ رہا کچھ......'' میں نے عاشی کو پہلے دم کیا ہوا پانی پلایا اور پھر مختصراً اس کے ساتھ ہونے والے واقعے کو سب کے گوش گزار کر دیا......تاشون نے دیکھا کہ محبت کی اس نہایت انوکھی داستان پر سب دم بہ بخود تھے۔

''بے چاری سنہرا...... پتہ نہیں کب تک خوار رہے گی یوں۔''

زلفی نے تاشون کی زبانی محبت کی انوکھی داستان سن کر کہا۔

''ہاں بے چاری واقعی جن زادی ہونے کے باوجود بڑی خستہ حال تھی اس پر عشق کے سبب، یہی وہ واحد جذبہ ہے کائنات کا جو کسی کو نہیں بخشتا، سب پر وارد ہوتا ہے کبھی بہار بن کر اور کبھی کسی خزاں کی صورت!......مونگا ایک گہرے استغراق کی سی حالت میں بولی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

گزشتہ دو دن سے زلفی کو رات گئے تک گھر سے باہر رکنا پڑا تھا...... کام بہت ضروری تھا لیکن آج اُسے جلد آ جانا تھا...... مگر اب بارہ بجے کا عمل ہو رہا تھا، تاشون نے دو تین مرتبہ اس کے آفس فون کیا تھا لیکن وہ وہاں سے کافی دیر ہوئے نکل چکا تھا۔

اب بھی اس نے آفس فون ملا دیا مگر گھنٹی کی آواز جا رہی تھی ظاہر ہے بارہ بجے آفس میں کون موجود ہوتا ہے اور ایسے کوئی مخصوص کام کے دن بھی نہیں چل رہے تھے کہ آفس میں رات گئے تک کوئی موجود ہوتا۔

اس وقت تاشون، رانیہ اور مونگا سب ہی لاؤنج میں موجود تھے...... تاشون کسی میگزین کی ورق گردانی کر رہا تھا اور رانیہ مونگا کسی موضوع پر گفتگو کر رہیں تھیں اچانک وال کلاک نے بارہ بجے کا اعلان کیا...... تاشون نے دیوار گیر گھڑی پر ایک نظر ڈالی...... اور پھر میگزین کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا...... چند سیکنڈ گزرے تھے جونہی سوئی بارہ کا اعلان کر کے آگے بڑھی، یکا یک تاشون کے چہرے پر تشویش کے آثار نظر آنے لگے...... جسے مونگا نے فوراً محسوس کیا پھر دوسرے ہی لمحے تاشون اضطراری انداز میں اُٹھ کھڑا ہوا اور جلد بازی میں اُوپری منزل کے زینے کی طرف لپکا۔

مونگا بھی اس کے کھڑے ہوتے ہی اُٹھ کھڑی ہوئی تھی، وہ بھی تاشون کے پیچھے لپکی ہی تھی کہ تاشون نے اُسے نیچے رانیہ کے پاس رکنے کا اشارہ کیا اور خود تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا چلا گیا۔

اُوپر اپنے کمرے میں آ کر تاشون نے ایک سرخ رنگ کے مخملیں ڈبے سے ایک چمکدار پتھر نکالا اور اس کو ہاتھ میں لے کر دریچے میں آ گیا اور ہاتھ دریچے سے باہر نکال کر زیرِ لب کچھ پڑھنے لگا ...... وہ جتنی تیزی سے پڑھتا جا رہا تھا اس کے اضطرار میں کمی واقع ہوتی جا رہی تھی اور چند منٹ پڑھنے کے بعد تاشون نے تیزی کے ساتھ اسے فرش پر دے مارا تھا...... اب وہ چمکدار پتھر ایک جلتا ہوا کوئلہ

یعنی بالکل انگارہ بن چکا تھا......اسی وجہ سے تاشون کی ہتھیلی بھی ہلکی سی جھلس گئی تھی اور پھر تاشون نے اس جلتے ہوئے انگارے کو اپنے قدموں تلے پوری قوت سے کچل کر راکھ کر دیا تھا اور اب اس راکھ سے دُھواں اُٹھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

زلفی کی گاڑی گھر آتے ہوئے راستے میں خراب ہوگئی تھی...... جہاں گاڑی خراب ہوئی تھی، وہ ایک پل تھا گاڑی جس کے کنارے کھڑی تھی اور ڈرائیور بونٹ کھول کر اس کی خرابی ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا، زلفی نے پل پر کسی گاڑی کی آمد و رفت نہ دیکھتے ہوئے ایسے ہی ٹہلنا شروع کر دیا تھا وہ دو ایک چکر آگے پیچھے لگاتا اور آ کر ڈرائیور کے پاس کھڑا ہو جاتا...... پھر اُسے کام کرتا دیکھ کر پل پر ایک چکر اور لگا لیتا اور جب دور سے کسی گاڑی کی ہیڈ لائیٹس دیکھتا تو پھر کنارے ہو جاتا..... تھوڑی دیر بعد ڈرائیور کی محنت رنگ لائی اور گاڑی اسٹارٹ ہوگئی تھی...... زلفی اس وقت گاڑی سے دور پل کی دوسری جانب تھا، گاڑی اسٹارٹ ہوتا دیکھ کر وہ پل کراس کرنے لگا تھا کہ یکا یک اسے ایسا لگا تھا کہ جیسے اس کے جوتے میں کوئی چیز گھس گئی ہو...... پہلے تو وہ سمجھا کوئی کیڑا مکوڑا ہے لیکن اچانک اُسے یوں لگا جیسا کہ کوئی جلتا ہوا انگارہ اس کے جوتے میں ڈال دیا گیا ہے پھر تو وہ تڑپ سا گیا تھا اور جہاں تھا وہاں رک گیا اور اپنا جوتا بیتابی سے اُتار دیا جوتے میں کچھ نظر نہ آیا جب اچھی طرح تسلی ہوگئی کہ جوتے میں کچھ نہیں ہے تو اس نے موزے اُتار ڈالے اور اپنے پیروں کا بھی معائنہ کرنے لگا..... مگر پیروں کے تلوے بھی صحیح سلامت تھے۔

زلفی کو باقاعدہ ہوش و حواس میں جوتوں میں جلتے ہوئے انگارے کا احساس ہوا تھا..... لیکن اب پیروں کی حالت دیکھ کر ایسا کچھ نہیں لگتا تھا کہ پیر کہیں سے جلے ہوں...... گاڑی اسٹارٹ تھی...... ڈرائیور نے جب یہ دیکھا تھا کہ زلفی جوتے اُتار کر جھاڑ رہا ہے تو وہ سمجھا تھا کہ مٹی وغیرہ چلی گئی ہوگی مگر جب اس نے دیکھا کہ زلفی نے اپنے موزے بھی اُتار ڈالے ہیں اور اب ننگے پاؤں گاڑی کی طرف بڑھ رہا ہے تو وہ بھی پریشان ہو کر گاڑی سے نکل آیا تھا اسی اثناء میں زلفی گاڑی کا دروازہ کھول چکا تھا...... ”چلو جلدی چلو یہاں سے۔“

''کیا ہوا جناب خیریت تو ہے......؟'' ڈرائیور کو زلفی کی حالت گڑ بڑ لگی۔

''تم چلو تو یہاں سے جلدی نکلو......'' زلفی کا لہجہ شدید خوف کا شکار تھا اس کے پیروں میں اب بھی جلتے ہوئے انگارے جیسا احساس ہو رہا تھا اور اس کا دماغ فوراً سیلشیا کی کاروائی کی طرف چلا گیا تھا......اس نے سمجھا تھا کہ رانیہ کے ساتھ ساتھ اب سیلشیا اپنی کالی قوتوں کے اظہار کا ذریعہ اُسے بھی بنانا چاہتی ہے مگر بات یہاں سیلشیا کے اظہارات کی نہیں تھی بلکہ یہاں معاملہ کچھ اور تھا۔

زلفی کے پیروں میں جلتے ہوئے انگارے کا اور تاشون کے ہاتھ میں چمکتے ہوئے پتھر کا انگارے میں تبدیل ہونے کا ٹائم ایک تھا ایک سوئی آگے نا ایک سوئی پیچھے......!!!

انگارے کو قدموں تلے کچلنے کے بعد تاشون نے راکھ اُٹھائی اور اسے واش بیسن میں بہادی پھر تازہ وضو کر کے کمرے میں واپس آیا اور اپنے اروما آئلز کی کیبنٹ سے لیونڈر کے چند قطرے لے کر اپنی ہلکی سی جھلسی ہوئی ہتھیلی پر ٹپکا لیے...... پھر دوبارہ رانیہ اور مونگا کے پاس نیچے ٹی وی لاؤنج میں آ بیٹھا تھا......کسی چینل پر ایک پرانی مووی چل رہی تھی ...... وہ دونوں مووی کم دیکھ رہی تھیں اور ہیروئن کے بالوں اور کپڑوں پر تبصرہ زیادہ کر رہی تھیں......تاشون کو آتا دیکھ کر رانیہ نے ٹی وی آف کر دیا تھا۔

''ارے آپ لوگوں نے ٹی وی بند کیوں کر دیا......؟'' تاشون خاصے خوشگوار لہجے میں بولا۔

''ہم تو ویسے ہی بس وقت گزاری کے لئے فلم دیکھ رہے تھے......'' مونگا نے تاشون کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا......وہ تاشون کے چہرے پر چند سوالات کے جوابات تلاش کر رہی تھی اور یہ بات تاشون بھی جانتا تھا......دیوار گیر گھڑی اب بارہ بج کر چالیس منٹ ہونے کا اعلان کر رہی تھی۔

''پتہ نہیں زلفی کہاں رہ گئے......'' رانیہ نے پُرتشویش انداز میں کہا ہی تھا کہ باہر زلفی کی گاڑی کا ہارن بجا...... رانیہ دروازے کی طرف لپکی تھی......تاشون اور مونگا بھی اس کے پیچھے باہر آگئے تھے۔

ڈرائیور نے گیٹ کھلتے ہی گاڑی پورچ میں کھڑی کر دی......زلفی گاڑی سے اُترا تو اس کے ہاتھ میں جوتے اور موزے اور خود اس کو ننگے پیر دیکھ کر رانیہ اور مونگا کو حیرت کا ایک شدید جھٹکا لگا۔

زلفی فریش ہو کر لاؤنج میں آیا تو رانیہ کھانا گرم کر کے ڈائننگ ٹیبل پر لگا چکی تھی......ساتھ ہی

Scanned by CamScanner

تاشون کے کہنے پر چائے بنانے کے لئے رکھ دی تھی......زلفی جلدی جلدی ہلکا سا کھا کے تاشون کے پاس آ بیٹھا تھا...... وہ اُسے آج کی انوکھی روداد سنانے کے لئے بہت بے چین تھا......اس وقت تاشون کے ہاتھ میں اس کی زمردی تسبیح موجود تھی......تاشون نے تسبیح ختم کر کے جیسے ہی سائیڈ ٹیبل پر رکھی تو زلفی کو اس کے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر جلنے کا نشان صاف نظر آ گیا۔

''یہ کیا ہوا......؟'' زلفی نے تاشون کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔

''کچھ نہیں ہوا تم اپنے سیدھے پیر میں دیکھو......'' تاشون وقت ضائع کیے بغیر بولا۔

زلفی نے فوراً اپنا پیر اُونچا کر کے دیکھا تو جھلنے کا نشان اُسے صاف دکھائی دیا۔

''یہ کیا زلفی......؟'' رانیہ نے از حد تشویش کے ساتھ پوچھا۔

''پتہ نہیں کیا ہے میں خود پریشان ہوں مجھے سمجھ نہیں آ رہا بس اچانک ایسا لگا تھا کہ کسی نے جلتا ہوا کوئلہ میرے جوتے میں ڈال دیا ہو......'' اور پھر زلفی نے ان سب کے سامنے سارا احوال کہہ ڈالا۔

''غلطی تمہاری ہے زلفی......'' تاشون نے عجیب سی برہمی کے ساتھ کہا...... ''کیا تمہیں یاد نہیں ہے میرے ابا جان تمہیں بچپن میں بھی ٹوک چکے تھے کہ اگر رات کو گھر سے باہر دیر ہو جائے تو سڑک یا راستے کے بیچوں بیچ نہیں چلنا چاہیے لیکن تم بڑے آرام سے پل پر ایک جگہ سے دوسری جگہ ایسے ٹہل رہے تھے جیسے کہ اپنے باغ میں ٹہل رہے ہو؟''

رانیہ اور مونگا اس ناقابلِ فہم گفتگو کے باعث بے تحاشہ الجھن محسوس کر رہی تھیں۔

''ہاں یاد آیا...... وہ بہت تاکیداً بیچ راستے کے......راستے کے بیچوں بیچ چلنے سے منع کیا کرتے تھے......'' زلفی شرمندہ ہوتے ہوئے بولا۔

''لیکن یہ کیا تھا......؟'' وہ اب جلد از جلد اس بارے میں جاننا چاہتا تھا اور ساتھ ہی اسے یہ تسلی بھی ہوئی تھی کہ اس واردات میں سیلشیا ملوث نہیں تھی۔

''تم بال بال بچ گئے ہو زلفی......'' تاشون نے ایک لمبی سانس لے کر کہا۔

برسات کا موسم ہے اور اس وقت شہر میں وبائی امراض پھوٹ پڑتے ہیں اور ویسے بھی چاہے موسم ہو یا نہ ہو رات کے وقت بیچ رستے پر چلا نہیں کرتے ہیں......تمہیں یہ جان کر ایک خوفزدہ کر دینے والی حیرت ہوگی کہ جس پل پر تمہاری گاڑی خراب ہوئی تھی اور تم پل کے بیچوں بیچ ٹہل رہے تھے وہاں سے وباؤں اور بلاؤں کا قافلہ گزر رہا تھا......اگر میں تمہارے جوتے میں انگارہ نہیں ڈالتا تو تم ان

Scanned by CamScanner

وبائی امراض یا کسی بلا کی لپیٹ میں آجاتے۔

''میرے جوتے میں انگارہ تم نے ڈالا تھا.....؟'' اس سوال کے بعد تو زلفی جیسے حیرت سے گنگ ہوگیا تھا۔

''ہاں! مجھے یہ سب کرنا پڑا..... میرے مالک اس پاک ذات غفورالرحیم کا بڑا ہی کرم ہے جو مجھ بے توقیر انسان کو اس نے اپنے نوری علم سے نوازا ہے اور گاہے بگاہے اس کی رحمت میری رہنمائی کرتی رہتی ہے چنانچہ اُسی ذات پاک کے حکم اور رحمت سے میں نے تمہارے جوتے میں انگارہ ڈال دیا تھا اور تمہیں بیچ پل سے ہٹا کر کنارے کھڑا کر دیا تھا ورنہ تم ان بیماریوں اور بلاؤں کی لپیٹ میں آجاتے......اور ہمیں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا جبکہ اس وقت ہم اپنی توانائیاں صرف رانیہ کے لئے بچا کر رکھنا چاہیں گے......تمہارے ساتھ کوئی ناگہانی ہو اس کی ہمارے پاس کوئی گنجائش نہیں ہے۔''

''تب ہی تو میں کہوں کہ مجھے جوتا جھاڑتے ہوئے ایسا کیوں محسوس ہوا تھا جیسے کوئی تیز رفتار چیز پاس سے گزری ہو جیسے کوئی تیز رفتار سواری یا سیٹی بجاتی ٹرین۔''

زلفی کے جوتے میں انگارے کی بات صاف ہوتے ہی اب اس حوالے سے باتوں کا سلسلہ چل پڑا تھا۔

''کیا یہ وبائیں اور بیماریاں بلاؤں والی ہواؤں کی طرح ہوتی ہیں؟'' رانیہ نے قدرے خوفزدگی سے کہا......''اُف...... ہمارے چاروں طرف کتنی انوکھی اور پُراسرار دنیا قائم ہے کہ اگر ہمیں اس کا ذرا بھی علم ہو جائے تو ہم اپنے گھروں میں قید ہو جائیں یا پھر زندگی سے بیزار۔''

''بھابھی آپ نے بالکل سچ کہا اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے دوسری دنیا اور مخلوق کو ہماری نظروں سے اُوجھل رکھا ہے ہمارے ہوش وحواس کی دنیا سے پرے بہت دور جبکہ ہمارے چاروں طرف اتنی مخلوقات ہیں کہ اگر آسمان سے کوئی سوئی بھی گرائی جائے تو وہ کسی نہ کسی مخلوق پر گرے گی......کوئی بھی جگہ خالی نہیں ہے۔

''اوہ!......'' رانیہ نے سرسراتی نگاہوں سے اپنے چاروں طرف دیکھا۔

''گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے......'' تاشون نے رانیہ کو تسلی دی......''سب کے لئے قوانین واُصول ہیں اور سب کی حد بندیاں کر دی گئیں ہیں اب یہ الگ بات ہے کہ دوسری مخلوق تو اپنے

Scanned by CamScanner

قانون اور حدود کا بہت خیال رکھتی ہے لیکن انسان بڑا ہی جلد باز اور بے صبرا ثابت ہوا ہے اسی وجہ سے وہ حدود و قیود کا زیادہ خیال نہیں رکھ پاتا اور اکثر و بیشتر دوسری مخلوق کے ری ایکشن کا شکار ہو جاتا ہے۔''

''یہ بتاؤ یار کہ یہ وبائیں بیماریاں ہواؤں کی طرح ہوتی ہیں کیا؟'' زلفی نے رانیہ والا سوال دہرایا۔

''نہیں......'' تاشون نے کہا...... ''وبائیں اور بیماریاں مختلف طرح کی ہوتی ہیں......بعض انسانی شکل کی ہوتی ہیں بعض کی شکل کسی اور طرح کی ہوتی ہے، کوئی پیدل ہوتا ہے اور کوئی گھوڑے پر سوار کوئی اکیلا......کوئی قافلہ لے کر چلتا ہے کسی کے صرف دھڑ ہوتے ہیں تو سر ندارد......کسی کے صرف سر ہوتا ہے اور دھڑ ندارد......کسی کے ایک یا دونوں ہاتھ نہیں ......کسی کے ایک یا دونوں پیر نہیں۔''

''رئیلی ویری امیزنگ......'' زلفی بے ساختہ بولا۔

''تم تو جانتے ہو زلفی، بابا جان ایک بہترین عامل کامل تھے......'' تاشون نے تھوڑا رک کر بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

''ان کے عظیم تجربات اور مشاہدات میں سے ایک حیران کن واقعہ ۱۹۲۵ء کا ہے جو ان ہی وباؤں اور بیماریوں کے سلسلے کا ہے اور میں از خود تمہیں بتانے جا رہا ہوں کیونکہ ہم لوگ آج خود تجربات کی بھٹی سے گزرنا، جھلسنا پسند کرتے ہیں نا کہ دوسروں کے مشاہدات اور تجربات سے فائدہ اُٹھائیں......آج کوئی بھی شخص اپنے بڑے بوڑھوں، بزرگوں کی بیتی باتوں کو بے پر کی کہہ کر اُڑانا زیادہ پسند کرتا ہے اسی لئے آج کے لوگ ماضی کے لوگوں سے زیادہ خسارے میں رہتے ہیں۔''

''بالکل ٹھیک......بالکل ٹھیک کہا آپ نے بھائی صاحب!'' رانیہ تاشون کی باتوں سے سو فیصد متفق تھی۔

''میں ان ہی حیرت انگیز تجربات، مشاہدات میں سے ایک آپ لوگوں کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں تا کہ آپ بیماریوں، وباؤں بلاؤں سے محفوظ رہ سکیں......راستے کے بیچوں بیچ سونے اور چلنے سے ہمیں ہمارے بزرگوں نے ایسے ہی نہیں روکا ٹوکا......جیسے زلفی رات بارہ بجے پل پر بیچوں بیچ ٹہل رہا تھا......بیماریوں اور وباؤں کا قافلہ ہمیشہ درمیان میں ہی چلتا ہے......اسی لئے دو دروازوں کے بیچ

Scanned by CamScanner

اپنے گھر کے کمروں میں بھی سونے سے منع کیا جاتا ہے ایسا شخص ہمیشہ بیمار رہے گا جو دروازے کے بالکل بیچ یا سامنے سوئے گا...... بیماریاں بلائیں قافلوں کی شکل میں درمیان سے ہوکر گزرتے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا کہ یہ شکلیں بھی رکھتے ہیں...... ۱۹۲۵ء میں شہر عظیم آباد، ہندوستان میں ہیضے کی وبا بڑے زوروں سے پھیلی تھی...... جس جس محلے میں یہ وبا پہنچی پورے محلے کی آبادی کی آبادی صاف کردیتی تھی...... بابا جان اپنے مشاہداتِ عملیات میں لکھتے ہیں کہ پورا شہر سہا ہوا تھا کہ نہ جانے کب کس کی باری آجائے اور کسے داعئ اجل کو لبیک کہنا پڑے...... غرض یہ کہ ہر شخص لرزاں تھا جیسے بیماری نہ ہوا ن دیکھا آسیب ہو...... ایک دن 'ڈیہہ' محلے سے خبر آئی تھی کہ فلاں شخص مرگیا...... 'ڈیہہ' محلّہ عظیم آباد سے کچھ دور واقع تھا...... وہاں کی آبادی گوالوں، سادھوؤں چماروں پر مشتمل تھی اور یہ سب وہاں قریب کے گھروں میں اور کھیتوں میں کام کرتے تھے کیونکہ یہ کام کاجی لوگ تھے اس وجہ سے وہ لوگ بہت پریشان تھے...... جن کے کھیتوں یا گھروں میں یہ کام کرتے تھے سب اسی فکر و تردد میں تھے کہ کیا کیا جائے؟...... ہر روز پے در پے اموات میں اضافہ ہو رہا تھا، سب نے متفقہ فیصلہ کیا تھا کہ بابا جان مرحوم سے رابطہ کیا جائے جو اس وقت کے مانے ہوئے بزرگ اور عامل تھے یوں سب نے جاکر بابا جان سے درخواست کی تھی کہ وہ اس آفتِ ناگہانی سے گلو خلاصی کی کوئی تدبیر فرمائیں...... اس سلسلے میں دامے، درمے سخنے جو بھی انتظامات کرنے ہوں گے ہم کرنے کو تیار ہیں۔''

''بابا جان نے ان تباہ حال لوگوں کی روداد سنی اور مراقبے میں چلے گئے تھے اور پھر کافی دیر بعد مراقبے سے نکل کر اُنہوں نے ان لاچار اور بے بس لوگوں کو تسلی دی کہ...... قوی اُمید ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان وباؤں اور بیماریوں سے محفوظ رکھے گا...... لیکن اس سلسلے میں ایک شرط ہے وہ یہ کہ کوئی طاقت ور اور قوی ارادوں والا مضبوط دل آدمی آگے آئے کیونکہ جو کام میں کرنے جارہا ہوں، اس میں خوف، ڈر کی گنجائش بالکل نہیں ہے اگر ایسا ہوا تو یہ وباؤں کا قافلہ وہ اُدھم مچائے گا کہ اللہ کی پناہ...... چنانچہ اس خاص ہدایت کے بعد محلے کے سب سے شیر دل اور بہادر انسان راجا صاحب ٹنکی والے نکل کر سامنے آگئے...... اور بابا جان سے کہا کہ میں کروں گا وہ کام جو آپ بتائیں گے اور بابا جی! میں مر جاؤں گا مگر میدان میں پیٹھ نہیں دکھاؤں گا۔''

''یہی جذبہ چاہیے برخوردار! بابا جان راجا صاحب ٹنکی والے کے حوصلے سے مطمئن تھے بس تو پھر آپ رات بارہ بجے آکر مجھے مل لیں اور مجھ سے ایک خط لیجئے گا اور وہ جو آبادی سے باہر باغ ہے

Scanned by CamScanner

وہاں پہنچا دیجئے گا۔"

"بس اتنا سا کام......؟" راجا صاحب بولے۔

"جی بالکل اتنا سا....." باباجان زیرِلب مسکرائے اور پھر رات بارہ بجے راجا صاحب ٹنگی والے کی آمد ہوئی اور وہ باباجان سے ایک خط لے کر باغ کی طرف چل پڑے۔

"وہ خط کیا تھا؟......وہ دو ٹھیکریاں تھیں ان دونوں ٹھیکریوں پر نافہم زبان والفاظ میں کچھ تحریر کیا ہوا تھا باباجان نے راجا صاحب کو ہدایت کی تھی کہ جب باغ کے قریب پہنچو تو ایک ٹھیکری اپنے جوتے میں ڈال لینا اور ایک ہاتھ میں رکھنا اور یہ بھی بتایا تھا کہ جب تم ایک ٹھیکری جوتے میں ڈالو گے تو تمہیں وہاں باغ کے اندر کافی سارے لوگ نظر آئیں گے......تم اندر چلے جانا وہاں ایک شخص جو سبز پگڑی باندھے سب سے نمایاں ہوگا، تم اس کے پاس چلے جانا اور ہاتھ والی ٹھیکری اس کے ہاتھ میں دے دینا اور کسی کے ہاتھ میں نہ دینا۔"

پھر راجا صاحب ٹنگی والے نے ایسا ہی کیا تھا وہ باغ کے دروازے پر پہنچے اور ایک ٹھیکری جوتے میں ڈال لی......ٹھیکری کا جوتے میں جانا تھا کہ ان کو وہاں باغ میں کافی سارے لوگ نظر آنے لگے تھے ایسا معلوم دیتا تھا کہ جیسے کوئی قافلہ باغ میں ٹھہرا ہوا ہے وہ لوگ بڑی بڑی دیگیں چڑھائے ہوئے تھے اور کھانا پکایا جا رہا تھا ان دیگوں سے دُھواں اُٹھ رہا تھا...... وہاں موجود عجیب وغریب شکلوں والے لوگ یوں اُچھل کود کر رہے تھے جیسے کھانا پکنے کی خوشی منا رہے ہوں......اب راجا صاحب کے مضبوط اعصاب کا کام شروع ہوا تھا وہ جب ان دیگوں کی قطار کے پاس سے گزرے تو انہیں ایک ہوشربا منظر دیکھنے کو ملا اور ان کو یوں لگا تھا جیسے ان کے پاؤں زمین میں پیوست ہی ہو گئے ہوں...... وہاں بڑے بڑے تھالوں میں دیگوں سے کچھ نکالا جا رہا تھا، وہ دیکھ کر ہی راجا صاحب چکرا گئے تھے......انہوں نے دیکھا کہ محلے میں گزشتہ دن جو کمو دھوبی کا بیٹا اس وبا کی لپیٹ میں آ کے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا......اس کا سر ایک دیگ سے نکال کر تھال میں ڈالا گیا تھا جبکہ اس کا دھڑ دوسری دیگ سے نکالا گیا تھا اور کچھ بے ڈھنگے عجیب وغریب شکلوں والے لوگ دائرے کی شکل میں بیٹھے تھے جن کے آگے وہ تھال رکھ دیا گیا تھا......اور وہ کمو دھوبی کے بیٹے کے دھڑ اور سر سے گوشت اُدھیڑ اُدھیڑ کر کھا رہے تھے...... پھر یکے بعد دیگرے دوسری دیگوں سے بھی بڑے بڑے تھالوں میں وبا سے مرے ہوئے لوگوں کا بھنا ہوا سالن نکال کر پیش کیا جا رہا تھا اور وہاں موجود عجیب خلقت اس

Scanned by CamScanner

دعوت کو اڑا رہے تھے۔

''راجا صاحب گو مضبوط اعصاب کے مالک تھے مگر اس وقت ان کی حالت پتلی ہوئی جا رہی تھی وہ جلد از جلد سبز پگڑی والے کو ڈھونڈ کر ٹھیکری اس کے حوالے کر کے یہاں سے نکلنا چاہ رہے تھے اور پھر گرتے پڑتے انہیں سبز پگڑی والا انہیں دور سے نظر آ گیا تھا...... وہ جلدی سے اس کے پاس پہنچے تھے اور ٹھیکری اس کے ہاتھ میں تھما دی، اس نے پہلے تو راجا صاحب کی طرف بڑے غور سے دیکھا...... بڑی حریصانہ نظریں تھیں راجا صاحب کی گھگھی بند ہو گئی تھی مگر دوسرے ہی لمحے ایک حوصلہ افزا بات یہ ہوئی تھی کہ ہری پگڑی والے نے اس ٹھیکری کو بغور پڑھنا شروع کر دیا تھا...... جیسے جیسے وہ ٹھیکری پر مشتمل ''خط'' پڑھتا جاتا اس کی پیشانی پر پسینے کی چمک بڑھتی جاتی...... خط پڑھنے کے بعد ہری پگڑی والے نے با آواز بلند حکم دیا ''میرے بھائیو۔''

''یہاں سے ڈیرہ کوچ کرنے کا حکم آ گیا ہے یہاں اب مزید نہیں ٹھہرا جا سکتا......'' یہ سننا تھا کہ اس دعوتِ عام میں جیسے کھلبلی سی مچ گئی تھی اور سامان سمیٹا جانے لگا تھا...... دیگوں کی آگ یکا یک بجھ گئی تھی اور اسباب پکوان یک لخت غائب ہو گیا تھا، بس دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب چل پڑنے کو تیار ہو گئے تھے اس موقع پر اس ہری پگڑی والے نے راجا صاحب سے کہا۔

''تم ایک کنارے پر ہو جاؤ، بیچ میں مت کھڑے رہو اور ہمارے جانے کے بعد اس باغ سے نکلنا''

راجا صاحب ایک جانب کھڑے ہو گئے تھے...... وہ لوگ کچھ گھوڑے پر سوار ہو گئے تھے اور کچھ ایسے ہی پیدل روانہ ہو گئے تھے باغ میں اچانک روشنی سی ہو گئی تھی اس روشنی میں راجا صاحب نے جو منظر دیکھا اس نے ان کے رہے سہے حواس بھی چھین لئے تھے...... اُنہوں نے دیکھا تھا کہ ان میں کسی کا سر نہیں تھا تو کسی کا دھڑ اور کسی کا ایک ہاتھ پیر نہ تھا، کسی کے دونوں ہاتھ پیر نہ تھے، وہ سب رواں دواں باغ سے نکل گئے تھے مگر راجا صاحب پتھر کے بت کی طرح استادہ تھے اور جب وہ قافلہ کچھ دور چلا گیا تھا تو راجا صاحب کو ہوش آ گیا پھر تو وہ گرتے پڑتے باغ سے نکلے اور اپنے گھر پہنچے تھے...... دوسری صبح خبر آئی کہ عظیم آباد سے دور ایک بستی تھی کنچن پور وہاں گزشتہ رات سے ہیضہ پھیلا ہوا ہے اور اب تک دو آدمی مر چکے ہیں۔

مونگا اور رانیہ، زلفی سارے دم سادھے تاشون کی بات سن رہے تھے۔

Scanned by CamScanner

''واقعی ہماری دنیا کے متوازی ایک پُراسرار دنیا باقاعدہ چل رہی ہے اور ہم اس کے ساتھ ہی رہتے بستے ہیں......'' زلفی نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

''جی جناب......!'' تاشون نے کہنا شروع کیا......'' کائنات کے ایسے ہزار ہا راز ہیں جو ہر وقت طشت از بام ہونے کو تیار رہتے ہیں کیونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور کائنات کا ذرّہ ذرّہ اس کے لئے تسخیر کر دیا گیا ہے...... چنانچہ ایسے راز کے افشاء ہونے یا کسی بزرگ اور عامل کامل کے اس طرح دوسری مخلوق سے رابطہ کرنے کی باتیں خاص نہیں ہیں عام سی ہیں...... ہاں خاص بات، اپنی عبادت و ریاضت سے اپنے اندر وہ قوت جگانے کی ہے جو اللہ نے ہماری پیدائش کے وقت سے ہی ہمارے اندر ہمارے پروگرامز میں فیڈ کر دی ہے اور وہ اللہ کا نور جو ہر مومن میں چھپا ہے بس اس کو تلاشنا ہے۔''

''واقعی...... بے شک......ہم دنیاوی انسان دنیا کی نحوستوں میں گھر کر کب اپنے اُوپر ایسی توجہ کر پاتے ہیں جو ہمیں نیک مقصد تک لے جائے پھر بھی اللہ کا بے پایاں کرم و رحمت ہی ہے جو ہم جیسے دنیا دار اور گناہ گار انسانوں کی مدد بھی کرتا ہے اور ہمیں تنہا بھی نہیں چھوڑتا...... ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرنے والا ایسے ہی تو نہیں کہا ہے میرے اللہ نے بیشک!'' زلفی بھی ایک جذب کے سے عالم میں بولا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

"نور اور روشنی ایک علامت ہے صحت و دانش مندی کی اور زندگی کے ارتقاء کی...... اس کے برعکس تاریکی اور ظلمت کا مفہوم بیماری اور جہالت، تباہی اور موت ہے...... اپنے اعلیٰ ترین مفہوم میں نور اور روشنی کا مطلب ہے وہ روحانیت کی تکمیل جس کو حاصل کرنے کے بعد روح اپنے جسم کو اُتار پھینکتی ہے اور خود ایک نور بن جاتی ہے...... لیکن روحانی تکمیل کا راستہ بہت دشوار اور مشقت طلب ہے اتنا مشکل اور دشوار کہ انسان اپنی اس مختصر سی زندگی میں اس کو عبور کرنے کی اُمید مشکل سے ہی کر سکتا ہے کیونکہ جہاں یہ طاقت موجود ہے وہاں تاریکی اور ظلمت کے پیروکار جگہ جگہ موجود ہیں اور روشنی کے استعاروں کے لئے رکاوٹ بننے کی جرات کرتے رہتے ہیں...... لیکن جو مجاہد ان رستوں پر ڈٹ جاتے ہیں وہ ابدی زندگی کا راز معلوم کر لیتے ہیں لیکن یہ تاریکی اور ظلمت کے پیروکار بھٹکتے بھٹکتے اپنی آخری ہچکی لے لیتے ہیں اس وقت سیلشیا بھی اپنے غرور میں اپنی آخری ہچکی کا سامان پیدا کر رہی تھی۔

وہ پانچ کونوں والے ستارے میں بیٹھی اُن موٹی موٹی کتابوں میں کچھ تلاش کر رہی تھی جن کے اوراق درختوں کی چھال سے بنائے گئے تھے کتابوں کی جلد پر ہرن کی کھال کی چادر چڑھی ہوئی تھی...... یہ حیرت ناک اور نایاب نسخے قدیم زمانہ سامری جادوگر کی بیاض اور روم کے ایک بہت قدیم جادوگر سایوس کی بیاض تھے...... کچھ دیر سیلشیا کالے علم کے خزانے کو ٹٹولتی رہی پھر اُٹھی اور پانچ پہلوؤں والے ستارے کے بالکل وسط میں جا بیٹھی...... اس کے بیٹھتے ہی کمرے میں موجود کالی شمعوں نے سرخ آتشی انگڑائی لے کر جلنا شروع کر دیا...... اس کے ہاتھ میں اس وقت قدیم جادوگر سایوس کی بیاض تھی اس نے زیرِ لب سایوس کی بیاض سے ایک مخصوص صفحہ لے کر پڑھنا شروع کر دیا جیسے جیسے وہ منتر کا جاپ کر رہی تھی کمرے میں خنکی کا احساس بڑھتا جا رہا تھا سردی کا احساس ہوتے ہی سیلشیا پہلے سے کہیں زیادہ تیزی سے جاپ کرنے لگی حتیٰ کہ یہ احساس اتنا سرد ہوا کہ وہ اپنے ہاتھوں

Scanned by CamScanner

اور چہرے کو ایک دھکتی ہوئی مگر سرد آگ میں جھلستا ہوا محسوس کرنے لگی پھر اچانک لرزتی کانپتی شمعوں کی روشنی تھرتھرا کر دھندلی پڑنے لگی اور اس کا وہ وسیع کمرہ تاریکی کی آغوش میں ڈوب گیا......اب سیلشیا نے ایک غیر مرئی نکتے پر اپنی نگاہیں گاڑ دی تھیں پھر وہ غیر مرئی نقطہ واضح ہو گیا وہ ایک چمکدار دائرہ تھا جو بغیر آواز کئے اچانک پھٹ پڑا اور اس کے تمام اجزاء سفید دھوئیں کی لکیروں میں تبدیل ہوتے چلے گئے...... یہ دھوئیں کی لکیریں ناقابل یقین تیزی کے ساتھ کمرے میں یہاں سے وہاں لہراتی چکراتی گھوم رہیں تھیں پھر وہ ساری دھوئیں کی لکیریں سیلشیا کے بالکل سامنے آ کر ایک نقطہ پر ملنے لگیں اور ایک دھند کی سی چادر میں تبدیل ہونے لگیں اسی کے ساتھ ایک تیز قسم کی بو سیلشیا کی ناک میں گھسنے لگی جو گندھک اور چیزوں کے گلنے سڑنے جیسی محسوس ہوتی تھی مگر سیلشیا اس بو کو اپنے اندر اس طرح اُتار رہی تھی جیسا کہ بڑی دل کش اور مسحور کن خوشبو اس کے رگ وپے میں سما رہی ہو......سیلشیا مدہوش سی ہوئی جا رہی تھی اس پر کیف سا طاری تھا دراصل وہ ایک انتہائی زبردست شیطانی قوت تھی اس وقت کمرے میں کارفرما تھی اور پھر جتنی دیر سیلشیا پر اس گندھک جیسی سڑتی چیز کی بو نے کیف طاری رکھا تھا، سیلشیا کے سامنے رکھی شیطانی کتابوں میں سے ایک کتاب کے صفحات پر سرخ نشانات لگتے چلے گئے پھر جیسے ہی نشانات کا وہ سلسلہ ختم ہوا سیلشیا پر طاری کیف وسرور ختم ہوا......اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اور اپنے سامنے رکھی قدیم جادو کی کتاب میں اپنے مطلوبہ سرخ نشانات دیکھ کر مسرت سے کھل اُٹھی کہ اُسے اپنی زندگی کی سب سے بڑی بازی کھیلنے کا اجازت نامہ مل چکا تھا اور قمر کی ان مخصوص پوزیشنوں کی نشاندہی کی جا چکی تھی جب سیلشیا اپنے سیاہ مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک مرتبہ پھر اُسی میدان میں اُترے گی جہاں سے اُسے تاشون کے ہاتھوں پہلے ہی شکست فاش ہوئی تھی۔

ڈھلتے چاند یعنی قمر کی راتیں ہوں، خصوصاً آخری دو راتیں جو اماوس کی راتیں بھی کہلاتی ہیں یہ آخری راتیں ہوں اور پھر قمر کا زحل یا مریخ سے مقابلہ بھی ہو یا پھر زحل یا مریخ ایک ہی جگہ اجتماع رکھتے ہوں تو یہ نہایت ہی خوفناک وقت ثابت ہوتا ہے...... شیطانی طاقتیں اور ان کے فرستادے ایسے وقت کی صدیوں تک تلاش رکھتے ہیں ان کے لئے یہ وقت ان کی زندگیوں کا حاصل ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے اعلیٰ ترین سیاہ ترین شیطانی مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں......ان شیطانی مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے چاند یعنی ''قمر'' ان کا سنگ میل ثابت ہوتا ہے......آسمانوں

پر نظر آنے والا خوبصورت رخشندہ و تابندہ چاند ویسے تو اپنی روپہلی چاندنی سے پوری کائنات کو مسحور کرتا ہے لیکن قمر کی اس خوبصورتی کے علاوہ اس کا ایک اور پہلو بھی ہے جو نہایت خوفناک ہے وہ یہ کہ جہاں چاند کی ایک سے لے کر چودہ ۱۴ تاریخیں کائنات کو اپنے حسن سے مسحور کرتی ہیں...... وہاں ۱۵ ویں تاریخ سے لے کر چاند کی ۲۹ یا ۳۰ تاریخیں جو کہ ڈھلتے چاند کی اماوس کی راتیں کہلاتی ہیں، کائنات کے خوفناک رازوں کو طشت ازبام کرنے میں اعلیٰ ترین کردار بھی ادا کرتی ہیں۔

علم نجوم کی رو سے چاند اور سورج و دیگر تمام کواکب انسان کی زندگی میں وقوع پذیر ہونے والے حالات پر اثر انداز ہوتے ہیں، یہ نا صرف انسان بلکہ کائنات کی ہر شے پر مخصوص انداز میں اثر انداز ہوتے ہیں جیسا کہ سمندر پر قمر یعنی چاند کی حکمرانی ہوتی ہے، چاند سمندر کی لہروں کو کنٹرول کرتا ہے۔

ماہرین علم نجوم نے سورج کو زندگی اور چاند کو زندگی میں ترقی دینے والا قرار دیا ہے...... چاند کی حالتوں کا اثر سمندر کی لہروں پر ہوتا ہے اور پھر اس کا جوابی اثر انسانی زندگی پر...... جب چاند پورا ہوتا ہے تو سمندر کی لہروں میں بھی جوار بھاٹا پیدا ہوتا ہے، منہ زور لہریں اتنی اُونچی اُٹھتی ہیں جیسے کہ چاند کو ہی چھو جائیں گی۔ اس لئے ہی پورے چاند کے دنوں یا راتوں کو سمندر کے اندر گہرائی میں جانے کو منع کیا جاتا ہے...... چاند کا یہ اثر انسانی کیفیت پر بھی پڑتا ہے جب چاند پورا ہوتا ہے تو اس وقت انسانی جذباتی لہریں بھی اُونچی اُٹھتی ہیں اور اُس وقت اگر انسانی جذبات پر زیادہ دباؤ پڑ جائے تو معاملات نازک صورتحال اختیار کر جاتے ہیں اور فیصلہ کن نتائج سامنے لاتے ہیں...... جب چاند مکمل ہوتا ہے یعنی چودھویں کا چاند تو اس وقت کسی بھی اہم چیز یا کام کے متعلق کوئی فیصلہ کرنا دانش مندانہ فعل نہیں ہوتا کیونکہ اس وقت دل و دماغ پر قمر یعنی moon کی حکمرانی ہوتی ہے انسانی جذبات غصے اور جنون تک بھی جا پہنچتے ہیں...... وہ افراد جن کا سابقہ دماغی مریضوں سے پڑا ہوتا ہے وہ ہر بات اچھی طرح جانتے ہوں گے کہ مکمل چاند کے وقت ان کے مریضوں کی علامات شدت اختیار کر جاتی ہیں اس وقت تندرست انسانوں کی بھی ایسی ہی کچھ صورتحال ہوتی ہے لیکن اس کا ظہور کسی اور طرح یا کم یا کم درجے کا ہوتا ہے اسی وجہ سے مکمل چاند میں کسی کام کے نہ کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے قمر کے اس اُتار چڑھاؤ اور انسانی کیفیات پر اس کا اتنا گہرا اثر شیکسپیئر جیسے شہرۂ آفاق رائٹر کو چونکا گیا تھا...... اس نے اپنی مشہور عالم تصنیف ''وینس کے سوداگر'' میں کہا ہے کہ:

Scanned by CamScanner

''حقیقتاً مجھے نہیں معلوم کہ میں کیوں اتنا اُداس ہوں؟ اُداسی میرے اندر تھکان اور بے زاری پیدا کرتی ہے لیکن میں اس اُداسی، بے زاری، تنگ مزاجی کو کہاں تلاش کروں؟ یہ کیسے پیدا ہوتی ہے؟ کس چیز سے پیدا ہوتی ہے؟''

وہ افراد جنہوں نے شیکسپئیر کا بہت اچھی طرح مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ شیکسپئیر علمِ نجوم سے بہت اچھی طرح واقف تھا اور اس بات کو اچھی طرح جانتا تھا کہ ''چڑچڑاپن اور تنگ مزاجی، غصہ اور جنون میں کس طرح ڈھلتی ہے اور انسانی احساسات اور جذبات پر چاند کی حکمرانی ہوتی ہے''...... اور صرف یہ ہی نہیں کہ چاند انسانی کیفیات پر اثر ڈالتا ہے بلکہ چاند کی سات دن کی چار اشکال ہوتی ہیں...... یعنی مہینے کے چار ہفتے، چار مختلف اشکال لئے ہوتے ہیں جنہیں علمِ نجوم کی زبان میں تربیع اول، تربیع دوم، تربیع سوم، تربیع چہارم کہا جاتا ہے...... قمر کی پُراسرایت قمر کی ان چار مختلف حالتوں کے درمیان پیدا ہونے والے انسان پر بہت پُراسرار اور خاص اثر ڈالتی ہے کہ...... نئے چاند کے پہلے سات دنوں میں پیدا ہونے والے افراد کی زندگی میں ہر ماہ جب چاند اس تاریخ کو پہنچتا ہے جبکہ وہ ان سات دنوں میں سے کسی تاریخ کو پیدا ہوا ہو تو اس کے لئے یہ تاریخ بہت اہم ہوتی ہے اور اس کو نہایت پُراسرار اور اہم واقعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جو لوگ مکمل چاند یعنی Full Moon ۱۴ ویں رات میں پیدا ہوتے ہیں وہ بے حد جذباتی اور ضدی ہوتے ہیں اگر ان کی پرجوش اور جذباتی طبیعت کا جواب سرد مہری سے دیا جائے تو پریشانی اور تکلیف محسوس کرتے ہیں یہ کبھی ناکامی سے نہیں گھبراتے، سخت محنت کرتے ہیں اور بہادر ہوتے ہیں...... اس کے برعکس وہ افراد جو چاند کے آخری ہفتے میں پیدا ہوتے ہیں ان کو اپنی امیدوں اور خواہشوں کے پورا ہونے کے لئے بڑا لمبا انتظار کرنا پڑتا ہے یہ بہت صابر ہوتے ہیں ساتھ مل کر کام کرنے کے لحاظ سے بہت آئیڈیل ہوتے ہیں عموماً اچھے بزنس پارٹنرز چاند کے آخری ہفتے کی پیدائش رکھتے ہیں...... اسی طرح گرہن میں پیدا ہونے والے افراد کالی طاقتوں کے آئیڈیل میڈیم ہوتے ہیں کیونکہ چاند اور سورج گرہن کا وقت نہایت قوی شیطانی عملیات کرنے والوں کے لئے خزانے کی کنجی کی سی حیثیت رکھتا ہے...... رانیہ بھی ان ہی چیدہ چیدہ لوگوں میں سے تھی جو کہ چاند و سورج گرہن کے اوقات میں پیدا ہوئی تھی اور مزید یہ کہ قمر کا اس وقت زحل سے قران بھی تھا ''سومرے پہ سو درے'' والی مثال اس پر صادق تھی وہ ایک نحس ترین وقت تھا لیکن شیطانی دنیا سے تعلق رکھنے والوں کے لئے

Scanned by CamScanner

..تاشو..

وہ ایک نہایت متبرک وقت تھا......سیلشیا کو اس وقت قدیم جادو کی کتاب میں اس اہم وقت کی نشاندہی کردی گئی تھی جو عنقریب آنے والا تھا......سو سیلشیا بے قراری سے انتظار کی گھڑیاں گن رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

جب سے تاشون نے وباؤں بیماریوں کی شکلوں کے متعلق کائنات کے ایک اور اہم اور اسرار بھرے راز سے پردہ اُٹھایا تھا تب سے زلفی اور رانیہ حتیٰ کہ مکیا تک بہت محتاط ہو گئے تھے...... پہلے اکثر کام ختم کرنے کے بعد مکیاٹی، وی لاؤنج میں بالکل دروازے کے سامنے پھسکڑا مار کر بیٹھ جاتی تھی تاکہ ٹی وی دیکھنے کے ساتھ ساتھ وہ صدر دروازے پر بھی نظر رکھ سکے تاکہ بروقت آنے جانے والوں کا پتہ چل سکے اور کبھی کبھی وہ یہیں دروازے کے عین بیچوں بیچ لیٹ کر ٹی وی دیکھتی تھی......لیکن جب سے اس کو رانیہ نے محتاط رہنے کو کہا تھا وہ آنے جانے والے رستوں پر نہ خود بیٹھتی تھی اور اگر کوئی بے دھیانی میں بیٹھنے لگتا تو اسے بھی ٹوک دیا کرتی تھی بلکہ اس نے تو لاؤنج کی سیٹنگ بھی بدلنی چاہی تھی۔

یہ سب کاروائیاں دیکھ کر تاشون ہنس پڑتا تھا۔

دوسری طرف زلفی بھی اب درمیانی راستوں پر ٹہلنے اور چلنے سے گریزاں ہو چکا تھا......قصہ مختصر یہ سب معاملہ چل ہی رہا تھا کہ گھر میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا تھا جس سے رانیہ کے ہوش جاتے رہے تھے......اور پھر انہی وباؤں کی شکلوں میں سے ایک شکل دیکھنے کو مل گئی تھی......اس روز زلفی کی بیٹی ربیعہ اسکول سے واپس آئی تو وہ بخار میں تپ رہی تھی......رانیہ نے فوراً اپنے فیملی ڈاکٹر کو فون کیا اور ڈاکٹر نے آ کر ربیعہ کو دیکھا اور دوائیں دے کر چلے گئے......اس وقت تاشون اور زلفی گھر پہ نہیں تھے پھر دوپہر میں مونگا اور رانیہ آرام کرنے اپنے اپنے کمروں میں چلی گئی تھیں۔

شام کے سائے اُتر آئے تھے مکیا نے شام کی چائے بنا لی تھی، رانیہ نے جب یہ دیکھا کہ ربیعہ سو رہی ہے وہ اُٹھ کر باہر آئی۔

مونگا بھی اپنے کمرے سے نکل آئی تھی......مکیا وہیں لاؤنج میں چائے لے آئی تھی، ٹی وی پر اس کا پسندیدہ پروگرام چل رہا تھا اور پھر ابھی وہ جلدی جلدی چائے سرو کر کے ٹی وی کے آگے بیٹھنا

چاہ رہی تھی کہ رانیہ نے کہا کہ......"ملکیا جاؤ ذرا ایک نظر ربیعہ کو دیکھ آؤ......کہیں وہ جاگ نہ گئی ہو؟"

ملکیا تیزی سے چلتی رانیہ کے بیڈروم میں گئی تھی اور اگلے ہی لمحے اس نے باہر آ کر بتایا تھا کہ ربیعہ اُٹھ گئی ہے۔

رانیہ اپنا چائے کا کپ وہیں چھوڑ کر اُٹھی اور اپنی بچی کے لئے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق کچھ دلیہ وغیرہ بنانے کا کہہ کر بیڈروم کی طرف چلی گئی تھی مگر تھوڑی دیر بعد وہ پریشان سی کمرے سے نکلی، اس وقت مونگا جو اطمینان سے ٹی وی دیکھ رہی تھی رانیہ کو یوں ہڑبڑاہٹ سے کمرے سے نکلتے دیکھ کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا رانیہ خیریت ہے......؟" مونگا نے پوچھا۔

"پتہ نہیں......!" رانیہ تشویش سے بولی......"ربیعہ کے جسم پر سرخ سرخ دانے ہو رہے ہیں، بخار بھی ہے معمولی سا کم ہوا ہے بس۔"

"اوہ! ......چلو چل کے دیکھتے ہیں ......" مونگا نے کہا اور اس نے جا کر ربیعہ کو چیک کیا "ارے یہ تو خسرہ ٹائپ چیز ہے۔"

"مجھے لگتا ہے وہی ہے......" رانیہ نے بھی تصدیق کی......ڈاکٹر کو فون کروا بھی آ جائیں۔

پھر مونگا نے ڈاکٹر کا نمبر ڈائل کر کے خود بھی ربیعہ کی حالت کے بارے میں بتا کر ان سے جلد آنے کی درخواست کی تھی۔

اب ربیعہ اُٹھ چکی تھی......رانیہ نے ملکیا کا لایا ہوا دلیہ اُسے کھلانا چاہا تھا لیکن ربیعہ نے کھانے سے انکار کر دیا تھا......رانیہ بڑی مشکل سے ایک دو چمچ ہی اُسے کھلا پائی تھی کہ اتنے میں صدر دروازے کی اطلاعی گھنٹی بجی......ملکیا دوڑ کر دروازے کی جانب لپکی اور ڈاکٹر زبیر کو لے کر کمرے میں داخل ہوئی۔

ڈاکٹر زبیر نے معائنہ کرنے کے بعد رانیہ اور مونگا کے خیال کی تصدیق کر دی تھی کہ ربیعہ کو خسرہ ہی نکلی ہے......اُنہوں نے کچھ میڈیسن چینج کر کے نئی دوائیں لکھی اور احتیاطی تدابیر بتا کر چلے گئے تھے......مونگا انہیں دروازے تک چھوڑنے گئی تھی۔

رانیہ گھر کی صفائی کا ہمیشہ سے ہی خیال رکھا کرتی تھی لیکن اب وہ لاؤنج میں کھڑی ملکیا کو صفائی کے حوالے سے خاص ہدایات دے رہی تھی۔

Scanned by CamScanner

''مونگا نے رانیہ کو اس حوالے سے بھی یاد دلایا کہ اس بیماری میں نہ صرف بچوں کے اردگرد کا ماحول صاف ستھرا اور پُرسکون ہونا چاہیے بلکہ ماں کا یا بچوں کے اٹینڈنٹ کا پاک وصاف ہونا بھی بہت ضروری ہے......'' رانیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

مغرب کی اذان کا وقت ہو گیا تھا رانیہ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کمرے میں چلی گئی......اسی اثناء میں تاشون اور زلفی بھی آ گئے تھے......مونگا کی زبانی ربیعہ کی حالت کی بابت سن کر زلفی پریشان ہو گیا تھا......اس کو فکر تھی کہ ربیعہ کی یہ بیماری کہیں اس کے اسکول سے زیادہ غیر حاضری کا باعث نہ بن جائے۔

''نہیں ایسا نہیں ہوگا......'' تاشون نے زلفی کی پریشانی رفع کرتے ہوئے کہا۔

''اگر صفائی کا اور دیگر احتیاطیں جو اس بیماری میں خصوصیت کے ساتھ ہم نے اپنے بزرگوں سے بھی سنی ہیں اور وہ حقیقت پر مبنی ہیں اختیار کر لی جائیں تو یہ بیماری طویل نہیں ہو سکتی، تین سے سات دن میں یہ چلی جاتی ہے لیکن ذرا سی بھی بد احتیاطی کر لی جائے تو یہ بیماری نہ صرف طویل ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات بچوں کی جان پر بھی بن جاتی ہے۔

''یاران بیماریوں اور وباؤں کے بارے میں تم سے اتنا کچھ جان لیا ہے کہ اب ڈر سا لگنے لگا ہے......'' زلفی نے کہا۔

''ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے......اللہ تعالیٰ کی ہر پیدا کردہ چیز اس کی قدرتِ کاملہ پر مزید یقین برقرار رکھنے کا ہی ایک ذریعہ ہوتی ہے......کیا آج سے پہلے تم نے خسرہ کے بارے میں نہیں سنا ہوگا؟ کیا تمہیں کبھی بچپن میں اس کا سامنا نہیں کرنا پڑا ہوگا؟ یہی تو انسانی دماغ کی ایک غیر مطمئن شکل ہے کہ جب انسان کسی چیز کے بارے میں مکمل جان لے تو یا تو مطمئن ہو جاتا ہے یا پہلے سے کہیں زیادہ پریشان، فکرمند اور بے چین ہو جاتا ہے جیسا کہ تم ہو......اب پریشان مت ہو اور نارمل رہو۔''

تاشون نے زلفی کا کاندھا تھپتھپا کر دلاسہ دیا۔

''رانیہ نماز پڑھ چکی تھی جبکہ ربیعہ سو گئی تھی......'' مکیا نے کچن کا کام جلدی جلدی نپٹا دیا تھا۔

''آپ لوگوں کو بھوک لگی ہوگی......؟'' رانیہ نے سوال کیا۔

''ہاں ایسا ہے تو سہی......'' تاشون بے قراری کے ساتھ بولا اور پھر خود ہی ہنس پڑا۔

Scanned by CamScanner

"چلیے تو پھر فریش ہو جائیں میں کھانا لگاتی ہوں......" رانیہ ہنستے ہوئے بولی۔

زلفی اور تاشون جب فریش ہو کر آئے تو مکیا اور رانیہ نے کھانے کی میز لگا دی تھی۔

"آج کچھ خاص نہیں بن سکا...... ربیعہ کی وجہ سے مکیا بس دال چاول اور بھنڈی فرائی بنا سکی...... میں تو آج کچن میں جا بھی نہ سکی......" رانیہ تھوڑا شرمندہ سی ہو رہی تھی کھانے کی میز کو دیکھ کر۔

"لیجئے جناب یہ کٹلس بھی فرائی کر لائی میں......!" مونگا نے آلو اور مکس سبزیوں سے بنے کٹلس کی پلیٹیں میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ......اب کسی چیز کی کمی نہیں رہی آیئے آپ سب لوگ......" تاشون نے اپنی کرسی سنبھالتے ہوئے کہا۔

اس سے اچھا کھانا آج کے دن اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا بھابھی آپ شرمندہ نہ ہوں......" تاشون نے کھانے کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب بڑا ہی مزیدار کھانا بنایا ہے تم نے مکیا۔"

مکیا اپنی اس تعریف پر پھولے نہیں سما رہی تھی۔

کھانے سے فراغت کے بعد مونگا سب کے لئے چائے بنا لائی تھی......تاشون نے مکیا کو پھر شاباش دے ڈالی......رانیہ حیران تھی کہ آج تاشون مکیا کی اس سادے سے کھانے پر بار بار کیوں تعریف کر رہا ہے اور پھر زیادہ دیر نہیں ہوئی کہ یہ بھید بھی کھل گیا۔

"مکیا اب تم سب کو بتاؤ کہ میں تمہیں بار بار یہ کھانا دال، چاول، فرائی بھنڈی اور آلو کے کٹلس پر بار بار شاباش کیوں دے رہا ہوں؟" تاشون نے مسکراتے ہوئے مکیا سے سوال کیا۔

"بھائی جی!......وہ جو بچوں کی بیماری ربیعہ کو ہوئی ہے اس سے گھر میں گوشت نہیں پکتا...... ہمارے گاؤں میں بڑے بزرگ ایسا ہی بولتے ہیں......بس سبزی دال ہی پکتی ہے......مجھے یہ پتہ تھا اس لیے میں نے خود ہی یہ دال چاول وغیرہ بنا دیئے۔"

"مکیا تم نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا اس لئے میں تمہیں شاباشی دیئے جا رہا ہوں کہ تم اسی کی مستحق ہو......" تاشون نے کہا۔

رانیہ جو حیران نظروں سے مکیا اور تاشون کو دیکھ رہی تھی، تاشون براہِ راست اس سے مخاطب

Scanned by CamScanner

تھا......''جی بھابھی! آج کل اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ماڈرن سمجھے جانے والے شہری لوگوں سے زیادہ علم ان گاؤں کے اَن پڑھ اور گنوار سمجھے جانے والے لوگوں میں ہوتا ہے......آج مکیا نے اپنے بڑوں کے دیئے گئے علم کے مطابق جو کیا بالکل ٹھیک کیا اور آپ نے بھی آج کے بعد سے جب تک ربیعہ بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی......گھر میں گوشت کا پکوان نہیں بنانا ہے صرف سبزی دال یہی سب پکے گا...... میں نے آپ کو بیماریوں اور وباؤں کے بارے میں بتایا تھا ناں؟''

''یہ بھی ایک بیماری ہے جو اپنے اُصول اور شکل رکھتی ہے اگر ہم ربیعہ کی جلد از جلد صحت یابی چاہتے ہیں تو آپ کو یہ اُصول اپنانے ہونگے......گھر کی صفائی ستھرائی، کھانے پکانے اور خود اپنی صفائی ستھرائی کا خیال بھی رکھا جائے......باہر کے کسی بندے کو ربیعہ کے پاس نہ آنے دیا جائے تو انشاءاللہ العزیز ربیعہ بہت جلد صحت مند ہو کر اسکول جانے لگے گی۔''

''جی بھابھی......اب تسلی ہوئی آپ کو کہ میں مکیا کو شاباش کیوں دے رہا تھا؟'' تاشون نے رانیہ سے تصدیق چاہی۔

''جی بھائی صاحب......بالکل ہوگئی!'' رانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

اگلے دو تین دنوں میں ربیعہ کا پورا بدن دانوں سے بھر گیا تھا اور وہ بے حد کمزور ہو چکی تھی...... رانیہ، ڈاکٹر اور تاشون کی ہدایات پر پوری طرح عمل پیرا تھی اور ہر طرح کا خیال رکھ رہی تھی اور پھر یوں ہی چھ دن گزر گئے تھے وہ چھٹے دن کی رات کا درمیانی حصہ ہوگا...... رانیہ آج کافی تھک گئی تھی اُسے آج ربیعہ نے بہت تنگ کیا تھا وہ دوپہر کو بھی آرام نہ کر سکی تھی...... مونگا کی کوئی دوست پاکستان آئی ہوئی تھی وہ آج اس سے ملنے آئی تھی چنانچہ رانیہ کو مزید مصروف دن گزارنا پڑا تھا...... سو رات وہ ربیعہ کو میڈیسنز وغیرہ دے کر بے خبر سو رہی تھی...... ربیعہ بھی کافی سکون میں تھی، زلفی کو رات گئے تک کچھ کام کرنے تھے چنانچہ وہ اپنے اسٹڈی روم میں تھا اور کام کرتے کرتے ستانے کے لئے جو اس نے کرسی سے اپنی پشت لگائی تو اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔

اس وقت تاشون اور مونگا بھی اپنے اپنے کمروں میں محوِ استراحت تھے...... مکیا لاؤنج میں اپنی مخصوص جگہ پر سو رہی تھی۔

رات کا گہرا سناٹا بڑا پُر اسرار سا، سرگوشیاں کرتا محسوس ہو رہا تھا...... باہر کھڑے درخت ہوا کے ایک گہرے جھونکے سے کسی مست شرابی کی طرح جھومنے لگے تھے...... موسم میں ایک من چلی سی خنکی کا احساس تھا، رات تقریباً دو بجے کا عمل ہوا چاہتا تھا کہ اچانک جیسے سکوت طاری ہو گیا...... ہوا کے خنک جھونکوں سے مست شرابی کی طرح ڈولتے جھومنے والے درخت کسی سپاہی کی طرح سیدھے الرٹ ہو گئے تھے جیسے کسی بڑے افسر کی آمد پر ہوشیار باش ہو گئے ہوں اب ہوا بھی تھم تھم کر چل رہی تھی جیسے کوئی اس کے تعاقب میں آ رہا ہو...... اس وقت ربیعہ رانیہ کے برابر میں تھوڑا سا کسمسائی، رانیہ کا ہاتھ جو کہ ربیعہ پر تھا اس کو تھپکنے لگا تھا...... ماں اگر سو بھی جائے تو اللہ جانے کون سی ایسی اعلیٰ ترین حسیات کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ماں کا رشتہ بنایا ہے کہ وہ اپنے بچے کے لیے ہر لمحہ، ہر آن جاگ رہی ہوتی ہے...... ماں کی آغوش دنیا کی وہ واحد جگہ ہے جہاں بچہ ہر طرح کی بلاؤں، وباؤں سے

Scanned by CamScanner

%99 محفوظ رہتا ہے اور ایک فیصد (1%) ناگہانی ہے جو کہ ہر حال میں آتی ہے چنانچہ اُس لمحے بھی جیسے ہی ربیعہ سوتے میں کسمسائی گہری نیند میں ہونے کے باوجود رانیہ اُسے تھپکنے لگی تھی...... تحفظ کے اس احساس سے سرشار ہو کر جو اس گہری نیند میں سوئی ہوئی ماں سے اس سوتے ہوئے بچے کو پہنچا...... ربیعہ مطمئن ہوگئی اور اس کا کسمسانا یک لخت ایک شانت سے احساس میں بدل گیا اور پھر' وہ' اچانک ہی ربیعہ کے پیروں کے جانب سے نکل کر اسی پائنتی پر بیٹھ گئی تھی۔

بے حد سندر اور موہنی سے صورت تھی اس کی سانچے میں ڈھلا ہوا مرمریں ہوشربا جسم جس پر نہایت خوبصورتی سے لپٹی ہوئی گہری سرخ رنگ کی ساڑھی اپنی چھب دکھلا رہی تھی...... بالوں کی لمبی سی چوٹی اس کے اُلٹے شانے پر پڑی تھی جو اَدھ کھلی تھی اور جس میں نہایت خوبصورت موتیے کا گجرا سجا ہوا تھا...... اس کے بدن پر جیسے ستارے سے لپٹے ہوئے تھے...... دمکتا ہوا رنگ تھا...... ماتھے پر ضیاء پاش بندیا سجی ہوئی تھی وہ اپنے بالوں کی اَدھ کھلی چوٹی کو انگلیوں سے بل دیتے ہوئے کچھ گنگنا رہی تھی...... ربیعہ کی بیماری میں رانیہ نے اپنے سونے کا ایک بیش قیمت لاکٹ اس کے گلے میں ڈال دیا تھا اس وقت وہ لاکٹ بھی اُوپر سے نیچے تک زیورات سے مزین اس حسینہ عالم کے گلے میں موجود تھا جسے وہ کبھی کبھی دھیرے سے چھوتی تھی...... وہ رانیہ کے بیڈ پر ربیعہ کے پیروں کے پاس بیٹھی کبھی کبھی اپنے خوبصورت پیروں کو دھیرے سے ہلا دیتی تو اس کے پیروں میں موجود پائل کے ننھے ننھے گھنگرو جلترنگ بکھیر دیتے...... اس نے ایک نظر بہت محبت سے ننھی ربیعہ کو دیکھا اور پھر کچھ گنگنانے لگی تھی۔

فضا ساکت تھی سب کچھ ٹھہر سا گیا تھا...... کمرے کی کھڑکیاں بند تھیں رات میں خنکی بڑھنے کی وجہ سے رانیہ نے کھڑکیاں احتیاطً بند کر دی تھیں تا کہ ہوا کے ٹھنڈے جھونکے ربیعہ کو نقصان نہ پہنچا دیں...... اس حسینہ نے ایک نظر کھڑکی پر ڈالی ...... کھڑکی کے دونوں پٹ دھیرے سے "وا" ہو گئے تھے...... اس لمحے بالکل اچانک رانیہ کی آنکھ کھل گئی تھی، کمرے میں لیمپ کی مدھم خواب ناک سی روشنی تیر رہی تھی یکا یک رانیہ کو یوں لگا تھا کہ جیسے اس کا دماغ خالی ہو گیا ہو اور وجود پتھر کا...... وہ خواب دیکھ رہی تھی یا حقیقت میں جاگ گئی ہے؟؟؟

کمرے کی مدہم روشنی میں چمکتی دمکتی سجی سنوری ایک عورت سرخ ساڑھی میں ربیعہ کے پیروں کے پاس بیٹھی اس کی طرف دیکھ رہی تھی اس کی خوبصورت حسین آنکھوں میں ایک نرمی کا احساس تھا، کوئی ہیبت ناکی نہ تھی کوئی خوف ناکی نہ تھی...... رانیہ اس وقت پوری طرح ایک ٹرانس میں تھی...... اس نے آواز نکالنی چاہی لیکن اس کی آواز اندر کہیں گم سی ہو گئی تھی...... اس نے ہلنے جلنے کی کوشش کی تھی

Scanned by CamScanner

لیکن جسم کو حرکت نہ دے سکی تھی اس نے تیزی سے نظر گھما کر اپنے پاس سوتی ربیعہ کو دیکھا وہ بے خبر سو رہی تھی، اس کے چہرے پر سکون ہی سکون تھا...... رانیہ کی اس سراسیمگی اور خراب حالت کو دیکھتے ہوئے ''وہ'' دھیرے سے مسکرائی اور کھڑی ہوگئی تھی...... کمرے میں اس کے زیورات سے جیسے ایک بجلی سی کوند گئی تھی۔ اس نے رانیہ کا وہ لاکٹ جو اس کے گلے میں پڑا تھا اُتار کر ربیعہ کے پیروں کے پاس چھوڑ دیا تھا...... پھر دھیرے دھیرے چلتی رانیہ کے عین سامنے موجود کھڑکی میں جا کے کھڑی ہوگئی تھی۔

کھڑکی کے باہر پورا چاند اچانک بادلوں کی اُوٹ سے نکل آیا تھا اور حیرت سے اس حسینہ کے درشن کرنے لگا تھا جوں ہی چاند کی نظر اس حسینہ پر پڑی وہ اس کی چاندنی میں نہا گئی تھی...... اس کی صبیح پیشانی پر سجی بندیا نے چاند کو بھی شرما دیا تھا اور پھر وہ یک لخت بادلوں کی اُوٹ میں جا چھپا تھا اور اس کے ساتھ وہ حسینہ عالم بھی رانیہ کی نظروں سے اُوجھل ہو کر کائنات کے فسوں کا حصہ بن گئی تھی۔

اس حسینہ کے غائب ہوتے ہی رانیہ کو لگا جیسے رُکا ہوا وقت ایک گہرا سانس لے کر پھر سے چل پڑا ہو اور ایک تیز چیخ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے حلق سے برآمد ہوئی تھی...... اس چیخ سے گھر میں سوئے تمام افراد کی آنکھ کھل گئی تھی...... زلفی گرتا پڑتا اسٹڈی روم سے ملحق بیڈ روم تک پہنچا، رانیہ دیوانوں کی طرح ربیعہ کو خود سے چمٹائے ہوئے تھی اور وہ اچانک اپنی ماں کی چیخوں سے ہراساں ہو کر رونے لگی تھی۔

''کیا ہوا؟ ربیعہ تو ٹھیک ہے......؟'' زلفی نے ہراساں لہجے میں پوچھا۔

مونگا نے آتے ہی تیزی سے کمرے کا جائزہ لیا، کمرے کی ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی...... اُسے ربیعہ کے پیروں کے پاس رانیہ کا لاکٹ مل گیا تھا، تاشون بھی آ پہنچا تھا، مونگا نے اشارے سے لاکٹ کی جگہ اور اس کا ملنا تاشون کے گوش گزار کیا۔

تاشون متحیر سا ہو گیا تھا اس کو رتی برابر بھی اُمید نہ تھی کہ ''وہ'' یوں خود کو یہاں ظاہر کرے گی لیکن اسے قدرتِ کاملہ پر پورا یقین تھا کہ وہ جب جو چاہے، جیسا چاہے کر سکتی ہے مگر پھر بھی اس کو ایک حیرت کا سامنا تھا لیکن یہ حیرت بہت خوش گوار تھی۔

تاشون کو دیکھ کر رانیہ کے خوف میں کمی آئی۔

''وہ......وہ......'' اس نے کھڑکی کی طرف اشارہ کیا...... ''وہ ایک لال ساڑھی والی عورت۔''

''جی......جی بھابھی اب آپ ریلیکس ہو جائیں۔''

Scanned by CamScanner

تاشون نے رانیہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کچھ پڑھا تو رانیہ کو گویا ایک سکون سا اُتر آیا کچھ ڈھارس بندھی تھی اس کی...... ربیعہ کو بھی دم کیا ہوا پانی پلایا گیا۔

اس وقت زلفی نے جو ربیعہ کو غور سے دیکھا تو کہا...... ''ارے یہ دیکھو...... دیکھو ادھر یہ تو کمال ہی ہو گیا ابھی ابھی میں دانے بالکل مرجھا گئے ہیں اور جلد کہیں کہیں سے تو صاف ہی ہو گئی ہے......'' اس کے لہجے میں خوشی اور حیرت کی آمیزش تھی۔

تاشون جو دونوں میاں بیوی کی باتیں سن رہا تھا ان کی اس طرح بے تاب و بے چین کیفیات کو دیکھتے ہوئے بولا۔

''دانے صاف کیوں نہ ہوں گے! وہ...... وہ جو چلی گئی۔''

''کون چلی گئی......؟'' زلفی اور رانیہ کی سوالیہ نظریں تاشون سے جواب طلبی کر رہی تھیں۔

''ٹھیک ہے پہلے آپ ربیعہ کو سلا دیں پھر میں آپ کو اس سوال کا جواب دوں گا۔''

صبح چار ساڑھے چار کا ٹائم تھا وہ سب اب لاؤنج میں جمع ہو گئے تھے...... مکیا نے چائے دم دے دی تھی...... تاشون کی طرف سے سب ٹھیک ہے اور اب فکر کی کوئی بات نہیں کا سن کر بھی ربیعہ کو بیڈ روم میں اکیلی سوتی چھوڑ کر آ گئی تھی اور مکیا کو اس کا دھیان رکھنے بیڈ روم میں بھیج دیا تھا، ظاہر ہے اس صورتحال کے بارے میں جاننے کا سب سے زیادہ حق رانیہ کا ہی تھا کہ اس نے اپنے ہوش و حواس میں ایک انوکھا منظر دیکھا تھا...... دوسری طرف ایسے ہر واقعہ پر زلفی کا ذہن تو سیلشیا کی طرف ہی جا مڑتا تھا۔

''یہ سیلشیا کی کارستانی نہیں تھی......'' تاشون نے اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا...... ''سرخ ساڑھی نہایت حسین و جمیل صورت، ربیعہ کے پیروں کی طرف بیٹھنا اور جاتے، جاتے وہ لاکٹ جو رانیہ بھابھی نے ربیعہ کو اس بیماری کی حالت میں پہنایا تھا وہ اس حسین سرخ ساڑھی والی نے اپنے گلے سے اُتار کر ربیعہ کی پائنتی پر رکھ دیا تھا۔''

''روشنی میں اس کی بندیا اور سیندور کا چمک جانا مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ''ماتا'' تھی۔''

''ماتا......؟'' زلفی اور رانیہ کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

''جی ماتا!...... میں نے گزشتہ دنوں آپ لوگوں کو بیماریوں، وباؤں، بلاؤں کے بارے میں بتایا تھا کہ وہ اشکال بھی رکھتی ہیں؟''

Scanned by CamScanner

تاشون نے رک کر کہا...... ''پھر سنیئے آپ اب ان لوگوں میں شامل ہو چکے ہیں جو اپنی نسلوں کو اپنی زندگی کے تجربات کے حوالے سے یہ بتا سکیں گے کہ آپ نے خصوصاً بچوں کی بیماری عرف عام میں ''خسرہ'' کہتے ہیں جسے اس کو اس کی ظاہری شکل میں پالیا ہے مطلب دیکھ لیا ہے چونکہ یہ ہندو کہلاتی ہے اس لئے اس کو ہندوانہ زبان میں ہم اور جہاں جہاں اس کے بیک گراؤنڈ کو جاننے والے صاحب علم لوگ ہوں گے ''ماتا'' کہتے ہیں......اور اس وجہ سے جب یہ کسی بچے کو دانوں کی صورت اپنے لپیٹے میں لے لیتی ہے تو بڑے بزرگ لوگ اپنے تجربات کی بناء پر گھر میں گوشت کا پکوان بند کر دیتے ہیں، سبزی دال کھاتے ہیں اور صفائی کا خاص خیال رکھتے ہیں......کیونکہ یہ پاکی اور صفائی ستھرائی پسند کرتی ہے ہندو ہے اس لئے گوشت کے پکوان سے چڑ جاتی ہے ضد میں آ جاتی ہے......اور پھر بگڑ بھی جاتی ہے اگر اُصولوں کا خیال نہ رکھا جائے تو برہم ہو جاتی ہے اور اکثر بچوں کی جان کے لالے بھی پڑ جاتے ہیں اگر آپ نے اس بیماری کے مذہب اُصولوں اور پرہیز کا خیال رکھا تو یہ جلد چلی جاتی ہے اور یہ ہمیشہ پیروں کی جانب سے ہی ڈھلتی یا نکلتی ہے چنانچہ آپ کو وہ اپنی ظاہری شکل میں پیروں کی جانب بیٹھی نظر آئی تھی۔''

رانیہ اب تو بالکل شاکڈ ہو کر رہ گئی تھی......ابھی کچھ دن پہلے ہی تو اس نے تاشون سے بیماریوں اور وباؤں کے قافلے کے بارے میں اتنا کچھ سنا تھا......لیکن اس کے تو بالکل سان وگمان میں بھی نہ تھا کہ وہ ایک دن یوں خود کسی بیماری کو اپنے ہی گھر میں ظاہری شکل میں دیکھ پائے گی گویا اس کی زندگی انوکھے اور پُر اسرار واقعات سے بھرتی جا رہی تھی۔

دوسری طرف زلفی بھی کم وبیش رانیہ کی طرح ہی سوچ رہا تھا پھر اس نے اپنے ذہن سے ان باتوں کو جھٹکتے ہوئے ایک سوال داغا۔

''اگر ہر بیماری کی ایک شکل ہوتی ہے تو پھر کینسر کے مرض کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا اس کی بھی کوئی صورت ہے؟''

''بالکل ہے بھائی......معمولی بیماری سے لے کر بڑی سے بڑی بیماری کو اللہ نے ایک وجود اور شکل وصورت دی ہے حتیٰ کہ صنف بندی بھی کی ہے جیسے یہ خسرہ (ماتا) عورت ہے اور کینسر مرد ہے۔

''کیا......!'' تاشون کی یہ بات سن کر زلفی دنگ رہ گیا۔

''میں اس کے بارے میں بتانے سے پہلے بتا دوں کہ کینسر کیا ہے؟''

''وہ یہ کہ جب کوئی انسان حسد، جلن، مقابلہ آرائی، لامحدود دشمنی، خود پسندی و خود برتری اور

Scanned by CamScanner

خصوصیت کے ساتھ حرام کمائی سے پرورش پاتا ہے......اس کا جسم ان سب چیزوں میں گرفتار ہوتا ہے تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اس کے منفی خیالات اور منفی طرزِ حیات اس کے جسم میں دوڑتی برقی رُو...... جو کہ خیال کے ذریعے عمل بنتی ہے، زہریلی ہو جاتی ہے اور یہ زہریلی رُو خون میں زہر پیدا کر دیتی ہے جس کی بناء پر خون میں خوردبین سے بھی نظر نہ آنے والے وائرس بن جاتے ہیں اور انسانی جسم میں پہنچنے والی خوراک پر پلنے لگتے ان وائرس کی خوراک سرخ ذرات یعنی R.B.C. ہوتے ہیں...... یوں رفتہ رفتہ مریض کے اندر سے سرخ ذرات ختم ہو کر سفید ذرات کی کثرت ہو جاتی ہے جو کہ جسم کے لئے قابل قبول نہیں، چنانچہ یہ سفید ذرات بلغم یا لعاب بن کر اخراج کرتے ہیں اور انسان رفتہ رفتہ ہڈیوں کا ڈھانچہ ہو کر موت کے منہ میں چلا جاتا ہے...... یہ کینسر کے مظہرات یا ظاہری حالت اور علامات ہیں لیکن اب آپ سُنیئے۔''

تاشون نے قدرے پُراسرار لہجے میں کہا۔

''علمِ روحانی کی رُو سے کینسر ایسا مرض ہے جو شریف النفس اور بااختیار ہے سنتا ہے اور باقاعدہ حواس بھی رکھتا ہے اگر اس سے دوستی کر لی جائے اور کبھی کبھی تنہائی میں بشرطیکہ مریض گہری نیند میں سو رہا ہو اس کی خوشامد کی جائے اور بڑی لجاحت اور عاجزی اختیار کرتے ہوئے کہا جائے کہ ''میاں پیارے بھائی کینسر! تم بہت اچھے ہو مہربان ہو بہت پیارے بھائی ہو...... یہ آدمی بہت پریشان ہے اسے معاف کر دو اللہ تمہیں اس کی جزا دے گا......تو کینسر شرطیہ مریض کو چھوڑ دیتا ہے اور دوست داری کا ثبوت دیتا ہے......'' یہ بات کہہ کر تاشون نے زلفی اور رانیہ کی جانب دیکھا، حسبِ معمول کے بے کراں سمندر میں غوطہ زن اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ایک ایک مخلوق، اس کے کارخانہ قدرت میں ڈھلے ایک ایک راز کے لئے اس کے ثناء خواں تھے۔

''بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے پہ قادر ہے''
''جو چاہے اپنے کارخانہ قدرت میں بنا ڈالے''

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

وہ سیاہ رنگ کی گاڑی......اُونچے نیچے راستوں پر جھٹکے کھاتی، تاریکی کے سینے کو اپنی روشنی سے چیرتی ہوئی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی، دور تک نظر آنے والی ایک لہراتی ٹوٹی ہوئی سڑک اب گاڑی کی رہنما تھی اب دور سے ایک چھوٹے سے گاؤں کے نشانات واضح ہوتے جارہے تھے......

اس وقت گاؤں کی فضا خاموش اور ساکت تھی گاؤں کے باسی اس وقت اپنے سادہ سے گھروں میں خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے......شہر کے لوگوں کی بہ نسبت گاؤں کے لوگوں پر نیند کی دیوی ہمیشہ مہربان رہتی ہے یہ وہ دولت ہے جو گاؤں کے ان سادہ سخت محنت کرنے والے لوگوں کو قدرت نے بڑی فراخی سے عنایت کی ہے ''پرسکون نیند''......شہری مصنوعی زندگی کا آرٹیفیشل سسٹم و ماحول قدرت کے اس انمول خزانے سے ترقی یافتہ شہری زندگی کے باسیوں کو محروم کرتا ہے اور کرتا آیا ہے اور کرتا رہے گا...... ہزار ہا ریشمی بستروں سے سجے شبستانوں میں وہ نعمت جیسے ''نیند'' کہتے ہیں ناپید ہوتی ہے جبکہ دیہاتی زندگی کتنی ہی سخت کوش کیوں نہ ہو خواہ سخت اینٹوں کا پتھر ہو یا کھری بان کی چارپائی نیند کی مہربان انمول دیوی اپنا آنچل سرِشام پھیلائے پیار سے ان کی منتظر ہوتی ہے...... چنانچہ اس وقت بھی یہاں کے لوگ اپنے اتنے نزدیک سے گزرتی ہوئی خوفناکی سے قطعی بے خبر تھے۔

اب وہ پیچیدہ لہراتی ہوئی سی سڑک گاڑی کو قصبے یا گاؤں سے باہر بنے ایک ایسے مقام پر لے گئی تھی جو چھوٹی پہاڑی کا دامن تھا وہ سیاہ گاڑی پہاڑی کے دامن میں رک گئی تھی اس نے گاڑی کو وہیں چھوڑا...... پہاڑی کے دامن میں سناٹا اپنے جوبن پر تھا جنگلی جھاڑیوں سے آتی جھینگروں کی آوازوں کو یک لخت بریک سا لگ گیا تھا......وہ گھاس اور جھاڑیوں میں لڑکھڑاتے ہوئے اب آگے بڑھ رہی تھی، جھاڑیاں ہاتھوں سے ہٹاتی اور کانٹوں سے اپنا دامن بچاتی وہ اب اس پہاڑی پر چڑھ رہی تھی......اس کی منزل وہ قدیم عمارت تھی جو پہاڑ پر سر اُٹھائے کھڑی تھی نہایت مہیب گھپ

Scanned by CamScanner

اندھیرے میں بھی اس عمارت کے کھنڈرات واضح دیکھے جاسکتے تھے وہ اب پُر شکوہ عمارت کے ان کھنڈرات کے احاطے کے پاس پہنچ چکی تھی یہ احاطہ لوہے کے جنگلے سے بنا ہوا تھا مگر گزرے وقت کے ساتھ اب اس جنگلے کے آثار بھی معدوم ہو چکے تھے...... احاطہ ختم ہونے کے بعد پتھر کے بڑے بڑے ستونوں والا طویل برآمدہ تھا جس پر شکستہ محرابوں کے اُجڑے کنگورے اب بھی لٹک رہے تھے وہ بڑی احتیاط کے ساتھ شکستہ راستوں دیواروں سے خود کو بچاتی، راستہ بناتی اس جانب بڑھ رہی تھی جہاں اس قدیم مگر پُر شکوہ کی قدیم ترین عبادت گاہ موجود تھی مگر ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ ان محرابوں کے درمیان کچھ بھٹک سی گئی ہو...... وہ یہاں پہلی بار آئی تھی بار بار ایک ہی راستہ اُسے مل رہا تھا جگہ جگہ گری ہوئی دیواروں کے ڈھیر اس کی راہ میں رکاوٹ بن رہے تھے بہر حال گھنٹہ ڈیڑھ کے بعد وہ اس مرکزی مقام پر پہنچ گئی جہاں ٹھیک تین محرابوں کے درمیان ایک قدیم عبادت گاہ موجود تھی عمارت میں جو اہم اور خاص بات تھی وہ یہ کہ اس کے سارے ستونوں کو چاند کے رخ پر بنایا گیا تھا وہ بھی تھوڑی دیر چاند کی طرف منہ کر کے کھڑی رہی پھر بیٹھ گئی اور چاند کی پوجا شروع کر دی۔

یہ جمعرات کی رات تھی جو کہ آخری عشرے کی پہلی رات تھی اس وقت تثلیث زحل وعطارد بن رہی تھی اس کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ آبادی سے دور اس پانچ سو سالہ پرانی عمارت جس کے تمام ستونوں کا رخ چاند کی طرف ہے اور جس کی تعمیر میں چاند کی خصوصی پوزیشنز کا خاص خیال رکھا گیا تھا...... ابابیل کے ایک پرانے گھونسلے میں اس کے مطلوبہ بچے موجود ہیں شرط یہ تھی کہ وہ ابابیل کے ان بچوں کو خود اپنے ہاتھ سے نکالے، چنانچہ اس اندھیری رات میں وہ اپنے گوہرِ مقصود کو حاصل کرنے نکل پڑی تھی۔

ابابیل کے اس گھونسلے میں اندازاً چھ سات بچے ہوں گے لیکن اس کو صرف چار مطلوب تھے اس نے ایک ہی جھپٹے میں چار بچے گھونسلے سے نکال لئے تھے یوں شب خون مارنے پر ابابیلوں کے گھونسلے میں ایک قیامت سی برپا ہو گئی تھی...... ابھی ابابیلوں کے جوڑے نے احتجاجاً اس پر حملہ کیا ہی تھا کہ اس نے منہ ہی منہ میں کچھ بدبداکر ان کی طرف ایک پھونک ماری تو ابابیلوں کا جوڑا وہیں پہلے تو فضا میں معلق ہوا اور پھر یک لخت زمین پر ڈھیر ہو گیا تھا...... اب اس نے گھونسلے سے نکالے ہوئے چاروں ابابیل کے بچے اپنے ساتھ لائی ہوئی ایک کوری ہنڈیاں میں بند کر دیئے ...... اور اب وہ مسلسل منہ ہی منہ میں قدیم زبان کے الفاظ پر مشتمل ایک منتر پڑھ رہی تھی پھر وہ وہاں رکی نہیں، تیزی

Scanned by CamScanner

سے اس عمارت سے نکلی اور پہاڑی سے اُتر کر اپنی گاڑی میں آبیٹھی اور جس راستے سے وہ آئی تھی اسی راستے سے واپس چلی جا رہی تھی...... اب گاؤں سے نکل کر پہلا چوراہا آ چکا تھا اس نے وہاں پہلے سے تیار کیے گئے ایک گڑھے میں ابابیل کے زندہ بچے ہنڈیا سمیت دفنا دیئے تھے۔

اس واقعہ کے ٹھیک آٹھ روز بعد جب چاند کی اماوسیہ تھی یعنی اٹھائیسویں شب، وہ ایک مرتبہ پھر اُسی مقام پر آئی تھی اور چوراہے پر نشان زدہ گڑھے سے وہ مٹی کی ہنڈیا نکال لی تھی اور اُسے گھر لا کر اس نے اپنے مخصوص کمرے میں آگ جلائی اور پھر ہنڈیا کو آگ پر رکھ دیا تھا...... کچھ دیر بعد اس نے ہنڈیا کا ڈھکن ہٹا دیا تھا ابابیل کے مردہ بچے دیکھتے دیکھتے راکھ میں تبدیل ہو گئے تھے اب اس نے اس راکھ کو ایک سنہری ڈھکنے والی ڈبیہ میں محفوظ کر لیا تھا اب اس کے پاس بیش بہا قیمتی رماد ثانی آ چکا تھا...... سیلشیا لڑی جانے والی پُر اسرار اور خوفناک جنگ کا ایک مرکزی ہتھیار حاصل کر چکی تھی وہ سرشاری اُٹھی اور اپنے اس مخصوص کمرے سے باہر نکل آئی تھی اور پھر اپنی خواب گاہ میں جا کر ایک مخمور نیند کی بانہوں میں جھول گئی۔

وہ ایک شوخ گلہری کی طرح ایک کھڑکی کے ذریعے سیلشیا کے مخصوص کمرے میں داخل ہوئی اور رماد ثانی کے سفوف سے ایک چٹکی سفوف اپنے ساتھ لائی ڈبیہ میں ڈالا اور یوں زقند بھرتی شوخی کے ساتھ کھڑکی کے ذریعے واپس ہو لی تھی...... وہ سیلشیا کے مخصوص کمرے کی کھڑکی تک آتے ایک درخت کی موٹی شاخ سے جھولتی ہوئی دھم کی ہلکی آواز کے ساتھ نیچے کود گئی تھی اور کچھ دیر بعد دبے پاؤں اپنی خوابگاہ میں پہنچ گئی تھی۔

اب پُر اسراریت میں ڈوبے اس درختوں میں گھرے مکان کی دوسری منزل کے ایک اور کمرے میں ایک نہایت انوکھا اور ہوشربا عمل شروع ہو چکا تھا۔

سفید ڈھیلے ڈھالے لباس میں ملبوس ایک پُرکشش مگر سوگوار حسن لیے سیلشیا کے برعکس اس کے بال اس کی کمر کو چھو رہے تھے...... اس نے اپنے کھلے بالوں کو سمیٹ کر پیچھے کیا تو یوں لگا بادل کے سرمئی ٹکڑے سے ایک سوگوار اُداس چاند نے جھانکا ہو...... وہ چند منٹ تک سانس روکے کچھ پڑھتی رہی...... اس کے سامنے مٹی کے تسلے میں ایک لمبے پھل والی چھری رکھی تھی پھر اس نے اپنے سامنے پاس پڑے ہوئے ایک سیاہ رنگ کے تھیلے سے ایک سیاہ چمکدار بلی نکالی جس میں ایک بھی بال دوسرے رنگ کا نہ تھا...... وہ اس وقت نیم بے ہوشی کے عالم میں تھی...... اس نے نیم بے ہوش بلی کو

Scanned by CamScanner

اپنی گود میں لٹا کر پہلے تو پیار سے اس پر دو تین مرتبہ ہاتھ پھیرا، ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک کر بلی کے سیاہ بالوں میں کہیں گم ہو گئے تھے وہ رو پڑی تھی کیوں نہ روتی آج وہ اپنی محبت کے لئے اپنی محبت قربان کر رہی تھی اس کی چہیتی بلی ''بلیک ڈائمنڈ'' جو اس سے ایک لمحہ بھی جدا نہ رہتی تھی آج اسی کے ہاتھوں قربان ہونے چلی تھی اس نے یک لخت جیسے خواب سے جاگ کر تیزی سے بلی کو مٹی کے تسلے میں لٹا کر اس کی گردن پر تیز چھری پھیر دی تھی...... بلی بغیر کسی مزاحمت کے ٹھنڈی ہو گئی تھی......اور پھر جب گردن کٹی بلی کے جسم سے ایک ایک قطرہ خون اس مٹی کے تسلے میں جمع ہو گیا تو اس نے آہستگی سے بلی کو ایک دوسرے تسلے میں اس طرح ڈالا کہ خون کا ایک قطرہ بھی باہر نہ گرا تھا پھر اس کے نازک ہاتھوں نے بلی کے سینے سے اس کے دل کو چیر ڈالا تھا۔

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور نین نیر برسا رہے تھے، اس نے دل میں ایک چیرا لگا کر اس میں سیلشیا کے کمرے سے لایا گیا طلسماتی سفوف ''رماد ثانی'' اور سات دانہ تخم ارنڈی رکھ کر سی ڈالا......اب اس کا کام ختم ہو چکا تھا اس نے بلی کے دل کو رات کی سیاہی میں لیجا کر اپنے باغ کے اُجاڑ سے حصہ میں دفنا دیا اور نشانی لگا کر وہ مثلِ صبا دوبارہ اپنے کمرے میں آن موجود ہوئی......تھوڑی دیر بعد وہ باتھ ٹب میں تھی......اس کے اردگرد پانچ مختلف قسم کے پھولوں کی پتیاں ٹب میں موجود تھیں باتھ روم کے ایک کونے میں عود سلگ رہا تھا جس کا دوھیا دھواں لکیروں کی شکل میں اس کے باتھ ٹب کو اپنے گھیرے میں لے رہا تھا اور وہ باتھ ٹب میں سات کنوؤں کے پانی اور ۵ عدد نایاب پھولوں کی پتیوں کے درمیان سکون سے لیٹی تھی......ایک ہی گھر میں دو الگ الگ مقاصد کے لئے لڑی جانے والی ایک خوفناک جنگ کا آغاز ہو چکا تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

مشرقی دریچے کے باہر موجود ایک درخت کی شاخوں اور پتوں سے چھن کر آتی سورج کی کپکپاتی کرنیں نومبر کی چھبیلی چنچل سی خنکی لیے تاشون کے چہرے پر دھوپ چھاؤں کا منظر پیش کر رہی تھیں......سورج کی ان جھجکتی، کپکپاتی نازک نرم کرنوں کی دستک کو جب بار بار تاشون نے اپنے چہرے پر محسوس کیا تو دھیرے سے اس نے اپنی درخشانی آنکھیں کھول دیں تھوڑی دیر وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے رہا اور پھر جیسے یک لخت اُسے یاد آیا کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہے؟ وہ اُٹھ بیٹھا، اس وقت وہ اپنی رصد گاہ سے متصل اپنے دارالمطالعہ میں موجود تھا......وہاں میز پر لاتعداد کتابیں اور نسخہ جات بکھرے پڑے تھے، وہ پوری رات دارالمطالعہ میں موجود رہا تھا اور پھر صبح کاذب سے کچھ دیر پہلے فجر کی نماز کے بعد اس کی آنکھ لگ گئی تھی اور اتنی گہری لگی تھی کہ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسا کہ وہ پوری رات کی گہری نیند سے بیدار ہوا ہو بہر حال وہ بہت مطمئن اور مسرور تھا، گو ہر مقصود جو ہاتھ آ گیا تھا۔

تاشون نے جلدی جلدی اپنے اردگرد پھیلی کتابیں اور نسخہ جات کو واپس ہشت پہلو شیلف میں پہنچایا اور پھر ایک دو اہم فون کرنے کے بعد تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پر پہنچ گیا تھا......وہ نومبر کے تیسرے ہفتے کی ایک روپہلی سورج کی نازک کرنوں کا سنگھار کئے ہوئے صبح تھی ہر شے پر جیسے ایک سرخوشی وسکون سا چھایا ہوا تھا، موسم کوئی بھی ہو، دل کا یا باہر کا......اس کی خوبصورتی میں ایک عجیب سی اسراریت ہوتی ہے کہ شروع شروع میں ایک سرخوشی اور سکون بھری طمانیت کا احساس رگ وپے میں سما سا جاتا ہے پھر جیسے جیسے یہی موسم شدتیں اختیار کرتا ہے تو کمزور طبیعت کے بندے جی چھوڑ دیتے ہیں......قصہ مختصر کہ تاشون کا پسندیدہ موسم آ چکا تھا اُسے کڑکتے جاڑوں کا انتظار رہتا تھا عملیات کی دنیا میں آ جانے کے بعد بھی اس انتظار میں کوئی کمی نہ آئی تھی وہ اب بھی تمام مصروفیات کے ساتھ جاڑوں

Scanned by CamScanner

کے اس گلابی موسم کا استقبال بھی کرتا اور جس حد تک ممکن ہوتا اُسے انجوائے بھی کرتا تھا یہی وہ پرشوخی تھی جس کی بناء پر وہ پوری رات جاگنے کے باوجود فریش اور مطمئن تھا۔

اس وقت ناشتے کی ٹیبل پر رانیہ، زلفی اور مونگا سب موجود تھے اور سب نے بڑے خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا تھا۔

''آپ لوگ آج سہ پہر کو مجھ سے مل سکتے ہیں؟'' تاشون نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا...... ''مجھے کچھ ضروری باتیں ڈسکس کرنی ہیں!''

''خیریت ہے نا......؟'' زلفی کو پریشانی سی لاحق ہوئی تھی۔

''ہاں بالکل خیریت ہے، ڈونٹ وری!'' تاشون نے مسکراتے ہوئے کہا، لیکن رانیہ کی چھٹی حِس جیسے بیدار ہوگئی تھی اس کے دماغ کو اب جس طریقے سے پوچھنے کی عادت پڑ گئی تھی اس کو دور کرنا آسان بات نہ تھی......تشویش کی لکیریں اس کے چہرے پر واضح ہو چکی تھیں جنہیں تاشون نے صاف محسوس کیا تھا لیکن اس وقت کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

"جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے سر پرست بنا لئے ہیں ان کی مثال مکڑی کی مانند ہے جو اپنا ایک گھر بناتی ہے اور بلاشبہ مکڑی کا گھر، سب گھروں سے زیادہ کمزور ہوتا ہے، کاش یہ لوگ اس حقیقت کا علم رکھتے کہ یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس چیز کو بھی پکارتے ہیں، بے شک اللہ اسے خوب جانتا ہے اور وہ بڑا زبردست ہے اور حکمت والا ہے"

(سورۃ العنکبوت، پارہ نمبر ۲۹: ترجمہ آیات: ۴۱_۴۲)

وہ ایک گھنے نیم کے درخت کے نیچے بان کی چارپائی پر بیٹھے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے بچوں کو نہایت جذب کے عالم میں قرآن پاک کا درس دے رہے تھے۔ سورۃ العنکبوت کی آیات پر ان کے آج کے درس کا اختتام ہوا جا رہا تھا کہ صحن سے متصل دروازے پر دستک ہوئی ...... استادِ محترم کے اشارے پر ایک بچے نے اُٹھ کر دروازہ کھولا تو تاشون اندر داخل ہوگیا۔

"آ گئے تم؟ آؤ...... ہمیں تمہارا ہی انتظار تھا......" بزرگ نے مسکراتے ہوئے تاشون کا استقبال کیا۔

تاشون نے نہایت گرم جوشی اور پُرمسرت انداز میں ان سے مصافحہ کیا تھا اس کی کیفیت حیرت وخوشی سے عبارت تھی۔

"ارے تم گئے نہیں ابھی......؟" بزرگ نے بچوں کے جانب مڑتے ہوئے کہا جو اس اثناء میں تاشون کے گرد جمع ہو گئے تھے اور تجسس و حیرت سے اس کا جائزہ لے رہے تھے، انہوں نے تاشون کے گرد باقاعدہ گھیرا ڈال رکھا تھا استادِ محترم کی آواز پر بچوں نے وہاں سے جانا شروع کر دیا تھا

Scanned by CamScanner

مگر وہ سب مُڑ مُڑ کر تاشون کو دیکھے چلے جا رہے تھے۔

"بچے تو بچے ہی ہوتے ہیں چاہے وہ کسی کے بھی ہوں؟ کیوں تاشون......؟" بزرگ مسکراتے ہوئے بولے......"بُرا مت ماننا وہ تمہیں چھو کے بھی دیکھ رہے تھے......" بزرگ نے بچوں کی پوشیدہ شرارت و تجسس کو بے نقاب کیا۔

تاشون مسکرا دیا۔

"ارے نہیں بزرگو!" تاشون نے خوشدلی سے کہا......"اور مجھے تو معلوم ہی نہ ہو سکا کہ آپ یہاں ہیں ورنہ میں آپ سے بہت پہلے ہی مل چکا ہوتا......" تاشون کے لہجے میں ایک افسوس سا نمایاں تھا۔

"ارے نہیں بھئی......تم کچھ محسوس نہ کرو ہم نے دو چار دن پہلے ہی ڈیرا لگایا ہے آؤ بیٹھو۔"

بزرگ نے اپنے سامنے رکھی دوسری چارپائی کی طرف اشارہ کیا۔

ململ کے سفید کرتے اور دھوتی میں ملبوس سر پر ہاتھ سے سلی ہوئی ٹوپی جمائے، خوبصورت آنکھوں والے سفید برف سی رنگت لیے وہ باریش بزرگ اب ایک جھاڑو لے کر صحن میں لگے نیم کے سوکھے پتوں کا کچرا سمیٹ رہے تھے، تاشون کو ایک لمحے کے لیے خیال آیا کہ وہ بزرگ سے جھاڑو لے کر خود کچرا سمیٹنے میں ان کی مدد کرے۔

"نہیں تاشون......جس کا کام اُسی کو ساجھے صفائی میرا کام ہے......" یہ کہتے ہوئے بزرگ زیرِ لب مسکرائے۔

"تاشون......تم ذرا یہ ننھے پھل چکھو، دیکھو تو ساری گرمیوں کی تمازت برداشت کر کے کتنے میٹھے ہو گئے ہیں......" بزرگ نے نیم کی پکی ہوئی نمکولیاں ایک طشتری میں رکھتے ہوئے کہا۔

تاشون نے ایک نمکولی منہ میں ڈال لی......وہ بھلا ان کی بات کیسے ٹال سکتا تھا......"آپ یہاں اچانک کیسے......؟" تاشون نے سوال کیا۔

"تمہارے بابا جان کے لاڈ و پیار میں!" بزرگ مسکرائے......"بس بھگائے بھگائے پھر رہا ہے ہمیں ایک کام سے بھیجا ہے تمہیں نہیں بتایا اس نے؟" انہوں نے تاشون کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"جی کل رات اُنہوں نے مجھ سے رابطہ کیا تھا لیکن صرف آپ کے آنے کی اطلاع دی تھی اور

Scanned by CamScanner

ملنے کا کہا تھا۔"

"پدرانہ محبت!" بزرگ دھیرے سے مسکرائے......"تم اب جس جنگ کا آغاز کرنے والے ہوتاشون اس میں تمہیں اپنے والد گرامی کی روحانی مدد درکار ہوگی......وہ عالم ارواح سے تمہاری مدد کو آنا چاہتے تھے مگر جب ہم ہیں اس کے لیے یعنی جب صفائی کا کام ہمارا ہو تو پھر ان کو کیوں تکلیف دیں؟"

وہ بزرگ صحن کی جھاڑو دینے کے بعد اب پودوں کی کیاریوں کو درست کر رہے تھے...... مرجھائے سوکھے پتے اپنے ہاتھوں سے چن رہے تھے، خودرو گھاس نکال رہے تھے ان کی ہر بات میں ایک رمز تھا اشارہ تھا......"دیکھو تاشون مکڑی کا گھر!" انہوں نے ایک پودے پر تنے مکڑی کے گھر کی طرف اشارہ کیا......"کتنا کمزور مکان ہے اس کا مگر بظاہر خوفناک تمہارے مدمقابل جو قوتیں ہیں......ان کا جال بھی یہی ہے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنانے والوں کا حال بھی مکڑی کے اس کمزور مکان جیسا ہے...... یہ دیکھو۔"

انہوں نے ایک پتلی سی لکڑی اُٹھائی اور لکڑی کی مدد سے مکڑی کا جالا یعنی اس کا گھر اُتار دیا......

"صفائی میرا کام ہے تم جاؤ اور مطمئن رہو لیکن تم نے میرے کہنے پر ایک کام ضرور کرنا ہے!"

"وہ کیا......؟" تاشون نے کچھ تجسس سے پوچھا۔

"اس کم نصیب کو اب واپسی کا راستہ دکھاؤ...... بہت دیر ہو چکی ہے اُسے بھٹکتے ہوئے، تڑپتے ہوئے......تم میری بات سمجھ گئے ناں؟" یہ کہہ کر بزرگ زیرلب مسکرا دیئے۔

"جی بہت بہتر جناب......!" تاشون جان چکا تھا وہ بزرگ کس طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

"اب تم جاؤ اس طرف......" بزرگ نے اچانک مڑ کر کہا وہ اس کچے صحن والے مکان کے ایک طرف لائن سے بنے کمروں کی طرف اشارہ کر رہے تھے......"شام کو ہم تمہیں کسی سے ملوانا چاہتے ہیں جب تک تم آرام کرو۔"

تاشون اس عظیم الشان بزرگ کی بات نہیں ٹال سکتا تھا لیکن اُسے ایک کھد بدی لگ گئی تھی کہ آج شام وہ کون ہے جس کے لئے باہر ایک ضیافت کے بڑے اہتمام کیے جا رہے ہیں تھوڑی دیر گزری تھی ایک پتلا دبلا لمبا سا لڑکا سر پر سلیقے سے ٹوپی جمائے ہاتھ میں ڈھکا ہوا خوان سجائے اندر آ گیا۔

Scanned by CamScanner

اس نے تاشون کو ادب سے سلام کیا اور دستر خوان لگا دیا......دستر خوان لگنے کے بعد وہ بزرگ بھی اندر آ گئے......اور تاشون کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول کیا۔

نہایت لذیذ بکری کا بھنا گوشت اور چپاتیاں تھیں، تاشون نے بڑی رغبت سے کھانا کھایا...... کھانے کے بعد بزرگ بڑی محبت اور شفقت سے گویا ہوئے ......''تاشون بیٹا اب آپ آرام فرمائیے شام ایک خاص مہمان ہے ہمارا لیکن ملنے تم سے آ رہا ہے اس کا اہتمام ہم نے ہی دیکھنا ہے دعوت رات گئے تک جاری رہے گی۔''

بزرگ تاشون کو ہدایات دے کر کمرے سے باہر نکل گئے۔

تاشون ان کے جانے کے بعد بستر پر دراز ہو گیا۔

نہ جانے کیا بات ہوئی اس کی آنکھ فوراً ہی لگ گئی......اُسے محسوس ہوا جیسے اس کے اردگرد کوئی دھیرے دھیرے اس کو پکار رہا ہے...... پتہ نہیں خواب تھا کہ حقیقت......وہ گہری نیند سے بیدار ہو گیا تو نظروں کے سامنے وہی بزرگ مسکرا رہے تھے۔

''اُٹھو بیٹے! دعوت شروع ہونے والی ہے تم جلدی باہر آ جاؤ۔''

تاشون نے چاروں جانب جلتے چراغوں کو دیکھا مکان میں بھی عجیب چراغاں سا ہو رہا تھا......

''اتنا اہتمام......؟'' سوالیہ نشان تاشون کے دل میں جا گزیں تھا چلو ابھی کچھ دیر کی بات ہے پتہ لگ جائیگا وہ باہر نکل آیا......تاشون کو اصل حیرت باہر آ کے ہوئی دن میں دیکھنے میں کچا صحن اور اب اس قدر خوبصورت باغ......رات کا کونسا پہر تھا اس کی سمجھ نہیں آیا......سفید گلاب کے کُنج جگہ جگہ ان پر رات کے اس وقت بھی سنہری تتلیاں منڈلا رہی تھیں......حیرانگی سی حیرانگی براجمان تھی ہر سو۔

ہرے رنگ کے بہترین دبیز قالین بچھے ہوئے تھے جن پر لال گاؤ تکیے سلیقے سے سجے ہوئے تھے کچھ سبز لبادے والے لمبے قد کے خدمت گار جن کے آدھے چہرے کھلے ہوئے تھے اور آدھے ڈھکے ہوئے تھے مہمانوں کو ترتیب سے بٹھا رہے تھے، ایک طرف اسٹیج بنا ہوا تھا سبز پتھروں کا خوبصورت ترین اسٹیج جس پر سبز پتھروں سے بجی زرنگار کرسیاں رکھی ہوئیں تھی اور ایک جانب سبز دلکش پتھر سے تراشیدہ زرنگار تخت بڑی شان سے رکھا ہوا تھا۔

تاشون ورطہ حیرت میں ابھی ڈوبا ہی ہوا تھا وہ ابھی تک نیم کے درخت کی اُوٹ میں تھا کہ ہل چل سی مچ اُٹھی کہ ملک اعظم آ گئے۔

Scanned by CamScanner

قد آور سبز لبادوں والوں میں تیزی سی آ گئی تھی وہ سارے انتظامات کو اختتام دے چکے تھے خوبصورت پوشاک اور پگڑی سے سجے سنورے وہ بزرگ بڑی شان سے نمودار ہوئے جن کا تاشون صبح سے مہمان بنا ہوا تھا۔

''اوہ تو یہ ملک اعظم ہیں......'' تاشون اپنی سوچوں میں ڈوبا ہوا ہی تھا کہ کسی نے آ کے اس کا نرمی سے ہاتھ پکڑ لیا۔

''آؤ بیٹے......'' ملک اعظم نے نہایت شفقت سے پکارا۔

تاشون ایک خواب جیسی کیفیت سے بیدار ہوا دیکھا تو بزرگ ملک اعظم مسکرا رہے تھے۔

''آپ......آپ ملک اعظم......؟''

''ہاں تم ہمیں بچپن سے دیکھتے تو آئے ہو مگر نام تم نے آج جانا ہے......'' ملک اعظم نے اپنی خوبصورت مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے کہا!...... ''آؤ اب دیر نہ کرو مجھے تمہیں کسی سے ملوانا ہے وہ بہت مشتاق ہے تم سے ملنے کے لئے یہ سب اُس کی ہی آمد کی خوشی میں کیا جا رہا ہے ملک اعظم نے دعوت کا مقصد بتایا۔

ملک اعظم تاشون کا ہاتھ پکڑے اس اُونچے سے چبوترے کی جانب بڑھے جس کو اسٹیج بنایا گیا تھا۔

ملک اعظم نے سبز تراشیدہ پُرشکوہ تخت کے سب سے قریبی اور زرنگار کرسی پر تاشون کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گئے ...... تاشون نے دیکھا کہ اب مزید حاضرین محفل کی آمد شروع ہو چکی تھی......سب کے سب لمبے قد آور اور سفید براق، داڑھی والے تھے جنہوں نے سبز لبادے پہن رکھے تھے ان حاضرین کی ایک نمایاں خصوصیت تھی کہ ان سب کی آنکھیں گہری سبز تھیں ...... جب سب حاضرینِ محفل قرینے سے بیٹھ گئے تو اچانک کسی اور کے آنے کا اشارہ ہوا......اس کے ساتھ ہی وہاں موجود تمام حاضرین اپنی اپنی نشستیں چھوڑ کر کھڑے ہونے لگے تاشون بھی کھڑا ہونے لگا تو ملک اعظم نے اسے ہاتھ پکڑ کر دوبارہ بٹھا دیا۔

''نہیں بیٹے......تم نہیں......تم سے تو خود وہ ملنے آ رہا ہے۔''

تاشون دوبارہ بیٹھ گیا تاشون شدت سے منتظر تھا اس شخصیت کا جس کے لئے یہ فسوں خیز محفل سجائی گئی تھی پھر اچانک ''وہ'' تخت پر نمودار ہو گیا......اس نے ایک نگاہ ادب سے سر جھکائے سبز

Scanned by CamScanner

...وں والوں کی طرف دیکھا جو اس کے لئے اپنی نشستیں چھوڑ کر کھڑے ہوئے تھے......اس عظیم شان شخصیت نے چہرے پر ایک خوبصورت، چمکدار نرم مسکراہٹ لیے مشفق نظروں سے حاضرین کو بیٹھنے کی تلقین کی......سبز لبادے والے تمام حاضرین نہایت سرعت کے ساتھ بغیر کسی بے ترتیبی سے ادب سے بیٹھ گئے تھے۔

آنے والی شخصیت بڑی شان وطمطراق سے زرنگار تخت پر جلوہ گر تھی......اس کا لباس بے حد قیمتی تھا جو سونے کے مہین تاروں اور نیلم وزبرجد سے مزین تھا......ننھے ننھے گہرے سبز زبرجد آنکھوں کو خیرہ کر رہے تھے اس کے سر پر بھی نیلم وزبرجد سے مزین ایک خیرہ کن تاج سجا ہوا تھا لیکن دنیا کے بیش قیمت نیلم وزبرجد کے درمیان اس کی چمکدار صبیح پیشانی اور ہیرے کی کنی سی دمکتی گہری سبز آنکھیں زیادہ فسوں خیز تھیں جن سے وہ پُرشوق انداز میں اب تاشون کی جانب دیکھ رہا تھا دوسری جانب تاشون بھی اس کی شخصیت کی سحر انگیزی کو محسوس کر رہا تھا۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ چار خدمت گار جن کے آدھے چہرے کھلے اور آدھے ڈھکے ہوئے تھے ایک کونے سے چلتے ہوئے آئے ان کے ہاتھ میں جواہرات کے بڑے بڑے تھال تھے پھر سب سے آگے والے خدمت گار نے تاشون کی خدمت میں یکے بعد دیگرے دنیا کے بیش قیمت زبرجد اور دیگر جواہرات سے بھرے تھال پیش کئے...... جب تمام تحائف پیش کیے جا چکے تو ملک اعظم اپنی جگہ سے اُٹھے اور پھر خوشبوؤں بسی اس سحر انگیز شخصیت کا تعارف اپنے بھانجے کی حیثیت سے تاشون سے کرایا۔

تاشون نے بے اختیار اپنا داہنا ہاتھ آگے بڑھایا جس کو اس نے نہایت خوش دلی سے تھام لیا تھا تاشون کو یوں محسوس ہوا جیسا کہ اس کے جسم میں سرشاری کی لہریں نہیں بلکہ سرشاری کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن ہو گیا ہو۔

یہ خوشبو بسی سحر انگیز مہربان گہری سبز آنکھوں والی معتبر ہستی کوئی عام ہستی نہ تھی یہ ملک اعظم کا بھانجا تھا اس کا نام نہ ہی ملک اعظم نے تاشون کو بتایا تھا اور نہ ہی اس نے جاننے پر اصرار کیا تھا...... روحانیت کی راہ میں استاد یا بزرگ جو روحانیت میں اپنا کوئی مقام رکھتا ہو اس کی مرضی کے بغیر کچھ جاننا یا وقت سے پہلے جاننے پر اصرار کرنا بھی راہِ سلوک یا روحانیت کے اُصولوں کے خلاف ہے صبر وضبط اور اتباعِ استاد یا بزرگ ہی اس راہ میں کامیابی کی شاہِ کلید ہے...... چنانچہ تاشون جو کہ بذات خود

Scanned by CamScanner

روحانیت کا ایک استعارہ ہوتے ہوئے بھی اپنے بزرگ ملک اعظم کی موجودگی میں کس طرح از خود کوئی سوال کرسکتا تھا...... وہ جانتا تھا اُستاد یا بزرگ کسی بھی قوم سے تعلق رکھے اس کا رتبہ نہایت عظیم الشان ہوتا ہے اور اس رتبے کی سچے دل سے عزت وقدر کرنے والے ہی سرخرو ہوتے ہیں۔

آنے والا افسوں گیر جو ملک اعظم کا محبوب بھانجا تھا، قومِ اَجنہ سے تعلق رکھتا ہے وہ ایک عظیم الشان بادشاہ ہے، دنیا میں زبرجد کے جتنے خزانے موجود ہیں ظاہر اور چھپے ہوئے ان سب کا بلاشرکتِ غیرے مالک ہے...... وہ انسانوں کو بے حد پسند کرتا ہے بلکہ ان سے اُنس ومحبت رکھتا ہے اُسے انسانوں کی دوستی بے حد پسند ہے۔

''زبرجد'' بے حد قیمتی پتھروں میں اس کی کلاس آتی ہے نیلم جو کہ خود ایک بے حد قیمتی اور پُراسرار پتھر ہے، زبرجد بھی اس کی ہی ایک قسم ہے...... دنیا میں زبرجد پتھر کے جتنے خزانے پائے جاتے ہیں وہ سب ملک اعظم کے بھانجے کی ملکیت ہیں...... عظیم الشان زبرجد کے خزانوں کا یہ مالک بادشاہ انسانوں سے دوستی جتنی جلدی کرتا ہے اتنی جلدی قومِ اَجنہ کا اور کوئی فرد دوستی کرنا پسند نہیں کرتا...... ویسے تو اس کے بلانے کا طریقہ عاملین کے پاس حصار باندھ کر کیا جاتا ہے لیکن تاشون سے ملاقات چونکہ ملک اعظم کے ذریعے عمل میں آئی تھی تو یہاں کسی قسم کے حصار کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

جب کوئی عامل حصار باندھ کر اپنی مخصوص پڑھائی کے ذریعے زبرجد کے خزانوں کے مالک بادشاہ سے دوستی کرنا چاہتا ہے تو یہ بے حد خوشی محسوس کرتا ہے اور پہلی مرتبہ جب یہ ظاہر ہوتا ہے تو تب بھی اپنی اُسی روایت کو دہراتا ہے یعنی اس انسان کو جس نے اس کو دوستی کی خاطر یاد کیا، دنیا بھر کے بیش قیمت ہیرے جواہرات تحفے کے طور پر پیش کرتا ہے۔

تاشون نے جب آج صبح ملک اعظم کے کچے صحن میں گھنے نیم کے درخت کے سائے میں ملاقات کی تھی تو اس وقت یہ انسان دوست سحر انگیز مہربان نیلم وزبرجد کے خزانوں کا مالک جن بھی وہاں موجود تھا۔

ملک اعظم خود تاشون کی مدد کے سلسلے میں آئے تھے مگر اس کے قطع نظر ملک اعظم کے بھانجے نے تاشون سے دوستی کرنے میں اپنی خوشی کا اظہار کیا تھا...... چنانچہ ملک اعظم نے آج کی محفل صرف تاشون کو بھانجے سے ملوانے کے سلسلے میں سجائی تھی...... عقل سے ماورا یہ محفل یا اس جیسی ہزارہا محافل تاشون کا مقدر کر دی گئیں تھیں زبرجد کے قیمتی زخائر کا عظیم الشان بادشاہ ہو یا شاہِ جنات حضرت

Scanned by CamScanner

یکتا نوش یا کوئی اور عظیم الشان ہستی تاشون سے ملاقات کرنا ان سب کے لیے سرخوشی کا باعث بنتی تھی...... کیونکہ تاشون "اشرف المخلوقات" کے تمام اُصولوں پر پورا اُتر تا جارہا تھا...... "اشرف المخلوقات" یعنی انسان...... انسان کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کائنات مسخر کردی گئی...... اور کائنات کیونکر مسخر کردی جاتی جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا تھا کہ وہ زمین پر اپنا نائب یعنی خلیفہ مقرر کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نائب یا "خلیفۃ اللہ" ہونا کوئی چھوٹی بات نہ تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پورے اعزاز کے ساتھ انسان کو اپنا نائب مقرر کیا اور اس کی شان بڑھائی اس طرح کہ کائنات اس کے لیے مسخر کردی گئی۔

لیکن اشرف المخلوقات کی تفسیر وتشریح آج تک بہت کم لوگوں نے سمجھ پائی ہے اور جو سمجھ گئے واقعی اشرف ہوگئے اور جو نہ سمجھ پائے وہ اس درجے سے بھی نیچے گر گئے...... یعنی انسان کو واقعی یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہے...... لیکن "انسان" کے اجزائے ترکیبی میں جو چیز اُسے دیگر تمام جہاں کی مخلوق سے "اشرف" بناتی ہے وہ ہے ان اجزاء کی ترتیب وتشکیل میں ایک خاص تناسب برقرار رکھنا، انسانی اجزائے ترکیبی میں جب توازن وحسن وجمال برقرار رکھا جاتا ہے تب ہی کوئی اشرف بنتا ہے اور کائنات کو مسخر کرنے کا اعزاز اُٹھاتا ہے۔

اب سوال یہ اُٹھتا ہے کہ وہ کیا "اجزائے ترکیبی" ہیں یا ان کا توازن وفارمولا کیا ہے؟ تو یہ فارمولا بہت ہی آسان ہے جو ازل سے ابد تک رائج ہے کئی زمانوں اور صدیوں کے گزر جانے کے بعد بھی اس میں سرِ مو فرق نہ آیا ہے اور نہ آسکے گا۔

فارمولا یہ ہے کہ...... اصل object ہے ہمارا "نفس"...... یہ نفس ہی ہے جو خدا اور بندے کے درمیان آجاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"نفس کو ٹھیک بنایا پھر اس کو بُرے کاموں اور پرہیزگاری کی سمجھ دی، بے شک جس نے اس کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا اور جس نے اس کو (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے) خاک میں ملادیا، وہ نامراد ہوا۔

(سورۃ شمس پارہ: ۳۰، آیت: ۷تا۱۰)

مزید ایک جگہ ارشاد فرمایا گیا کہ:

Scanned by CamScanner

"جو اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑے (اور اللہ کے احکام کی پرواہ نہ کرے) تو اس کی مثال کتے کی ہے"۔

(سورۃ اعراف پارہ: ۹، آیت: ۱۷۶)

نفس ہی وہ اجزائے ترکیبی، وہ اہم جز ہے جس کے پاک یا ناپاک ہونے سے مخلوق میں "اشرف" ہونے کا درجہ حاصل ہوتا ہے ورنہ قرآن کریم فرقانِ حمید میں تو اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ صاف صاف فرمادیا ہے کہ جسے خدا نے مسجودِ ملائک بنایا ہے، وہ ہی اس سے یہ اعزاز چھین بھی لیتا ہے اگر اس نفس کی حفاظت نہ کی جائے اور خواہشات کے بے لگام گھوڑے پر بیٹھ کر "اشرف المخلوقات" یا مسجودِ ملائک ہونے کی دھجیاں بکھیری جائیں فرمایا گیا ہے کہ:

"جو نصیحت سے منہ موڑتے ہیں وہ (مسجودِ ملائک نہیں بلکہ) گدھے ہیں بدکنے والے"

(سورۃ مدثر پارہ: ۲۹، آیت: ۴۹، ۵۰)

تو پھر اس اہم جز (نفس) یعنی خواہشات کو اللہ کے ڈر اور اس کے احکامات کی لگام جس نے ڈالی اس کو پاک رکھا ایک خاص ترکیب و ترتیب حسن و جمال کے ذریعے یعنی جوانی کی عبادت و ریاضت نفس کا حسن و جمال ہے صحیح معنوں میں عبادت کرنے والا عابد کہلاتا ہے چاہے وہ کسی عمر کا ہو......لیکن پرہیز گار، متقی ایک عابد سے بڑھ کر درجہ رکھتا ہے لیکن صرف جوانی میں عبادت کرنے والا عابد متقی، بڑھاپے کے عابد سے کہیں اُونچا رُتبہ رکھتا ہے کیونکہ جوانی کا اتقاء نہایت افضل مقام رکھتا ہے......جوانی کا اتقاء انسانی اجزائے ترکیبی کا وہ اہم اور بنیادی جز ہے جو ایک گارے مٹی سے بنے انسان کو صحیح معنوں میں مسجودِ ملائک اور "اشرف المخلوق" ہونے کا درجہ عطا کرتا ہے، کیونکہ جوانی کا اتقاء پرہیز گار بندے اور خدا کے درمیان جو ایک پردہ حائل ہے یعنی نفس کو تار تار کر کے خدا سے ملانے کی سبیل کرتا ہے......کیونکہ جب دلوں میں ولولوں اُمنگوں کا شباب جوبن پر ہو، جب خواہشات متلاطم و مجسم ہوں، جب آنکھوں سے نیند و خواب کی مستاں و مدہوشیاں ٹپکتی ہوں، جب انگڑائیوں نے جسم توڑ ڈالا ہو، اس وقت صرف اور صرف ایک ذاتِ واحد کی خاطر جو بظاہر نظر نہیں آتی مگر ہر سو جلوہ گر اس کے لیے خاک عبودیت پر جبین سائی کرنا سب سے افضل عبادت ہے......جوانی کی عبادت جوانی کا اتقاء انسان کے اجزائے ترکیبی کا کلائمکس ہے اگر اللہ سے پیار ہے تو اس کے لیے پیاری جوانی کی قربانی کرنی چاہیے......بڑھاپا جو کہ بذاتِ خود ناگوار بوجھ بن سکتا ہے بلکہ بن جاتا ہے اس بڑھاپے

Scanned by CamScanner

کے محتاج ناگوار زمانے کو خدا کی راہ میں صرف کیا تو کیا کیا؟ کمال نہیں کیا یہ تو ایسا ہے جیسا کہ ایک محتاج کا شراب نہ پینا۔

یہ پرہیزگاری تو ایسی ہی ہے کہ جب گناہ کی استعداد ظلم کی استعداد نہ رہے تو خدا پرست ہو گئے...... مسجودِ ملائک ''اشرف المخلوقات'' کا تاج تو جب ہی سر پر سجتا ہے جب گناہ کی استعداد ظلم کی استعداد ہر طرح کی استعداد رکھتے ہوئے بشر صرف اور صرف ایک ذاتِ واحد سے ڈرے اور باز رہے...... اس کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرے...... اور بشری اجزائے ترکیبی کا توازن حسن و جمال قائم کرے تو پھر زمین پر رہتے ہوئے آسمانوں اور جہانوں کی سیر یا کائنات کی مسخری اس کا نصیب بنتی ہے...... اور تاشون نے ان ہی بشری اجزائے ترکیبی کو جب اللہ کے بتائے گئے فارمولوں اور احکامات سے ترتیب و جمال دیا تو وہ مسخرِ کائنات کا درجہ حاصل کر گیا صحیح معنوں میں ''اشرف المخلوقات'' کے لقب کا مستحق بنا...... چنانچہ جب انسان ''اشرف المخلوق'' ہو تو پھر کوئی بھی دوسری مخلوق اس سے تعلق بنانے میں فخر محسوس ہی کرتی ہے جیسا کہ ملک اعظم کے بھانجے زبرجد کے خزانوں کا عظیم الشان شہنشاہ نے تاشون سے ملاقات میں دوستی میں انوکھی دلچسپی دکھائی...... لیکن جب کائنات کا مالک و خالق دونوں جہانوں کا بادشاہ جب کسی کو کوئی مرتبہ عطا فرماتا ہے تو گاہے بگاہے اس کا امتحان بھی لیتا ہے کہ آیا وہ اس کا اہل بھی ہے کہ نہیں؟ ...... جتنا رتبہ بڑا، امتحان بڑا اور پاس کر جانے والوں کے لئے پھر کام بھی بڑا...... چنانچہ تاشون کو بھی ایک بڑے کام کرنے کے لئے چن لیا گیا تھا اور چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے فرمانبردار نیک بندوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا چنانچہ تاشون کے لئے بھی اس نے اپنی مدد کے دروازے ہمیشہ وا ہی کیے رکھے۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

دوسرے دن تاشون گھر واپس آ چکا تھا......زلفی وغیرہ کو معلوم تھا کہ تاشون کسی سے ملنے کے لئے گیا ہوا ہے لہٰذا بس سب نارملی اس کا انتظار کر رہے تھے، تاشون نے معمولات سے فارغ ہو کر کچھ دیر آرام کیا اور پھر شام کی چائے پر وہ سب کے ساتھ نیچے لاؤنج میں موجود تھا......اس کے ہر انداز سے ایک عجیب سی سرشاری وطمانیت کی لہریں پھوٹتی محسوس ہو رہی تھیں...... بہت فریش نظر آ رہا تھا وہ کل رات کی فسوں خیز ملاقات اور اللہ کی مہربانیوں کے انداز نے تاشون میں جیسے ایک عجیب سا نور بھر دیا تھا......وہ ایک الوہی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ان سب کے درمیان بیٹھا تھا۔

''آپ کچھ بات کرنا چاہتے تھے بھائی صاحب......'' رانیہ نے کہا۔

''ہاں آپ سب لوگ سے ضروری بات کرنا چاہتا تھا۔''

''ہاں اور یہ بات مجھ سے متعلق ہی ہو سکتی ہے یہ میں اچھی طرح جانتی ہوں......'' رانیہ تجسس بھرے اُداس لہجے میں بولی۔

''بھابھی! ہمیں آپ کے حوصلے کی بدرجہ اتم ضرورت ہے بس آپ یہ یاد رکھیں کامیابی یقیناً ہمارے قدم چومے گی۔''

''مجھے بھی یقین ہے......رانیہ بہت حوصلے اور ہمت سے کام لے گی......'' زلفی نے دور خلاؤں میں گھورتے ہوئے کہا۔

''میں آپ لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ چند دن بعد مکمل طور پر سورج گرہن اور پھر چاند گرہن آ رہا ہے اس لیے ہمیں تیاری کر لینی چاہئے۔''

''آسمانوں پر ایک شادی ہم زمین والوں کو کبھی کس قدر بھاری پڑ جاتی ہے؟'' رانیہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔

Scanned by CamScanner

''ارے تمہیں معلوم ہے آسمانوں پر شادی سے کیا مراد ہے؟'' مونگا نے حیرت سے رانیہ کو دیکھا۔

''ہاں جب بھی ہم سورج یا چاند گرہن کی بات سنتے تھے تو میرے دادا یہ بات کہتے تھے......'' رانیہ نے کہا۔

''پرانے بڑے بوڑھوں کی بات کچھ اور ہی تھی......'' تاشون نے تعریفی انداز میں کہا......

''انہیں ایسی باتوں کا کافی علم ہوتا تھا اور مشکلات سے بچانا علم ہی کا کام ہے آج جو بات مغربی فلاسفر کہتے ہیں وہ ہمارے بزرگ صدیوں سے کہتے چلے آئے ہیں جبکہ آج کے موڈریٹ کہلانے والے لوگ اصل میں بے علم ہیں کیونکہ فطرت کے بارے میں کچھ جانتے نہیں اور جاننا بھی نہیں چاہتے۔''

''یہ شادی......اور چاند سورج......'' زلفی کو یہ بات کچھ جچی نہیں تھی۔

''اس میں اچنبھے کی بات کم علمی کی ہی وجہ سے ہے، رانیہ نے جو بات کی وہ درست ہے......'' تاشون نے کہا۔

''آج مغربی فلاسفر بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ سورج گرہن یا چاند گرہن آسمان پر ایک شادی ہے، شمس چونکہ قوتِ مردانہ سے تعلق رکھتا ہے اور قمر (چاند) قوتِ نسوانی سے۔''

''ان کا قران یعنی ملنا باہم ایک مجلس قائم کرتا ہے کیونکہ علم نجوم کی رُو سے اور اس کی اصطلاح میں دو سیارے جب ایک جگہ جمع ہو کر ایک مجلس قائم کرتے ہیں تو وہ ملاپ یا ''قران'' کہلاتا ہے۔''

''قدرت کے کارخانے میں سب سے پہلی تقسیم دو کی ہے جس میں دن رات، سرد گرم کی بے شمار تقسیمیں مثبت و منفی کردار ادا کرتی ہیں، سورج مثبت اور چاند منفی ہے......سورج کی تاثیر گرم اور چاند کی ٹھنڈی ہے، سورج میں قوتِ انعکاس ہے اور چاند میں قوتِ جاذبہ اور جب دونوں ایک نقطے پر آ جاتے ہیں......ایک مجلس قائم کرتے ہیں تو نتیجے میں ایک کا عکس دوسرے پر پڑتا ہے اور اس کی تاثیر ساری دنیا میں پھیل جاتی ہے گرہن کے وقت چاند کی روشنی زمین پر نہیں پہنچ پاتی یہ ایک اصولی قاعدہ ہے مگر اس کے جو اثرات زمین اور اس کی موجودات پر وارد ہوتے ہیں تو ان کا علم دقیق نظروں سے مطالعہ کرنے والوں کو ہی ہو سکتا ہے...... چونکہ قمر قوتِ نسوانی سے تعلق رکھتا ہے تو ظاہراً واقعات میں اس کے گرہن کا سب سے زیادہ اثر حاملہ عورت پر پڑتا ہے کیونکہ عورتوں کے ایام کا تمام نظام، بچوں کی حمل میں پرورش اور پیدائش کا نظام چاند سے متعلق ہے......اور حمل ٹھہرنے کے واقعات بھی اس سے

Scanned by CamScanner

متعلق ہیں چنانچہ جب گرہن کے وقت چاند کی شعاعیں زمین کے جس حصے پر پڑتی ہیں...... وہاں اس قدر تیز اثرات پیدا ہوتے ہیں کہ اگر کوئی حاملہ عورت اس وقت قینچی سے کچھ کاٹے اور ذرا بھی دھیان پیٹ کی طرف چلا جائے تو بچے کا کوئی عضو ضرور متاثر ہوگا...... یہ اثر اتنا موثر ہوتا ہے کہ ایک عورت گرہن کے وقت آلو چھیل رہی تھی جب بچہ پیدا ہوا تو اس کے بدن پر اس قسم کے نشانات تھے جیسے کہ جسم کو کسی نے کھرچا ہو...... ایک اور تجربہ سامنے آیا کہ ایک حاملہ عورت نے چاند گرہن کے وقت سر درد کی شکایت پر اپنا سر ایک رومال سے باندھ لیا اور سوگئی گرہن تو نہ جانے کب ختم ہوا مگر رومال صبح تک بندھا رہا جب بچہ پیدا ہوا تو اس کے سر کی پیشانی پر رومال بندھنے کا نشان موجود تھا......
ایک حاملہ عورت نے گرہن کے وقت اپنے پاؤں کی انگلیوں کو سکڑا تو جب بچہ پیدا ہوا تو پاؤں کی انگلیاں بہت چھوٹی چھوٹی تھیں، بعض بچے جن کے پاؤں ٹیڑھے ہوتے ہیں وہ اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کی مائیں گرہن کے وقت ایسی حالت میں بیٹھی ہوتی ہیں۔"

"یہ امر لازمی ہے کہ گرہن کا اثر ماں کے پیٹ کے اندر بچے پر براہ راست پڑتا ہے وہ ماں کی ان حرکات کا نتیجہ ہوتا ہے جو گرہن میں ماں سے سرزد ہوتی ہیں اس لیے لازم ہے کہ حاملہ عورت چار پائی پر چت لیٹی رہے تاکہ ماں کی کوئی حرکت بچہ کے اعضاء کی خوبصورتی پر بُرا اثر نہ ڈالے...... دیہاتوں میں تو کسان حاملہ گائیں بھینس کو بھی بیٹھنے نہیں دیتے بیٹھی ہوں تو سیدھا کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ بچے کے اعضاء درست حالت میں رہیں، اس کے علاوہ ایک دلچسپ امر اس سلسلے میں اپنی اسراریت کے ساتھ بہت موثر ہے کہ...... اگر کسی گھر میں کیڑے وغیرہ ہوں مثلاً لال بیگ وغیرہ تو گرہن کے وقت ایک پیالے میں چند لال بیگ ڈال کر مکان سے باہر پھینک دیں اور کہا جائے کہ پھر نہ آنا تو اس مکان سے کیڑے نکل جائیں گے اور پھر پیدا نہیں ہوں گے...... چاند گرہن کے علاوہ یہ سب اثرات سورج گرہن میں بھی اسی طرح کام کر جاتے ہیں دو عظیم قوتوں کے ملنے سے ایک تاثیر جو پیدا ہوتی ہے وہ زمین کو بے حد متاثر کرتی ہے یہ گرم اور سرد مادی تاثیر ایک زبردست روحانیت میں بدل جاتی ہے...... مقناطیسی لہروں کا زور باہر کی طرف ہوجاتا ہے ذرا سی تاثیر ہزار گنا بڑھ جاتی ہے اور نیا کام کر دکھاتی ہے چنانچہ جو عمل گرہن کے وقت کئے جاتے ہیں ان کے اثرات فوری طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔"

"بھائی صاحب میں ایسے موقع پر آپ کے کسی بھی عمل کا حصہ بننے کے لیے تیار ہوں......"

••تاشون••

رانیہ نے گفتگو میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا...... "میں حوصلہ برقرار رکھوں گی اور اس سلسلے میں آپ سے پورا تعاون کروں گی۔"

"گریٹ! یہ ہوئی نا بات مجھے صرف آپ کا ہی حوصلہ درکار ہے بھابھی......" تاشون نے مطمئن انداز میں کہا۔

مغرب کی اذانیں ہو رہی تھیں چنانچہ تاشون نماز کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

☆☆☆☆☆

عمیر رانا

Scanned by CamScanner

نماز پڑھ کر وہ گھر واپس لوٹا اور اپنے کمرے میں آیا تو ''وہ'' موجود تھی اور اس کے بیڈ پر بیٹھی سسک رہی تھی۔

''تم......!'' تاشون قدرے ناگواریت سے بولا۔

اُس نے اپنی مخمور آنکھیں اُٹھائی جن سے وفاؤں کے آبشار بہہ رہے تھے۔

تاشون ابھی مزید کچھ کہنے والا تھا کہ اسے آج کی باباجی سے کی گئی ملاقات یاد آ گئی تھی اور ان کے الفاظ تاشون کے کانوں میں گونجے۔

''اس کم نصیب کو واپسی کا راستہ دکھاؤ۔''

راشانیہ کے حوالے سے کی گئی گفتگو یاد آتے ہی تاشون کے اعصاب پُرسکون ہو گئے تھے وہ خاموشی سے اُس کو دیکھتا رہا۔

آج اس کی چھب ہی نرالی تھی......فراعنہ مصر کے زمانے کے تمام زیورات اس کے جسم پر سجے ہوئے تھے اور ایک عظیم الشان تاج بھی اس کے سر کی زینت بنا ہوا تھا......وہ ایک عظیم الشان شاہ زادی تھی لیکن محبت نے اس کو کائنات کا فقیر بنا دیا تھا وہ بھٹک رہی تھی لیکن آج صرف اس کی آنکھیں ہی جل تھل تھیں جبکہ چہرے پر ایک الوہی نور و سکون تھا۔

یہ دیکھ کر تاشون کو حیرت ضرور ہوئی کہ وہ آج گڑگڑائی تھی اور نہ ہی اس نے اپنی محبت کی دُھائی دی تھی بلکہ وہ اُٹھی اور آہستگی سے اس کے قریب آئی اور مسکرا دی۔

''آپ حیران نہ ہو......میں آپ کی تمام حیرانیاں دور کر دوں گی......میں آج آپ کو ستاؤں گی نہیں اور نہ ہی دُھائیاں دوں گی......میں ہزار ہا سال سے تنہا اس آگ میں جل رہی ہوں مگر میں محبت کے بھید کو پا نہ سکی......آپ کے اقرار کے لئے در در بھٹکتی رہی مجھے کیا حاصل ہوا؟ کچھ نہیں!''

Scanned by CamScanner

"میں ہمیشہ آتی......آپ کے پاس رہتی اور پھر آپ کی ناراضگی ایک نیا درد بن کر میرے دل، میری روح میں ایک نیا شگاف ڈال دیتی، مجھے آپ سے محبت تو کیا ملتی میری اپنی محبت آپ کے قدموں میں ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتی جس پر آپ اپنے قدم رکھ کر گزر جاتے......لیکن مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں میں بہت خوش ہوں کہ آپ میرے محبوب ہیں، میرے جانے کے بعد اگر آپ کو میری یاد آئی......ایک مرتبہ ہی سہی تو میں سمجھوں گی کہ میری ہزار ہا سال سے بھٹکتی محبت کامیاب ہوگئی......میں جانتی ہوں علم، عمل اور عشق یہ تین راہیں ہیں زندگی کی جن میں سے آپ نے علم وعمل کو چُنا اور میں نے عشق کو......آپ کو اس فضا کی خاموشیوں اور تنہائیوں کا سامنا ہے، ناہموار زمینوں اور دشوار گھاٹیوں سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے جبکہ مجھے دریاؤں اور طوفانی سمندروں کے اُس پار جانا ہے۔ میرا علم بھی آپ ہیں اور عمل بھی اور عشق بھی لیکن مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ تین راہوں کی منزل ایک ہی ہے یعنی خدا کا گھر میں اب جانا چاہتی ہوں...... مجھے رخصت کر دیجئے میرے محبوب کہ میں بہت تھک چکی ہوں......بہت۔"

اس کی آنکھوں سے ٹپکنے والے آنسو اب تیزی سے موتیوں میں تبدیل ہو رہے تھے۔ تاشون محبت کے اس عظیم معجزے پر واقعی انگشتِ بدنداں تھا، محبت کے اسرار بڑے بڑے عالم وزاہد ہی نہ پا سکے ہیں......آج ایک راز سے پردہ اُٹھتا ہی ہے دوسرا سامنے ہوتا ہے آخری پردہ اُٹھانے کی ہمت کسی کسی میں ہوتی ہے زندگیاں پہ زندگیاں گزر جاتی ہیں مگر محبت وعشق کا وہ آخری پردہ وہ آخری راز کسی کسی خوش نصیب بانصیب پر ہی کھلتا ہے۔

"وہ آخری راز کیا ہے؟"

"محبت وعشق کا راز جو کسی کسی پر کھلتا ہے وہ بتاتا ہے کہ محبوب تو اصل میں ایک میڈیم ہے ایک چینل ہے "کل" سے ملانے کا بس اور کچھ نہیں......راہِ شوق کے مسافر کو زادِ راہ مل جاتا ہے اب اس کی حیات کی گٹھڑی میں "میں" اور "تو" نہیں رہتا......صرف "تو" ہی "تو" رہ جاتا ہے۔"

تاشون کو ایک انوکھی سی خوشی تھی کہ وہ محبت کی اس پیاسی ہزار ہا سال سے بھٹکتی روح کو ابدی سکون پہنچانے والا ہے جو بات راشانیہ کو ہمیشہ سمجھاتا تھا اس کا اثر یوں ہوگا اور اتنی خوبصورتی سے ہوگا......اُسے پتہ تھا کہ اس سے محبت کا دعویٰ کرنے والی ہستی کوئی معمولی نہیں ہوسکتی......اور بے شک وہ کوئی معمولی ہستی تھی بھی نہیں حسن وعشق کا ایک استعارہ تھی جو زمانوں کے ڈھل جانے کے بعد بھی

Scanned by CamScanner

اپنی وفا کے مزار پر ایک آس کا دیا جلائے خود بھی دیئے کے ساتھ سلگ رہی تھی یوں زمانوں پر مشتمل وفائیں اور محبتیں نہ تو کسی کا مقدر ہوتی ہیں اور نہ ہی صدیوں کی محبت کا بار کوئی اُٹھا سکتا ہے۔

تاشون دھیرے سے چلتا ہوا اپنی مخصوص آبنوسی کرسی پر آبیٹھا تھا...... چاند کی شروع تاریخوں کی نوزائیدہ کلقاریاں بھرتی چاندنی حتی الامکان اپنا سحر کائنات پر پھونک رہی تھی ...... کمرے کی فضا بالکل ساکت تھی وہ آہستگی سے اپنی جگہ سے اُٹھی اور دھیرے دھیرے چلتی تاشون کے سامنے دوزانو بیٹھ گئی، چہرے پر حزن و ملال کی جگہ نور ہی نور سکون ہی سکون تھا تھوڑی دیر وہ تاشون کے قدموں کے پاس دوزانو بیٹھی رہی وقت جیسے تھم گیا تھا...... اس نے دھیرے سے اپنی خوبصورت آنکھیں اُوپر اُٹھائیں تو اس کی صبیح پیشانی پر سجے جھومر سے نکلتی دنیا کے بیش قیمت ہیروں کی ضیاء پاش شعاعوں نے اس کے چہرے کے گرد ایک نورانی حلقہ بنا ڈالا...... تاشون کی نگاہیں ایک لمحے کے لئے اس پر ٹھہریں پھر لوٹ آئیں اس سے پہلے کہ تاشون اس سے کچھ کہتا اس نے یک دم اپنا سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''میں آپ سے کل رات تک یہاں رہنے کی مہلت چاہتی ہوں ...... آج رات میرا جانا ممکن نہیں ہے۔''

''ٹھیک ہے......!'' تاشون جانتا تھا کہ وہ واقعی درست کہہ رہی ہے چنانچہ وقت ضائع کیے بغیر اس نے راشانیہ کو کل رات تک کی مہلت بہ سہولت دے دی جس کے جواب میں اس نے تاشون کی طرف ایک ممنونیت بھری نگاہ ڈالی اور اُٹھ کھڑی ہوئی اور پھر رات کا سوگوار اندھیرا ہی جیسے اس کا ہمراہی ہوگیا...... وہ پوری شان سے چلتی تاشون کے کمرے کے فرانسیسی دریچے کی طرف بڑھی اور رک کر ایک نظر تاشون کی طرف اُٹھائی اس کے چہرے پر وہ خوبصورت ملکوتی مسکراہٹ سجی تھی جو آج پہلی مرتبہ تاشون نے اس کے حسین چہرے پر دیکھی تھی ورنہ تو وہ جب جب آئی اس کا پورا وجود حزن و ملال کی ایک تصویر بنا ہوتا تھا...... تاشون نے اس سے پہلے اُس کی مضطرب نگاہوں اور بے چین روح کی بے چینیوں کو کائنات سے سر ٹکراتے ہی دیکھا تھا لیکن آج اس کی روح میں اُترے سکون نے تاشون کو بھی اندر تک شانت کر دیا تھا۔

تاشون نے ایک گہرا سانس لے کر جب دوسری نظر دریچے پر ڈالی تو راشانیہ وہاں موجود نہ تھی لیکن اس کی مخصوص خوشبو نے چاروں جانب ایک حصار باندھا ہوا تھا...... ایک اُداس سی مسکراہٹ تاشون کے لبوں پر آ کر دم توڑ گئی تھی۔

Scanned by CamScanner

••تاشو••

وہ رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا جب تاشون کی آنکھ کھل گئی تھی...... اُسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کا نام نہایت دھیرے سے لے کر پکارا ہو...... تھوڑی دیر وہ اپنے بستر پر لیٹا اس بات کا اندازہ ہی کرتا رہا کہ آیا کیا معاملہ ہے ہوسکتا ہے اس کا خیال ہو...... لیکن پھر ایک اور مرتبہ اُسے اپنا نام پکارے جانے کا احساس ہوا اب وہ تیزی سے بستر سے اُٹھ کھڑا ہوا...... اس نے دیوار گیر گھڑی پر ایک نظر ڈالی، تقریباً چار بجے کا عمل ہوگا اندھیرا بہت گہرا تھا ویسے بھی جب سویرا قریب ہو تو اندھیرا اپنی آخری انگڑائی لے کر دم توڑتا ہے...... پیروں میں سلیپرز ڈال کر وہ آواز کی درست سمت کا اندازہ کر کے دریچے کی جانب بڑھا کیونکہ یہ آواز باہر لان سے آرہی تھی...... تاشون نے ٹٹولتی نظروں سے باغ کے کونے کونے کو بغور دیکھنا شروع کر دیا اور اس کی آنکھیں جب اندھیرے میں دیکھنے سے مانوس ہوئی تو اُسے باغ کے بیچوں بیچ ایک نازک سراپا سا نظر آیا۔

تاشون کو دریچے میں دیکھ کر اس نے پہلو بدلا تو پیروں میں پڑی پائل گنگنانے لگی...... وہ زردی مائل گھا گھرا چولی میں ملبوس نہایت دلکش و حسین سراپا تھا وہ آھوئے چشم تاشون کو دیکھ کر دلبرانہ انداز میں مسکرائی...... اور پھر جہاں وہ کھڑی تھی وہاں ہی زمین پر بیٹھ گئی اس کے بیٹھتے ہی اس کے چاروں طرف تیزی سے زردی مائل کٹورا نما پھول کھلنے لگے اور جب پھولوں نے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا تو وہ ایک انگڑائی لے کر جھوم اُٹھی اور پھر تاشون کے پلک جھپکتے ہی ان زردی مائل پھولوں کے درمیان قدرے بڑا زردی مائل پھول اپنے پورے جوبن سے مسکرا رہا تھا، وہ نازک سراپا ایک حسین زرد رنگ کے پھول میں تبدیل ہو چکا تھا...... زردی مائل پھولوں کے درمیان وہ پھول سر اُٹھائے اب شاید تاشون کا منتظر تھا۔

تاشون نے سلیپرز پیروں میں ڈالے اور دبے پاؤں لاؤنج میں پہنچ گیا...... اس وقت پورا گھر گہری نیند میں ڈوبا ہوا تھا...... وہ قدرے تیز چلتا ہوا لاؤنج کراس کر گیا دوسرے ہی لمحے وہ زردی مائل پھولوں کے جھنڈ کے پاس پہنچ چکا تھا...... زیرِ لب کچھ پڑھنے کے بعد اس نے درمیان والے پھول کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ”گل بکاؤلی“ کو جھنڈ سے الگ کر دیا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

جنوبی ہندوستان آثارِ قدیمہ کا گہوارہ اور دُورِ کہن کی حیرت انگیز انجینئر نگ کا نمونہ ہے......

جب آریہ شمالی ہندوستان آئے تو جنوبی ہندوستان اپنی دولت اور حکومت کے مزے لے رہا تھا......
حیدر آباد کی عملداری میں بعض نشانات ایسے موجود ہیں جو حیرت ناک ہیں اور کچھ یادگاریں اتنی پرانی ہیں کہ وہ اہرام مصر کے زمانے میں تعمیر کی گئی تھیں...... ورنگل میں پونے دو ہزار برس کا بنا ہوا مندر ہندوستانی قدیم انجینئر نگ کا بے نظیر نمونہ پیش کرتا ہے یہ مندر ہزاروں ستونوں پر بنایا گیا ہے. جس میں اب بھی کچھ باقی ہیں۔

گل بکاؤلی کی بات ہی زمانہ قدیم کے ترقی یافتہ حصے جنوبی ہند اور اس کے ایک عقل مند طاقتور راجہ سے شروع ہوتی ہے. جس کا نام کرنجوت تھا اور اس کے دو بیٹے تھے، ایک کا نام شاستر جوگ اور دوسرے کا نام میکل جوگ تھا......اس ضعیف العمر راجہ کرنجوت کی مرنے سے پہلے خواہش ہوئی کہ اس کے مرنے کے بعد ان دونوں بیٹوں میں جھگڑا نہ ہو اور نہ رانی اولاد کی محتاج ہو کر رہے اس لئے اس نے اپنی راجدھانی کی حکومت رانی کے نام لکھوا دی......سرسبز اور میدانی علاقہ شاستر جوگ کے حصے میں آیا جبکہ جنگل اور پہاڑی سلسلے میکل جوگ کے حصے میں آئے جو سمندر کے کنارے سے بنکنل کنڈ تک وسیع تھا اور اس جنگل کا سلسلہ بنگال تک چلا گیا تھا اس خوفناک جنگل کا اکثر حصہ اب بھی باقی ہے۔

اپنے بھائی شاستر جوگ کی بہ نسبت میکل جوگ ایک فقیر منش، راست باز اور غریب پرور راجہ تھا......تاہم اس کی رانی بے حد عقل مند اور مذہبی علوم میں یکتائے روزگار تھی......راجہ میکل جوگ اس تقسیم پر ناخوش اور اُداس تھا کہ جنگل اور اس لامتناہی پہاڑی سلسلے میں وہ اپنی راجدھانی کیوں کر قائم کر سکے گا؟۔

Scanned by CamScanner

مگر اس کی رانی نے نہایت سوچ بچار کے بعد اُسے یہ صلاح دی کہ اس کے حصے میں یہ جو جنگل اور پہاڑی ملک آیا ہے اس کے انتظام اور آبادی کے لئے تم اپنے باپ سے کھنڈا کھڑک وزیر کو مانگ لو۔

میکل جوگ نے رانی کی صلاح مان کر باپ سے اس کی منظوری لے لی اور وزیر کھنڈا کھڑک جو کہ ایک نہایت زیرک دانا و ذہین وزیر تھا، میکل جوگ کے ساتھ کام کرنے کے لئے راضی ہو گیا۔

میکل جوگ کی فیاضی، غریب پروری اور رانی کی علم دوستی اور ذہانت نے آہستہ آہستہ تمام ہندوستان کے نجومی، پنڈت اور مختلف علوم میں عامل کامل علماء اس کے پاس جمع کر دیئے...... سیکڑوں سپاہی اور سادھو اس سے ملنے آتے اور پھر میکل جوگ کے حصے میں آئے جنگل اور پہاڑوں پر بسیرا کر لیتے...... یوں میکل جوگ کا یہ علاقہ جلد ہی اعلیٰ درجے کے علم دوست لوگوں سے بھر گیا۔

میکل جوگ ایک دن اپنے ان ہی دانش مند رفیقوں اور مصاحبوں کے ساتھ اپنا ملک دیکھنے نکلا...... وزیر کھنڈا کھڑک بھی اس کے ساتھ تھا سفر کے دوران چلتے چلتے وہ امر کنٹک پہاڑ کے دامن سے گزرا اور اس جگہ کے قدرتی مناظر کو اپنی راجدھانی کے قابل سمجھا۔

امر کنٹک کا یہ مقام چاروں طرف سے پہاڑی سلسلوں میں گھرا تھا اور اس کے دامن میں جو جنگل تھا وہ جھاڑیوں اور سر بلند درختوں سے بھرا ہوا تھا...... میکل جوگ نے یہاں پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ کر ایک دوسرا ہی منظر دیکھا کہ چاروں طرف پہاڑوں کی فصیل سی بنی ہوئی ہے اور بیچ میں کوسوں تک پانی بھرا ہوا ہے جس کی نکاسی کا کوئی راستہ نہیں تھا...... اس کے دل میں عجیب سی خواہش نے سر اُبھارا کہ میری راجدھانی پانی کے اندر بنائی جائے جو عجیب و غریب راجدھانی ہو، اپنے اس خیال کو اس نے وزیر کھنڈا کھڑک سے بیان کیا...... ہوش مند وزیر نے راجہ کی اس خواہش کو خاموشی سے سنا اور کسی خیال میں محو ہو گیا...... اس کے بعد رانی سے مشاورت کی گئی اور پھر میکل جوگ نے اپنے علاقے کے تقریباً چار سو پنڈت، سنیاسی، مذہبی علماء اور پُراسرار علوم کے ماہرین کو پہاڑ پر لے جا کر وہ مقام دکھایا اور کہا۔

''میرے اس مقصد کے لئے جو شخص اپنے علم کے ذریعے بھی مدد کر سکتا ہے کر لے۔''

چنانچہ پہاڑوں کے درمیان اس ٹھہرے ہوئے پانی کے علاقے کو راجدھانی بنانے کے لئے سب لوگ اپنی اپنی علمی طاقت کے اظہار کے لئے رضامند ہو گئے...... وزیر نے سوچنے اور کام کرنے

Scanned by CamScanner

کے لئے حکماء علماء کی الگ الگ ٹکڑیاں قائم کردیں اور پھر یہ صلاح قرار پائی کہ اس مقام کو طلسمی سورگ (جنت) کا نمونہ بنا دیا جائے انسانی عقل سے ماورا دکھائی جائے...... چنانچہ "پہلے چاروں جانب موجود اس پانی کو دلدل بنایا گیا اور پھر پانی کے بیچ قلعہ تعمیر ہوا، اس دلدل میں عجیب و غریب گھاس اور پودوں کی ایک مخصوص سمت میں بوائی کی گئی...... یہ دلدل اس کنارے سے اُس کنارے تک بارہ کوس تھی اس کی گہرائی کی کوئی انتہا نہیں تھی کوئی بیل، بکری یا انسان اس میں جا گرے تو پھر نہیں نکل سکتا تھا...... اس دلدل میں میکل جوگ کے ذہین ترین سنیاسی، سادھو، علماء و حکماء نے اپنے اپنے علم و فن کے مطابق اس طرح کام کیا تھا کہ اس پر چیل، کوے اور دوسرے پرندے کبھی اُڑتے ہوئے نہیں دیکھے گئے بہت ممکن ہے کہ یہاں بھی فراعنہ مصر کے مینار (اہرام) کی طرح کوئی طلسم ہو جو جانوروں کو اس پر پرواز سے روکتا ہو یہ جگہ کو امر کنٹک کہلاتا ہے جنگل بھی اسی نام سے موسوم ہے اور اس جگہ کا نام امرنگر تھا۔

قصہ مختصر جب یہ قلعہ تیار ہوا تو راجہ میکل جوگ اپنی رانی اور سب رفیقوں کے ساتھ اس قلعہ میں رہنے لگا...... اور پھر اسی اسرار بھرے قلعے میں رانی کے یہاں ایک بیٹی نے جنم لیا جو پائل تھی یعنی الٹی پیدا ہوئی تھی...... تمام نجومیوں نے اس کے زیادہ عرصہ زندہ رہنے کی اُمید پر شک کا اظہار کیا تھا لیکن رانی جو ایک نہایت گیان والی مذہبی عورت تھی اس نے اپنے پیدا کرنے والے پر پورا بھروسہ کرتے ہوئے نجومیوں، جوتشیوں کے اس خیال کو سرے سے ہی رد کر دیا تھا۔

راجہ میکل جوگ نے اپنی اس بیٹی کا نام بہت پیار سے زبدال (یعنی الٹی پیدا ہونے والی) رکھا اور ماں نے اس کا حسن و جمال اور خوبصورتی دیکھتے ہوئے اس کو "بکاؤلی" کہا...... بکاؤلی کے معنی ہیں بگلا جیسی سفید۔

راجہ کی اس بچی کی پیدائش جس روز ہوئی اسی روز دانش مند وزیر کے گھر بھی ایک بیٹی پیدا ہوئی تھی جس کا نام اس نے "ہمالہ" رکھا تھا...... سیاحوں کو ۳۰ سال قبل "ہمالہ گڑھی" کے آثار میکل جوگ کے قلعہ سے سات کوس دُور دور بین کے ذریعے نظر آتے تھے جو اب معدوم پڑتے جا رہے ہیں......

جب بکاؤلی بڑی ہوئی تو اس نے اپنے باپ سے درخواست کی کہ میری سیر و تفریح کے لئے دلدل سے باہر ایک باغ بنوایا جائے جس کے درمیان ایک بڑا حوض ہو چنانچہ راجہ نے اپنی بیٹی کی فرمائش پر وسیع و عریض ایک باغ بنوایا...... اس کے وسط میں ایک بہترین حوض اور مندر بھی تعمیر ہوا...... جس کے آثار

کوہ امر کنٹک میں اب تک موجود ہیں اور مندر سے چند قدم کے فاصلے پر نربدا ندی آبشار کی صورت میں گرتی ہے...... یہ سماں دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے یہاں بے شمار قسم کے رنگا رنگ پھول پیدا ہوتے ہیں جس میں سب سے حسین وخوبصورت ایک زردی مائل کٹورہ نما پھول ہوتا ہے جس کو گل بکاؤلی کے نام سے موسوم کیا گیا۔

جب باغ تیار ہو گیا تو بکاؤلی نے یہاں اپنے شب وروز بسر کرنا شروع کر دیئے......رانی نے مندر میں نہایت عالم فاضل، پنڈت اور جوتشیوں کو جمع کر دیا تھا جو بکاؤلی کے لئے بنے اس انوکھے باغ کے مندر میں رہتے تھے۔میکل جوگ کا یہ علاقہ اب ایک پُر اسرار راجدھانی میں تبدیل ہو گیا تھا یہاں کا ہر شخص اپنے علم میں یکتا تھا...... وزیر کھنڈا کھڑک کی بیٹی ہمالہ بھی بکاؤلی کے ساتھ رہتی تھی، کھنڈا کھڑک نے اپنی بیٹی ہمالہ کو بہترین ساحرہ بنا دیا تھا...... ہمالہ سحر و اسرار کی ماہر تھی...... بکاؤلی کو سنیاسیوں اور جوگیوں سے عشق تھا...... ویسے بھی بکاؤلی کی پیدائش تو خود اسرار بھری تھی وہ اپنے ماحول اور مذہب کے مطابق بہت سے علوم میں ماہر تھی۔

ایک دن بکاؤلی اپنے باغ میں بیٹھی تھی کہ ایک جوگی فقیر سوہن بھدرا اُدھر آ نکلا اور بکاؤلی سے کہا۔

’’اس باغ میں ایک خاص پھول کی کمی ہے!‘‘

بکاؤلی جوگی کی بات سن کر بے چین ہو اُٹھی کہ وہ خاص پھول اس کو لا کر دیا جائے۔

جوگی نے کہا...... ’’اگر بکاؤلی کبھی کسی سے شادی نہ کرنے کا وعدہ کرے تو وہ پھول اس کو لا کر دے گا۔‘‘

کم سن بکاؤلی نے وعدہ کر لیا تو جوگی سوہن بھدرا نے بکاؤلی کو اس پھول کا درخت لا کر دیا جو کہ اس کے باغ میں درمیان میں لگایا گیا۔اس درخت کو بکاؤلی کا درخت یا بکاؤلی کا پھول کہتے ہیں۔

اب ہوا یہ کہ بکاؤلی تو باغ میں رہنے ہی لگی، جوگی سوہن بھدرا بھی باغ کے ایک کونے میں پڑا رہتا تھا لیکن اس طرح کہ وہ لوگوں کی نظروں سے اُوجھل رہے...... ان ہی دنوں بکاؤلی کے حسن و جمال کے چرچے جب ہر سو پھیلنے لگے......تو ایک راج کمار تاج الملوک کا دل بکاؤلی پر آ گیا اور اس نے کسی طرح پہلے وزیر کھنڈا کھڑک کی بیٹی ہمالہ تک رسائی حاصل کی اور بہت کوششوں کے بعد ہمالہ سے مشورہ کر کے ایک سرنگ باغ تک بنوائی جو راتوں رات ہمالہ کی کوششوں سے تیار ہوئی، یہ سرنگ

اب بھی اس مقام پر موجود ہے لیکن چند گز تک سرنگ کا نشان موجود ہیں اور پھر اس کے بعد یہ آگے جا کر بند کر دی گئی۔

ہمالہ کی ہمدردی اور تعاون سے راج کمار تاج الملوک سرنگ کی راہ بکاؤلی تک پہنچا اور بکاؤلی کو سوتا پا کر اس کی اُنگلی سے انگوٹھی نکال کر خود پہن لی اور اپنی انگوٹھی بکاؤلی کو پہنا دی...... صبح جب بکاؤلی سو کر اُٹھی تو اس نے دیکھا کہ اس کے باغ میں وہ خاص بکاؤلی کا پھول موجود نہیں تھا...... دوسری طرف راج کمار تاج الملوک نے واپس آ کر باقاعدہ بکاؤلی کے باپ میکل جوگ کے پاس شادی کا پیغام بھجوایا جسے منظور کر لیا گیا اور پھر وقت مقررہ پر بکاؤلی کی بارات آ گئی۔

جس رات بکاؤلی کی شادی کی شہنائی گونجی، اس وقت سوہن بھدرا اور جھیلا (بکاؤلی کے باغ کی خاص خادمہ) حوض کے کنارے بیٹھے تھے۔

بھدرا نے پوچھا...... ''یہ شہنائی کی آواز کیسی ہے؟''

جھیلا نے کہا...... ''بکاؤلی کی بارات آئی ہے!''

یہ سن کر جوگی کی بے چینی حد سے سوا ہو گئی تھی اور پھر وہ شدید کرب کے عالم میں دیوانہ وار جنگل کی طرف دوڑ گیا اور جب کچھ نہ بن پڑا تو ایک ندی میں کود پڑا...... یہ ندی آج بھی موجود ہے اور سوہن بھدرا کہلاتی ہے...... اُدھر جب یہ خبر بکاؤلی کو ملی تو وہ بھی اپنی شادی چھوڑ کر بھاگی اور ایک قریب ترین دریا میں ڈوب کر جان دے دی...... اس دریا کو آج بھی ''نربدا'' کہتے ہیں اور بعض ہندو اس کو نربدال کہتے ہیں۔

جب جھیلا نے دیکھا کہ دونوں ڈوب گئے تو میں زندہ رہ کر کیا کروں گی؟ تو وہ بھی ایک نالے میں ڈوب گئی، جس کو جھیلا نالہ کہتے ہیں اور وہ وہیں پہاڑوں میں گم ہو جاتا ہے۔

واقعے کے بعد بکاؤلی کا پھول (گل بکاؤلی) اس باغ میں پھر سے کھلنے لگا تھا...... مگر ایک خاص پُراسراریت کے ساتھ...... جس طرح انار پر جب کلیاں لگتی ہیں تو پریاں متوجہ ہوتی ہیں اور انار کی کلی پریوں کو بہت محبوب ہے وہ اس کو لینے آ پہنچتی ہیں، بالکل ٹھیک اسی طرح بکاؤلی اب اپنے پھول میں جب چاہے اپنا آپ ظاہر کر دیتی ہے ہندوستان میں اب یہ ایک طلسم کے طور پر موجود ہے۔

تاشون نے جس زردی مائل پھول کو اپنے ہاتھ میں لیا ہوا تھا وہ گل بکاؤلی کا طلسم تھا...... بکاؤلی نے تاشون کو پہلی بار نربدا ندی کے پاس تب دیکھا تھا جب تاشون نے اپنی ریاضتوں کے سلسلے میں

Scanned by CamScanner

مختلف جنگلات سے گزرتا ہوا امر کنٹک کے جنگلات کی طرف جا نکلا تھا۔

طلسم بکاؤلی حاصل کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا لیکن قدرت اس پر مہربان تھی کائنات کے راز کھل رہے تھے۔

بکاؤلی اپنے طلسم کے ساتھ خود ظاہر ہوگئی تھی تاشون نے اس سے چند عہد لیے تھے اور پھر وہ بکاؤلی کے درخت کی ایک ٹہنی اپنے ساتھ لے آیا تھا لیکن آج وہ خود یوں اور یہاں ظاہر ہوگی یہ اس نے سوچا بھی نہ تھا۔

بکاؤلی کا پھول اپنی ساری پُراسراریت کے ساتھ طِب میں بھی ایک مقام رکھتا ہے...... یہ آنکھوں کے امراض کے لئے بہت مفید ہے، بکاؤلی کے پھول کو محض آنکھوں سے لگانے سے بھی بہت سے امراض ختم ہو جاتے ہیں یہ اس کے طلسماتی کرشمے کا ایک ادنیٰ سا مظاہرہ ہے۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

دوسری صبح نومبر کے آخری ہفتے کی صبح روح میں سرائیت کر جانے والی مست ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کے ساتھ آئی تھی، رانیہ کا محبوب مشغلہ صبح صبح ٹھنڈی شبنمی گھاس پر ننگے پاؤں چہل قدمی کرنا تھا..... مگر جب سے اس کے ساتھ بہت کچھ پُر اسرار بیتنے لگا تو اس کے بہت سارے مشغلے جیسے چھوٹ سے گئے تھے..... لیکن آج اس کا دل بہت چاہا کہ وہ پہلے کی طرح باغ کی نرم شبنمی گھاس پر صبح تازہ ہوا میں چہل قدمی کرے چنانچہ وہ اسی مقصد کے تحت لان میں آئی تھی..... ربیعہ کے اسکول جانے میں ابھی کافی ٹائم تھا..... چنانچہ موقع غنیمت جان کر وہ باغ میں نکل آئی۔

''ارے یہ پھول کہاں سے آئے؟''

جیسے ہی رانیہ نے باغ میں قدم رکھا اُسے سامنے ہی زردی مائل گل بکاؤلی کا جھنڈ نظر آیا۔

وہ خود کلامی کے انداز میں بولی۔

''یہ کس نے لگائے راتوں رات.....؟'' اور پھر وہ تیزی سے لان کا ایک چکر لگا کر واپس گل بکاؤلی کے جھنڈ کے پاس آ گئی تھی اس کا تجسس بڑھتا جا رہا تھا وہ اندر کی جانب چل دی کہ خود کسی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے وہ اندر تاشون کو یہ اطلاع کرنا چاہتی تھی۔

اس وقت مکیا اُٹھ چکی تھی کچن سے چائے کی مسحور کن مہک برآمد ہو رہی تھی، ربیعہ کے اسکول کا ٹائم ہوا جا رہا تھا..... رانیہ نے ربیعہ کو اُٹھا کر تیزی سے تیار کروایا..... اُسی وقت وین نے ہارن بجایا تھا، رانیہ نے ربیعہ کو اسکول وین میں بٹھا کر سکون کا لمبا سانس لیا اور پھر تیزی سے آ کر زلفی کو جگانے لگی تھی..... زلفی کئی بار جگانے کے بعد نہایت کسل مندی سے اُٹھا۔

''کیا ہے یار..... اتنی جلدی ابھی تو کافی ٹائم ہے.....'' اس نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا......

''کیا ربیعہ کو چھوڑنے جانا ہے.....؟''

زلفی کو اس وقت وین نہ آنے کی صورت میں ایمرجنسی میں ربیعہ کو ہی چھوڑنا ہوتا تھا تب رانیہ یوں اُٹھاتی تھی۔

''لگتا ہے صاحب زادی کی وین نہیں آئی.....'' زلفی نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں وین آگئی ہے اور ربیعہ چلی گئی ہے۔''

''تو پھر مجھے کیوں اُٹھا رہی ہو اس وقت......؟'' زلفی رانیہ کا جواب سن کر دوبارہ بستر پر دراز ہوتے ہوئے بولا۔

''تمہیں کچھ دکھانا ہے......؟'' رانیہ نے زلفی کا ہاتھ پکڑ کے کھینچا تھا......''اُٹھو بھی اب میں صبح سے پریشان ہوں...... پریشان!''

رانیہ کے لبوں سے ادا ہونے والے اس الفاظ ''پریشان'' نے زلفی کی نیند تقریباً کافور کر دی تھی۔

''ہاں پریشانی ہے لیکن نہایت خوبصورت پریشانی......!'' رانیہ پُراسرار لہجے میں بولی۔

زلفی نے رانیہ کے اس انداز پر ایک شک بھری نظر کے ساتھ پوچھا......''خیریت تو ہے رانیہ تمہارا دماغی توازن تو ٹھیک ہے نا یار؟ کیسی باتیں کر رہی ہوں......خوبصورت پریشانی۔''

''چلو آؤ تو میں دکھاتی ہوں......'' رانیہ اس کا ہاتھ پکڑ کر تقریباً گھسیٹتے ہوئے لان میں لے آئی تھی۔

''وہ دیکھو......؟''

رانیہ زردی مائل پھولوں کے جھنڈ کی طرف اشارہ کر کے بولی......کل شام تک یہ انوکھے خوبصورت پھول یہاں نہیں تھے، یہ کل رات کو ہی یہاں آئے ہیں اس سے پہلے میرے باغ میں ایسے پھول کبھی نہیں رہے ابھی وہ دونوں یہ بات کر ہی رہے تھے کہ عقب سے تاشون کی آمد ہوئی۔

''میں لایا ہوں اور میں نے لگائے ہیں آپ کے باغ میں...... کیوں بھابھی آپ نے مائنڈ تو نہیں کیا......؟''

''اوہ نہیں بھائی صاحب! میں کیوں مائنڈ کروں گی بھلا......بس یہ اتنے خوبصورت پھول دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی کہ کل تک یہ یہاں نہیں تھے۔''

''ہاں یہ پھول میں نے لگایا ہے۔''

Scanned by CamScanner

"گل بکاؤلی" نام ہے اس کا مجھے یہ پھول بہت پسند ہیں......" تاشون نے پھولوں کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

رانیہ بہت خوش تھی اس کے لان میں واقعی خوبصورت اور بہترین پھول موجود تھے مگر گل بکاؤلی لگانے کے بارے میں اس کے دھیان میں کبھی نہیں آیا......لیکن بکاؤلی کے پھولوں کے بارے میں اس نے سنا تھا بہت......دل میں ہر طرح کے پھولوں کی خواہش بھی تھی کہ وہ اپنے گھر کے باغ میں لگائے......سو اب جبکہ خود بخود وہ خواہش پوری ہوگئی اور بکاؤلی اس کے باغ میں بہار دکھا رہی تھی تو رانیہ پھولے نہیں سما رہی تھی۔

تاشون نے زلفی اور رانیہ کو تو مطمئن کر دیا تھا لیکن خود اپنے آپ کو مطمئن کرنا اس کے لئے مشکل ہو رہا تھا......اس وقت بھی جب تاشون نیچے سے فارغ ہو کر اوپر کمرے میں واپس آیا تو وہ ایک اندازِ دلربائی کے ساتھ مشرقی دریچے کے ساتھ لگے کاؤچ پر نیم دراز تھی......تاشون کو دیکھ کر وہ شوخی سے مسکرائی اور اُٹھ بیٹھی......اس کی پائل کا نغمہ تاشون کے کمرے کی فضا میں گنگنانے لگا......اس نے بڑے ادب کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنے بالوں میں لگا زرد رنگ کا دلکش پھول نکالا اور تاشون کی خدمت میں پیش کر دیا اور تاشون نے وہ پھول اس سے لے لیا۔

"تمہیں اس طرح ظاہر نہیں ہونا چاہیے تھا یہاں۔"

"کیا کروں آپ سے ملنے کا دل چاہ رہا تھا اور پھر اس کی رخصتی کے وقت میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی تھی، میں خود چلی جاؤں گی پریشانی نہیں ہوگی آپ کو......گل بکاؤلی کا وعدہ ہے۔"

"پھر بھی میں کہوں گا کہ تمہیں یوں نہیں آنا چاہیے تھا۔"

"کیا اجازت کے ساتھ بھی نہیں......" گل بکاؤلی نے پوچھا۔

"کیا مطلب اجازت؟ کس کی اجازت؟ تم کس کی اجازت کے ساتھ آئی ہو؟"

"میری اجازت کے ساتھ!" اسی وقت تاشون کے کمرے میں ایک گونج دار آواز گونجی......

وہ آواز ملک اعظم کی تھی اب تاشون کے لئے گل بکاؤلی سے اور کچھ پوچھ گچھ کرنا مناسب نہ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

"آخر کار ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم سب کو تمہارا پورا بدلہ تو بس قیامت ہی کے روز ملے گا، کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں دوزخ کی آگ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے، رہی یہ دنیا کی زندگی تو یہ کچھ بھی نہیں، صرف دھوکے کا سودا ہے (اگر کوئی شخص دنیا میں رونما ہونے والے نتائج کو آخری سمجھتا ہے تو درحقیقت وہ سخت دھوکے میں مبتلا ہے) آدمی کو اصل اعتبار ان نتائج کا ہونا چاہیے جو حیاتِ ابدی کے مرحلے میں پیش آنے والے ہیں۔"

(سورۃ آلِ عمران۔ ۳ ترجمہ،آیت: ۱۸۵)

دنیا کی محبت انسان کو بے حد بزدل بنا دیتی ہے اور وہ موت جیسی ایک حقیقت جو زندگی کی سب حقیقتوں سے بڑی اور سچی حقیقت ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہے کہ انسان کی زندگی کی صرف اور صرف دو ہی حقیقتیں ہیں اس کا پیدا ہونا اور پھر موت سے ہمکنار ہونا...... باقی جو اس کے بیچ ہے وہ ڈھونگ ہے، ڈھکوسلا، گورکھ دھندہ ہے اور کچھ نہیں ہے ...... لیکن انسان کی بدنصیبی ہے کہ وہ اس بہکاوے، گورکھ دھندے اور ڈھونگ میں مست ہو جاتا ہے اور خود کو اپنی حقیقت سے روشناس نہیں کراتا، نتیجتاً وہ...... وہ تیاری نہیں کر پاتا جس کے سبب وہ اپنی زندگی کی دوسری اور آخری حقیقت یعنی موت سے سکون و راحت اور اطمینانِ قلب کے ساتھ ہمکنار ہو سکے اور اس جہاں سے کامیابی کے ساتھ اُس جہاں میں منتقل ہو سکے جہاں کے لئے اس سے وعدہ کیا گیا تھا...... حیاتِ ابدی کا اور اس کے ثمرات کا اس کے انعامات کا!!!

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

وہ پورے چاند کی حسین وجمیل رات تھی جب رات نے چاندنی میں نہا کر روپہلی سنگھار کیا تھا......اس کی سیاہ ناگن جیسی بکھری زلفوں نے کائنات کے ذرّے ذرّے کو اپنے فسوں میں جکڑا ہوا تھا، اس کے حسن و جمال کی شعاعیں سارے عالم میں پھیلی ہوئی تھیں اور وہ رات کسی الہڑ دوشیزہ کی طرح اپنے ہی حسن و جمال کی روشنی میں دھیرے دھیرے بھیگتی چلی جارہی تھی...... وہ تاشون کے ساتھ اس کے کمرے کے دریچے میں کھڑی ماہِ کامل کے تابندہ چہرے پر ٹکٹکی باندھے ہوئے تھی تو پھر بدرِکامل کی نگاہوں نے بھی گستاخی کر ڈالی اور اس نے بھی ٹھٹھک کر اس کا فرادا کو ایک لمحے کے لئے جو دیکھا تو حسن کی تاب نہ لاسکا اور بدلی کی اُوٹ میں پناہ لے ڈالی۔ اب وہ بدلی کی اُوٹ سے جی بھر کے اس حسنِ دلسوز کا نظارہ کر رہا تھا...... آج کی رات سرتاپا سحر و اسرار کی روپہلی چاندنی میں نہائی ہوئی تھی...... آدھی رات سے زیادہ گزر گئی تھی اس نے چاند سے نظریں ہٹائیں اور پھر خود بھی دریچے سے ہٹ گئی...... اس کا پورا وجود فراعنہ مصر کے قدیم زیورات سے سجا ہوا تھا۔

تاشون نے اس کی آمد کی پُراسرار مخصوص مہک کے ساتھ اپنی زندگی کے کئی سال گزار دیئے تھے آج کے بعد یہ خوشبو ہمیشہ کے لئے آسماں کی وسعتوں میں چھپ جانے والی تھی...... اس کے دریچے سے ہٹ جانے کے بعد تاشون بھی ہٹ گیا آج ایک عجیب سی گہری اُداسی نے تاشون کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا...... زمردی تسبیح اس کے ہاتھ میں تھی اور لبوں پر اپنے اللہ کا ذکر...... آنکھوں میں ایک انجانی، ان چاہی نمی سی تھی آخر کار انسان تھا اور انسان بھی وہ جسے ہزار ہا سال تڑپتی سسکتی محبت گزیدہ روح نے اپنی محبت کا یقین دلانے کے لئے کیا کچھ نہ کیا تھا۔

وہ محبت گزیدہ زمانوں میں قید ایک بے چین و بے قرار روح تھی جسے اس کے محبوب نے محبت کے ایسے آزار میں قید کر دیا تھا جہاں سے رسائی صرف اور صرف اس صورت ممکن تھی جب کوئی اس

Scanned by CamScanner

سے خود ٹوٹ کر محبت کرے......فراعنہ مصر کے زمانے میں ہر ہر قدم ہر ہر بات میں سحر و اسرار چھپا ہوا تھا...... قدیم مصری معمولی معمولی باتوں میں سحر و اسرار کے لئے شروع سے ہی مشہور و معروف ہیں......راشانیہ بھی محبت کے ایسے ہی طلسم کدہ کی سزا پائی شہزادی تھی جسے ہزار ہا سال بیشتر اس کے محبوب نے معمولی سی بات پر محبت کے طلسم کدہ میں قید کر دیا تھا اور خود ناگہانی موت کا شکار ہو گیا تھا......اس کا طلسم ادھورا رہ گیا اور راشانیہ صدیوں کے لئے بھٹک گئی......مصر میں تاشون مل گیا اُسے بھٹکتے بھٹکتے یہ محسوس ہوا وہ اس کا محبوب ہے اس کا رُوٹھا ہوا محبوب اور پھر وہ ہزار ہا جتن کر کے بھی تاشون کو اس بات کا یقین نہ دلا سکی......اس کے اس عقیدے کو تاشون نے یکسر جھٹلا دیا تھا ہمیشہ سے ہی جھٹلاتا آیا تھا لیکن تسلسل کے ساتھ اس کی محبت کے اظہار اور اس کے خلوص سے وہ ضرور متاثر ہوا تھا۔

محبت کا وار تو ہوتا ہی اتنا سخت ہے کہ اس کی برداشت شاید ہی کوئی رکھ پاتا ہو......محبت کی نگاہیں اُف......کیا سحر ہوتا ہے ان میں کہ عابد و زاہد بھی آناً فاناً اپنے دل ٹٹولنے لگتے ہیں کہ آیا ان کے دلوں نے ان کے سینوں میں بغاوت تو نہیں کر دی اور دلوں کے چور دروازے چوپٹ کھلے دیکھ کر عابد و زاہد بھی اپنی سدھ بدھ بھولنے سے لگتے ہیں......محبت کی ظالم نگاہوں سے بڑے بڑے دانش مند بھی نہیں بچ پاتے اُن کی عقل بھی شکست کھا جاتی ہے......شاعر ہوں، ادیب ہوں، عابد و زاہد ہوں یا بڑے بڑے دانش مند سب کے سب کبھی نہ کبھی ظالم و مہرباں محبت کی نگاہوں کے اسیر ہو جاتے ہیں پھر وصل ملے یا ہجر! دیوانوں کو اپنی دیوانگی اور فرزانوں کو اپنی فرزانگی پر ناز ہوتا ہے۔

تاشون روح کا مسیحا تھا......اور راشانیہ کی روح زخم زخم تھی تاشون اب اللہ کے حکم سے اس کی ابدی منزل کے اس سفر کو پُرسکون بنانا چاہتا تھا۔

تاشون نے راشانیہ کے سامنے اپنا مضبوط ہاتھ پھیلا دیا......راشانیہ نے ٹرانس کی سی کیفیت میں اپنا ہاتھ تاشون کے ہاتھ میں دے دیا...... راشانیہ پر گویا شاذی مرگ کی سی کیفیت طاری تھی تاشون اب راشانیہ کو کھلے آسمان کے نیچے گل بکاؤلی کے جھنڈ کے پاس لے کر آ کھڑا ہوا تھا۔

''تم تیار ہو راشانیہ!'' تاشون نے نہایت آہستگی سے دریافت کیا۔

راشانیہ ان تنویمی کیفیت سے نکل آئی تھی...... جواب میں اس کے لبوں پر جو مسکراہٹ آئی اُسے دیکھ کر تاشون ششدر رہ گیا......اس نے آج تک اس بدنصیب روح کو روتے تڑپتے ہی دیکھا

Scanned by CamScanner

تھا مگر آج پہلی مرتبہ اس کو مسکراتے دیکھا تھا بے شک وہ دنیا کی سب سے خوبصورت مسکراہٹ تھی، راشانیہ کا ہاتھ اب بھی تاشون کے ہاتھ میں تھا۔

تاشون اب زیرِ لب کچھ پڑھنے لگا تھا پھر جیسے جیسے وہ پڑھتا گیا ویسے ویسے ایک عجیب سی روشنی راشانیہ کے گرد پھیلتی چلی گئی اور پھر تاشون رک گیا۔

''راشانیہ......!'' اس نے پکارا۔

''جی......!'' راشانیہ نے مودب انداز میں سر کو جھکا دیا۔

''تم اب ابدی منزل کی طرف جا رہی ہو...... بے قراریوں کے سمندر کی وہ بے رحم موجیں جو تمہیں تمنا کے ساحل پر لا لا کر پٹخ رہی تھیں وہ خدا کے فضل و کرم سے سکون پا گئی ہیں تمہاری تمنا پوری ہوئی۔''

تاشون کا لہجہ بھیگ رہا تھا۔

''بس اس سے آگے اور کچھ نہیں......اور کچھ نہیں!'' راشانیہ نے اپنا دوسرا ہاتھ اُٹھا کر بے چینی سے تاشون کی طرف بڑھا دیا......''بس مجھے اور کچھ نہیں چاہیے......اگر مجھے پتہ ہوتا میری مرادیں پوری ہوں گی تو خدائے کائنات کی قسم! میں بہت بہت پہلے اس جہاں کو تیاگ دیتی......اب میرا گوہر مراد اس آخری سفر میں میرا ہمدم ہوگا مجھے یہی ابدی سکون چاہیے تھا۔''

راشانیہ سسک اُٹھی اس کی آنکھوں سے اشک موتیوں کی صورت بہہ رہے تھے۔

جتنی تیزی سے تاشون کی زمردی تسبیح کے دانے گر رہے تھے اتنی تیزی سے راشانیہ کے گرد روشنیوں کا ایک ہجوم اُمڈ آیا تھا......گل بکاؤلی کے پھول اچانک ہی راشانیہ پر برسنے لگے تھے، تاشون نے اپنی پڑھائی تیز کر دی تھی...... راشانیہ کے اردگرد روشنیوں کا رقص جاری تھا کہ اسی اثناء میں اچانک ایک روشنی کا جھماکہ ہوا اور پھر چشمِ حیراں نے دیکھا کہ آسماں سے زمین تک ایک تیز روشنی کی لکیر بن گئی ہو......جیسے ہی راشانیہ نے اپنی آنکھوں سے بہنے والے اشک صاف کیے......تاشون نے پڑھائی روک دی۔

راشانیہ نے ایک نظر تاشون کی طرف دیکھا اور پھر عرش سے فرش تک بنی روشنی کی لکیر کو دیکھا وہ لکیر اب اس کے قدموں کے پاس رک گئی تھی، راشانیہ نے بھیگی آنکھوں سے تاشون کی طرف آخری بار دیکھا ہی تھا کہ آسمان سے آئی روشنی نے ایک جھٹکے میں اس کو ڈھانپ لیا اب وہ اس نور کے منبع میں

Scanned by CamScanner

مدغم ہو کر اُوپر اُٹھتی جا رہی تھی ......گل بکاؤلی کے پھولوں کی برسات جاری تھی راشانیہ کا حیاتِ جاوداں کی جانب سفر جاری تھا......اس کے ساتھ ہی تاشون کے گرد گھیرا تنگ کیے خوشبو ایک سسکی کے ساتھ روشنی کے اس سفر میں راشانیہ کے ہمراہ روانہ ہوگئی...... لمحے کے ہزارویں حصے میں روشنی کی لامحدود لکیر کائنات کی وسعتوں میں گم ہوگئی۔

فضا اب ساکت تھی کائنات کی ہر شے اپنی جگہ پر تھی، گل بکاؤلی کے جھنڈ کے پاس کائنات کا ایک حسین راز اپنے ابدی سفر کی جانب کب اور کیسے روانہ ہوا؟ کسی کو معلوم نہ ہو سکا...... ماہِ کامل بھی بدلی کی اُوٹ میں اب تک اس طرح منہ چھپائے ہوئے تھا کہ کہیں اُسے اس حسین راز کی گواہی نہ دینی پڑ جائے...... وہ تو جا چکی تھی لیکن تاشون پتھر کے بت کی طرح آسمان کی جانب منہ اُٹھائے استادہ تھا اس کی یہ کیفیت نجانے اور کتنی دیر برقرار رہی لیکن اس کے کاندھے کو چھوتی ہوئی کوئی چیز نیچے اس کے قدموں میں آ پڑی۔

''وہ چونک پڑا......'' یہ گل بکاؤلی کا وہ نسبتاً بڑا پھول تھا۔ جو بکاؤلی نے خود تاشون کو پیش کیا تھا......تاشون جیسے ایک گہری سانس لے کر نیند سے بیدار ہوا تھا۔

''الوداع......الوداع......'' تاشون کی آواز میں ہلکی سی لرزش موجود تھی۔

اس نے خود پر قابو پا لیا تھا پھر وہ گھر کے اندر جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ وہ زمین سے اُٹھ کر پائل چھنکاتی تاشون کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔

''تم......؟'' تاشون کی سوالیہ نگاہیں اس سے پوچھ رہی تھیں۔

''جی میں......!'' گل بکاؤلی نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر بغیر سوال و جواب کے تاشون کے پیچھے مودبانہ انداز میں چلتے ہوئے اس کے ساتھ کمرے میں آ گئی......تاشون آہستگی سے چلتے ہوئے دریچے میں آ کھڑا ہوا......وہ اور ماہِ کامل کچھ دیر رُوبرو رہے پھر وہ یکلخت دریچے سے ہٹا اور کاؤچ پر بیٹھ گیا......گل بکاؤلی نے فوراً ہی ایک نہایت حسین بلوریں گلاس تاشون کی خدمت میں پیش کیا جس میں زردی مائل خوشبودار مشروب تھا۔

''تاشون انکار نہ کرنا......پی لو بیٹے!''

یہ ملک اعظم کی آواز تھی اب انکار کی گنجائش نہ تھی تاشون نے گل بکاؤلی کا پیش کردہ مشروب اپنے ہونٹوں سے لگا لیا......اور پھر مشروب پیتے ہی اس کے اندر کے نامعلوم سے اضطراب کو جیسے

Scanned by CamScanner

سکون آ گیا بکاؤلی نے تاشون سے اجازت چاہی اور جیسے آئی تھی اُسی طرح وہ چلی گئی مگر جاتے ہوئے رانیہ کے باغ کو وہ بکاؤلی کے پھول تحفتاً دے گئی تھی۔

تاشون بستر پر دراز ہو گیا ذرا دیر میں ہی نیند کی مہربان دیوی نے اُسے اپنے آنچل میں چھپا لیا تھا۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

صبح فجر کی اذان کے ساتھ اس کی آنکھ کھل گئی تھی حالانکہ اُسے سوئے ہوئے صرف دو گھنٹے ہی ہوئے تھے آنکھ کھلتے ہی اس نے خود کو بہت فریش محسوس کیا۔ نماز اور اس کے معمولات سے فارغ ہو کر وہ نیچے لاؤنج میں آ گیا......ملکیا جو حسبِ معمول کچن میں ناشتے کی تیاری کر رہی تھی تاشون کو دیکھ کر وہ مستعدی سے ہاتھ چلانے لگی تھی اسے پتہ تھا کہ تاشون ناشتے سے پہلے ایک کپ چائے پینے کا عادی ہے اور پھر ذرا دیر میں ہی وہ بھاپ اُڑاتی خوشبودار چائے لے کر آ گئی تاشون نے طشتری میں رکھا کپ اُٹھا لیا اور چائے کے خوشبودار گھونٹوں سے لطف واندوز ہونے لگا......چھٹی کا دن تھا زلفی اور رانیہ دو دن پہلے شہر سے باہر عمر سومرو کے گاؤں ایک شادی میں شرکت کے لئے گئے تھے......آج ان کی واپسی بھی متوقع تھی ابھی تاشون ان دونوں کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ باہر زلفی کی گاڑی کا ہارن بجا، ملکیا جلدی سے کچن سے نکلی اور گیٹ کی جانب دوڑ لگا دی زلفی اور رانیہ ذرا دیر بعد آگے پیچھے گھر میں داخل ہوئے۔

''ارے آپ بھائی صاحب! اتنی جلدی اُٹھ گئے......؟'' رانیہ نے سلام کیا۔

''ہاں کچھ ضروری کام نبٹانے تھے......'' تاشون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اُف میں تو بہت تھک گیا ہوں......'' زلفی نے صوفے پر تقریباً گرتے ہوئے کہا......''اس لیے میں تو عمر سے جلدی جان چھڑا کر صبح صبح ہی آ گیا ہوں......اب میں پورا دن آرام کروں گا۔'' زلفی نے اپنا پروگرام سیٹ کیا۔

''ناشتہ کیا آپ نے......؟'' رانیہ نے تاشون سے پوچھا۔

''نہیں ابھی تو نہیں کیا۔''

''ناشتہ تیار ہے! لگا دوں......؟'' اس سے پہلے رانیہ کچھ کہتی ملکیا نے آ کر اطلاع دی۔

Scanned by CamScanner

''تم لوگ ناشتہ کرو گے......؟'' تاشون نے پوچھا۔

''مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے......'' زلفی نے کہا۔

''چلیں تو پھر......آ جائیے......'' رانیہ نے کچن سے گرم گرم پراٹھے لاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں ناشتے کے ساتھ انصاف کرنے لگے۔

''مجھے افسوس ہے میں تمہارے ساتھ عمر کے کزن کی شادی میں نہ جا پایا، یقیناً عمر نے میرے کام کی نوعیت جانتے ہوئے زیادہ مائینڈ نہیں کیا ہوگا......مونگا بھی نہیں ہے یہاں ورنہ وہ ہی چلی جاتی۔''

''ہاں یہ بات تو ہے......'' زلفی نے تاشون کی بات سے اتفاق کیا۔

''کمی تو اس نے تمہاری محسوس کی مگر وہ سمجھتا ہے کہ تمہارے کام کی نوعیت ہی ایسی ہے۔''

''ویسے بھی مجھے تو اس شادی میں جا کر زیادہ خوشی نہیں ہوئی......'' رانیہ نے قدرے اُداسی کے ساتھ کہا۔

''ارے وہ کیوں بھابھی......؟'' تاشون نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ارے یار! تم تو جانتے ہی ہو وہ ہی پرانی روایتی کہانی......لڑکا اعلیٰ تعلیم یافتہ یورپ سے آیا ہوا اور لڑکی بچپن کی منگ یعنی منگیتر ہے......نہ تعلیم نہ صورت ان کا کوئی جوڑ نہیں عمروں میں بھی فرق ہے......لڑکی عمر کے کزن سے بڑی ہے لیکن یہ شادی لازمی ہونی تھی چاہے اب وہ خوش رہیں نہ رہیں......'' زلفی نے تاسف کے ساتھ کہا۔

''تو اس میں ایسی کون سی نئی بات ہے یہ تو ان لوگوں کی روایات ہیں جو صدیوں سے چلی آ رہی ہیں......'' تاشون نے کہا۔

''کیا؟......کیا مطلب......شادی میں محبت پسندیدگی کچھ معنی نہیں رکھتی وہ عمر کا کزن، میں شرطیہ کہہ سکتا ہوں کہ مستقبل میں دوسری شادی ضرور کریگا......'' زلفی نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''ارے بھائی...... پوری بات تو سنو!'' تاشون نے کہا......''بالکل ہے محبت اور پسندیدگی کی اہمیت ہے بلکہ علم نجوم نے تو شادی، محبت، پسندیدگی کے بارے میں ایسے ایسے راز فاش کیے ہیں کہ تم دنگ رہ جاؤ گے۔''

رانیہ جو کہ کچن کی طرف جا رہی تھی، تاشون کی بات سن کر وہیں بیٹھ گئی کیونکہ اب اسے علمِ نجوم

Scanned by CamScanner

سے ایک خاص انٹرسٹ ہو چکا تھا......اب وہ ان علوم پر مبنی کتابیں خاص طور پر تاشون سے لے کر پڑھتی تھی۔

علمِ نجوم بھی محبت اور پسندیدگی کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے اور ایسے ایسے اُصول وضع کرتا ہے کہ اپنے بہترین ساتھی پہچاننے میں مدد بھی ملتی ہے......" تاشون نے بات آگے بڑھائی۔

"سب سے پہلے تو یہ کہ عاشق معشوق کو علمِ نجوم میں "روحانی ساتھی" کی اصطلاح سے بھی یاد کیا جاتا ہے اس کی رو سے یہ روحانی ساتھی وہ ہوتے ہیں جن کی جذباتی، دماغی، جسمانی سرگرمیاں، مشاغل وغیرہ ایک جیسے ہوں دوست اور ملنے جلنے والوں کا حلقہ ایک ہی ہو یا ایک جیسا ہو لیکن ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ اس میں بھی ابہام پایا جاتا ہے کہ ایک جیسے دو جن کی پسند ہر لحاظ سے ایک ہو، دوستی یا شادی کے رشتے میں بندھنے کے بعد خوش رہ سکیں گے؟"

"دراصل ان روحانی ساتھیوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک تو وہ جو مددگار ہوتے ہیں، خوشی دیتے ہیں اور ترقی کے سلسلے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں جبکہ دوسرے روحانی ساتھی وہ ہوتے ہیں جو ابتری، انتشار اور تباہی کا باعث ہوتے ہیں...... ہماری تاریخ اور ادب دوسری قسم کے افراد کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے مثلاً......رومیو جیولیٹ ایک دوسرے سے بے انتہا کشش رکھتے تھے اور ایک دوسرے کے روحانی ساتھی تھے یعنی عاشق و معشوق تھے مگر ان کو ایک دوسرے سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا...... ہیر رانجھا، سسی پنوں، لیلیٰ مجنوں، انتھونی قلوپطرہ، ایک دوسرے سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور روحانی ساتھی تھے مگر ان کا انجام بھی دنیا والوں کے سامنے ہے سب کو تباہی، ابتری انتشار ہی ملا محبت میں......لیکن ان کے درمیان جو محبت اور باہمی کشش کا عنصر تھا وہ علمِ نجوم کی رو سے سیاروں کے باہمی اثر سے وجود میں آتا ہے......سیاروں کے اثر سے جو تحریک پیدا ہوتی ہے وہ بہت طاقتور ہوتی ہے خواہ وہ اچھی ہو یا بری اس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی بچا جا سکتا ہے...... ہاں یہ ضرور پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ غیر فائدہ مند کشش کے دائرے میں ہیں یا فائدہ مند کشش کا شکار ہوئے ہیں، اچھے لوگوں کی کشش فائدہ لاتی ہے جبکہ بُرے لوگوں کی کشش آپ کو نقصان سے دوچار کرتی ہے۔"

"نجوم کی رو سے اگر دو افراد کے درمیان کشش فائدہ مند ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ایسی عورت کے زائچے میں شمس اور مریخ اور مرد کے زائچے میں قمر اور زہرہ کے سعد نظرات کے تحت ہونگے اور اگر غیر فائدہ مند کشش کے دائرے میں آ گئے تو اس کی پہچان یہ ہے کہ دوستی کے ابتدائی

Scanned by CamScanner

مراحل میں آپ کا دوست یا محبوب، سیاست کھیل یا کسی بھی چیز کے معاملے میں بہت جوش اور سرگرمی کا اظہار کرتا ہے تو یہاں آپ کو احتیاط کی ضرورت ہوگی...... کیونکہ کسی بھی چیز کے متعلق سرگرمی انتہا درجے کی خودغرضی کو ظاہر کرتی ہے یہاں یہ واضح ہوگا کہ آپ کا محبوب یا دوست آپ کو اپنے کھیل اپنی کسی پسندیدہ ہابی یا ایسے ہی دوسری چیزیں زیادہ بیان کریگا حتیٰ کہ اپنی تفریحات کو بھی ترجیح دیگا...... بہ نسبت آپ کے تو یہ آپ کے لئے خطرے کی گھنٹی کی علامت ہے۔"

"اگر آپ اپنی موجودہ دوستی یا محبت کو زیادہ سے زیادہ خوشگوار بنانا چاہتے ہیں تو نجوم میں ایسے سادہ اُصول ہیں جن کو اپنی کامیابی محبت کے لئے ذہن میں رکھنا ضروری ہے وہ یہ کہ محبت یا دوستی کے ابتدائی مراحل میں اپنے محبوب یا دوست کو اپنی جنس کے دوستوں سے ہرگز ہرگز نہ ملائیں...... کیونکہ علمِ نجوم کی رو سے وہ گھر House جوان دونوں کی نشاندہی کرتا ہے ایک دوسرے کے مخالف ہے پھر آپ دوست یا محبوب نہ رہیں گے بلکہ رقیب بن جائیں گے حتیٰ کہ اپنی ہم جنس یا مخالف جنس کی غائبانہ تعریف یا تذکرے بھی محبت کی نوزائیدہ زندگی کو ختم کردیتی ہیں...... اس کے علاوہ دو افراد پہلی مرتبہ کسی زینے پر ملیں تو محبت کے معاملے میں پریشانی آسکتی ہے اگرچہ اس کی وجہ بتانا مشکل ہے، تاہم یہ بات حقیقت پر مبنی ہے...... اسی طرح کی پہلی ملاقات اگر کسی ہسپتال، اسکول، یا کسی اہم ادارے میں ہو تو محبت اور شادی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا کیونکہ فطری زائچے میں یہ تمام ادارے بارہویں گھر کے تحت آتے ہیں اور بارہواں گھر خفیہ دشمنوں اور سازشوں پر مبنی ہے چنانچہ ان حضرات کی محبت یا شادی میں پسِ پردہ لوگوں کا کردار منفی ثابت ہوتا ہے...... اگر آپ اپنے محبوب کو تحفے میں دستانے دیں گے تو یہ علیحدگی کی علامت ہے اسی طرح کسی کا دستانہ اگر گر گیا ہو تو آپ ہرگز اُسے نہ اُٹھائیں، یہ اچھی علامت نہیں ہے...... اس کے علاوہ علم نجوم یہ چیلنج کرتا ہے اور ایک زندہ حقیقت ہے کہ اگر آپ کسی سے علیحدگی چاہتے ہیں اور ناپسندیدہ شخصیت کو اپنی زندگی سے نکالنا چاہتے ہیں تو اُسے دستانوں کا ایک جوڑا تحفے میں دے ڈالیں وہ آپ کی زندگی سے نکل جائیگا...... نئے دوست یا محبوب سے پہلی جمعرات، جمعہ یا اتوار کو ملنا خوش قسمتی کا باعث ہوتا ہے اور اسی سے شادی ہوجاتی ہے۔"

"یہ تو بہت ہی زیادہ دلچسپ باتیں ہیں اور شادی محبت دوستی کے بارے میں نجوم کی رو سے کس قدر پُراسراریت کی حامل ہیں......" رانیہ نے بہت حیرت سے کہا۔

Scanned by CamScanner

''بھابھی! کیا آپ اس سے زیادہ حیرت انگیز باتیں سننا چاہیں گی؟'' تاشون نے رانیہ کی حیرت سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔

''بالکل...... کیونکہ ان پُراسرار دنیاؤں کے اسرار بھرے رازوں میں سے ایک راز محبت ہے اس کے راز و نیاز جاننا کون نہیں چاہے گا......'' رانیہ نے کہا۔

''تو پھر سُنیئے!...... باہمی دوستی، کشش یا محبت کے متعلق ایک راز یہ ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہوگا کہ محبت یا دوستی ہونے کے 6,2 یا 8 ماہ بعد اچانک ختم ہو جاتی ہے بالکل اچانک فریقین سمجھ ہی نہیں پاتے ایسا کیوں ہوا ہے؟...... ایسا ہمیشہ ایسی صورت میں ہوتا ہے جب محبت یا دوستی کا انحصار دوسرے فریق کے بجائے آپ پر زیادہ ہو یعنی دوسرے فریق کے مقابلے میں آپ اس میں زیادہ دلچسپی لیتے ہوں اور اس کی طرف زیادہ مائل ہوں...... یہ ایک اٹل حقیقت ہے جن لوگوں کی محبت دوستی 8,6,2 ماہ میں ختم ہو چکی ہو یا ان کو اس کے حوالے سے شدید صدمات کا شکار ہونا پڑا ہو وہ اپنے ماضی پر ایک نظر ڈالیں حساب کتاب درست ثابت ہوگا...... لیکن جو محبت یا دوستی ایک سال سے زیادہ عرصہ قائم رہتی ہو اس کے لئے بھی دوسرا، چھٹا اور آٹھواں سال نازک ثابت ہوتا ہے۔ یعنی اگر آپ کا ایک سال محبت کے حوالے سے اچھا گزرا ہے تو آپ کو دوسرے سال محتاط رہنا ہوگا...... دوسرے کے بعد چھٹے سال تک محبت قائم ہے تو چھٹا سال احتیاط لازم ہے پھر آٹھواں سال...... اس کے بعد محبت دوستی کو کوئی خاص خطرہ لاحق نہیں ہوتا...... اگر آپ قابل قدر تعلق برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو بس اتنا خیال رکھیں کہ محبت دوستی شروع ہونے کے بعد دوسرے، چھٹے، آٹھویں مہینے یا سال غلط فہمیاں نہ پیدا ہوں ...... اس سلسلے میں ایک نہایت اہم بات مدنظر رکھنی بہت ضروری ہے کہ...... دوسرے اور آٹھویں سال کا دوسرا اور آٹھواں مہینہ سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان پر قمر (ناپائیداری اور متلون مزاجی) اور زحل (اختتام) کی حکومت ہوتی ہے۔''

''علم نجوم کی رُو سے ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان تعلق جس میں ایک سال سے زیادہ عرصہ تک کوئی تبدیلی نہ آئے تو اُسے رومان نہیں دوستی کہیں گے...... اور اگر اس تعلق کے ایک سال کے خاتمے پر ان دونوں میں سے کوئی بھی مستقبل کے منصوبوں سے متعلق کوئی گفتگو نہ کرے تو اس دوستی کا انجام شاید یا شاذ و نادر ہی شادی پر ہو۔''

''اسی طرح علم نجوم کی رُو سے شریک زندگی، دوست یا محبوب کا آپ سے ٹھیک سات سال یا

Scanned by CamScanner

آٹھ سال بڑا ہونا آپ کے لئے کبھی خوش قسمتی کا باعث نہ ہوگا......اس کے برخلاف شریک زندگی، محبوب، دوست کی عمر میں تین، چھے، دس یا بارہ سال کا فرق ہونا بہت ہی زیادہ موافق اور محبت کی کامیابی کے لئے مبارک ثابت ہوتا ہے......خصوصاً بارہ سال یا اس سے زیادہ فرق رکھنے والے حیرت انگیز طور پر خوش وخرم زندگی گزارتے ہیں کیونکہ یہ بات پُراسرار یا حیرت انگیز جو کچھ سمجھیں کہ بارہ سال یا اس سے زیادہ فرق رکھنے والے شریکِ زندگی، دوست یا محبوب بہت سی دلچسپیاں اور عادات ایک جیسے رکھتے ہیں اور یہی چیز ان کو منسلک رکھتی ہے اور عمر کا فرق اس کے آگے کوئی معنی نہیں رکھتا۔''

''عمر کے فرق کے علاوہ مختلف بروج بھی موافقت اور مخالفت ظاہر کرتے ہیں ......مثلاً: ''حمل'' کا اسد اور قوس کے ساتھ مثالی جوڑ ہے، جبکہ جدی اور سرطان سے اس کی قطعی نہیں بنتی...... اسی طرح ''جوزا'' کا میزان اور دلو کے ساتھ مثالی جوڑ ہے، سنبلہ اور حوت سے اس کو بدگمانی لاحق رہتی ہے۔''

''ثور'' کا مثالی ہم آہنگ جوڑ سنبلہ اور جدی کے ساتھ ہے اور بعض اوقات شدت جذبات سے عقرب سے بھی متاثر ہوتا ہے جبکہ اسد اور دلو سے قطعی جوڑ نہیں۔''

''سرطان'' کا مثالی جوڑ عقرب اور حوت ہیں جدی سے لڑائی جھگڑا رہتا ہے مگر حمل اور میزان سے قطعی نہیں بنتی۔''

''اسد'' کا مثالی جوڑ چونکہ حمل اور قوس ہے، دلو سے اسد کو بدگمانی رہے گی، عقرب اور ثور سے لڑائی جھگڑا رہیگا بلکہ رہتا ہے اسی طرح اسد کی سرطان اور سنبلہ سے بھی نہیں بنتی۔''

''سنبلہ'' ہمیشہ دوسرے سنبلی کو ہی پسند کرتا ہے اور ان پر بھروسہ کرتا ہے اسی طرح جدی اور ثور پر بھی اس کو مکمل بھروسہ ہوتا ہے۔ جوزا اور قوس سے اس کی نہیں بنتی نہ ہی میزان، اسد، حوت سے بنتی ہے۔''

''قوسی'' شخص دوسرے قوسی کو پسند کرتا ہے جبکہ اسد اور حمل سے اس کی بنتی ہے سنبلہ اور حوت سے قطعی نہیں بنتی۔''

زندگی کے اس پہلو پر علم نجوم میں کیا کیا چھپا ہے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی......'' رانیہ نے تاشون کی بات ختم ہونے پر کہا۔

Scanned by CamScanner

''صرف اسی پر ہی نہیں بھابھی ہر ہر پہلوئے زندگی کے لئے علم نجوم قدم قدم پر رہنمائی کرتا ہے اور اس کے سربستہ رازوں سے پردہ اُٹھاتا ہے کیونکہ علم نجوم ایک سائنس ہے'' کائناتی سائنس'' یہ غیب کا علم نہیں ہے اور اسے غیب کا علم کہنے والے اس علم کی توہین کرتے ہیں۔''

''ٹھیک کہتے ہیں بھائی صاحب! علم نجوم کو غیب کا علم ہی سمجھا جاتا ہے اور لوگ اسی لئے اس سے بچنا چاہتے ہیں جبکہ یہ لوگوں کی بدقسمتی ہے کہ کائناتی سائنس کو اس طرح آج تک سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی اور نقصان اُٹھاتے ہیں......لیکن کیا یہ ہوسکتا ہے کہ ہم علم نجوم کے بارے میں لوگوں کو ٹھیک اور صحیح معلومات فراہم کریں تاکہ وہ اس کو غیب کا علم بنانے والوں اور غیب کا علم سمجھنے والوں کی غلط فہمی دور کرسکیں؟'' رانیہ نے کائناتی سائنس (علم نجوم) کے حوالے سے بڑی بہترین بات کی تھی۔

''جی بھابھی! میں اس سلسلے میں کچھ کام کرتو رہا ہوں میں لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری اس کائنات کے رازوں کو ہمارے لئے تسخیر کیا جاچکا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ کائنات ہمارے لئے تسخیر کی جاچکی ہے کیونکہ ہم زمین پر اللہ تعالیٰ کے نائب خلیفۃ اللہ ہیں......اس کائنات کے ہر ذرّے میں جو ہمارے لئے راز ہیں اس کا پہلا سرا ہی علم نجوم کے پہلے سبق میں چھپا ہوا ہے......علم نجوم کے عظیم معمار کلاڈیس پٹولمی کی تخلیق Tetrabiblos علم نجوم پر لکھی جانے والی ایک سائینٹیفک کتاب ہے......اس نے قدرتی سائنس کی حیثیت سے علم نجوم کے قوانین ترتیب دیئے ہیں اس کتاب میں واضح کردیا گیا ہے کہ ہماری کائنات میں ہر چیز کے لئے لازم ہے کہ وہ خلاء وقت اور سبب وعلّت کے طبعی قوانین کی پابندی کرے اور وہ سائنسی علوم جن کی بنیاد ان تین اُصولوں پر ہیں وہ (قدرتی سائنس) کہلاتے ہیں......اور جن علوم کی بنیاد ان تین اُصولوں پر نہیں ہوتی وہ ''مابعد الطبعیات'' کہلاتے ہیں لیکن کلاڈیس پٹولمی نے علم نجوم کو قدرتی سائنس کی حیثیت سے ثابت کیا ہے۔''

''پٹولمی ایک ریاضی داں ایک ہیئت دان تھا...... یہ مصر اسکندر کا رہنے والا تھا ایک طرف وہ ریاضی داں تھا تو دوسری جانب وہ علم نجوم کا ماہر اعظم تھا علم ہیئت میں اس کا مرتبہ اتنا بلند تھا کہ صدیوں تک تمام فلکیاتی معلومات کے لئے اس کے طریقہ کار کو بطور بنیاد بنا کر استعمال کیا جاتا رہا......اس نے اپنی کتاب Tetrabiblos میں چار عناصر آتش، باد، آب اور خاک کو بہت اہمیت دی ہے انسان کو ان چار عناصر کا علم ۴۵۰ قبل مسیح سے ہے...... پٹولمی نے اپنی کتاب میں ان چاروں عناصر کو سائنسی نقطہ نگاہ سے بیان کیا ہے اس کا کہنا ہے کہ کواکب (ستاروں) کا اثر ابدی اور مخفی نوعیت کا نہیں

Scanned by CamScanner

ہے بلکہ سائنسی رو سے اس کی وضاحت کی جاسکتی ہے...... شمس (سورج کی سرگرم قوت اس کی فطرت میں پوشیدہ ہے) اس کی فطرت گرم ہے جبکہ قمر کی قوت رطوبت میں ہے کیونکہ یہ زمین سے قریب ہے ......زحل کا مزاج سرد ہے کیونکہ یہ سورج کی گرمی سے بہت دور ہوتا ہے...... مریخ کا مزاج خشک ہے اس کی وجہ اس کا سورج سے قریب ہونا ہے...... مشتری معتدل ہے کیونکہ یہ سرد مزاج زحل اور آتشی ستارے مریخ کے درمیان حرکت کرتا ہے زہرہ جو کہ سعد ستارہ ہے کیونکہ یہ سورج اور زمین سے زیادہ دور نہیں ہوتا اس لئے یہ گرم اور مرطوب ہے...... جبکہ عطارد بعض اوقات خشک ہوتا ہے بعض اوقات مرطوب!''

''کائناتی سائنس کی بات کو بڑی خوبصورتی سے سیج سیج کے سمیٹنا بذات خود ایک آرٹ بن جاتا ہے......'' تاشون نے کہا...... ''لیکن بات بے حد سیریس ہے میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ حساب کتاب کا علم ہے اور پٹولمی کو میں نے بہتر پایا ہے......'' اس سلسلے میں اس نے اپنی بات کے بیچ میں رک کر کہا...... ''پھر بھی شاید میں آپ کی دلچسپی دیکھتے ہوئے فرض بھی سمجھتا ہوں کہ آپ کو کوزے میں دریا بند کر کے دکھانے کی کوشش کروں۔''

رانیہ مسکرادی...... ''کبھی کبھی بھائی صاحب میں آپ کو کتنی مشکل میں ڈال دیتی ہوں؟''

''نہیں......نہیں بھابھی! ایسا نہیں ہے علم کے موتی ہیں، میں چاہتا ہوں پوری دنیا میں لٹادوں ......اللہ مجھے کامیاب کرے۔''

''آمین......!'' رانیہ نے کہا۔

تاشون نے بھی اس کا ساتھ دیا...... ''اچھا آگے دیکھئے آپ کہ علم نجوم میں چونکہ قانون، مطابقت علامات کو بے حد اہمیت دی جاتی ہے پٹولمی نے بھی بروج کو مختلف درجات میں تقسیم کرنے کے لئے اسی قانون کو استعمال کیا ہے۔''

''پٹولمی نے بروج کو مذکر اور مونث کی حیثیت سے تقسیم کیا یعنی حمل مذکر ہے تو ثور مونث ہے وغیرہ وغیرہ۔ مذکر بروج سرگرم عمل ہوتے ہیں ان کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے جبکہ مونث بروج غیر متحرک ہوتے ہیں ان کا تعلق روح سے ہوتا ہے...... علامتی لحاظ سے کچھ انسانی اور کچھ حیوانی بروج ہیں انسانی جوزا، سنبلہ، میزان اور دلو...... جبکہ حیوانی بروج یعنی چار پایوں والے بروج حمل، ثور، اسد، قوس ہیں...... آبی میں سرطان، عقرب، حوت بھی حیوانی بروج کی کلاس میں آتے ہیں...... اس میں

Scanned by CamScanner

بھی حیوانی بروج وہ ہیں جن کی علامتیں ان جانوروں کی ہیں جو انسانوں سے مانوس اور مفید ہیں ...... یہ حمل، سرطان، جدی ہیں جبکہ جنگلی بروج ثور، اسد، قوس اور عقرب ہیں یہ انسانوں کو زخمی کرتے ہیں...... پردار جانورں کی شکل کے بروج ہوا پر اثر ڈالتے ہیں جبکہ تیرتی ہوئی چیزوں کی شکل کے بروج آبی جانوروں اور مچھلیوں پر اثر ڈالتے ہیں سرطان اور جدی سمندروں پر...... دلو اور حوت دریاؤں چشموں پر حکومت کرتے ہیں۔''

پٹولمی کی classification (درجہ بندی) کی فہرست خاصی طویل تشریح رکھتی ہے...... اہم باتیں میں چُن کر چیدہ چیدہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں اس ضمن میں......'' تاشون نے کہا۔

اس نے دیکھا کہ رانیہ بہت ہی توجہ سے کائناتی سائنس کے موضوع میں گم ہے کسی اور ہی جہاں میں پہنچی ہوئی ہے۔

''کیا ستاروں کا حساب کتاب زندگی کا انجام بتا سکتا ہے......'' زلفی نے سرسراتے لہجے میں کہا۔

''ہاں بالکل کیوں نہیں زندگی کا انجام ہمارے وجود کا اہم بلکہ سب سے اہم واقعہ ہے میں نے بارہا ایسے تجربات و مشاہدات کیے ہیں کہ حساب کتاب و فارمولوں کے لحاظ سے کسی شخص کے زائچے کے بارہ گھروں کا مطالعہ بتا دیتا ہے کہ اس کی زندگی کا خاتمہ کس طرح کس انداز میں ہوسکتا ہے۔''

''امیزنگ......!'' رانیہ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

''جی بھابھی فطرت کے خفیہ رازوں سے ایک راز انسانی زندگی کا خاتمہ یا منتقل ہو جانا ہے...... اس جہاں سے اس جہاں میں منتقل ہونا انتقال کر جانا ہے......موت کا وقت مقرر ہے لیکن صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ کس وقت کس کے جانے کا پروانہ آئے گا......مگر ہاں کائنات کے اس خفیہ ترین راز یعنی موت کے ظاہری اسباب کیا بن سکتے ہیں وہ انسانی زائچے کے بارہ گھروں کے حساب کتاب سے بہت حد تک معلوم کیے جاسکتے ہیں......'' تاشون نے کہا۔

''مثال کے طور پر میں یہ بتا سکتا ہوں کہ میرے پاس مصر میں ایک شخص آیا تھا......اس کا زائچہ Natal Chart میں نے بنایا تھا اس کے زائچہ میں جس چیز نے مجھے چونکایا......وہ اس کا آٹھواں گھر یعنی ''بیت الخوف'' تھا......زائچہ میں آٹھواں گھر موت، میراث، ترکہ سے متعلق ہوتا ہے یہاں موجود کواکب اور اس کی پوزیشنز صاحب زائچہ کے موت کے اسباب کی طرف بڑی حد تک اشارہ

Scanned by CamScanner

کرتے ہیں۔"

تاشون نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا......"اس شخص کے زائچہ میں ساتویں گھر کا حاکم آٹھویں گھر میں ہے اور مریخ سے بحالت قران ہے اور مشتری سے تربیع بنا رہا ہے......اس کے زائچے میں جس بات نے چونکایا وہ یہ تھی کہ ساتویں کا حاکم آٹھویں گھر میں ہے اور مریخ سے قران میں ہے اس طرح کواکب کی پوزیشنز بتاتی ہے کہ وہ شخص اپنی بیوی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔"

"کیا......؟" رانیہ حیرت زدہ رہ گئی۔

"جی! کواکب کی یہ پوزیشنز بہت مضبوطی کے ساتھ اعلان کر رہی تھی کہ مستقبل قریب میں ایسا شخص جس کے ساتویں گھر کا حاکم آٹھویں میں جا بیٹھا ہو وہ اپنی بیوی کو قتل کرنے کے درپے ہوگا اور پھر قران بھی مریخ کے ساتھ...... پھر مشتری کے ساتھ تربیع......مشتری کے ساتھ تربیع کا مطلب صاف تھا کہ وہ شخص قانون شکنی کرتے ہوئے مارا جائیگا......کسی شخص کے موت کے اسباب کا اندازہ لگانے کے لئے دیکھا جائیگا کہ آٹھویں گھر کا برج کونسا ہے اگر برج آبی ہے تو زندگی کا اختتام پانی میں ہوسکتا ہے یا کسی مائع چیز کے ذریعے ہوگا......آتشی برج ہے تو جلنے سے یا رائفل یا گولی سے زندگی کا خاتمہ ہوگا...... برج دلو ہے تو بجلی کی کرسی کے ذریعے بھی موت کا امکان ہوسکتا ہے اور برج عقرب زہر کی نشاندہی کرتا ہے جبکہ آٹھویں گھر میں خاکی برج ظاہر کرتا ہے کہ اسے زمین میں دفن کر کے مارا جائیگا۔"

"مشہور حکمران میسولینی کے زائچہ پیدائش کا آٹھواں گھر برج جوزا تھا (لہٰذا اسے انسانی ہاتھوں سے مرنا تھا) اور اس گھر کے اندر مریخ موجود تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ برج جوزا سے متعلق کوئی آدمی آتشی ہتھیار کے ذریعے اُسے قتل کریگا جب کہ ہٹلر کے زائچے کے آٹھویں گھر پر برج ثور تھا...... اور اس گھر کے اندر نپ چون بیٹھا تھا......اس کے دونوں گھروں یعنی طالع اور آٹھویں گھر پر زہرہ کی حکومت تھی، زہرہ آٹھویں گھر سے بہت قریب تھا اور مریخ کے ساتھ حالت قران میں تھا اس طرح اس کا انجام بھی کواکب نے پہلے سے بتا دیا تھا لیکن آٹھویں گھر میں نپ چون کی موجودگی نے بتایا تھا کہ یہ انجام ہمیشہ مخفی رہیگا یہی وجہ ہے ہٹلر کی موت کا اصل سبب بہت سے ابہامات کا شکار ہے آج تک۔"

"میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ یوں فطرت کے خفیہ رازوں میں سے کچھ پردے یوں میں

Scanned by CamScanner

اپنے سامنے اُٹھتے دیکھ سکوں گی...... آج سے پہلے تو میں واقعی لاعلم ان پڑھ ہی تھی...... اصل تعلیم تو فطرت کی تعلیم ہے......'' رانیہ اپنی کم علمی پر شرمندہ تھی...... ''ہم تو علمِ نجوم کو جیسے اچھوت سمجھتے ہیں۔''

''ہاں بھابھی المیہ سا المیہ ہے......'' تاشون نے تاسف سے کہا...... ''حالانکہ مسلمانوں نے علم نجوم کی داغ بیل نہ صرف ڈالی بلکہ نجوم کی تشریحات اور اس کی تمام تر سچائیوں کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ یہ ایک سائنسی اور ریاضی کا علم ہے...... ان میں سب سے اہم نام ابوریحان الخوارزمی کا بھی ہے...... کیا تم نے کبھی نوٹ کیا کہ وہ ہر شخص جو علمِ نجوم پر یقین رکھے نہ رکھے لیکن اگر اس کے ساتھ مسائل کا انبار ہے یا کام بن بن کر بگڑ جاتے ہیں شادی کا مسئلہ ہو یا نوکری کا اس سے اگر آپ اس کے متعلق پوچھیں کہ کیا حال ہے؟...... تو وہ یہی جملہ کہتا ہے کہ کیا کریں آج کل وقت بہت بُرا چل رہا ہے......'' تاشون نے پٹولمی کے نظریات اور کائناتی سائنس کے بارے میں بات کرتے کرتے اچانک زلفی سے سوال کر ڈالا تھا۔

''بالکل یہی جواب ہوتا ہے پریشان حال لوگوں کا......'' زلفی کے بجائے رانیہ نے جواب دیا۔

''اور تو اور لوگ اکثر یہ بھی کہتے ہیں کہ لگتا ہے آجکل ہمارے ستارے گردش میں ہیں......'' زلفی نے رانیہ کے جملے میں ٹکڑا لگایا۔

''یہاں مجھے یہ بتانا مقصود ہے کہ ستاروں سے کچھ پوشیدہ نہیں، ستاروں کے حساب ان کی پوزیشنز ان کا طریقہ کار یہ سب علم نجوم ہے لیکن یہ حساب کتاب یہ ستاروں کی پوزیشنز سب قدرت کاملہ کے ایک اشارے پر مشتمل ہیں...... اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو اپنے ایک اشارے پر اس حساب وکتاب کو بدل کر رکھ دیں جیسا کہ آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا اکثر دھوپ نکل رہی ہوتی ہے اور بارش ہو جاتی ہے۔'' تاشون نے سوالیہ نظروں سے بات کی تائید چاہی تھی...... ''تو بس یہ ایک سائنسی اور ریاضی علم ہے جو سراسر حساب وکتاب پر مشتمل ہے نا کہ غیب کے علم پر، علم نجوم کو غیب کا علم کبھی نہیں سمجھنا چاہیے اور جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں وہ غلط فہمی کا شکار ہیں...... ستارہ قدرتِ کاملہ کی ایک جنبش سے اپنی پوزیشن بدل سکتا ہے حساب کتاب گڑبڑ ہو سکتا ہے تو پھر غیب کا علم تو نہیں ہے نا یہ؟'' تاشون نے کہا۔

''یہ سراسر ایک ریاضی اور سائنسی علم ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ نجوم واقعی ایک حقیقت رکھتا ہے اور ستارے تقدیر بناتے ہیں لیکن تقدیروں کے فیصلوں میں ترامیم بھی ہوتی ہے لیکن وہ صرف اور صرف

Scanned by CamScanner

دعاؤں سے ممکن ہے دعاؤں سے بُرا وقت ٹل سکتا ہے اور ستارے بھی گردش سے نکل سکتے ہیں لیکن آدابِ دعا سے بہت کم لوگ واقف ہیں اس لئے وہ ان ستاروں کی چالوں کے زیر اثر آ جاتے ہیں......'' تاشون نے اپنی بات مکمل کی۔

''میرے ذہن میں بہت مرتبہ ایک بات آئی کہ اس کے بارے میں کبھی آپ سے پوچھوں......'' رانیہ نے اب ذہن میں آئے ہوئے سوال کو تاشون کے سامنے رکھنا چاہا تھا۔

''جی بھابھی......ضرور پوچھیں اچھا ہے اس طرح میں نجوم کے بارے میں کم از کم آپ کے ابہامات کو دُور کر سکتا ہوں۔''

''نہیں......نہیں بھائی صاحب! ابہامات نہیں ہیں بلکہ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جس طرح ہماری زندگیوں پر ستارے اثر انداز ہوتے ہیں اسی طرح کائنات کی دیگر زندہ یا بے جان شے پر ستاروں کی حکمرانی کے اثرات ہوتے ہونگے؟''

''بالکل بالکل ایسا ہی ہے......'' تاشون نے فوراً کہا......''اس امر سے تو سب ہی واقف ہیں کہ جدید سائنس قدرتی نظریات کو اپنائے یا ان کا عادی ہونے میں بہت وقت لگاتی ہے اور خصوصاً طب کا شعبہ ہی لے لیں کہ اب کہیں جا کر انہوں نے تحقیقات کی ہیں......کہ چاند، خیالات، نظریات اور پیدائش پر اثر ڈالتا ہے حالانکہ ان کی آج کی اس دریافت کو ابتدائی زمانے کی تہذیبیں کب کی تسلیم کر چکی تھیں اور اس سے زیادہ آپ لوگوں کے لئے یہ بات تعجب خیز ہوگی کہ آج کے ڈاکٹر صرف ڈاکٹر ہیں جبکہ قدیم زمانے کے ڈاکٹر ماہرِ علمِ نجوم بھی ہوتے تھے کیونکہ بات وہی ہے کہ علم نجوم ایک کائناتی و قدرتی سائنس ہے اور طب کی تعلیم اس کے بغیر ناممکن ہے......قدیم تہذیبیں ان بیماریوں اور تکلیفات سے آشنا نہیں تھیں جن سے آج ہم برسرِ پیکار ہیں! بتاؤ ہے کہ نہیں ایسا؟''

تاشون نے پوچھا۔

''بالکل یہی بات ہے......'' رانیہ نے کہا۔

''تو ان ستاروں کے علم یا نجوم کے ثمرات کو اس سائنس کو وہ اپنے مریضوں پر اس طرح اَپلائی کرتے تھے کہ آج جن امراض کے سبب انسان بے کار و محتاج حتیٰ کہ مر تک جاتا ہے......زمانہ قدیم کے ماہر نجوم ڈاکٹر چٹکی بجاتے علاج کر ڈالتے تھے اور یہ سب قدرتی علاج کے زمرے میں آتا تھا۔''

''مثلاً وہ کس طرح علاج کرتے تھے......'' زلفی نے پوچھا تھا۔

Scanned by CamScanner

''ابھی بھابھی نے ایک سوال کیا تھا کہ ستارے کائنات کی دیگر چیزوں پر اثر ڈالتے ہیں؟ تو پہلے میں یہ بتاؤں کہ نجوم میں جسم کے مختلف اعضاء کو مختلف کواکب کا ماتحت قرار دیا گیا ہے جیسے زحل ہڈیاں، عطارد بازوؤں پر، مشتری کولھے اور رانوں پر، یورنس دوران خون پر، شمس ریڑھ کی ہڈی اور دل پر زہرہ گلے پر حکمران ہے...... چنانچہ زمانہ قدیم کے ماہر ڈاکٹر جو کہ علم نجوم کے بھی ماہر ہوتے تھے وہ یہ دیکھتے تھے کہ جس وقت کسی کا بازو ٹوٹ گیا اس وقت حادثات پر حکومت کرنے والے کواکب سے قمر نے کیا نظرات قائم کیے ہیں؟...... اس کے دیکھنے کے بعد وہ بتادیا کرتے تھے کہ ہڈی کب تک جڑے گی اور ہڈیوں پر حکومت کرنے والے زحل کے مطابق علاج کر دیا کرتے تھے...... زحل چونکہ وقت پر حکومت کرتا ہے وہ وقت کا ستارہ ہے اور نحس اکبر ہے اسی طرح جب کوئی شخص بیمار پڑتا تھا یا حادثے کا شکار ہوتا تھا تو اس بیماری یا حادثے کا زائچہ بنایا جاتا تھا اس سے پتہ چلتا تھا کہ مریض کب تندرست ہوگا اور اس کو کون کون سی دوائیں اثر کر سکتی ہیں...... علم نجوم میں جو بات سب سے زیادہ حیرت ناک ہے وہ یہ کہ یہاں قمر یعنی چاند کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اگر کسی مسئلے کی شدت یا اس کے حل کے لئے طریقہ معلوم کرنا ہے تو اس میں صرف اور صرف قمر کو ہی بنیاد بنایا جاتا ہے باقی اس کے بعد آتا ہے چنانچہ ماہر نجوم ڈاکٹر بیماری کا زائچہ بناتے وقت قمر کے نظرات کو سب سے پہلے مدنظر رکھتے تھے۔''

''اگر قمر بیماری کا زائچہ بناتے وقت غیر موافق نظرات قائم کر رہا ہو یا وہ بالکل کوئی نظر قائم ہی نہیں کر رہا ہوتا تو ایسی صورتِ حال بہت خراب تسلیم کی جاتی تھی...... تب مریض کی صحت یابی کے امکانات کافی کم تصور کیے جاتے تھے یا بیماری طویل ترین ہونے کے خدشات ثابت ہوتے تھے اور آج بھی قدیم تہذیبوں کے اس قمری ضوابط اور قاعدے کو تسلیم کیا جاتا ہے...... کائنات کی کوئی چیز جاندار یا بے جان ایسی نہیں ہے جو کسی نہ کسی کواکب کے ماتحت نہ ہو، پھل، سبزیاں، جڑی بوٹیاں سب مختلف کواکب کے ماتحت ہیں۔''

''بھابھی!...... آپ نے یہ بھی جاننا چاہا تھا کہ ہماری طرح کائنات کی چیزوں پر بھی کواکب کے اثرات ہوتے ہیں یا نہیں؟''

تاشون نے اپنی بات کے دوران رانیہ سے پوچھا اور پھر خود ہی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ...... ''میں آپ کو اتنی حیرت انگیز بات بتانے لگا ہوں کہ آپ کو قدرت کی اس عظیم انوکھی کمپوزیشن

Scanned by CamScanner

پر رشک ہوگا کہ ہمارے لئے تسخیر کی گئی کائنات کے ہر ذرّے میں جو راز چھپا ہے وہ آشکارا ہے بس ''دیدۂ بینا'' میسر ہونا چاہیے مثلاً بھابھی!......آپ برج میزان سے تعلق رکھتی ہیں تو آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ میزان پر چونکہ زہرہ کی حکومت ہوتی ہے اور زہرہ جن جڑی بوٹیوں، پھولوں، پھلوں پر حکمرانی کرتا ہے وہ آپ کے لئے بے حد مفید ہیں۔''

رانیہ کو یہ بات جان کر ایک حیرت سی محسوس ہو رہی تھی۔

''کیا واقعی......؟''

''جی بالکل!......زہرہ جن جن جڑی بوٹیوں، پھلوں، پھولوں حتیٰ کہ ان سے نکالے ہوئے تیلوں پر حکمرانی کرتا ہے وہ سب آرائشِ حسن کے لئے بہت اہم ہوتے ہیں اور پھر اگر کوئی میزانی یا ثوری برج سے تعلق رکھنے والا خواتین و حضرات میں سے کوئی بھی ہو اس کو بہت جلد اور مثبت نتائج دیتا ہے۔''

''مثلاً......'' زلفی کی دلچسپی اب حد سے سوا ہو رہی تھی۔

''مثلاً کیسٹر آئل یعنی ارنڈی کا تیل......اس پر زہرہ کی حکومت ہے یہ سخت جلد کو نرم کرتا ہے کیونکہ زہرہ کی حکومت جن چیزوں پر ہوتی ہے وہ نرمی پیدا کرتی ہیں......اس کے علاوہ زہرہ پودینے، اچھی خوشبو رکھنے والے مصالحے جات، پھلوں میں سیب، انجیر، ناشپاتی، خوبانی، انگور، بادام، آڑو کے درخت پر بھی زہرہ کی حکومت ہوتی ہے چونکہ جن چیزوں پر زہرہ کی حکمرانی ہوتی ہے وہ جلد کو نرم کرتی ہیں اس وجہ سے ماہرِ آرائشِ حسن جمال بھنویں اور پلکوں کے گرتے بالوں کے لئے کیسٹر آئل تجویز کرتے ہیں کیونکہ یہ جلد کو نرم کرتا ہے اور بھنوؤں اور پلکوں کو گھنا کرتا ہے نئے بال اُگاتا ہے......اسی طرح برج سنبلہ کا حکمراں عطارد ہے عطارد گاجروں پر حکومت کرتا ہے وہ لوگ جن کا پیٹ گیس سے پھول جاتا ہے انہیں گاجریں کھانی چاہیں......اور اگر برج سنبلہ سے تعلق رکھنے والے گاجریں کھائیں تو سونے پہ سہاگہ والی بات ہوتی ہے......اس کے علاوہ سونف پر بھی عطارد کی حکمرانی ہوتی ہے، میتھی کا ساگ ہو یا بیج اس پر بھی عطارد حکمران ہے انار کے درخت پر بھی عطارد کی حکمرانی ہے، ''سنائے مکی'' ایک بوٹی کا نام ہے اس پر بھی عطارد کی حکمرانی ہے......اس کے علاوہ (Alfalfa) نامی جڑی بوٹی پر بھی عطارد ہی حکمران ہے اس کی چائے برج سنبلہ اور جوزا (جوزا والوں پر بھی عطارد کی حکمرانی ہوتی ہے) والوں کے لئے بہترین ہے ہاضمہ درست رکھتی ہے اس کے علاوہ ''گل بابونہ'' اور ادرک پر

Scanned by CamScanner

عطارد حکمراں ہے۔"

"برج عقرب کا حکمراں سیارہ مریخ ہے اس لئے جن چیزوں پر مریخ حکمران ہے وہ عقربی افراد کے لئے مفید ہیں مثلاً کالی تلسی یا نازبو زہریلے جانوروں کے کاٹنے پر اس کا استعمال تیزی سے زہر نکال دیتا ہے اس کے علاوہ Cuckoo pint درخت کی پتیاں خواہ خشک ہوں یا سبز جسم میں ہر قسم کے خراب اور متعفن السر کو خواہ وہ جسم کے کسی بھی حصے میں ہو دور کر دیتی ہیں...... کیونکہ اس پر مریخ کی حکمرانی ہوتی ہے اگر اس کی پتیوں کو پیس کر سفوف بھیڑ کے دودھ کے ساتھ کھالیا جائے تو آنتوں کے اندرونی حصے کا السر اتنی تیزی سے دور ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی دوا ایسا سریع الاثر کام نہیں کرتی...... جن لوگوں کا برج عقرب ہے انہیں اکثر و بیشتر سوزش ورم، بخار، اور شدید بخار و انفیکشن جیسی بیماریوں سے نبرد آزما رہنا پڑتا ہے Cuckoo pint پر مریخ حکمرانی کرتا ہے چنانچہ برج عقرب سے تعلق رکھنے والے حضرات کے پوشیدہ السر کو حیرت انگیز طور پر جلدی ٹھیک کرتا ہے......

"بچھوبوٹی" ایک جڑی بوٹی کا نام ہے اس پر بھی مریخ کی حکمرانی ہے اس کے بیجوں کے استعمال سے جنگلی کتے کے کاٹے کے اثرات کامیابی سے دُور ہو جاتے ہیں اس کے پتوں کا عرق یا اس کی جڑوں کو اُبال کر اس کا عرق نکال کر استعمال کرنے سے ناسور، خارش اور کھجلی دور ہو جاتی ہے پیاز پر بھی مریخ حکومت کرتا ہے پیاز سے بھوک و پیاس بڑھتی ہے...... نظام اخراج میں مدد دیتا ہے پاگل کتے اور کیڑے مکوڑوں کے کاٹے کے اثرات دُور کرنے میں مدد دیتا ہے اس کے لئے یہ شہد کے ساتھ پیس کر پلٹس کے طور پر استعمال ہوتی ہے......اس کا عرق جلن اور سوزش کو آرام پہنچاتا ہے اس کے عرق کو اگر سرکے کے ساتھ ملا کر جلد پر لگایا جائے تو داغ دھبے اور نشانات دور ہو جاتے ہیں، جلد صاف ہو جاتی ہے اس کا زیادہ مقدار میں استعمال نیند لاتا ہے نظام ہضم میں مدد دیتا ہے...... پیاز کو تازہ کاٹ کر اس میں نمک ملا کر جلے ہوئے زخم پر لگانے سے گرمی نکل جاتی ہے اور چھالے نہیں پڑتے...... سرخ مرچ پر بھی مریخ حکمراں ہوتا ہے مناسب مقدار میں سرخ مرچ کا استعمال نظامِ ہضم کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے وزن کنٹرول رہتا ہے۔

"مشتری جو ایک وسعت دینے والا خوش قسمت سعد ستارہ ہے اس کے ماتحت بھی بہت سی جڑی بوٹیاں پھول اور پھل آتے ہیں......انجیر کے درخت پر مشتری کی حکمرانی ہے اس کی شاخوں اور پتوں کو توڑنے پر جو دودھ نکلتا ہے اسے اگر مسوں پر لگایا جائے تو وہ حیرت انگیز طور پر ختم ہو جاتے

ہیں......اگر جسم میں کہیں اندرونی چوٹ آجائے اور خون منجمد ہوجائے تو انجیر کے درخت کے پتوں کا عرق پینے سے اندرونی طور پر جمنے والا خون تحلیل ہوجاتا ہے اور پتوں کا عرق دانت کے درد میں بھی بے انتہا مفید ثابت ہوا ہے اس کے علاوہ پتوں کا عرق یا پکی انجیر کا عرق بیٹھی ہوئی آواز اور کھانسی میں بھی مفید ہے۔"

"موصلی سفید" ایک جھاڑی دار پودا ہے اس پر بھی مشتری کی حکمرانی ہے اس کی چھوٹی چھوٹی نرم کلیوں اور نرم شاخوں کو گوشت کی یخنی میں پکا کر پینے سے پیٹ صاف ہوجاتا ہے جبکہ ان کو سرکے میں اُبال کر استعمال کرنے سے عرق النساء جسے عرفِ عام میں لنگڑی کا درد بھی کہتے ہیں کو افاقہ ہوتا ہے......اسی طرح ساج پر بھی مشتری کی حکمرانی ہوتی ہے یہ خون بناتی ہے اور جگر کے لئے بہت مفید ہے یہ ایک عام پودا ہے اور بکثرت پایا جاتا ہے اس کی باقاعدہ کاشت صدیوں پہلے شروع ہوئی تھی کیونکہ تمام قدیم نسخوں اور کھانے پکانے کی ترکیبوں میں اس کا ذکر عام ملتا ہے اس کے علاوہ نارنگی، گریپ فروٹ، شہد اور گڑ پر شمس کی حکومت تسلیم کی جاتی ہے جبکہ لیموں پر عطارد کی حکمرانی ہوتی ہے۔"

"اسی طرح جدی پر زحل سیارہ حکمران ہے......چنانچہ جدی والے لوگ اگر زحل کے زیر حکمرانی پھول، پھل، جڑی بوٹیاں استعمال کریں تو جادوئی اثر فوائد ملتے ہیں۔گل شاداب یعنی سدا بہار مشہور پھول ہے اس پر زحل کی حکمرانی ہے پھولوں کا سفوف ہر قسم کے اخراج کو روکتا ہے......"جو" پر بھی زحل کی حکمرانی ہے جو، گیہوں سے زیادہ سرد ہوتا ہے چنانچہ جو کا پلٹس یا اس کا پانی بہت مفید ہوتا ہے اگر کانوں، حلق یا گردن میں ورم آجائے تو جو کے آٹے کو شہد اور نرگس کے پھولوں سے تیار کردہ تیل کے ہمراہ ملا کر لگانے سے آرام آجاتا ہے......عشق پیچاں پر بھی زحل کی حکمرانی ہوتی ہے" بہی" Quince (ناشپاتی کی شکل کا ایک پھل) اس کے درخت پر بھی زحل کی حکمرانی ہوتی ہے اس درخت کا کچا عرق زہریلی قوتوں کے خلاف تحفظ دیتا ہے اگر موم میں اس عرق کو ملا کر مرہم بنالیا جائے تو یہ مرہم اُن لوگوں کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے جن کے بال گرتے ہیں اور یہ بال گرنے سے روکتا ہے......جبکہ نپ چون تیز نشہ آور ادویات یعنی خواب آور اور تمام زہریلی ادویات پر حکومت کرتا ہے۔"

"واقعی علمِ نجوم ایک زبردست کائناتی سائنس ہے بلکہ ہمیں فطرت اور قدرت سے قریب کرتا ہے زمانہ قدیم کے ماہر نجوم ڈاکٹر کتنا فطری علاج کرتے تھے اور شاید بلکہ یقیناً یہی وجہ ہے کہ زمانہ

Scanned by CamScanner

قدیم کا انسان آج کی طرح مہلک اور خطرناک امراض کا شکار نہیں ہوتا تھا۔"

"بھابھی! صحیح بالکل بجا فرمایا آپ نے......" تاشون نے رانیہ کی بات کی تائید کی۔

"ارے ہاں بھابھی یہ باتیں جو چل رہی ہیں اس حوالے سے میں آپ کو ایک چیز دینا چاہتا ہوں......" یہ کہہ کر تاشون اُٹھا اور لاؤنج کے سامنے والی دیوار کے پاس رکھے سائیڈ بورڈ کی دراز سے ایک وائٹ کلر کا چوکور ڈبہ نکال کے رانیہ کے ہاتھ میں دے دیا۔

"یہ کیا ہے......؟" رانیہ پُرشوق نگاہوں سے اس خوبصورت نقرئی ڈبے کو دیکھنے لگی۔

"کھولیں پلیز......" تاشون نے کہا۔

"اُف! مائی گاڈ......اتنے خوبصورت Pearl (موتی)۔"

رانیہ اتنے حسین موتی کو دیکھ کر ششدر تھی یہ نہیں تھا کہ اس نے کبھی موتی نہیں دیکھے تھے...... وہ پرل کے زیورات ہی لیتی تھی لیکن اتنے حسین اور آبدار موتی وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔

"یہ آپ اپنی بیٹی ربیعہ کے لئے رکھ لیں، وہ برج سرطان سے تعلق رکھتی ہے بڑے ہونے پر اس کے زیورات بنوا کر دیجیے گا اس کے لئے یہ پرل بہت مفید ہیں......" تاشون نے کہا۔

"پتہ نہیں میں انہیں پہن سکتی ہوں یا نہیں۔"

"ارے آپ اُداس کیوں ہو رہی ہیں؟ آپ کے ستارے کے موافق بہت حسین جواہر موجود ہیں اور کس نے کہا آپ نہیں پہن سکتی آپ نیلم، اوپل اور موتی پہن سکتی ہیں......بس ربیعہ کے لئے کچھ نہیں دیا تھا اس لئے میں نے ربیعہ کے لئے رکھنے کا کہا......آپ کو پسند ہیں تو آپ بھی پہن لیں کچھ بنوا کے اس میں سے۔"

"اجازت ہے بالکل بھئی پہن لینا......" زلفی خوشگوار لہجے میں بولا۔

"میں نے جو موتی آپ کو دیئے ہیں وہ دنیا میں کہیں دستیاب نہیں ہیں......" تاشون کہتے ہوئے کچھ کھو سا گیا۔

جبکہ رانیہ یہ بات سمجھ نہیں پائی تھی کہ جن سچے موتیوں سے بھرا بکس تاشون نے اس کے سپرد کیا ہے وہ کیوں دنیا میں کہیں اور دستیاب نہیں ہیں؟ وہ بھلا کیسے جانتی کہ دنیا میں ایک ہی راشانیہ تھی اور وقتِ رخصت اس کی آنکھوں سے نکلے ہوئے آنسو سچے موتیوں میں ڈھل کر تاشون کے کمرے میں بکھرے پڑے تھے جنہیں گل بکاؤلی نے نقرئی بکس میں جمع کر لیے تھے اور وہی موتی جو ایک آہوئے

چشم کی آنکھوں سے نکلے تھے اب رانیہ کی ملکیت بنے ہوئے تھے۔

''مونگا نے مجھے ایک دن پرل پہنے دیکھ کر کہا تھا کہ اگر تم نے پیاز کاٹ کر اس کا عرق نکالنا ہے تو یہ موتی اتار دینا۔''

''اور کچھ کہا تھا اس نے......؟'' تاشون نے رانیہ کی بات سن کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں اور تو کچھ نہیں کہا تھا......عین اس وقت مونگا کا فون آ گیا تھا وہ بات کرنے چلی گئی تھی اور پھر میرے ذہن سے یہ بات نکل گئی اب آپ نے موتی دیئے تو مجھے مونگا کی یہ بات یاد آ گئی......'' رانیہ نے کہا۔

''مونگا نے ایسا کیوں کہا تھا......؟'' زلفی نے اس بات پر حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''ایسا اس لئے کہا تھا کہ اگر بھابھی موتی پہن کر پیاز کا عرق نکالتی تو موتی پر کریک پڑ جاتا موتی ٹوٹ جاتا کیونکہ آپ اصلی پرل پہنتی ہیں۔''

''کیا......؟ کیسی انوکھی مگر پُراسرار بات......'' تاشون کی بات سن کر زلفی نے کہا۔

''ہمیں اس سے پہلے معلوم ہی نہ تھا کہ جواہرات خفیہ قوتوں کے مالک ہوتے ہیں۔''

''یہ بالکل ہوتے ہیں خفیہ قوتوں کے مالک بلاشبہ زمانہ قدیم سے یہ بات ثابت ہوتی چلی آ رہی ہے اور اب بتدریج تجربات کے بعد ایسے جواہر کی ایک فہرست تیار کر لی گئی ہے جن کا تعلق پیدائش، محبت، اور نفرت سے ہوتا ہے......'' تاشون نے بتایا۔

''یہ جواہرات اور پتھر بھلا کس طرح ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں؟......ان قیمتی پتھروں کو پہننے کے بعد کس طرح کسی مرض سے شفایابی ملنے لگتی ہے یا خوش قسمتی انکا نصیب بنتی ہے؟'' رانیہ نے پوچھا۔

''یہ بھی تو قدرت کے رازوں میں سے ایک راز ہے کہ زیر زمین کوئلے کی کانوں میں موجود کوئلہ زمین کے ایک مخصوص دباؤ کے تحت ہیرے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔''

''مجھے پتہ تھا کہ تمہارے لئے جواہرات کا تذکرہ کتنا اہم ہو سکتا ہے......'' زلفی نے مسکراتے ہوئے رانیہ سے کہا......''تم عورتوں کو زیورات سے عشقِ اولین ہوتا ہے اس لئے جواہرات کے حوالے سے جاننے کے لئے بے چین ہو...... ہے نا یہی بات......'' زلفی نے کمزور رگ بلکہ عورت کی کمزور رگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا......وہ مسکرا رہا تھا۔

Scanned by CamScanner

''ہاں بالکل......!'' رانیہ نے اپنے گلے میں پہنے جواہر جڑے پانچ کونوں والے ستارے کو چھوتے ہوئے کہا۔

''بھابھی! آپ کو ان پتھروں کے خفیہ اثرات یا قوتوں کے بارے میں جان کر شدید حیرت ہوگی......'' تاشون نے کہا۔

''مشرق و مغرب کے علم باطن کی رو سے جب ایک جواہر انسانی جلد پر رکھا جاتا ہے تو یہ جسم کے اعضاء اور خلیوں پر ایک برقی مقناطیسی اثر ڈالتا ہے اور ہمارے جسم میں موجود قوت پر اثر انداز ہوتا ہے......وہ کائناتی اور شمسی قوتیں جو ہمارے ارد گرد موجود رہتی ہیں، جواہر ان قوتوں کے لئے ایک واسطے یعنی میڈیم کی حیثیت سے عمل کرتے ہیں، کیونکہ دماغ اور جذبات دونوں ملکر ہمارے دماغی ڈھانچے کو ترتیب دیتے ہیں اور بہت سی سنہری شعاعوں کو پیدا کرتے ہیں...... چنانچہ ہر ایک جواہر اپنے خواص کے لحاظ سے ہمیں، صحت، توازن روحانی استعداد اور مقاصد کو حاصل کرنے میں ہماری مدد کر سکتا ہے......مصر میں پیدا ہونے، رہنے اور کچھ کام کرنے کے سبب میں جانتا ہوں کہ قدیم مصری قیمتی پتھروں کی پوجا تک کرتے تھے۔''

''بھابھی! میں نے جو موتی آپ کو دیئے ہیں ان موتیوں کو قدیم مصر میں زبردست جادوئی خصوصیات کا حامل سمجھا جاتا تھا...... چنانچہ ملکہ قلوپطرہ نے سچے موتیوں کو پیس کر اسے شراب میں ملا کر محبت کے نذرانے کے طور پر انتھونی کو پیش کیا تھا...... پیرو قبیلے کے لوگ زمرد کی پرستش کرتے تھے...... نیلم جو ہیرے کے بعد قیمتی پتھروں میں دوسرے نمبر پر ہے عہد وسطیٰ میں عیسائیوں کے بشپ نے نیلم کے خاص پتھروں کو اپنی انگلی کے لئے منتخب کیا تھا......نیلم کے بارے میں ایک بہت عجیب بات ہے مگر حقیقت ہے کہ نیلم کو اگر خراب کردار کی عورت پہن لے تو اس پتھر کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ نیلم اصلی ہو......اس کے علاوہ اس پُراسرار پتھر نیلم نے تاریخ میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے ایک مشہور نیلم جو قدیم فرانس کے حاکم چارل میگنے کی ملکیت تھا اس کے انتقال کے کافی عرصے کے بعد اس کے تابوت سے نکال کر نپولین بونا پارٹ نے ملکہ جوزیفائن کو پیش کیا تھا...... یہ پتھر سونے میں جڑا ہوا تھا اور کہا جاتا ہے کہ جس کے پاس وہ مخصوص نیلم ہو اس کو پوری دنیا کی حکمرانی مل جاتی ہے چنانچہ جب یہ پتھر نپولین کے پاس نہ رہا تو قسمت نے بڑی تیزی سے اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔''

''اسی طرح انگلستان کی سلطنت کے تاج میں جو لعل جڑا ہوا تھا اس نے بھی خونی تاریخ مرتب

Scanned by CamScanner

کی کیونکہ پیڈرو کے دل میں اس پتھر کو حاصل کرنے کے لئے اس نے غرناطہ کے بادشاہ کو قتل کر دیا تھا......اسی طرح ہیرا کافی عرصے سے انسانی طمع کا آئینہ دار ہے ہیرا ہر کس و ناکس استعمال نہیں کر سکتا چنانچہ ہیرا دولت کی علامت ہے ساتھ ساتھ روح کی علامت بھی ہے جو کچھ ہمارے اندر ہے اس کو روشنی میں لاتا ہے اگر اس کا غلط استعمال کیا جائے تو خود غرضی والی طبیعت آشکار ہو جاتی ہے بصورتِ دیگر یہ پہننے والے کو امن و آشتی دیتا ہے اس کے علاوہ ہیرا مافوق الفطرت اثرات کا حامل بھی ہے۔''

''مشہور کوہِ نور ہیرا جسے ''روشنی کا پہاڑ'' بھی کہا جاتا ہے اس نے تاریخ میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے اس نے آدمیوں کو ایک دوسرے کو قتل کرنے یا اذیتیں دینے پر اُکسایا ایک اور ہیرا جس کو ہندوؤں کے ایک مندر سے چرایا گیا تھا اور جس کا نام ''اور لوف'' ہے یہ روسی شاہی ساز و سامان کا حصہ بن گیا تھا اور پھر وہاں کے نشان مستر وی میں لگا دیا گیا تھا اور چونکہ پتھروں کے اسرار میں یہ بات سرفہرست ہے کہ چرائے ہوئے زیورات یا پتھر ہمیشہ بدقسمتی لاتے ہیں لہٰذا آج ہم دیکھتے ہیں کہ روس سے بادشاہت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔''

''اسی طرح اُوپل ایک اہم پتھر ہے مگر اس کا تعلق بہت ہی المناک کہانیوں سے ہے ایک خاص اُوپل تو کئی اموات کا باعث بنا ہے جب وہ اسپین کی ملکہ ماریا کرسٹینا کے پاس پہنچا تو اس نے پہننے سے انکار کر دیا اور اسے خود سے دور رکھنے کے لئے چرچ کو دے دیا کیونکہ یہ اُوپل جس شاہی خاندان کے پاس پہلے تھا وہاں تخت و تاج کے جانشینوں کے پیچھے موت سائے کی طرح لگی رہتی تھی......اسی طرح روم کے مذہبی شہنشاہ کے شاہی تاج میں لگے ہوئے اُوپل کو بھی عجیب و غریب طاقتوں کا حامل سمجھا جاتا تھا کیونکہ وہ رات کو چمکتا تھا جبکہ بعض اُوپل اس لئے چرائے گئے کیونکہ ان کے سحری خواص ایسے تھے کہ جو وہ اُوپل پہنتا وہ دوسروں کی نظروں سے اُوجھل ہو جاتا تھا......ویسے اُوپل بدقسمتی لانے والا پتھر ہے اس کا اظہار سر والٹر اسکاٹ کے ناول Anne of Giesten میں بھی ہوا ہے ناول کی ایک کردار لیڈی اسٹین فیلڈ کے لئے یہ پتھر بدقسمتی لایا تھا۔''

''سنگِ سلیمانی اور عقیق کو قدیم زمانے کے عالم (تیسری آنکھ) کی علامت قرار دیتے ہیں خصوصاً عقیق کو......اس پتھر کو بچھوؤں اور مکڑیوں سے بچانے والا خوف و ہراس دُور کرنے والا بتایا گیا ہے......عقیق سلیمانی سانپوں کو گھر سے دُور رکھتا ہے اسے تیسری آنکھ اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کی خفیہ خصوصیت یہ ہے کہ اندرونی چیزوں کو دیکھنے میں مدد دیتا ہے اور ایک انسان کی سوچ سمجھ کی حدود سے

Scanned by CamScanner

اب تک کوئی دوسرا پتھر اس کی جگہ نہ لے سکا......جدید اصطلاح میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ دوسروں کے شیطانی خیالات ،نظر بد اور بددعاؤں یا ان نقصانات کو جو وہ آپ کے لئے چاہتے ہیں ان کو دور کرنے میں یہ بے حد کارآمد ثابت ہوا ہے افلاطون کا کہنا ہے کہ اس پتھر کو بچوں کی گردن میں پہنانے کے ساتھ ساتھ مسوڑھوں پر بھی ملنا چاہیے...... یہ بیماریوں سے دُور رکھتا ہے اور فطرت سے دلچسپی اور مزاج میں ہمدردی پیدا کرتا ہے اگر کوئی شخص بیمار ہو اور اسے گردن میں پہن لے تو یہ پُراسرار پتھر اس آدمی کی بے رونقی ، پژمردنی دُور کرتا ہے دواؤں میں تاثیر پیدا کرتا ہے اور اپنا رنگ و روپ آدمی کو دے کر تندرست کر دیتا ہے اور جب آدمی تندرست ہو جاتا ہے تو پتھر کا رنگ واپس آجاتا ہے......اس کی حفاظت کا دائرہ روحوں کی سلطنت تک وسیع ہے یہ بری روحوں اور شیطانی اثرات سے بچاتا ہے یعنی آسیب سے حفاظت کرتا ہے......اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قدیم زمانے سے پتھروں کا رنگ بدلنا ان کی مخصوص قوتوں کا اظہار کرتا ہے جہاں مرجان بیمار آدمی کو اپنی طاقت اپنا رنگ روپ دے کر تندرست کرتا ہے وہاں بعض پتھر اگر رنگ بدل لیں تو ان کا پہننے والا یا تو شدید بیمار ہو جاتا ہے یا دنیا سے چلا جاتا ہے......سولھویں صدی میں زاروس نے اپنے ایک انگریز دوست سے اپنے خزانے میں موجود مونگوں کا ذکر کرتے ہوئے اُسے بتایا تھا کہ مونگوں نے اپنا رنگ تبدیل کر دیا ہے جس کا مطلب ہے کہ میں مرنے والا ہوں۔"

"اسی طرح "لاجورد" بیشتر عظیم آدمیوں اور مذہبی رہنماؤں نے استعمال کیا ہے، پاکیزگی، پاک دامنی اور پرہیزگاری اس کی خفیہ قوتیں ہیں اسے بہت مضبوط مدد دینے والا کہا جاتا ہے...... شیطانی خیالات کے خلاف یہ ڈھال کا کام دیتا ہے...... بدھ مت کے حامیوں کا ماننا ہے کہ یہ پتھر انسان کو مذہب کی جانب مائل کرتا ہے اور انسان پر اس کے اندرونی نفس کے دروازے کھولتا ہے جبکہ "پکھراج" بھی دماغ و جذبات پر مضبوط اثرات مرتب کرنے کے لئے مشہور ہے اگر یہ موافق نہ

Scanned by CamScanner

آئے تو انسان کو پاگل کر دیتا ہے......اس کی خفیہ قوتوں میں ایک پُر اسرار قوت موت کا خوف دُور کرنا ہے......چنانچہ جو افراد موت سے قریب ہوں وہ ان کے دل سے موت کا خوف دُور کرتا ہے۔قدیم زمانے کے علماء فضلاء قیمتی پتھروں کی قوت و طاقت کے ذریعوں کے متعلق تحقیق کرتے رہے ہیں اور کئی ایک نے تو اس راز کی تحقیق کے سلسلے میں اپنے جوابات جادو کی قدیم کتابوں میں لکھے بھی ہیں۔"

"سترہویں صدی میں ایک عالم نے پتھروں کے خفیہ رازوں کو جاننے اور خود کو اپنے اُوپر ان کے اثرات کا اندازہ لگانے کے لئے لعل، موتی اور زمرد کو پیس کر ان کا سفوف بنایا تا کہ اس کے خفیہ اثرات کا نچوڑ حاصل کر سکے......بعد میں اس نے لکھا کہ اس کا پور اور کشاپ بنفشے کی خوشبو سے بھر گیا تھا جو بعد میں کئی دن تک باقی رہی......ان کی پُر اسرار طلسماتی طاقتوں کو قدیم زمانے میں محبت کے طلسم کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے......قدیم فرانسیسی بادشاہ چارلس میگنے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سونے کی انگوٹھی میں جڑے ہوئے ایک پتھر کی وجہ سے محبت میں گرفتار ہوا تھا جو اس کی محبوبہ نے دیا تھا لیکن اس سے پہلے وہ اس کی ناپسندیدہ عورت تھی لیکن اس انگوٹھی میں جڑے پتھر کی وجہ سے بادشاہ کا دل اس کی طرف ملتفت ہوا تھا......انگلستان کے بادشاہ ہنری ہشتم کے اُوپر بھی ایک جادوگر نے اپنا تسلط جما رکھا تھا اس کے پاس بھی ایک مخصوص پتھر تھا جس کے ذریعے وہ کئی چیزوں پر اپنا اثر قائم کر لیتا تھا اور جہاں تک محبت کا تعلق ہے اور ہاں یہ بات بہت اہم ہے کہ محبت کے معاملات میں وہی پتھر خوش بختی لاتے ہیں جو آپ کے پیدائشی پتھر ہوں......فیروزہ اور اُوپل سے شادی شدہ زندگی کو خطرہ لاحق رہتا ہے اور اگر موافق بھی ہو تو ان کو ذرا احتیاط سے ہی پہننا چاہیے......پتھروں کی خفیہ قوتوں میں سے ایک قوت ہے کہ جواہرات اپنی طرف خود کشش کرتے ہیں جس پتھر کی آپ کو خواہش ہو اور آپ بارہا اُسے محسوس کر چکے ہوں اور اپنی اس خواہش کو دبا نہیں سکتے ہوں تو وہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ آپ کے دل میں اپنے لئے محبت کے جذبات پیدا کر رہا ہے......چنانچہ وہ آپ کے لئے خوش قسمت ثابت ہو سکتا ہے......لیکن کسی جواہر کو چرا کے یا کسی دوسرے کے گلے یا ہاتھ سے اُتروا کر نہیں پہننا چاہیے......چاہے وہ دوست احباب، میاں بیوی، ماں باپ، بہن بھائی کیوں نہ ہوں کیونکہ پتھر آپ کی مثبت اور منفی خواہشات، بیماریوں کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے کیونکہ آپ جب کسی کا پتھر پہنیں گے تو اس کی مصیبتیں اور بیماریاں بھی اپنے اندر اُتار لیں گے پھر اس شخص کی بدقسمتی اُسے چھوڑ کر آپ کا پیچھا کرے گی اس لئے پتھر (جواہرات) صرف خرید کر اور نیا پہنیں، درست پتھر آپ

کی قسمت بدلنے میں اہم کردار ادا کریگا...... بشرطیکہ وہ اصلی جواہر ہو اور آپ کی تاریخ پیدائش اور وقتِ پیدائش سے ہم آہنگ ہو۔"

"یہ نشست اتنی مفید ہوگی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا......" زلفی نے مسکراتے ہوئے کہا......

"سچ عمر کے کزن کی شادی کی ساری تھکان دور ہوگئی......" زلفی نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔

لیکن تاشون کے چہرے پر تفکرات دیکھ کر اس نے انگڑائی ادھوری چھوڑ دی تھی...... کہ یکلخت تاشون جو نہایت اچھے موڈ میں پتھروں کے بارے میں اتنے مفید اور حیرت انگیز اظہارات کر رہا تھا اچانک اس کے چہرے پر تفکرات کی لہریں کیوں ہلکورے لینے لگی تھیں جبکہ رانیہ نقرئی بکس سنبھالے اندر اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی...... پھر اس کے کمرے سے ایک زوردار چیخ برآمد ہوئی...... چیخ رانیہ کی تھی۔

☆☆☆☆☆

عمیر رانا

Scanned by CamScanner

وہ ایک، دو، تین نہیں بلکہ پورے بارہ ہزار تھے۔

رقبے کے لحاظ سے وہ تقریباً چار سو گز پر بنا ایک ادھورا مکان تھا آدھے پلاٹ پر تعمیر ہوئی تھی اور آدھا پلاٹ ویسا ہی جنگلی پودوں اور جھاڑیوں سے اٹا ایک چھوٹا جنگل بنا ہوا تھا......تعمیر شدہ مکان میں ایک بڑا ٹی وی لاؤنج، دو بیڈ روم، ڈرائینگ روم بنا ہوا تھا......مکان زلفی کی لائن میں تقریباً چار خالی پلاٹ چھوڑ کر بنا ہوا تھا......گلشن معمار کے جس علاقے میں زلفی رہتا تھا آج سے ۲۰ سال پہلے وہ تقریباً ویرانہ ہی تھا ایک بنگلہ کہیں اگر بنا ہوا ہے تو اس کی لائن میں دو تین بنگلوز کے خالی پلاٹ ایک بڑے میدان کی صورت پیش کرتے تھے۔ زلفی کے گھر کی سامنے والی لائن تقریباً ساری ہی بن چکی تھی ......مگر اس کے گھر کے ارد گرد ابھی کافی خالی پلاٹس موجود تھے......یہ ادھورا مکان بھی زلفی سے چار خالی پلاٹس کے فاصلے پر تھا......ظفر اور مظہر دو بھائی تھے جنہیں یہ مکان اپنے بزرگوں کی جانب سے ملا تھا ......چار سو گز کے مکان کو اُنہوں نے راضی خوشی آدھا آدھا یعنی دو دو سو رقبے کے لحاظ سے آپس میں بانٹ لیا تھا۔

دونوں بھائی شادی شدہ تھے...... بڑے بھائی ظفر کے دو بچے جبکہ چھوٹے مظہر کے تین بچے تھے، ظفر کی بڑی بیٹی سترہ سال کی تھی اور بیٹا پندرہ سال کا جبکہ مظہر کے بچے بالترتیب تیرہ سال سے آٹھ سال کی عمر کے درمیان تھے......ظفر اور مظہر کی ایک چھوٹی بہن ماہ پارہ بھی تھی جو کالج میں پڑھاتی تھی جبکہ مظہر کی فیملی میں اس کے بچوں کے علاوہ اس کی بیوی کی اکلوتی بہن نمرہ بھی شامل تھی جو والدین کے ایک حادثے میں دنیا چھوڑ جانے کے بعد ان کے ساتھ رہ رہی تھی اور کالج میں بڑے بھائی ظفر کی بیٹی کے ساتھ پڑھتی تھی۔

یہ ادھورا تعمیر شدہ بنگلہ ان سب کو بہت پسند آیا تھا......دونوں بھائیوں کے پاس فی الحال اتنی رقم

Scanned by CamScanner

نہ تھی کہ مزید تعمیر کرتے چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ دھیرے دھیرے مکان کو تعمیر کیا جائے گا......اس سلسلے میں ظفر نے پہل کی کہ اُوپر ایک بیڈ روم، کچن اور باتھ روم بنوا کر اُوپر شفٹ ہو گئے نیچے ظفر کا بڑا بیٹا اور مظہر کے دونوں چھوٹے بیٹے ایک ساتھ کمرہ شیئر کرنے لگے......اب جب جب کچھ پیسے جمع ہوتے دونوں مکان میں تعمیر ترمیم کراتے رہتے......مکان کی بقیہ غیر تعمیر شدہ زمین پر ایک طرف پھول، پودوں، درختوں کی ابتداء کی گئی جبکہ کچھ حصے میں مظہر کی بیوی خالدہ نے کچھ سبزیاں وغیرہ اُگانے کا پروگرام بنایا جس کے لئے اُنہوں نے باقاعدہ ایک مالی کی خدمات حاصل کیں......اس مکان میں موجود درختوں میں نیم کا درخت سب سے پرانا تھا اس کے علاوہ شریفے اور امرود کے درخت جا بجا لگے ہوئے تھے لیکن ان کی بری حالت تھی مگر اب مالی کے آنے کے بعد اس کی محنت رنگ لا رہی تھی......ان لوگوں کو آئے اب سال ہو رہا تھا...... درخت، پھول، پودے سب کی بہار اب جوبن پر تھی۔

ان ہی دنوں مظہر نے سوچا کہ باغیچے کی زمین سے ہٹ کر بقیہ پڑے خالی پلاٹ پر کیوں نہ خوبصورت کاٹیج نما گھر تیار کرایا جائے......اس نے ظفر سے بات کی تو اس نے بھی چھوٹے بھائی کو بہ خوشی اس کی اجازت دے دی...... چنانچہ اسی ہفتے مظہر نے سامنے کے حصے سے جنگلی گھاس پھونس ہٹانے اور زمین ہموار کرنے کے لئے مزدور بلوا لیے، سامنے کے حصے میں سب سے الگ تھلگ ایک چھوٹے چھوٹے نیلے پھولوں کی ایک جھاڑی تھی......اس کا کچھ معلوم نہ دیتا تھا کہ جھاڑی نما درخت ہے یا درخت نما جھاڑی...... بہر حال یہ ایک جنگلی پھولوں کی جھاڑی تھی جس کی شاخیں اُوپر جا کر دور دور تک پھیلی ہوئیں تھیں جب اس کا پھول جھڑ جاتا تو جنگلی بیر جیسا پھل آتا تھا......جس کو کوّے اپنی چونچ میں دبا کر لے اُڑتے تھے دوسرے پرندے بھی اس بیر نما پھل کو شوق سے کھاتے تھے مگر کوؤں کی تو یہ مرغوب غذا تھی جب پھل آتا دن رات یہاں ان کا شور ہوتا...... یہ درخت نما جھاڑی یا جھاڑی نما درخت......اچھا خاصا گھنا تھا جس کی شاخیں گھر سے زیادہ باہر کی جانب پھیلیں ہوئیں تھیں......مظہر نے اس درخت کو بھی کٹوانے کا ارادہ کر لیا حالانکہ اس کے بڑے بھائی نے منع کیا تھا کہ اس کو رہنے دیا جائے وہ جھاڑی نما درخت بالکل کونے میں ہے اور ویسے بھی وہ جگہ تو چھوڑ دی جائیگی......لیکن مظہر نہ مانا اس نے مزدوروں کو حکم دے دیا کہ اس درخت کو کاٹ دیا جائے اس کے حکم پر مزدوروں نے درخت پر کلہاڑی چلا دی لیکن اس درخت پر کلہاڑی کیا چلی ظفر اور مظہر دونوں ہی کی زندگیوں میں

Scanned by CamScanner

بھونچال آ گیا۔

مزدوروں کے کام کا وقت ختم ہو رہا تھا شام اُتر آئی تھی، چنانچہ اس دن وہ ادھورا کٹا ہوا درخت چھوڑ کر چلے گئے تھے وہ رات کیا تھی، ایسا لگتا تھا پورے گھر میں جیسے ایک بھگدڑ سی مچی ہوئی ہو حالانکہ سارے گھر والے سونے کے لئے لیٹ چکے تھے...... ویسے سوائے مظہر اور اس کی بیوی کے کسی اور کو کچھ محسوس بھی نہیں ہو رہا تھا...... وہ باری باری پورے گھر میں گھومتے دیواروں سے کان لگاتے سوچتے کہ کہیں یہ آوازیں برابر والے گھر سے تو نہیں آ رہی ہیں؟ لیکن یہ آوازیں تو ان کے اپنے ہی گھر سے آ رہی تھیں یوں لگ رہا تھا کہ عجلت کے انداز میں کوئی سامان کی اُٹھا پٹخ کر رہا ہو...... پوری رات میاں بیوی گھر میں اُوپر نیچے پھرتے رہے لیکن گھر کے دیگر مکین سوتے رہے اور پھر صبح جب اُنہوں نے یہ بات اپنے گھر والوں کو بتائی تو ان کے اپنے بچوں نے ان کا اتنا مذاق اُڑایا کہ وہ دونوں کھسیا کر چپ ہو گئے۔

صبح اپنے وقت پر مزدوروں کی آمد ہوئی تھی لیکن دو، مزدور نہیں آئے تھے یہ وہی دونوں تھے جنہوں نے اس درخت کو کاٹنے کا ذمہ اپنے سر لیا تھا...... ابھی مظہر ان دونوں مزدوروں کے بارے میں معلوم ہی کر رہا تھا کہ گھر کے اندر سے آنے والی چیخوں نے اُسے حواس باختہ کر دیا وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ گھر کے اندر لپکا اور گھر کے اندر کا منظر دیکھ کر وہ دہشت زدہ ہو گیا۔

اس وقت گھر میں موجود سارے لوگ ٹی وی لاؤنج میں جمع تھے، مظہر کی بیوی خالدہ کے بالوں کو کسی نادیدہ طاقت نے پیچھے سے پکڑ رکھا تھا اور وہ دیوانہ وار چیخ رہی تھی، خالدہ کے بال ویسے بھی گھنے اور لمبے تھے اس کو یوں فضا میں معلق دیکھ کر ہر کوئی دہشت کا شکار ہو گیا تھا اور پھر یکا یک خالدہ نے جھٹکا کھایا اور دھڑام سے زمین پر گر کے بے ہوش ہو گئی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ بال پکڑنے والے نے جھٹکا دے کر خالدہ کو زمین پر گرایا ہو...... چیخوں کی آواز پر وہاں کام کرنے والے مزدور بھی گھر میں آ گئے تھے اور یہ تماشہ دیکھ کر ان کے چہرے خوف سے ستے ہوئے تھے۔

خالدہ کے زمین پر گرتے ہی مظہر نے اسے سنبھال لیا تھا...... خالدہ کی جیٹھانی رقیہ دُوڑ کر پانی کا گلاس لے آئی تھی بے ہوش خالدہ کو ہوش میں لایا گیا تھا...... وہ پہلے تو حیران حیران نظروں سے اپنے میاں اور جیٹھانی کو دیکھتی رہی پھر زور زور سے رونے لگی تھی...... ابھی وہ لوگ خالدہ کی اس کیفیت کو سمجھنے نہ سمجھنے کے درمیان تھے کہ خالدہ کی بہن نمرہ نے اچانک اپنے پیروں سے چپل اُتار کر

Scanned by CamScanner

اپنے منہ میں دبالی اور پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی، پھر اس نے چپل اپنے منہ میں دبائے دبائے گھٹنوں کے بل چلنا شروع کر دیا اور اپنی بہن خالدہ کے پاس آ کر تڑا تڑ اس پر چپل مارنا شروع کر دی اور اس کے منہ سے بے ربط جملے ادا ہو رہے تھے۔

''اے......چل ری اُٹھ...... ناشتہ دے مجھ کو۔''

اس غیر متوقع بلکہ دہشت زدہ صورتحال سے گھبرا کر مزدوروں نے تو آؤ دیکھا نہ تاؤ، باہر کی جانب دوڑ لگا دی اور پھر اچانک ہی مظہر کے چھوٹے بیٹے وکی پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی اس نے اپنے سارے کپڑے پھاڑ ڈالے......اور عجیب سے انداز میں ہنسنے لگا پھر زمین پر لٹو کی طرح گھوم گیا یہاں تک تو سب برداشت کے قابل تھا......مگر جب لٹو کی طرح گھومتے ہوئے وہ چھپکلی کی طرح دیوار سے جا چپکا اور دیوار پر رینگنے لگا تو گھر والوں کے سارے ہوش اُڑ گئے خالدہ اپنے آٹھ سالہ بچے کی یہ حالت دیکھ کر دوبارہ غش کھا گئی......لڑکیاں رونے لگیں رقیہ کے تو ہاتھ پیروں کی جان ہی نکل گئی......
اس وقت مظہر اور ظفر بس دو ہی لوگ تھے جن کے کچھ کچھ حواس برقرار تھے اچانک وکی دیوار کو چھوڑ کر زمین پر پٹ کر کے گر گیا......اور بے ہوش ہو گیا ظفر کو جیسے ہوش سا آیا اس نے بچے کو چادر سے ڈھانک دیا۔

اچانک سب تھم گیا......سب پہلے جیسا ہو گیا۔

مزدور بھاگ چکے تھے......خالدہ کو ہوش آ گیا تھا۔

اسے نیچے ظفر کے کمرے میں لیٹا دیا گیا تھا لڑکیاں سب ایک دوسرے سے چپکی خوفزدہ سی خالدہ کے پاس تھیں۔

''اس گھر میں کچھ ہے......؟'' رقیہ نے اپنے میاں کو ایک طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

''پاگل مت بنو......'' ظفر نے آہستہ سے کہا......''اگر یہاں کچھ ہوتا تو کیا اب تک سامنے نہیں آ چکا ہوتا؟''......ہمیں یہاں آئے سال سے اُوپر ہی ہو رہا ہے، کیا ایسی باتیں پہلے کبھی محسوس ہوئیں؟''

''نہیں! آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا لیکن آج پھر کیا ہوا؟......'' رقیہ نے شوہر کے چہرے پر جیسے نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔

''آج کے واقعات واقعی قابلِ توجہ ہیں، میں ابھی جا کے مسجد کے امام صاحب سے بات کرتا

Scanned by CamScanner

ہوں میں نے یہاں کے لوگوں سے سنا ہے وہ ان چیزوں کے بارے میں جانتے ہیں۔''

مسجد کے پیش امام عبد القدوس صاحب واقعی اللہ والے تھے......سفید لمبی خوبصورت داڑھی میں ان کا نورانی چہرہ دیکھ کر واقعی اللہ یاد آتا تھا وہ تقریباً ۶۵ سال کے تھے اُنہیں تمام روداد سنائی جا چکی تھی......وہ ظفر کے تتر بتر گھر میں ایک صوفے پر بیٹھے توجہ سے سن رہے تھے بات سننے کے بعد امام صاحب نے فوراً ہی پانی سے بھرا جگ منگا کر اس پانی پر دم کیا اور پھر اُٹھ کر اس نیلے پھولوں والے جھاڑی نما درخت کے پاس گئے جسے گزشتہ روز آدھا کاٹ دیا گیا تھا......انہوں نے وہ دم کیا ہوا پانی اس درخت کی جڑ میں ڈالا......اس میں سے ایسی سَن سَن کرتی آوازیں نکلی تھیں کہ جیسے کسی نے گرم توے پر پانی ڈال دیا ہو فوراً ہی دھواں اُٹھنا شروع ہو گیا تھا اور جہاں پانی ڈالا گیا تھا وہ جگہ جل کر اس طرح کالی ہو گئی تھی جیسے کسی طاقتور تیزاب سے جل جانے کے بعد ہو جاتی ہے...... یہ عمل کرنے کے بعد امام صاحب نے ہدایات دیں تھیں کہ ''اس پیڑ کو جیسا ہے ویسا ہی رہنے دیا جائے مزید نہ کٹوایا جائے۔''

اس کے بعد وہ گھر کے اندر آ گئے تھے امام صاحب کے آتے ہی ایک زوردار کھٹکے کی آواز کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک کمرے سے خالدہ کی بہن ثمرہ نے نمودار ہو کر امام صاحب کو گردن سے پکڑ کر اتنا اُونچا اُٹھا لیا تھا کہ ان کا سر چھت سے لگ گیا...... پھر ایک زوردار جھٹکا دے کر کمرے کے دروازے میں ہی کھڑے کھڑے ہی امام صاحب کو ٹی وی لاؤنج میں موجود صوفے پر پٹخا۔

امام صاحب ایک دھان پان سے شخص تھے......ان کی یہ حالت دیکھ کر ظفر اور رقیہ نے سوچ لیا تھا کہ......امام صاحب اپنی جان سے گئے......لیکن حیرت انگیز طور پر وہ بالکل ٹھیک تھے، بس کچھ دیر وہ ایک طرف کو ڈھے گئے تھے اور پھر جیسے ہی کچھ دیر بعد ان کے اُوسان بحال ہوئے تو انہوں نے مظہر سے کہا کہ وہ ان کو فوراً ہی ان کے گھر چھوڑ کر آئے یہ مسئلہ حل کرنا ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔

مظہر بہت شرمندہ تھا جبکہ ظفر امام صاحب کے ہاتھ منت جوڑ رہا تھا مگر امام صاحب نے اپنی مجبوریاں بیان کر دیں ''ہم بہت بوڑھے ہو چکے ہیں بھائی......ورنہ کام اتنا بڑا نہیں تھا مگر کچھ نادانوں کو سمجھانا ہماری ناتواں جان کے بس میں نہیں ہے ہاں بس اتنا ضرور بتا دیتے ہیں کہ ''یہ جو درخت ہے''......امام صاحب نے نیلے پھولوں والے جھاڑ کی طرف اشارہ کیا......''اس پر ان لوگوں کا ٹھکانہ تھا اور یہ ایک دو نہیں پورے بارہ ہزار بہن بھائی ہیں۔''

Scanned by CamScanner

”امام صاحب......اب آپ ہی ہماری مدد کریں خدا کے واسطے......“ رقیہ امام صاحب کے پیر پڑنے لگی۔

”بیٹا......میں بہت مجبور ہوں......“ امام صاحب تو یہ کہہ کر چلے گئے تھے اور پھر پوری رات اس گھر میں وہ دھما چوکڑی مچی تھی کہ تمام گھر والوں نے پوری رات اللہ کا نام لیتے گزار دی تھی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

رانیہ کمرے کے دروازے پر کھڑی بیدِ مجنوں کی طرح لرز رہی تھی...... چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں اور خوف سے پھیلی آنکھیں سامنے والے دریچے کی جانب مرکوز تھیں اس کی چیخ کی آواز سن کر زلفی اور تاشون اس کے پاس فوراً پہنچے...... زلفی کو صد فیصد یقین ہو چلا تھا کہ اس کی بیوی نے پھر کوئی غیر معمولی چیز دیکھی ہوگی ورنہ اب تک جتنے واقعات سے اس کا واسطہ پڑ چکا تھا...... اس کا حیرت انگیز اثر یہ ہوا تھا کہ رانیہ پہلے سے زیادہ مضبوط اعصاب کی مالک بنتی جا رہی تھی مگر اب جس طرح وہ چیخی تھی اس کا مطلب صرف اور صرف یہی تھا کہ بات بے حد گھمبیر تھی۔

اور بات تھی بھی نہایت گھمبیر تا لیے ہوئے رانیہ نے تو جو دیکھا سو دیکھا...... جب اس کی چیخوں کی آوازیں سن کر زلفی اور تاشون دوڑ آئے تو وہ تیورا کے زمین پر آ رہی تھی...... زلفی نے اُسے بڑھ کر تھام لیا تھا تاشون کمرے کے تقریباً اندر ہی داخل تھا...... کمرے کے بے ہنگم شور سے اس کے خود کان سنسنا سے گئے تھے وہ ''آخری'' بھی اسے دیکھ کر پہلے دیوار پر چپکا اور پھر بے ہنگم روتی دھوتی آوازیں نکالتا تھر تھراتا ہوا دریچے سے باہر کو کود پڑا...... کمرے میں ایک تباہی مچی ہوئی تھی...... ہر چیز الٹی ہوئی پڑی تھی...... ایسا لگتا تھا جیسے یہاں باؤلے بیل ایک دوسرے سے لڑ گئے ہوں ان کے درمیان گھمسان کا رن پڑ گیا ہو جیسے...... تاشون نے چھت کی جانب نگاہ کی چھت کا پنکھا ٹوٹا ہوا ٹیڑھی ترچھی پنکھڑیوں کے ساتھ لٹک رہا تھا...... تاشون کے دیکھتے ہی بھد کی آواز سے زمین پر آ پڑا...... تاشون اب کمرے میں گھوم رہا تھا اور تیزی کے ساتھ کچھ پڑھ کر انگلی کے اشارے سے کمرے کا حصار باندھ رہا تھا...... زلفی اس کے اشارے پر پہلے ہی رانیہ کو کمرے سے ملحق اسٹڈی روم میں لے گیا تھا جہاں اس نے رانیہ کو کاؤچ پر لٹا دیا تھا...... تاشون نے دریچہ بند کر دیا اور کمرے کو باہر سے لاک کر دیا ......اور اسٹڈی روم میں چلا آیا...... رانیہ کو ہوش آ چکا تھا مکیا بھی چیخوں کی آواز سن کر دوڑی چلی آئی تھی اور رانیہ کو ہوش میں لانے کے لئے زلفی کی مدد کر رہی تھی...... رانیہ ہوش میں آ چکی تھی پہلے تو وہ خالی

Scanned by CamScanner

خالی نگاہوں سے کمرے کے چاروں طرف دیکھتی رہی اور پھر زلفی کو اپنے پاس دیکھ کر زور زور سے رونے لگی۔

"رانیہ......رانیہ کیا ہوا تھا کیا دیکھا تم نے......" زلفی اُسے چپ کرانے لگا۔

تاشون نے مکیا کے ہاتھ سے گلاس لیکر پانی پر دم کر کے رانیہ کو دیا۔

"بھابھی شاباش پی جائیں ایک ہی گھونٹ میں۔"

زلفی حیران تھا رانیہ نے میکانکی انداز سے تاشون سے گلاس لیا اور ایک ہی سانس میں سارا پانی حلق میں اُنڈیل لیا......تاشون نے گلاس لے کر میز پر رکھا اور کرسی کھسکا کر رانیہ کے عین سامنے بیٹھ گیا۔

زلفی نے رانیہ کو سہارا دے کر بٹھا دیا تھا......"رانیہ بولو کیا ہوا تھا......کیا تھا وہاں اور کمرہ......کمرہ کیسے الٹ گیا......؟"

رانیہ اتنے سارے سوالات سے متوحش نظر آ رہی تھی اس کے ذہن میں مناظر پھر سے ساکت ہونے لگے......وہ خوفزدہ نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگی تھی۔

"زلفی......زلفی چپ کرو تم ایک منٹ......" تاشون نے زلفی کو فوراً ٹوکا......"تم اس کی حالت نہیں دیکھ رہے......اس طرح نہیں......مجھے معلوم کرنے دو۔"

زلفی کو تاشون کے کہنے سے ایک دم ہی بریک لگ گیا......وہ خاموش ہو گیا۔

"بھابھی میری طرف دیکھیں......" تاشون نے وقت ضائع کیے بغیر کہا......"آپ بالکل بھی نہ گھبرائیں......سب ٹھیک ہے......بس آپ اتنا جان لیں کہ جو آپ نے دیکھا وہ آپ کو نقصان پہنچانے کے لئے ہرگز نہ تھا......وہ تو خود بے چارے بے گھر ہو گئے ہیں اِدھر اُدھر روتے پیٹتے پھر رہے ہیں......نادان ہیں، بچے ہیں۔"

"بچے......" رانیہ جیسے نیند سے جاگی ہو۔

"ہاں بچے ہی تو تھے زلفی......" رانیہ نے زلفی کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

"کیا بچے کس کے بچے......؟"

زلفی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں......"یہاں کس کے بچے آ گئے......اور کمرے کی حالت یہ بچے نہیں کر سکتے Never امپاسیبل......" زلفی زور زور سے گردن ہلانے لگا۔

"زلفی......وہ بچے ہی تھے......" تاشون نے کہا۔

''رانیہ ٹھیک کہہ رہی ہے......مگر انسان کے نہیں۔''

''واٹ......؟'' زلفی کو اب کی بار کرنٹ سا لگا......''پھر کس کے......'' وہ کچھ کچھ سمجھتے ہوئے گھٹے گھٹے لہجے میں بولا۔

''آسیب......اللہ کی بہت سی مخلوق میں ہر طرح کی مخلوقات شامل ہیں اور ان کے ہاں بھی ہماری ہی طرح خاندان اور قبائل پائے جاتے ہیں۔''

''مائی گاڈ......'' رانیہ کو اچانک سب یاد آنے لگا......''واقعی بھائی صاحب وہ......وہ بہت سارے تھے۔''

''ہاں بھابھی بتائیں......'' تاشون نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔

''وہ بہت سارے تھے سب کے سب کالے کرتے پہنے ہوئے تھے مگر ٹانگیں ننگی تھیں سب ایک جیسی شکل کے تھے......آنکھیں بہت کالی بہت، جیسے بہت سا سرمہ ڈال دیا گیا ہو......جب میں کمرے میں داخل ہونے لگی تو ایک دم جیسے بھونچال سا آ گیا ہو......میں نے دیکھا کہ......'' رانیہ نے تھوک نگلا......''کمرے میں دیواروں سے لے کر فرش اور چھت تک وہ چپکے ہوئے تھے کچھ پنکھے سے لٹک رہے تھے کمرہ پورا تباہ کر دیا تھا انہوں نے مجھے دیکھتے ہی کھڑکی سے باہر چھلانگیں لگانا شروع کر دیں عجیب لجلجا سا وجود تھا ان سب کا فٹ بال کی طرح ایک کے بعد ایک چیختے روتے باہر کود گئے......بس اس کے آگے مجھے اتنا یاد ہے کہ میں بے تحاشہ چیخ رہی تھی پھر یہاں اسٹڈی میں آپ لوگوں کے درمیان پایا خود کو۔''

''یہ کیا چکر شروع ہو گیا......تاشون۔''

زلفی نے پریشانی کے عالم میں پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

''ابھی تو سیلشیا کی جانب سے ہی کاروائیاں شروع تھیں یہ آسیبی سلسلہ یہ بچے کہاں سے آ گئے......ہمارے گھر میں تو آسیب نہیں تھا......'' زلفی نے تاشون سے تصدیق سی چاہی۔

''بالکل نہیں ہے کوئی ایسا مسئلہ مگر تمہارے آس پاس ضرور ہے......'' تاشون نے کہا۔

''کیا مطلب تمہارا آس پاس ہے......'' زلفی اِدھر اُدھر نظریں دوڑانے لگا۔

''ارے میرے دوست...... پریشان مت ہو تمہارے گھر میں نہیں تو کیا ہوا......تمہارے گھر سے باہر اور بھی گھر موجود ہیں......خالی پلاٹ پڑے ہیں خالی گھر موجود ہیں......تمہارے گھر میں ایسا کچھ نہیں ہے جب ہی تو وہ جس طرح آئے چلے گئے......کبھی کبھی جو ہمارے آس پاس موجود ہوتا ہے

Scanned by CamScanner

وہ ظاہر ہو جاتا ہے۔"
"خالی پلاٹ ہوں یا خالی مکان یا مکانات میں لگے پرانے جنگلی جھاڑ یا درخت......کوئی بھی غیر مرئی مخلوق کا مسکن ہو سکتی ہے، گلشنِ معمار کے جس علاقے میں زلفی رہتا تھا اس کے اردگرد چونکہ خالی پلاٹ ادھورے بنے ہوئے گھر خالی گھر بہتات سے تھے جس میں ظفر اور مظہر کا ادھورا بنا بند پڑا خالی بنگلہ تھا......جس کے آدھے حصے پر جنگل بنا ہوا تھا......"وہ" اس مقام پر نیلے جھاڑ نما درخت ظفر کی فیملی کے آنے سے پہلے ہی سے براجمان تھے، نیلے پھولوں والا جھاڑ ان کا مسکن تھا......بعض جگہ یہ آسیب یا غیر مرئی مخلوق اپنے ساتھ بسنے والے انسانوں کے ساتھ سمجھوتہ کر لیتی ہیں اور مدتوں ایک جگہ پر رہتی ہیں اور کسی کو کچھ خاص معلوم بھی نہیں ہوتا جبکہ بعض جگہوں پر یہ غیر مرئی مخلوق اپنے ہونے کا طرح طرح سے یقین دلاتی ہیں جیسے دروازوں کا کھٹکھٹانا مگر دستک دینے والوں کا نظر نہ آنا...... اس لئے پرانے بڑے بوڑھے بزرگ حضرات ہمیشہ تاکید کرتے رہتے تھے کہ جب تک تین مرتبہ کوئی دستک نہ دے اور بغیر دیکھے دروازہ نہ کھولا جائے......لیکن آج کے تیز رفتار دور میں اس بات کو ماننا تو کیا، کوئی جاننا بھی پسند نہیں کرتا......لیکن جو حقیقت ہے وہ یہی ہے۔"
"قدرت جگہ جگہ ہماری رہنمائی کرتی ہے، آسیب زدہ مکانات یا اس جگہ پہنچ کر جسم میں کپکپی انجانی سی اور سردی کی ایک لہر جسم میں اُٹھتی محسوس ہوتی ہے......عمارات اور مکانات میں یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ انسانوں کے اعمال اور جذبات کے اظہار کے اثرات کو اپنے در و دیوار میں جذب کر لیتے ہیں، جہاں سحر کاری کا مشغلہ جاری ہو یا جہاں کوئی ساحر مقیم ہو، وہ گھر دوسرے گھروں سے مختلف ہوتا ہے اور یہ فرق گھر کی اندرونی فضا سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے......کسی جگہ یا کسی گھر میں ایسی صورتِ حال یا ایسا کوئی واقعہ، حادثہ ہوتا ہے کہ وہ گھر یا جگہ اس کے بعد آسیب زدہ ہو جاتا ہے......مثلاً خودکشی کیونکہ انسان خودکشی عالمِ کرب کی انتہائی حالت کو پہنچ کر کرتا ہے، چنانچہ خودکشی کرنے والے کا تمام کرب، حسرت، ناکامی، ناخوشی ساری عمارت کو اپنی تحویل میں لے لیتی ہے......اس طرح وہ مکان کبھی خوشی نہیں دیتے جوان جگہوں پر بنائے جائیں جہاں کبھی جنگ لڑی گئی ہو یا کوئی تباہی آئی ہو، ایسے مکان جہاں کوئی افسوسناک واقعہ رونما ہوتا ہے وہ بیتے دنوں کے دکھ اور غموں کی منہ بولتی تصویریں ہوتے ہیں......جس طرح لیمپ کے چاروں اطراف روشنی کی شعاعیں پھیلتی رہتی ہیں اسی طرح تقریباً تمام انسانی ہستیوں سے ایک قسم کی روشنی خارج ہوتی ہے......یہ غیر مرئی روشنی ہر انسان کے گرد ایک حلقہ سا بنائے رکھتی ہے چونکہ انسان کی روح ہی اس کا اصل جوہر ہے اور روحانی ترقی ہی اصل ترقی

Scanned by CamScanner

ہے، جولوگ اپنی روحانی حالت درست رکھتے ہیں، ان کے چہروں سے خوش نما نور ٹپکتا ہے...... یہ نور اور روشنی بہت دور تک اپنا اثر دکھاتی ہے اور انسانی روح کے اسی مثبت یا منفی اظہار کو (کیونکہ روحانی ترقی یا روحانی حالت کی درستگی والے انسان کی روشنی کے ساتھ ایک بدقماش یا روحانیت کی سطح سے گرے ہوئے بدکار انسان کی بھی ایک روشنی ہوتی ہے مگر یہ روشنی منفی ہوتی ہے) عمارات اور مکانات کے درودیوار اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں چنانچہ مثبت روشنی فائدہ دیتی ہے اور کسی منفی سرگرمیوں یا شرو شیطانیت کے کاموں میں مشغول رہنے والے بدقماش انسان کی روشنی مکان کو آسیب زدہ بنا دیتی ہے...... روشنی، روشنی کو کھینچتی ہے، چنانچہ وہاں مزید غیر مرئی اجسام جمع ہوجاتے ہیں کیونکہ انسانوں کے علاوہ یہ قوتِ جاذبہ کی غیر مرئی شعاعیں حیوانوں اور دوسرے جانداروں میں بھی پائی جاتی ہیں...... آسیب زدہ جگہوں یا مکانوں کے علاوہ جس جگہ یا مکان میں رہتے ہوئے انسان پے در پے مشکلات کا شکار ہو، صحت خراب رہنے لگے، گھر میں برکت ختم ہوجائے، نوکری چلی جائے، گھر میں لڑائی جھگڑے بڑھنے لگیں، اہم مقاصد میں ناکامی رہے تو سمجھ جانا چاہیے کہ مکان اچھے اثرات کے زیر اثر نہیں ہے آپ وہاں سے نکل جائیں تو بہتر ہے...... ایک ہی جگہ مقیم رہنے کی ضد نہ کریں اور نہ آپ خود کو بے معنی تسلی دیں اس جگہ سے نکلنے کے لئے جو مشکلات بھی پیش آئیں ہمت سے ان کو عبور کریں، وہ مشکلات جو نئے مکان کے حصول میں پیش آئیں گی، ان نقصانات کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں...... جو آپ اس آسیب زدہ یا غیر مفید مکان میں رہنے سے اُٹھا رہے ہیں یا اُٹھا سکتے ہیں...... کیونکہ مکان کے سلسلے میں تین سالہ دور بہت اہم ہوتا ہے۔ اگر کسی نے تین سال تک تکلیف اُٹھائی اور مکان تبدیل نہ کیا تو تین سال کے بعد تین سال کا دوسرا چکر آپ کو پھانس لیگا اور آپ وہاں سے نکل نہ پائیں گے...... پھر مستقل نقصانات آپ سے وابستہ ہوجائیں گے زندگی میں چستی نہ رہے گی...... خوشیاں دور ہوجائیں گی...... اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ زندگی میں ایسا دور آتا ہے جب ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا یقیناً قسمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

Scanned by CamScanner

''اوہ تو یہ بات ہے......'' زلفی کی تشویش کم ضرور ہوئی تھی مگر ختم نہیں۔

''مگر وہ یہاں کیا کر رہے تھے......'' رانیہ کافی حد تک سنبھل گئی تھی۔

''کچھ نہیں بھابھی......'' تاشون ایک گہرے استغراق میں گویا ہوا......'' آپ فکر نہ کریں یہ ان کا ٹھکانہ نہیں ہے......انہیں تو اپنا ٹھکانہ ہی واپس چاہیے۔''

اس رات رانیہ کو کبھی سوتے ہوئے کبھی غنودگی کی کیفیت میں یوں محسوس ہوتا رہا جیسا کہ برابر والے خالی میدان جیسے پڑے پلاٹس میں گویا گھمسان کا رن پڑا ہو......ہوا کے دوش پر بکھرتی سسکیاں اور سوکھے پتوں کا بین ایک ساتھ جاری تھا......ایک ماتم کدہ تھا جیسے ہر سو بہت سے بچے کالے لباس میں اس کو اپنے چاروں جانب روتے نظر آئے......بار بار اس کی اس خوفناک خواب سے آنکھ کھلتی رہی بند ہوتی رہی جب جب آنکھ دوبارہ لگتی خواب کا تسلسل پھر سے جڑ جاتا۔

دوسری صبح اسے نہایت کسل مندی کا سامنا تھا، ناشتے کو بھی اس نے بس رسم کے طور پر نبھایا تھا میز پر ہی اس نے تاشون کو نیند اور غنودگی کے عالم کی رُوداد سنا ڈالی......تاشون نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی تھی کہ جو رانیہ نے حالت نیند میں دیکھا اور محسوس کیا، وہ محض خواب و خیال نہ تھا بلکہ اس میں حقیقت تھی، کل رات واقعی جو بات نیلے پھولوں والے جھاڑ نما درخت سے شروع ہوئی تھی وہ رانیہ کے برابر والے خالی پلاٹ میں لگے درختوں کے جھنڈ میں نہایت خوفناک انداز میں بظاہر ختم ہوئی تھی......ابھی بات جاری تھی کہ مکیا جو گھر کا سودا سلف لانے باہر گئی ہوئی تھی عجلت میں تیز تیز قدم اُٹھاتی آ گئی......اس نے بتایا کہ کل رات زلفی کی لائن میں آگے جا کر جو نیلے پھولوں کے جھاڑ والے بنگلے کے مکین راتوں رات سامان باندھ کر کہیں چلے گئے ہیں اور وہ گھر ایسا منظر پیش کر رہا ہے جیسے کسی نے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہو۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

''وہ بارہ ہزار بچے'' فرش پر پڑی لاش سے لپٹے ہوئے بری طرح رو رہے تھے......ایک ھاھا کار مچی ہوئی تھی......سینکڑوں آدھے چہرے والے اجسام سیلشیا کے شہر سے باہر جھاڑ جھنکاڑ سے سجے اس بھوت بنگلے پر موجود تھے......سیلشیا اپنی مخصوص مخروطی کرسی پر براجمان تھی اس کے سامنے پڑی لاش پر ''بارہ ہزار'' کالے کرتے ننگی ٹانگوں والے اجسام چیونٹیوں کی طرح چپکے ہوئے تھے۔

''بس اب چپ ہو جاؤ وعدہ کرتی ہوں تم سے......'' کہتے ہوئے سیلشیا نے اپنے اُلٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر کٹ لگایا......خون کی چند بوندیں فرش پر لاش کے قریب ٹپک پڑیں ''وعدہ ہے تم سے موت کا بدلہ جلد لیا جائے گا۔''

یہ سنتے ہی ان بارہ ہزار میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی......اُنہوں نے فوراً لاش کو چھوڑ دیا......ان کے ہٹتے ہی سیلشیا کی نگاہیں ایک لمحے کے لئے لاش پر ٹکیں اور جلد ہی سیلشیا نے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا......وہ دیکھ بھی کیسے سکتی تھی......لاش اس کی چہیتی ''فسانہ'' کی تھی......اور بارہ ہزار بچے فسانہ کے بھائی بہن تھے......سیلشیا کو فسانہ کے یوں ضائع ہو جانے پر افسوس کے ساتھ غصہ شدید تھا......فسانہ کو کیا ضرورت تھی اس کو بغیر بتائے وہ اپنے بہن بھائیوں کی مدد کرنے نکل پڑے......جب نیلے جھاڑ نما درخت کے کٹنے سے اس کے بارہ ہزار بہن بھائی بے گھر ہو کر اِدھر اُدھر تیرتے پھر رہے تھے اُسی وقت عرصے سے تاک لگائے ''بے غونہ قبیلہ'' میدان میں اُتر آیا جن کا ایک بڑا حساب فسانہ کی طرف نکلتا تھا......فسانہ بہن بھائیوں کی مدد کو نکلی اور آسیبی اجسام پر ہی مشتمل ''بے غونہ قبیلہ'' کے ہاتھوں مار دی گئی......رات بھر رانیہ نے نیند و غنودگی میں جو گھمسان کا رن پڑتا محسوس کیا تھا یہ فسانہ اور بے غونہ قبیلے کے درمیان ہونے والی موت و زندگی کی کشمکش تھی جس میں فسانہ کی زندگی کا فسانہ اختتام پذیر ہوا......سیلشیا کے وعدے کے بعد ان غیر مرئی آسیبی اجسام سے ایک آدھے چہرے والا نکل کر سامنے

Scanned by CamScanner

آیا اور فسانہ کی لاش کو کندھے پر ڈال لیا پھر وہ سب بارہ ہزار بچوں سمیت سیلشیا کے دائیں بائیں اور سامنے کی دیواروں میں تحلیل ہو گئے......اس کے ساتھ ہی سیلشیا کا دربار برخاست ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد سیلشیا کی سیاہ گاڑی دور تک جاتی ایک لہراتی پیچیدہ سی سڑک پر دوڑ رہی تھی جسے راحت چچا ڈرائیو کر رہے تھے سیلشیا کی ڈرائیوری ہی ان کا مقدر ٹھہری تھی شاید یہی ان کی اصل جگہ تھی ......سیلشیا راستے اسی اُدھیڑ بن میں مبتلا رہی کہ فسانہ کی موت کا بکھیڑا فضول میں ایسے نازک وقت اس کے سر پڑ گیا...... جب وہ اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک آخری جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہے......گاڑی پیچیدہ لہراتی سڑک کو چھوڑ کر اب لمبی ہموار سڑک پر رواں دواں تھی اور سیلشیا کا دماغ اپنے فیصلہ کن معرکے کی طرف۔

☆☆☆☆☆

عمیر رانا

Scanned by CamScanner

کتابوں میں پڑھا ہے اور بزرگوں سے سنا بھی ہے کہ نیکی میں برکت ہوتی ہے اور گناہ سے رزق کم ہوتا ہے مگر ہم اپنے اردگرد نظر ڈالیں تو ہمیں ایسے بہت سے افراد اور خاندان نظر آئیں گے جن کی ترقی و مالی خوشحالی کی بنیاد حلال روزی نہیں بلکہ ''ناجائز آمدن'' ہوتی ہے پھر یہ ناجائز روزی چاہے رشوت ستانی سے ہو یا گناہ کی کسی کوکھ سے جنم لیتی ہو......لیکن ایسے افراد اور خاندان ہمیں بڑے پھلتے پھولتے اور ترقی کرتے ہی نظر آتے ہیں......ان کے رہنے کے لئے شاندار بنگلہ نوکر چاکر عیش و عیاشی سب ہی کچھ میسر ہوتا ہے مگر حلال روزی کھانے اور کھلانے والا اکثر و بیشتر اپنا اور اپنے خاندان کا بس اتنا ہی بھلا کر پاتا ہے کہ جسم و جاں کا رشتہ برقرار رکھ پائے...... یہ بھی بہت ہوتا ہے......لیکن ناجائز ذرائع آمدن سے پرورش پانے والوں کا تو کچھ نہیں بگڑتا......؟

ہمیں اکثر ایسا سوال تنگ کرتا رہتا ہے......کہ زندگی ان پر کشادہ کیوں ہوتی ہے اور حق حلال کی کمائی سے بنے لوگوں پر اتنی تنگ......آخر کیوں......؟

''ایک خدارسیدہ بزرگ اللہ سے لو لگائے استغراق کی حالت میں کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک بے برگ و شاخ، خشک، ٹنڈ منڈ درخت کے تنے سے ٹکرا گئے، ٹکراتے ہی ہوش میں آ گئے پیشانی پر گہرا زخم آ گیا مگر زخم کا خیال نہ تھا بلکہ اپنی محویت کے ٹوٹنے کا الم دامن گیر ہو گیا......رقت آمیز لہجہ میں کہا!

''باری تعالیٰ اس درخت کو کیوں راستے میں کھڑا کر رکھا ہے۔''

یہ کہہ کر وہ اپنے راستے پر ہو لیے......اتفاق سے چند برس بعد اسی راستے سے لوٹے تو دیکھا کہ وہ خشک تنا سرسبز درخت بن چکا ہے، پتے، شاخیں، پھل، پھول بکثرت نکل آئے ہیں اور اس کو دیکھ کر

Scanned by CamScanner

بزرگ کو بہت تعجب ہوا کہ ایک ٹنڈ منڈ خشک تنا کیسے ہرے بھرے سایہ دار پھول و پھل والے درخت میں تبدیل ہوا؟......اپنا واقعہ بھی یاد آیا اور پھر اپنے وہ الفاظ بھی جو اس درخت کے متعلق شکایتاً زبان پر آگئے تھے۔

دل میں بہت حیران ہوئے کہ میں نے جس درخت کے لئے بد دعا کی تھی وہ کیوں کر سر سبز کر دیا گیا اور اتنا بڑا کہ دوسرے آس پاس کے درخت اس کا مقابلہ نہیں کر پا رہے تھے......اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سخت تیز و تند آندھی کا ریلا آیا......درخت کو جڑ سے اُکھاڑا اور اُڑا کر لے گیا...... نا معلوم کہاں اور کتنی دور اس نے اس کو اُٹھا کر پھینک دیا۔

درویش کا تعجب اور بھی بڑھ گیا قدم آگے بڑھائے اس مقام پر آئے جہاں درخت اُکھڑنے سے گڑھا پڑھ گیا تھا......دل خدا کی طرف رجوع ہوا کہا......"باری تعالیٰ میں ان حکمتوں کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔"

ہاتفِ غیبی سے آواز آئی ......"تو نے کہا تھا کہ اس درخت کو راستے میں کیوں کھڑا کیا ہے؟

"چوں کہ ایک ٹنڈ منڈ درخت کو ہوا اکھاڑ کر نہیں لے جا سکتی تھی اس لئے میں نے پہلے اُسے سر سبز کیا، پھر بڑا کیا، اور گھنا کر دیا تا کہ آندھی اُسے اُکھاڑ سکے......اور جب تم آئے تمہارے راستے میں سے درخت کو ہٹا دیا۔"

"اے میرے بندے! میں نے یہ دنیا عالم اسباب کی بنائی ہے اس لئے ہر امر کے لئے ایک سبب پیدا ہوتا ہے، تب وہ واقعہ ظہور میں آتا ہے۔"

چنانچہ جو شخص کسی بھی طرح کسی بھی مقصد کے لئے خلقت خدا کو نقصان (ظاہر ہے نقصان پہنچانا شیطانی عمل ہے) پہنچاتا ہے یا جب کوئی رشوت اور نفع خوری، حق تلفی سے دولت پیدا کرنے اور دوسروں کا حق مارنے میں لگ جاتا ہے دوسروں کو اپنے سفلی جذبات و مقاصد کی بھینٹ چڑھانا ہی اس کا مقصد حیات بن جاتا ہے......تو خدا اُسے بے حد ڈھیل دیتا ہے وسعت پہ وسعت دیتا ہی چلا جاتا ہے تب انسان کی ترقی ایک گھنے سایہ دار برگ و بار پھول پھل والے درخت سے مماثلت اختیار کر جاتی ہے جس کی شاخیں دُور دُور تک پھیلی ہوتی ہیں تب دنیا بھر کی نعمتوں کے نشے میں ڈوبے ہوئے ان مٹی کے بتوں پر بربادی کی آندھی چلاتا ہے ان پر حادثات آنے لگتے ہیں......ٹنڈ منڈ

Scanned by CamScanner

درخت یعنی بے حیثیت انسان جو روکھی سوکھی کھا کے اور اپنے خاندان کو کھلا کر پالتا ہے حالانکہ وہ زمانے کی نظروں میں ایک ٹنڈ منڈ درخت ہی ہوتا ہے لیکن حوادثِ زمانہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ...... یعنی مسافر بن کر اس دنیا میں رہا، ہوس کے بے لگام گھوڑے پر سوار ہو کر اس فانی دنیا اور اپنی پانی کے بلبلے جتنی حیثیت نہ بھولا اسے حادثات نقصان نہیں پہنچا سکتے ...... دنیا کے ہوں یا آخرت کے لیکن جس نے دنیا سے تعلق قائم کیا، مال و دولت ناجائز ذرائع سے کمایا گویا ہاتھ پاؤں پھیلائے تو گویا اس نے اسبابِ حادثات کو دعوت دی۔

''ہر امر کے لئے سبب پیدا ہوتا ہے'' تب ہی واقعہ ظہور پذیر ہوتا ہے بالکل اسی طرح حق و باطل کی جنگ میں ہوتا آیا ہے لوگ دیکھتے ہیں شیطانی قوتوں کو بہت مواقع دیئے جاتے ہیں ...... وقتی کامیابیاں بھی عطا کی جاتی ہیں جیسا کہ سیلشیا کو یا اس جیسے ابلیس پرستوں کو عطا کی گئی ہیں یا کی جاتی رہیں گی ...... کیونکہ شیطان کو قیامت تک کی مہلت دی گئی ہے لیکن اس دنیا میں کوئی اپنے شیطانی مذموم مقاصد حاصل کرنے کے لئے کسی معصوم کی زندگی اجیرن کر دیتا ہے تو اس کی رسی پہلے دراز کر دی جاتی ہے اور جب وہ بدمست ابلیسی نشے میں چور ہو جاتا ہے تو پھر اللہ اس کی رسی کھینچ لیتا ہے اور واقعہ ظہور پذیر ہو جاتا ہے ...... حق و باطل کی جنگ میں ہمیشہ باطل ہی مٹے گا ...... کیونکہ شیطان کو مہلت تو قیامت تک کی ضرور دی گئی ہے مگر اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کے بندوں پر جو کہ اس کے احکامات کے ماننے والے اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چلنے والے ہوں گے ذرا سا بھی زور نہ چلا سکے گا ...... روشنی اندھیرے کو نگلنے کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے ...... سیلشیا جس دنیا سے تعلق رکھتی تھی وہ بہت پاور فل تھی مگر صد افسوس اس کے آقا شیطان ملعون نے اپنے ماننے والے تمام دنیا میں موجود اپنے مسلک پر ایمان رکھنے والے بدی کے ان استعاروں کو اپنی وہ حقیقت کبھی نہیں بتائی تھی کہ کس طرح اس نے اللہ تعالیٰ کے بنائے گئے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس حکم کی نافرمانی کرنے پر ابلیس کو جو کہ فرشتوں کی محفل میں اعلیٰ اعزاز کے ساتھ رہتا تھا کالا سیاہ چہرہ کر کے ملعون قرار دے کر اپنے قرب سے اپنے دربار سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دھتکار دیا تھا ...... اور جو اللہ رب العزت سارے جہانوں کے بادشاہ مالک و خالق کے دربار سے دھتکارہ گیا ہو راندۂ درگاہ ہو وہ بھلا اپنے پیروکاروں کو کسی بھی جہاں میں عزت دلا سکتا ہے؟؟ ...... نہیں ہرگز نہیں ...... بس ابلیس پرستی

Scanned by CamScanner

میں سب ہی کچھ سکھایا جاتا ہے مگر ''آقا'' راندۂ درگاہ ہے...... یہ تو ابلیس پرستوں کو تب ہی پتہ چلتا ہے جب اللہ تعالیٰ حسب وعدہ اپنے بندوں اپنے ''مومن بندوں'' کی مدد کرتا ہے ایک طرف شرو شیطانیت سے لیس آراستہ و پیراستہ ابلیسی لاؤلشکر ہوتا ہے اور ایک طرف واحد صرف ایک بندۂ مومن کی نظر...... وہ جو کہہ دیا گیا ہے کہ:

''نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں'' تو سیلشیا کی تقدیر بھی بہت جلد بدلنے والی تھی۔

☆☆☆☆☆

رانیہ کے ساتھ اب تک جو کچھ ہوا اگرچہ حواس و اعصاب گم کر دینے والا تھا مگر ایسا لگتا تھا جیسے رانیہ نے خود کو قسمت کے دھارے پر چھوڑ دیا ہو...... اب وہ ہر طرح کے حالات واقعات کا سامنا کرنے کے لئے ہمہ وقت خود کو تیار کرتی تھی...... تاشون کی باتیں، اس کی موجودگی بے شک اس کے حوصلے اور ہمت کا باعث تھیں مگر پے در پے ہونے والے واقعات نے اور سب سے زیادہ اس کے جسم سے روح نکل جانے والے اپنی نوعیت کے انوکھے واقعہ نے اس کے اعصاب کافی شل کر دیئے تھے تاشون کے ساتھ ہونے والی باتیں اس کا سمجھانا اُسے دماغی طور پر تیار کرنا کہ سورج گرہن کا مخصوص وقت قریب ہے...... رانیہ کے دماغ میں اپنی ایک ایک کیفیت اس کے اثرات سب کچھ ایک تواتر کے ساتھ چل رہا تھا...... وہ اپنے بیڈ روم میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی...... جب سے تاشون نے سورج گرہن کے مخصوص وقت کی نشاندہی کی تھی اس کی طبیعت میں عجیب سی بے چینی اور تکلیف کا احساس جاگ گیا تھا۔

اس وقت بھی وہ بیڈ پر آنکھیں بند کئے لیٹی تھی مگر باہر درختوں کے درمیان سے گزرنے والی ہلکی ہوا کی سرسراہٹ سے بھی وہ چونک جاتی اور آنکھیں کھول کر اُٹھ بیٹھتی...... حالانکہ آج کل بھی وہ اعصاب پُرسکون رکھنے والی دواؤں کا استعمال کر رہی تھی مگر اس کے باوجود طبیعت میں عجیب سی بے کلی موجود تھی وہ اِدھر اُدھر کروٹیں بدل رہی تھی اس نے ایک نظر زلفی کی طرف دیکھا تھا جو گہری اور پُرسکون نیند میں تھا...... وہ کچھ دیر زلفی کے چہرے کو دیکھتی رہی...... پھر ایک گہری سانس لے کر اپنے مسائل ذہن میں اُلٹ پلٹ کرنے لگی تھی کہ اچانک خیال آیا کہ اُسے کچھ ہوا تو ربیعہ کا کیا ہوگا؟...... ربیعہ کا خیال آتے ہی اسے یاد آیا تھا کہ عنقریب ربیعہ کی سالگرہ ہے، کتنا پُرکیف وقت تھا جب وہ ننھی ربیعہ کو گود میں اُٹھائے اپنی شادی کی دوسری سالگرہ کا کیک کاٹ رہی تھی اور اس وقت ربیعہ صرف آٹھ دن

Scanned by CamScanner

رانیہ زیرِ لب مسکراسی پڑی تھی...... بالآخر خوشگوار حسین سوچوں کی تھی، اس خیال اور تصور کے ساتھ ہی نے کام دکھایا اور رانیہ نیند کے مہربان آنچل میں سمٹ گئی...... تھوڑی دیر میں ہی وہ بے خبر سو رہی تھی۔

دوسری صبح بہت اُداس اور بھیگی ہوئی سی تھی حسبِ معمول رانیہ نے اُٹھ کر ربیعہ کو اسکول بھیجا اور پھر سب نے مل کر ناشتہ کیا۔

تاشون نے ناشتے کے دوران ہی آج اپنا ٹائم ٹیبل بتا دیا تھا کہ وہ آج رات گھر سے باہر رہے گا اور مونگا بھی اس کے ساتھ جائیگی......اور ان کا رات کے کھانے پر انتظار نہ کیا جائے۔

ناشتے کے بعد رانیہ زلفی کو گیٹ پر چھوڑنے آئی تھی جو کہ آفس کے لئے روانہ ہو رہا تھا، تھوڑی دیر بعد اُسے ربیعہ کے اسکول پیرنٹس ٹیچرز میٹنگ کے سلسلے میں جانا تھا......زلفی نے اُسے کہہ دیا تھا کہ وہ گیارہ بجے تک ڈرائیور کے ساتھ گاڑی بھیج دے گا......اس نے ہلکے پھلکے کام نبٹا کر مکیا کو دوپہر کے کھانے کی ہدایات دے کر اسکول جانے کی تیاری شروع کر دی تھی۔

رانیہ جب تیار ہو کر کمرے سے نکلی تو گیارہ بجنے میں ابھی کچھ ٹائم باقی تھا پہلے تو وہ لاؤنج میں بیٹھ کر ڈرائیور کا انتظار کرتی رہی......اُوپر مونگا اور تاشون رصد گاہ میں کچھ کام کر رہے تھے، رانیہ نے انہیں ڈسٹرب کرنا مناسب نہ جانا......اب گیارہ سے اُوپر کا عمل ہو رہا تھا......رانیہ گیٹ پر کھڑی اِدھر اُدھر نظر دوڑا رہی تھی اور کبھی اپنی رسٹ واچ کی طرف دیکھ رہی تھی......اُسے اب کوفت سی ہونے لگی تھی......میٹنگ کا ٹائم ہو رہا تھا......وہ پہلے ہی کئی مرتبہ اپنی طبیعت کی ناسازی کی بناء پر پیرنٹس ٹیچرز میٹنگ اٹینڈ نہ کر پائی تھی، زلفی اکیلا ہی جاتا تھا مگر اس مرتبہ وہ ضرور میٹنگ میں شامل ہونا چاہتی تھی......کیونکہ جب اُسے ربیعہ معصومیت سے بتاتی کہ اس کی کون کون سی دوستوں کی مدرز آئیں تھیں تو وہ اندر تک شرمندہ سی ہو جاتی تھی کہ اس کی اس حالت کی وجہ سے اس کی معصوم بیٹی کے بچپن کے رنگ کتنے پھیکے ہوتے جا رہے ہیں۔

''اُف......کیا ٹائم ہو گیا......؟'' زلفی نے کہا تھا گیارہ بجے تک ڈرائیور اور گاڑی بھیج دے گا......اب میں کیا کروں؟ انتظار کروں گی تو میٹنگ شروع ہو کر ختم بھی ہو جائیگی اور میں آج بھی اس میں شامل نہ ہو سکوں گی جبکہ آج ربیعہ سے وعدہ کیا تھا وہ میری راہ دیکھ رہی ہوگی۔

اس اُدھیڑ بن میں وہ پہلے گیٹ پر پھر گلی میں آئی......اور گلی کراس کر گئی......اب اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا میٹنگ اٹینڈ کرنا ہے تو ٹیکسی یا آٹو کرنا ہی ہوگا......وہ ابھی اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانا ہی

چا رہی تھی...... آٹو رو کنے ہی والی تھی کہ اُسے دور سے زلفی کی سلور گرے کرولا آتی نظر آ گئی۔

''تھینک گاڈ......!'' رانیہ نے ایک گہری سانس لی۔

''ارے......!'' قریب آنے پر اس نے دیکھا کہ ڈرائیونگ سیٹ پر زلفی بیٹھا تھا......وہ بے ساختہ بولی۔

''زلفی......تم......؟''

''ہاں یار ڈرائیور کی طبیعت اچانک کچھ زیادہ ہی خراب ہو گئی تھی......اس لئے میں اپنی تمام میٹنگز عمر کے سر ڈال کر خود آیا ہوں......کیوں خوشی نہیں ہوئی مجھے دیکھ کر؟''

زلفی نے رانیہ کو چھیڑا۔

''اچھا اب جلدی چلو ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس اور کیا میں یہاں سڑک پر اپنی خوشی کا اظہار کرنے لگوں؟''

یہ کہہ کر رانیہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی اور زلفی نے تیزی سے گاڑی آگے بڑھا دی کہ اچانک ایک موڑ کاٹتے ہوئے رانیہ کی آنکھوں کے گرد اندھیرا سا چھا گیا اور جب ایک لمحے کا اندھیرا چھٹا تو رانیہ نے دیکھا کہ اس کی دنیا ہی بدل چکی تھی۔

گاڑی اب ایک نہایت ویران اور بیابان علاقے سے گزر رہی تھی......ٹوٹی پھوٹی سڑک کے دونوں اطراف جا بجا کیکر کی جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں ریت ہی ریت تاحدِ نگاہ نظر آ رہی تھی یہاں کوئی مکان تھا نہ کسی قسم کی کوئی اور عمارت!

''یہ......یہ کہاں آ گئے؟......ہم اسکول جا رہے ہیں زلفی......؟'' رانیہ نے حیران ہو کر زلفی کی طرف دیکھا......لیکن اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا، اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔

''زلفی......! تم......!'' رانیہ کو اچانک اپنے ساتھ ہونے والی کسی بہت بڑی گڑبڑ کا احساس ہوا اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی، چھٹی حس چیخ چیخ کے اعلان کرنے لگی...... بے ساختہ چیخی وہ......''زلفی۔''

''تم ہوش میں تو ہو؟''

زلفی نے رانیہ کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

اُف!......کتنا سرد، منجمد احساس تھا......'' رانیہ کے رگ و پے میں جیسے خون جامد ہو گیا ہو وہ

Scanned by CamScanner

اجنبی سرد نگاہیں برف کے نیزوں کے مانند رانیہ کی روح میں جیسے پیوست سی ہوگئی تھیں۔

''تم......تم......زلفی نہیں ہو......'' رانیہ نے بڑی تیزی سے اپنے بکھرے حواس مجتمع کیے تھے اس نے فیصلہ کرلیا چلتی گاڑی سے کود جائے گی۔

گاڑی کے دروازے پر دیوانہ وار ہاتھ مارا مگر گاڑی کا دروازہ لاک تھا......اس نے چیخنا چاہا مگر ناکام رہی اُسے لگا جیسے اس کا گلا کسی نے سختی سے دبوچ لیا ہو وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی......اس نے اپنی بند ہوتی آنکھوں سے ایک بار ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص کی جانب دیکھا، وہ کوئی عورت تھی۔

بال اس کے شانوں پر لہرا رہے تھے اور ماتھے پر پانچ کونوں والے ستارے کی بندیا سجی ہوئی تھی۔

''سیلشیا......!'' رانیہ کے لبوں سے بڑی مشکل سے یہ نام ادا ہوا اور پھر وہ اپنے ہوش وخرد سے بے گانہ ہوگئی تھی۔

عین اُسی لمحے تاشون سیڑھیاں پھلانگتا نیچے اُترا، مونگا اس کے پیچھے تھی، مکیا اس وقت لاؤنج میں ہی موجود تھی۔

''رانیہ بھابھی کہاں ہیں......؟'' تاشون نے سوال کیا۔

''وہ تو اسکول گئی ہیں، میٹنگ ہے نا جی!......ربیعہ بے بی کی۔''

''اوہ......!'' تاشون کے چہرے پر پریشانی ہویدا تھی اس نے زلفی کو جلدی سے فون ملایا۔

''زلفی......'' تم جلدی سے گھر پہنچو یار سب کام چھوڑ کر اور دیکھو عمر کو بھی اپنے ساتھ لے آؤ اوکے......!'' تاشون نے جواب سنے بغیر فوراً ہی فون رکھ دیا تھا۔

''خیریت تو ہے نا صاحب......؟'' مکیا پریشان تھی۔

''مکیا تم بس دعا کرو اب وہ فیصلہ کن وقت آگیا ہے......'' تاشون نے اپنی ہی رو میں کہا۔

''بی بی کو اکیلے کیوں جانے دیا تم نے......؟'' اور پھر اچانک ہی تاشون نے مکیا سے باز پرس شروع کردی تھی۔

''مجھے کیا پتہ تھا صاحب وہ تو زلفی صاحب نے ڈرائیور بھیجنا تھا۔''

''تاشون......!اس سے پوچھ گچھ بے کار ہے......'' مونگا نے تاشون کو یاد دلایا۔

Scanned by CamScanner

''رانیہ کو تمہاری ہدایات کا خیال رکھنا تھا اس سے خود سب یاد رکھنا تھا کیا تم نے اُسے نہیں کہا تھا کہ اُسے کسی کے ساتھ بھی کہیں آنا جانا نہیں ہے البتہ اکیلے وہ محفوظ ہے، تم نے صاف صاف کہا تھا کہ اکیلے ہر جگہ جا آسکتی ہو پھر وہ یوں!......حد ہوتی ہے لاپرواہی کی بھی۔''

مونگا کو رانیہ پر شدید غصہ آرہا تھا اور ابھی وہ یہ بات کر ہی رہی تھی کہ زلفی اور عمر آگے پیچھے گھر میں داخل ہوئے۔

''کیا ہوا؟......کیا بات ہے؟''

زلفی نے تاشون کے ہاتھ پکڑ لیے تھے۔

''رانیہ بھابھی بہت بڑی مشکل میں گرفتار ہو چکی ہیں۔''

تاشون نے کہا!......''کیا میں نے تم دونوں کو کچھ خاص ہدایات نہیں دی تھیں؟؟''

یہ باتیں سن کر زلفی بہت بری طرح پریشان ہو گیا تھا۔

''تم نے ڈرائیور بھیجنے کا وعدہ کیوں کیا تھا......؟'' تاشون کے لہجے میں ناراضگی ہی ناراضگی تھی۔

''وہ تو ہمیشہ اسی طرح جاتی ہے اور پھر مجھے پتہ تھا جس ڈرائیور کو میں بھیج رہا ہوں وہ انجان نہیں۔''

''اوہ!......تو تم نے میری ہدایات کو اتنا فضول جانا......اس کا یہی مطلب ہے نا؟''

''نن......نہیں یار میں بہت شرمندہ ہوں مگر جیسی چاہے مجھ سے قسم لے لو، میرا ہرگز ایسا مطلب نہیں بس پتہ نہیں کیسے؟...... مجھے واقعی تمہاری ہر بات کو یاد رکھنا چاہیے تھا اور ماننا بھی چاہیے تھا''......زلفی ایک ہارے ہوئے جواری کی سی حالت میں بولا۔

وہ ایک کٹے ہوئے شہتیر کی طرح صوفے پر ڈھے سا گیا۔

''مگر اب......اب کیا ہوگا؟''

مکیا دوڑ کر پانی لے آئی مونگا نے زبردستی زلفی کو چند گھونٹ پانی پلایا۔

''وہ رانیہ کو لے گئی ہے......!'' تاشون نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔

''کل دن میں دو بجے کے قریب قریب مکمل سورج گرہن ہوگا، مکمل گرہن لگے گا سورج کو...... تب تک تو وہ رانیہ کو ایک ''تبرک'' کی طرح سنبھال کر رکھے گی لہٰذا کل دوپہر تک اپنے حواس سنبھال

Scanned by CamScanner

کر رکھو۔''

تاشون نے کہا...... ''پہلے تو میری اسٹریٹجی کچھ اور تھی......کل میں اکیلے ہی جاتا مگر اب فرق یہ ہے کہ رانیہ بھابھی پہلے ہی وہاں میرا انتظار کر رہی ہونگی۔''

زلفی دیوانوں کی طرح اُٹھا اور تاشون سے لپٹ گیا۔

''مجھے معاف کر دو یار یہ دوسری مرتبہ لاپرواہی سے ہی ہوا میری لاپرواہی سے......'' وہ بے ربط جملوں کے ساتھ بچوں کی طرح رُو پڑا۔

تاشون نے زلفی کو تسلی دی اور موزنگا کو چند ضروری ہدایات دینے کے بعد بولا۔

''میں وہاں جا رہا ہوں اور کوئی بھی میرے ساتھ نہیں جائیگا......تاشون نے عمر کی جانب دیکھ کر کہا کیونکہ وہ تاشون کے ساتھ جانے کا ارادہ کر رہا تھا جسے تاشون بھانپ گیا......آپ لوگ یہاں بس وہ کریں جو کام میں آپ کو دوں......موزنگا آپ کی مدد کے لئے یہاں ہے وہ سب سمجھا دے گی......

اب کسی سوال کی کوئی گنجائش نہ تھی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

سردشامیں بس ذرادیر کی ہی مہمان بنتی ہیں، ہمیشہ جلدی میں رہتی ہیں ابھی شام کی زلفوں کے کچھ پیچ وخم کھلنے باقی ہی ہوتے ہیں کہ یہ رات کی گہری سیاہ رِدا اُوڑھ لیتی ہیں اور اپنے چاہنے والوں کو یہ ادھ کھلی زلفوں کے پیچ وخم کے اسرار کا دیوانہ بنا ڈالتی ہیں، کبھی چاند کی بندیا بنا کر اتراتی ہیں یا چاند کو گود میں سلا کر خود بھی مہکتی لہکتی رات کی بانہوں میں سما جاتی ہیں...... آج کی رات بھی کچھ ایسی ہی تھی......مگر زلفی کے لئے تو کائنات گویا ماتم کناں تھی شامِ غریباں برپا تھی چہارسو۔

تاشون نے گھر کے ہر فرد زلفی، عمر، مونگا اور ربیعہ حتیٰ کہ مکیا کو بھی اپنی رصد گاہ میں جمع کر دیا ہدایت کی کہ جب تک وہ واپس نہ آجائے رصد گاہ کا دروازہ کوئی نہ کھولے گا...... تاشون خود دروازہ کھولے گا آکر کسی بھی قسم کی دستک آواز فون کی گھنٹی پر گھر کا یا رصد گاہ کا دروازہ نہیں کھولنا ہے ضروریات کی چیزیں مونگا اور مکیا نے رصد گاہ میں رکھ لیں تھیں جن میں وافر مقدار میں پانی اور کچھ کھانے پینے کی اشیاء تھیں......رصد گاہ میں موجود الیکٹرک ہیٹر پر وہ با آسانی اپنے لئے چائے بنا سکتے تھے یا ربیعہ کے لئے دودھ گرم کیا جا سکتا تھا...... تاشون نے ایک مرتبہ پھر اپنی ہدایات دھرائیں اور پھر پورے گھر کا حصار باندھ کر گھر سے باہر نکل آیا......گھر کے باہر ایک بلیک کلر کی مرسڈیز اس کے انتظار میں تھی وہ بنا کچھ کہے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر تیزی سے بیٹھ گیا اس گاڑی کا ڈرائیور سبز لبادے میں ملبوس تھا جس کا آدھا چہرہ کھلا اور آدھا ڈھکا ہوا تھا تاشون کو یہ سمجھنے میں ذرا دیر نہیں ہوئی تھی کہ اس کے لئے سواری کا انتظام کس نے کیا ہے!

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

وہ آئینہ سامنے رکھے ایک ایک دانہ اپنے منہ میں ڈال رہی تھی، ہر دانے کے بعد وہ اپنی صورت آئینے میں دیکھتی تھی اور پھر اس کی خوبصورت پیشانی پر فکر کی پرچھائیاں لہرا جاتی تھیں لیکن اُسے پورا یقین تھا کہ اس کا گوہر مقصود اب ہاتھ آنے ہی والا ہے اس نے ایک ایک کر کے سارے دانے منہ میں رکھے اور نکالے بس اب لال رنگ کا ایک دانہ باقی بچ رہا تھا، وہ تھوڑی دیر دل ہی دل میں مالکِ حقیقی کو یاد کرتی رہی تھی اور اپنی پچھلی گمراہ زندگی کی معافی مانگتی رہی...... اُسے یقین تھا کہ وہ مالکِ حقیقی جسے اُس نے دیر سے پہچانا لیکن وہ اس کا ہمیشہ سے ہی تو تھا، سو آج وہ اس کو مایوس نہیں کریگا حق و باطل کے اس معرکے میں وہ اپنا کلیدی کردار ادا کرنا چاہتی تھی...... اس کی بند سیاہ لانبی پلکوں کی باڑ توڑ کر دو آنسوں نکل پڑے تھے، اس نے جلدی سے آنکھیں کھول دی تھیں اس کے پاس وقت بہت کم تھا سو اس نے فوراً ہی آخری دانہ منہ میں رکھا اور آئینہ اپنے سامنے کر لیا پھر آنکھیں کھول ڈالیں۔

''اُف...... میرے خدایا......!''

اس کے منہ سے خوشی کے مارے بے ہنگم سی آوازیں نکل رہیں تھیں...... آئینے میں اب لینا کو اپنا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا...... اس نے دانہ منہ سے نکالا تو اُسے اپنا چہرہ آئینے میں دوبارہ دکھائی دیا تھا۔

''اوہ میرے خدا! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے......'' اس نے پھر دانہ دوبارہ منہ میں رکھا اپنے سامنے رکھے آئینے میں اس کا وجود پھر سے دکھائی نہ دیا کئی بار اس نے وہ دانہ منہ میں رکھا اور نکالا اور جب وہ اچھی طرح مطمئن ہوگئی تو اس نے وہ قیمتی دانہ جو اس کی زیست کا حاصل تھا، ایک چھوٹی سی چاندی کی ڈبیہ میں رکھ لیا اور مسرور سی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

دو عظیم الشان قوتوں سورج اور چاند کے ایک نقطہ پر اجتماع سے (سورج گرہن) جو ایک زبردست پُر اسرار تاثیر پیدا ہوتی ہے...... وہ زمین کو بے حد متاثر کرتی ہے یہ گرم اور سرد تاثیر (مادی تاثیر) ایک زبردست روحانی قوت میں بدل جاتی ہے......مقناطیسی لہروں کا زور باہر کی طرف ہو جاتا ہے یعنی زمین کی طرف ہو جاتا ہے ذرا سی تاثیر ہزار ہا گنا بڑھ جاتی ہے اور ایسے ایسے انوکھے اور نئے کام دکھاتی ہے جو کہ عام انسان کی عقل سے ماورا ہوتے ہیں چنانچہ جو عمل سورج گرہن کے وقت کیے جاتے ہیں ان کے اثرات لمحہ کے ہزارویں حصے میں یعنی فوری طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

اس وقت شہر سے باہر سوکھی بیلوں اور جھاڑیوں سے اٹا بنگلہ ایک پوشیدہ سی نشیب میں واقع نظر آتا تھا...... بنگلے کی سائیڈوں کی دیواروں کے ساتھ درختوں کی پٹی کا ایک سلسلہ پھیلا ہوا تھا، سوکھی پیلی دق زدہ گھاس کے اُجڑے ہوئے فرش سے آگے کھڑکیوں کے پاس جھاڑیاں کچھ زیادہ ہی گھنی ہو گئیں تھیں جن سے مکان کے اندر کا منظر کچھ مبہم سا نظر آ سکتا تھا اس وقت اندر کچھ مبہم سی بھنبھناہٹ کی سی آوازیں تھیں جو ظاہر کر رہیں تھیں کہ اندر ایک سے زیادہ لوگ موجود ہیں...... وہاں جتنے بھی لوگ موجود تھے وہ سب سیاہ ماتمی لمبی لمبی قباؤں میں چھپے ہوئے تھے سب ابلیس پرست تھے...... سیلشیا کے اس ٹھکانے پر ٹھیک سورج گرہن کے وقت دی جانے والی بھینٹ سے پہلے کی کوئی پوجا یا رسم ادا کی جا رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد بنگلے کے وسیع کشادہ ہال میں تھوڑی سی کھلبلی مچی اور سیاہ ملبوس میں لپٹے چند لوگ ایک بھدا سا ہیبت ناک تخت اُٹھا کر نمودار ہوئے اور اسے مشرقی دریچے کے سامنے رکھ دیا تخت کے چاروں جانب سیاہ شمع روشن کی گئی تھیں جن سے گندھک کی بساند پھوٹ رہی تھی پھر تخت کے عین سامنے بھی ان سیاہ شمعوں کا ایک حلقہ بنایا گیا...... شمعیں اپنے تیز نیلے شعلوں کے ساتھ نہایت مستقل

Scanned by CamScanner

مزاجی سے جل رہی تھیں یہ ایک وسیع حلقہ تھا تھوڑی دیر بعد سیلشیا اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ اس ہیبت ناک تخت کے سامنے ہاتھ باندھے آ کھڑی ہوئی وہ سرتاپا سیاہ لباس میں ملبوس تھی تھوڑی دیر بعد تخت پر زرد سی روشنی پھیلتی نظر آئی روشنی دھیرے دھیرے ایک دھند میں تبدیل ہو رہی تھی اس کے ساتھ ہی ایک نہایت گندی مہلک بو بھی خارج ہو رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا کہ دنیا بھر کی گند یہاں اس تخت پر جمع ہوگئی ہو......دھیرے دھیرے اب اس تخت پر ایک عجیب وغریب انسانی شکل نمودار ہو رہی تھی پھر رفتہ رفتہ اس کے چہرے کی ساخت بگڑنے لگی تھی ساتھ ہی زرد دھند مدھم ہوتی جا رہی تھی اب دیکھنے والے یہ منظر صاف دیکھ سکتے تھے کہ تخت پر جو نمودار ہوا تھا وہ اب ایک دیوہیکل خوفناک بھیڑیئے میں تبدیل ہو چکا تھا......اس نے اپنی شگاف نما آنکھوں سے جن سے آسیبی روشنی نکل رہی تھی، ابلیس پرستوں کی طرف ایک نگاہ ڈالی، عین اس وقت شیطان پرستوں میں سے ایک آگے بڑھا اور سیلشیا کو کچھ بدبودار سلگتی چیزوں کا ایک تھال تھما دیا تھا......اب سیلشیا نے اس انسان نما بھیڑیئے کی آرتی اُتارنی شروع کر دی تھی......اب ان سلگتی بودار جڑی بوٹیوں کی بو لہراتی ہوئی اس کشادہ ہال کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اپنا اثر دکھا رہی تھی......اس کے ساتھ وہاں موجود شیطانوں کے حواس اس قدر برانگیختہ ہو چکے تھے کہ سیاہ قبا پوش ابلیس پرستوں نے اپنی قبائیں نوچ ڈالی تھیں اور میز پر رکھی شرابوں کی بوتلوں کی طرف لپکے اب وہ وحشیانہ انداز میں میز پر پڑی شراب اپنے حلق میں انڈیل رہے تھے......انسانی غلاظت جو میز پر چنی ہوئی تھی وہ دونوں ہاتھوں میں بھر بھر کر حلق میں ٹھونس رہے تھے عجیب وحشیانہ طوفان تھا، یہ ابلیسی ٹولہ طورِ انسانی اور تہذیبی طریقوں کا مذاق اُڑانے کے بعد اب ایک بے ہنگم شور کی دھن پر ناچ رہے تھے اس بے ہنگم شور کو کسی طور موسیقی نہیں کہا جا سکتا تھا۔

سیلشیا بھی ایک ساحر کے ساتھ برہنہ حالت میں محوِ رقص تھی پورا مجمع برہنہ نیم برہنہ تھا وہ ناچتے ہوئے اپنے ”آقا“ کے تخت کے گرد چکر لگا رہے تھے وہاں ایک سمع خراش شور وغل تھا جو دماغ میں ہتھوڑے کی طرح ضرب لگاتا تھا یہ رقص ایسا تھا جو کسی بھی طرح انسانی رقص کہلائے جانے کے زمرے میں نہیں آتا تھا......بلکہ یہ ایک غیر انسانی غیر فطری ناچ تھا شراب کے نشے اور کراہیت آمیز روحوں سے تعلق رکھنے والے ابلیسی ٹولے میں موجود ہر شخص ایک دوسرے سے بالکل بے خبر ہو رہا تھا کہ یکا یک سازوں سے اُبلنے والی وحشیانہ طلسمی موسیقی ایک آخری چیخ کے ساتھ اختتام کو پہنچی اب پورا شیطانی ٹولہ ”رقصِ ابلیس“ کے بعد نڈھال زمین پر شیطان کے قدموں میں پڑا ہوا تھا......شیطانی

Scanned by CamScanner

بھیڑیے کے باچھوں سے غلاظت ٹپک رہی تھی ،نتھنوں سے آگ کے شعلے بلند ہوئے اور اس نے اپنے خوفناک سر کو ہلا کر جشن کو کامیاب قرار دیا۔

سیلشیا شیطان کے قدموں میں جھکی ہوئی تھی......سیلشیا کے مقصد کی ناکامی کے بعد یہ اس کے آقا کی طرف سے اسے دیا گیا دوسرا اور آخری موقع تھا،سیلشیا نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے صحیح معنوں میں اپنی جان تک داؤ پر لگائی ہوئی تھی ،وہ تھوڑی دیر شیطان کے قدموں میں جھکے رہنے کے بعد سیدھی کھڑی ہوگئی تھی اس کے ساتھ ہی وہ شیطانی بھیڑیا ایک خوفناک غراہٹ کے ساتھ تخت پر چکر کاٹنے لگا سیلشیا نے تیزی سے ایک طرف رکھے کالے رنگ کے کپڑے سے ڈھکے تھال کو اُٹھایا اور شیطانی بھیڑیے کے سامنے تھال سے کپڑا اُلٹ دیا۔

یہ ہولناک بھینٹ ایک ایسے نوزائیدہ بچے کی لاش پر مشتمل تھی جس کو ولادت سے قبل ہی شکم مادر سے نکال لیا گیا تھا پیدا ہونے سے صرف چند گھنٹے پہلے......اس بچے کی بدنصیب ماں کو سیلشیا کے مکان کے پچھلے حصے میں گاڑی جا چکی تھی۔

وقت کی سانس ایک منٹ کو رُکی اور پھر چل پڑی...... جب متوقع دل پسند بھینٹ دیکھ کر اس بھیڑیے کی خوفناک شگاف نما آنکھیں آسیبی روشنی سے جل اُٹھیں جب اس نے اپنے بڑے بڑے ناخنوں والے پنجوں سے تھال میں رکھا تحفہ قبول کیا......اور پھر ایک بار دوبارہ ایک زرد دھند چھا گئی پھر چند سیکنڈ بعد اس منحوس تخت پر کچھ نہ تھا!!

''وہ جا چکا تھا۔''

سیلشیا کو اب اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے مکمل اجازت مل گئی تھی......وہ بے حد خوش تھی کہ اس کے ''آقا'' نے اس کا استقبالیہ پسند کیا تھا......اب وہ اپنے ابلیسی ساتھیوں کو چھوڑ کر اس عمارت کے پیچھے جنگل کی طرف جانا چاہتی تھی ،اس شراب و مستی میں ڈوبے اس کے ساتھی نڈھال پڑے تھے ......سیلشیا کا مقصد ان سے جدا تھا وہ صرف اس کی دعوت میں آئے تھے اور اپنے آقا کی دلبستگی کا ساماں کیا تھا......سیلشیا کو اپنا مقصد اکیلے ہی پورا کرنا تھا......سورج کو گرہن لگنے میں کچھ ہی وقت باقی تھا......سیلشیا تیزی سے قدم اُٹھاتی گھنے جنگل اُترائی کی جانب چلتی چلتی جا رہی تھی اس کی منزل جنگل کے بیچوں بیچ ایک چھوٹی سی جھیل تھی جو جنگل کو دو حصوں میں تقسیم کرتی تھی اسی جھیل کے کنارے اس نے رانیہ کو محفوظ کیا ہوا تھا آج وہ بالکل اکیلی تھی ،راحت چچا بھی اس کے ساتھ نہ تھے بلکہ ابلیسی ٹولے

Scanned by CamScanner

اپنی متوقع کامیابی کے نشے میں سرشار سیلشیا جلد ہی جھیل کے کنارے پہنچ گئی تھی...... اس نے دیکھا کہ رانیہ کو جھیل کے کنارے لٹایا جا چکا تھا اور اس کے عمل کی پوری تیاری کی جاچکی تھی کچھ مددگار خبیث روحوں نے سارا انتظام کیا تھا۔

شیطانی روحوں کی فطرت اس قدر پست ہوتی ہے اور ذہانت اتنی ہی محدود ہوتی ہے...... کہ ان کے سامنے اچانک اگر پاکیزہ روحانی روشنی کی ہلکی سی کرن بھی اگر آ جائے تو ان کی آنکھیں خیرہ ہوجاتی ہیں وہ اس ہلکی سی کرن کو بھی برداشت نہیں کر پاتی...... شیطانی روحیں اگرچہ کچھ مخصوص اوقات میں (جیسا کہ گرہن) انسان سے برتر بھی ہوجاتی ہیں مگر پھر بھی وہ بہترین روحانی قوتوں کا انسان کی ذہانت اور استدلال کا مقابلہ نہیں کرسکتیں دنیا کی ہر شے کی قدرت نے ایک نہ ایک حد مقرر کی ہوئی ہے چنانچہ شیطانی قوتوں کی بھی ایک حد ہوتی ہے...... کیونکہ غیر محدود ذات یا لامحدود اگر کوئی ہے تو وہ صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

مگر ایک یہ عجیب حقیقت بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ...... یہ شیطانی پُر اسرار قوتیں قوانینِ فطرت پر ہی قائم ہیں...... لیکن سیلشیا اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کی خاطر قوانینِ فطرت سے بھی باہر نکل گئی تھی اور وہ اپنے جنون میں ایک ایسے علاقے میں کام کرنے لگی تھی جو اس کے لئے قطعی اجنبی تھا، خبائث کی طاقت نے اس کا انسانی شعور بھسم کر دیا تھا۔

اس وقت تاشون جھیل کے بیچوں بیچ کھڑا تھا...... سورج پر اس کی نگاہ تھی سیلشیا آنکھیں بند کر کے منتروں کا جاپ کر رہی تھی اس کے ہاتھ میں خوشبویات کے برتن تھے رانیہ کو برہنہ کر کے پھولوں سے ڈھکا ہوا تھا...... شیطانی مناجات کی آوازیں سیلشیا کے منہ سے نکل رہی تھیں وہاں حبس جیسا عالم تھا پھر دھیرے دھیرے ہلکی ہوا چلی جو جھکڑوں میں تبدیل ہونے لگی...... سورج گرہن ہونے جا رہا تھا...... دھیرے دھیرے دو عظیم قوتیں آپس میں مل رہی تھیں مقناطیسی لہروں کا زور پوری طاقت سے زمین کی جانب سفر کرنے لگا۔

تاشون تیار تھا۔

سیلشیا نے آنکھیں کھول دیں۔

تاشون نے اپنے گلے میں زمردی تسبیح ڈال لی اس کے سیدھے ہاتھ میں ایک چاندی کے دستے والا خنجر موجود تھا، جس کے دستے پر قدیم قبالہ علوم و دیگر اعلیٰ علم الحساب کے تحت مختلف سعد

Scanned by CamScanner

۔۔تاشون۔۔

ساعتوں اور ایسی انوکھی ساعتیں جو کہ کبھی کسی انسان کی زندگی میں صرف ایک بار ہی آتی ہیں کے تحت اعداد کی جادوگری جگائی گئی تھی وہ عام خنجر نہ تھا۔۔۔۔۔گرہن کے ملگجے اندھیرے میں پرندے بھی سہم گئے تھے اور سہم کر اپنے آشیانوں کی جانب پرواز کرنے لگے تھے اب ملگجا اندھیرا گھٹاٹوپ اندھیرے میں تبدیل ہوا ہی چاہتا تھا۔

سیلشیا نے آنکھیں کھول دیں تھیں اس کے سامنے جلتی آگ بجھنے کو تھی گرہن لگ چکا تھا۔۔۔۔۔۔ لیکن اسے لگا جیسے کہ زلزلہ آ گیا ہو۔۔۔۔۔۔اسے زمین کی واضح گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے تاشون کو پایا۔۔۔۔۔۔وہ تاشون کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر بھپر سی گئی۔

گرہن لگ چکا تھا۔۔۔۔۔۔وہ ساعت آ چکی تھی جس کو سیلشیا نے استعمال کرنی تھی اس وقت دنیا کا نحس ترین وقت تھا گرہن اور نحس اکبر زحل کی دیگر ستاروں سے تربیعات و مقابلہ۔

تاشون کے منہ سے اللہ تعالیٰ کی شانِ کبریائی کے الفاظ نکل رہے تھے اور سیدھے ہاتھ میں خنجر موجود تھا جس کی نوک سورج کی مخصوص ڈائریکشن کی جانب تھی اس طرح کہ تاشون کے خنجر کی نوک زمین کی جانب سفر کرتی مقناطیسی لہروں کے زور کو اپنے اندر جذب کر رہی تھیں۔

وہ ایک ایک قدم سیلشیا کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔سیلشیا کے پاس اب ٹائم نہیں رہا تھا اس نے اپنے سیاہ لبادے سے ایک چاقو نکال کر لہرایا اور جھیل کے کنارے لیٹی رانیہ کے سینے میں بھونک دیا۔

سورج کے گرہن زدہ ملگجے اندھیرے میں اُسے تاشون کے پیچھے رانیہ کھڑی نظر آئی۔

''تو پھر یہ کون ہے۔۔۔۔۔۔؟''

سیلشیا پاگل ہو اُٹھی جہاں اس نے خنجر بھونکا تھا وہاں خون زمین پر جمع ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔سیلشیا نے زمین پر بیٹھ کر پاگلوں کی طرح پھولوں سے ڈھکے اس وجود سے پھول ہٹانے شروع کیے۔

گرہن دھیرے دھیرے صاف ہو رہا تھا صرف چند سیکنڈ کا کھیل ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔اور دنیا بدل جاتی ہے۔۔۔۔۔۔سیلشیا کی دنیا بدل گئی۔۔۔۔۔۔رانیہ کی جگہ اس کی بیٹی ''لینا'' لیٹی ہوئی تھی اس کی بے نور آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی جیسے اپنی ماں کا مذاق اُڑا رہی ہو۔

یہ منظر دیکھ کر سیلشیا کا دماغ چکرا گیا۔۔۔۔۔۔اُسے یہ اُمید ہرگز نہ تھی کہ اس کی اپنی بیٹی اس کی بازی پلٹنے میں کامیاب مہرہ بنے گی۔۔۔۔۔۔اس خبیث عورت کو اپنی بیٹی کا نہیں اپنے مقاصد کا غم نڈھال کر رہا تھا ۔۔۔۔۔۔وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا اور پھر قربانی کا وقت تمام ہوا۔

Scanned by CamScanner

سیلشیا کو ہوش آگیا وہ تیزی سے اُٹھی اور تاشون کی جانب جھپٹ پڑی تاشون نے اپنے خنجر کی صرف نوک سیلشیا کی جانب ہلکی سی کی سیلشیا کے گالوں پر خون کی لکیریں اُبھر آئیں......وہ جانوروں کی طرح غرانے لگی تاشون نے خنجر کی نوک سے اس کے دل کی جانب اشارہ کیا اُٹھتی ہوئی سیلشیا وہیں بیٹھ گئی......ایک پتھر کے بت کی طرح ،تاشون کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ڈوبی ہوئی تھی......

پھر وہ وقت آ گیا۔

قربانی کا وقت ختم ہوا......اور سیلشیا کے قریب زمین پھٹ گئی......شیطانی بھیڑیا زمین سے نمودار ہوا......تاشون نے خنجر کی نوک یکدم سیلشیا کی جانب سے ہٹادی......سیلشیا جیسے آزاد ہوگئی وہ تیزی سے اپنی جان بچانے کی کوششیں کر رہی تھی مگر اس کے آقا نے اس کی ایک نہ سنی۔

اس نے سیلشیا کو اس طرح زمین سے اُٹھالیا جیسے کوئی مٹھی بھر مٹی اُٹھالیتا ہے......بھیڑیا اُسے اپنے خوفناک چہرے کی جانب لے گیا......سیلشیا چیخ رہی تھی اپنے ابلیسی ساتھیوں کو آوازیں دے رہی تھی......مگر سب بے سود......سیلشیا کا مددگار اس کا آقا اس سے اپنی بھینٹ وصول کیے بغیر جانا نہیں چاہتا تھا......شیطانی بھیڑیئے نے اپنے خوفناک جبڑے کھولے سیلشیا کو سالم نگلنے کے لئے......بس تاشون کو اسی لمحے کا انتظار تھا......اس نے نشانہ باندھا اور خنجر بھیڑیئے کے سینے میں اُتار دیا۔

زمین دوبارہ ایک خوفناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ شق ہوئی اور شیطانی عفریت دھوئیں میں تحلیل ہوکر پاتال میں جا اُتری......سیلشیا بھی اُسی کے ساتھ پاتال میں اُترتی چلی گئی......تھوڑی دور ایک بلاسٹ ہوا......پھر انسانی گوشت کے جلنے کی بو پورے جنگل میں پھیل گئی......جنگل کی دوسری طرف سیلشیا کا بنگلہ جہاں تھوڑی دیر پہلے جشنِ شیطانی بپا تھا راکھ میں ڈھل رہا تھا وہاں موجود ہر شیطان آگ کی نظر ہو چکا تھا۔

”(شیطان) کہنے لگا مجھے تیری عزت کی قسم، میں ان سب (لوگوں) کو
بہکاتا رہوں گا،سوائے ان کے جو تیرے خالص بندے (فرمانبردار) ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سچ ہے اور میں بھی سچ کہتا ہوں کہ میں تجھ سے اور جو تیری
پیروی کریں گے،سب سے جہنم بھر دوں گا“ (سورہ ص آیت ۸۲-۸۵)

اللہ کا وعدہ پورا ہوا......سیلشیا سمیت سارے شیطان جہنم رسید ہو گئے......سب صاف تھا......رانیہ تاشون کے ساتھ تھی......جھیل کے کنارے لینا کی لاش پڑی تھی۔

Scanned by CamScanner

•• تاشون ••

تاشون جس راہ کا مسافر تھا، لینا کبھی اس کے ساتھ نہیں چل سکتی تھی اُسے معلوم تھا اور پھر اپنی ماں کے بارے میں جاننے کے بعد اس نے تاشون سے اپنی راہ کتنی خوبصورتی سے الگ کر لی تھی...... تاشون کے رگ و پے میں گہرے ملال نے ڈیرہ ڈال لیا اس نے لینا کا وجود اپنی چادر سے ڈھک دیا......اور پھر پری زاد کو خصوصی ہدایات دیکر جسدِ خاکی کو رخصت کیا......رانیہ گھر پہنچ گئی۔

اس کے لیے تو وقت وہیں رُکا ہوا تھا جب اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر زلفی کی جگہ ایک عورت کو بیٹھے دیکھا تھا جس کے ماتھے پر پانچ ستارے والی بندیا چمک رہی تھی......اس کے بعد کیا ہوا...... کیسے ہوا وہ جاننا بھی نہیں چاہ رہی تھی، تاشون نے اس کی حالت مدنظر رکھتے ہوئے مختصر جو بتا دیا اس نے اسی پر اکتفا کیا......اس کے ساتھ اب تک جو کچھ بیتا وہ ایک بھیانک خواب سمجھ کر بھول جانا چاہتی تھی......تاہم زلفی کے دل و دماغ میں ان گنت سوالات تھے جو اُسے بے چین کیے ہوئے تھے......مگر وہ بھی اب مزید کچھ جاننے کی تاب نہیں رکھتا تھا......ایک عام انسان میں قدرت کے نامعلوم لاکھوں سربستہ رازوں کو جاننے کی جتنی طاقت ہوتی ہے......رانیہ اور زلفی پر اس سے زیادہ ہی منکشف ہو گیا تھا......اسرار کی دنیا بہت پاورفل ہوتی ہے بے شک ہر انسان میں اللہ تعالیٰ نے رنگ و نور کے بے تحاشہ پُراسرار پروگرام فیڈ کر کے اُسے خلیفۃ اللہ بنایا......مگر خود کو پہچاننا اور کائنات میں اپنے آنے کے مقاصد کو بھول جانا ازل سے حضرت انسان کرتا چلا آیا ہے......اور یہی بھول اُسے شیطان کے چنگل میں بری طرح پھنسا دیتی ہے......دوسری صورت میں شیطانی قوتیں گاہے بگاہے خود کو مخصوص اوقات میں از سرِ نو مزید طاقتور بنانے کے لیے رانیہ جیسے معصوم ہدف کی تلاش میں بھی رہتی ہیں......مگر جہاں قدرت نے شیطان کو مہلت دی ہے وہاں اپنے نیک بندوں سے وعدہ بھی کیا ہے......حق و باطل کی جنگ میں باطل کی قسمت میں صرف رسوائی اور راندۂ درگاہ ہی ہونا لکھا ہے......

(ختم شد)

Scanned by CamScanner

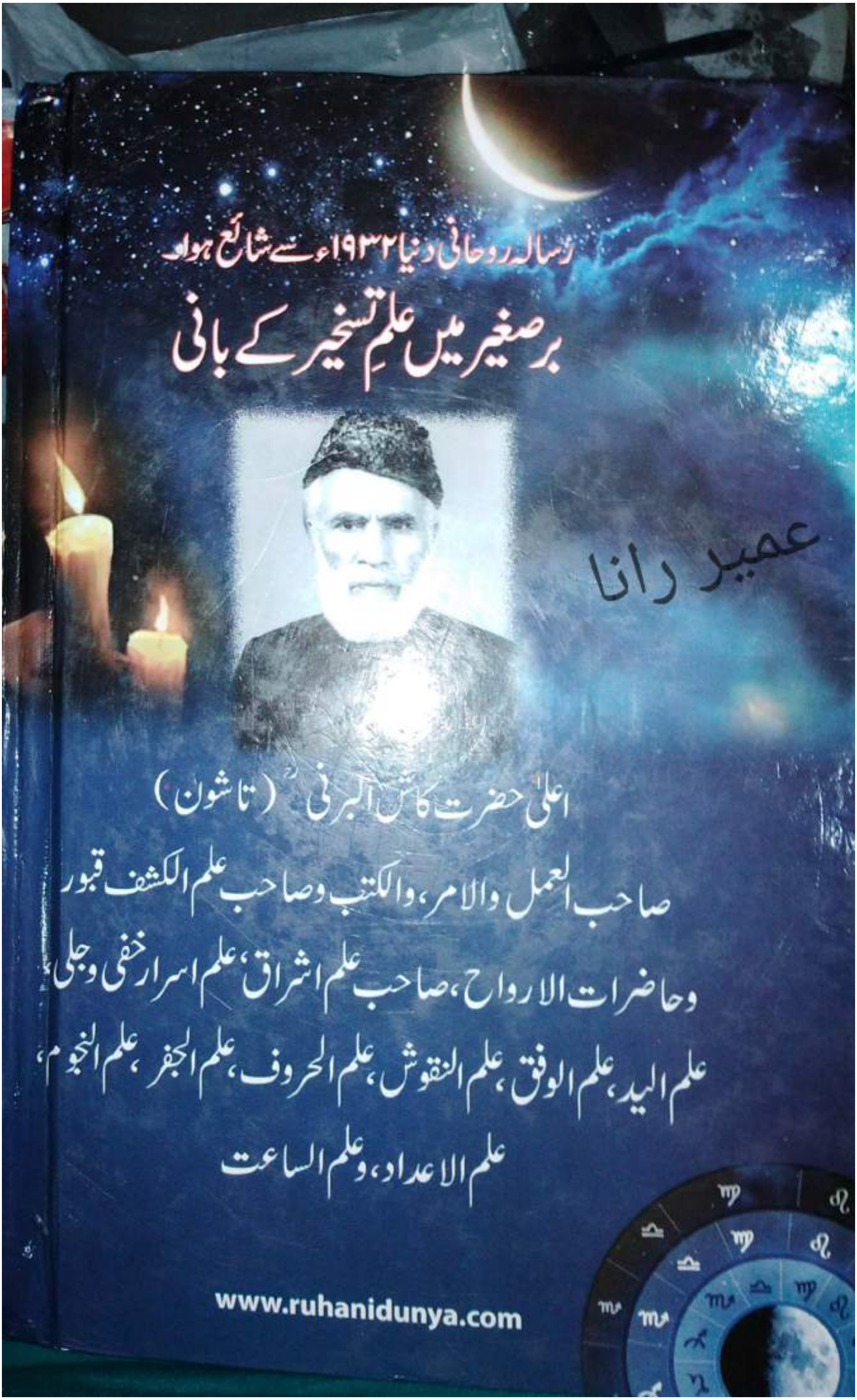

Scanned by CamScanner